PIEDA

بعون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و آسمان

مفتاح کنوز اسرار الٰہی منشور لامع النور معرفت آگاہی گل گلستان طریقت ثمر شاخسار حقیقت اسم باسمی ہے

یعنی

مفتاح المعرفت

١٣٠٩

شرح اردو

مثنوی مولوی روم

دفتر سوم

تصنیف منیف و تالیف شریف عالم ربانی ماہر اسرار سبحانی حضرت مولوی عبدالمجید خانصاحب سالک سلک بیعت

بمطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں بحسن و خوبی چھپی

بسم الله الرحمن الرحيم

قوله ای ضیاء الحق حسام الدین بیار + این سوم دفتر که سنت شد سه بار + برگشا گنجینهٔ اسرار را + در سوم دفتر بهل

... قوت حق میزهد + نز عروقے کز حرارت میجهد + این چراغ شمس کو روشن بود ...

نز روغن بود و سقف گردون که چنین دائم بود + نز طناب و استنی قائم بود + قوت جبریل از مطبخ نبود + بود

از دیدار خلاق ودود + همچنین این قوت ابدال حق + هم ز حق دان نز طعام و نز طبق + جسم شان را هم ز نور اسرشته اند

تا ز روح و از ملک بگذشته اند + المعنی اعذار عذر کی طناب بکسر و بفتح ڈوری خیمہ کی استن بضم و فتح ستون ابدال

بالفتح ایک فرقہ ہے اولیاء اللہ سے اور وہ ستر آدمی ہین تمام دنیا مین کہ دنیا اُنسے قائم ہے اور جو کوئی اُنسے مرجاتا ہے

دوسرا اُسکی جگہ مقرر ہوتا ہے واضح ہو کہ ان ضیاء الحق حسام الدین کا اوپر کے دونون دفترون مین ذکر ہو چکا ہے اور

مولانا رحمة الله کا اُنسے اتحاد قلبی معلوم ہوتا ہے بنظر اُسی توحد دلی کے گو ناظم اس دفتر کے خود ہین لیکن انکی طرف نسبت

کر کے مخاطب ہین کہ دو دفتر تو ہو چکے تیسرا دفتر بھی لاؤ کسواسطے کہ تکرار ہر عمل کی تین بار سنت ہے پس یہ بھی ڈھلکے تین

ہو جائین جو قدر صالح عمل کی ہے اور اس دفتر سوم مین گنجینہ اسرار کھول اور اسکو راز و اسرار سے بھر دے عذر اور حیلے

عذر کا کوئی موقع اور کچھ گنجایش نہین ہے کسواسطے کہ تیری قوت تو قوت حق سے ہے جس سے وہ پیدا ہوتی ہے وہ

مستمر و دائم ہے نہ کسی عروق سے جنکی حرکات عارضی ہین جیسے حرارت پائے ویسے چلنے لگے تو تو مثل چراغ آفتاب کے

منور ... ہمیشہ ... جسکو نہ تیل دیا کی درکار نہ روغن دیکھو سقف خیمۂ آسمان کی قدرت الٰہی سے جیسی ہمیشہ

... کہ نہ ستون کی بذات خود قائم ہے حضرت جبریل جنکو شدید القوی ذو مرّہ ... ہی ہے نہ محتاج کسی

... خلاق و ... کہ اُس مطبخ کی مدد سے نہ تھی کسواسطے کہ ... ہین انکی قوت متوا ...

فرشتے خور و نوش سے پاک ہین پس ایسے ہی جو ابدال حق کے ہین اُنکی قوت کا حال ہے لہذا وہ بھی حق سے ہے نہ کہ
کھانے سے نہ کسی طباق سے اجسام ہر چند کثیف ہین مگر انکا جسم قضا و قدر نے نور سے سرشتہ کیا ہے جب تو
لطافت مین روح و ملک دونون سے بڑھے ہوے ہین روح جان اور نیز نام ایک فرشتہ عظیم الشان کا
جیسے کہ قرآن مجید مین شب قدر کی صفت مین فرمایا تنزل الملائکة والروح فیہا اترتے ہین فرشتے اور روح اُس
شب مین الخلاف شرح بحر العلوم مین نہ معلوم طناب کو تاے فوقانی سے کیون لکھا ہوا اور بجاے مستتن کے
آستین غلط ہوا اور بجاے نہ طبق کے مین نہ طبق کو صحیح جانتا ہون یہ سب بے اتفاقیان حضرات کاتب و مصحح کی ہین
قولہ چونکہ موصوفی باوصاف جلیل + زاتش نمرود بگذر چون خلیل + گردد آتش بر تو ہم برد و سلام + ای عناصر مر مزاجت را
غلام + ہر مزاجے را عناصر مایہ است + وین مزاجت برتر از ہر پایہ است + این مزاجت در جہان منبسط + وصف وحدت را
کنون شد ملتقط + ای دریغا عرصہ افہام خلق + سخت تنگ آمد ندارد خلق حلق + ای ضیاء الحق بحذق رای تو + حلق بخشد
سنگ را حلواے تو + المعنی آتش نمرودی وہ آتش عظیم جو نمرود نے حضرت ابراہیم کو اُسمین ڈالنے کے لیے ایسا ایک
فرسنگ کے گرد مین بھڑکائی تھی جسکے اطراف مین چار چار فرسخ تک کوئی جاندار زندہ نہین رہتا تھا برد و سرد ہی سلام
بے گزند ہی منبسط کشادہ و گسترده شونده ملتقط چیده و رفو کرده اور ورق زر سے مجلا کرده حذق تیزی زیرکی
پھر خطاب ہے ضیاء الحق کیطرف کہ جب تو موصوف با وصاف جلیل ہے مثل ابدال کے تو تو بحکم آن ۶ کہ ابدال در آب و
آتش روند خلیل کیطرح اس آتش نمرود سے کہ مراد آتش عظیم سے ہے اور وہ عشق ہے کیون نہین گذر کرتا تو یہ آگ تجھپر
بھی مثل خلیل کے برد و سلام ہو جاے جیسا کہ قرآن مجید مین ہے قلنا یا نار کونی بردا و سلاما علی ابراہیم کہا ہمنے
اے آگ ہو جا تو سرد و بے گزند ابراہیم پر اور اے ممدوح عناصر تیرے مزاج کے غلام ہین جیسا تیرا مزاج دیکھتے ہین ویسا
عمل مین لاتے ہین اگرچہ عناصر بڑے پایہ اور رتبہ والے ہین کہ ہر شے کے مایہ اور مادہ ہین سب انھین سے
پیدا ہے اور سب نے انھین سے مرکب ہوکے مزاج پایا لیکن تیرے مزاج کا پایہ ان سب کے مزاج کے پایہ سے
بڑھکر ہے یہ مزاج تیرا اس جہان منبسط مین جو بڑے وسیع فسیح بساط کیطرح بچھا ہوا ہے اب وہ مزاج تیرا وصف وحدت
سے ملتقط ہو گیا ای چیدہ و رفو کردہ یا مطلا و مجلا آپ فرماتے ہین کہ ہاے بڑے افسوس کا مقام ہے کہ ایسا
شخص خلق مین ہے اور میدان افہام خلق کا نہایت تنگ ایسا کہ گویا خلق کا حلق ہی نہین جو لقمہ کی سمائی ہو
پس جب خلق کا حلق ہی نہین تو کیا کیا جاے ہان اگر تیرا حلوا ہی تیری جودت راے سے اُسکو حلق بخشے
تو البتہ سنگ انکا جو مراد دل سے ہے اس حلوا کو کھا سکے ورنہ کوہ طور کا سا حال ہے جیسا کہ آیندہ مذکور فرمایا
قولہ کوہ طور اندر تجلی راہ یافت + تاکہ نوشیدہ وہی را بر نتافت + صار دکا منہ وانشق الجبل + ہل رأیتم من جبل
رقص الجبل + لقمہ بخشا آید از ہر کس بکس + حلق بخشی کار یزدانست و بس + حلق بخشد جسم را و روح را

حلق بخشد بہر ہر عضوے جدا + این گہے بخشد کہ اجلالی شوی + از دغا و از دغل خالی شوی + تا نگوئی سر سلطان را
بکس + تا نریزی قند را پیش مگس + گوش آنکس نوشد اسرار جلال + کو چو سوسن دہ زبان افتاد و لال + حلق بخشد
خاک را لطف خدا + تا خورد خاک آب و روید صد گیا + باز خاک را ببخشد حلق و لب + تا گیاہش را خورد اندر طلب +
چون گیاہش خورد حیوان گشت زفت + گشت حیوان لقمۂ انسان و رفت + باز خاک آمد شد اکال بشر + چون جدا
شد از بشر روح و بصر + ذرہا دیدم دہان شان جملہ باز + گر بگویم خوردشان گردد دراز + المعنی یعنے طور نے عطائی الٰہی سے
تجلی مین تو راہ پائی یہانتک کہ مے دیدار نوش کی مگر کم ظرفی سے متحمل نہو سکا ذرا سے گھونٹ کی بھی تاب نہ لایا اور یہ
حال ہوا کہ اس سے پارہ پارہ ہو گیا اور پھٹ گیا اور اونٹ کیطرح ناچنے لگا جیسے اونٹ حدا اے حدی پر ناچتا ہے اب جبل کی
تاب لائے جسنے پہاڑ کو ناچتے دیکھا ہو چنانچہ آیت شریفہ مصداق اسکی ہے فلما تجلی ربہ للجبل جعلہ دکا ہر گاہ تجلی کی رب موسی نے
پہاڑ پر کر دیا اُس تجلی نے اسکو پارہ پارہ پس فرماتے ہین حقیقت یہ ہے کہ لقمہ تو ہر کوئی ہر کسیکو دے سکتا ہے مگر حلق نہین دیسکتا
حلق دینا کام ایزد پاک ہی کا ہے وہی حلق جسم و روح کو بخشتا ہے اور وہی حلق ہر عضو کو جدا جدا بخشتا ہے تا سب مثلاً سب
اپنے متحمل اسکے ہوتے ہین مگر یہ حلق اُسوقت مین بخشتا ہے کہ تو پاک صاف اجلالی ہو جاوے اور دغا و دغل سے خالی تا بھید
سلطان کا کسی سے نہ کہے اور قند مکھیون کے سامنے نہ ڈھوئے اسلیے کہ وہ کان اسرار جلال کے سنتے ہین جو مثل سوسن
کے ہین کہ زبانین تو بیسیون رکھتی ہے اور گونگی بنی ہوئی ہے دیکھو خاک کو لطف خدا تعالی کا کیسا حلق بخشتا ہے جب سے
وہ آبخوار ہوتی ہے تا اس آبخواری سے انواع و اقسام کی گیاہ پیدا ہو پھر ایک وقت مین گیاہ کو حلق و لب بخشتا ہے
لب برگ گیاہ کے کہ گیاہ اُن لبون سے حیوان کو بلاتی ہے کہ آئے اور مجھکو کھائے جب حیوان اُس گیاہ کو کھا کے
موٹا ہوا تو وہ لقمہ انسان کا ہو کے جا دیا پھر خاک کی باری ہوئی کہ آکال بشر اے خورندۂ بشر کی ہوئی جسوقت کہ یہ مرا
اور روح و بصر نے اس سے کنارہ کیا آب فرماتے ہین کہ بشر ہو گیا مین نے ذرہ ذرہ کو دیکھا اور سبکا سب کے
منہ ایک دوسرے کے کھانے پر کھلے ہوئے ہین اگر ہر ایک کی کیفیت عورہ سے بیان کرون تو نہایت ہی
طول ہو جاوے قولہ برگہا را برگ از انعام او + دایگان را دایہ لطف عام او + رزقہا را رزقہا او میدہد + زانکہ
گندم بے غذا کی خون دہد + نیست شرح این سخن را منتہا + پارہ گفتم بدان تو پارہا + جملہ عالم آکل و ماکول دان +
باقیان را مقبل و مقبول دان + این جہان و ساکنانش منتشر + وان جہان و ساکنانش مستمر + این جہان و عاشقانش
منقطع + اہل آن عالم مخلد مجتمع + پس کریم آنست کو خود را دہد + آب حیوانے کہ ماند تا ابد + باقیات الصالحات آمد کریم +
رستہ از صد آفت و اخطار و بیم + گر ہزارانند یک کس بیش نیست + چون خیالات عدد اندیش نیست + آکل و ماکول را
حلق ست و نائے + غالب و مغلوب را عقلست و رائے + المعنی یعنے پتہ پتہ کو اسکے انعام سے سامان حاصل ہے اور
دایہ دایہ کو لطف عام اُسکا دایہ ہے جتنے رزق ہین سب رزقون کو وہ رزق دیتا ہے ظاہر ہے اگر گندم اُس سے غذا نپائے

قوا اور رون کو خون و قوت کیسے بخشے پس اس بات کو اگر بالکل شرح کیا جاے تو اسکی کچھ انتہا نہین ہی مین نے بہت
مین سے تھوڑا بیان کیا اسی تھوڑے کو بہتون پر قیاس کر لے اور جان لے کہ سارا جہان آکل و ماکول ہی اگر کوئی
کسی کا آکل ہی اور خورندہ تو دوسرے کا ماکول و خورش ہی مگر ہان جو باقی ہین وہ مقبل و مقبول ہین یہ جہان اور اسکے
رہنے والے سب منتشر اور پراگندہ ہین اور وہ جہان اور اُسکے رہنے والے سب دائم اور مجتمع ہین یہ جہان اور
اسکے عاشق جملہ بالہمد گر منقطع ہونے والے ہین کہ جہان اُنسے منقطع ہوگا وہ جہان سے اور جو اُس جہان کے
طالب ہین وہ سب ہمیشگی والے ہین اور جہان اور وہ باہم مجتمع ہمیشہ ہمیشہ پس جوانمرد وہی ہی کہ آبیاری اپنی
آبجوان سے کرے تا ابد تک باقی رہے کریم ہی خود باقیات الصالحات ہی جو سیکڑون آفتون اور خطرون سے
چھوٹا ہوا ہی جیسا کہ فرمایا والباقیات الصالحات خیر عند ربک ثوابا و خیر املا وہ اعمال صالح کہ باقی ہین بہتر ہین تیرے
رب کے نزدیک از روے ثواب کے کہ وہ حیات ابدی ہی اور بہتر ہین از راہ امید کے کہ وہ دیدار خدا کا ہی پس
کریم کو باقیات صالحات کہنا موافق قرینہ عدل کے ہی آب اسکے مقابلہ مین اگر ہزارون ہین تو بھی اُس ایک سے
زیادہ نہین ہین وہ ہزارون ایسے ہین جیسے خیالات عدد اندیش کے گنتی گننے کو ہر آکل اور ماکول کے لیے حلق و
نا ہے ہی اور ہر غالب و مغلوب کیواسطے عدل ورای الخلاق شرح بحر العلوم مین عدد اندیش کو عدد اندیش اور
عدل کی جگہ عقل جسکا گواہ شعر مابعد ہی جسمین عدل ہی لکھا ہی قولہ حلق بخشید او عصاے عدل را + خورد او چندان
عصا و حبل را + و اندرو افزون نشد آن جملہ اکل + زانکہ حیوانے نبود شر اکل و شکل + مر یقین را چون عصا تو حلق داد
تا بخورد او ہر خیالے را کہ زاد + پس معانی را چو عیان حلقہا ست + رازق حلق معانی ہم خدا ست + پس ز ماہی تا بماہ از
خلق نیست + کہ بجذب مایہ او را حلق نیست + حلق نفس از وسوسہ خالی بود + وانگہان روزیش اجلالی بود + حلق عقل و
دل چو شد خالی ز فکر + یافت او بے ہضم معدہ رزق بکر + شرط تبدیل مزاج آمد بدان + کز مزاج بد بود مرگ بدان +
چون مزاج آدمی گل خوار شد + زرد و بد رنگ و سقیم و خوار شد + چون مزاج زشت او تبدیل یافت + رفت زشتی از وان
رخش چون شمع تافت + المعنی اوپر جو فرمایا ہی کہ ہر آکل و ماکول کو حلق و نا ہے اور غالب و مغلوب کو عقل و راے بخشی اسی
اُسی کے موافق کہتے ہین کہ دیکھو عدل کی بات کہ عصا کو ایسا حلق بخشا کہ کس قدر عصا اور کسقدر رسیان ساحرون
کی بموجب فالقوا حبالھم و عصیھم کے پس ڈالین ساحرون نے رسیان اپنی اور عصا اپنے کھا گیا جیسا کہ
فرمایا فالقی موسی عصاہ فاذا ہی تلقف ما یافکون پس ڈالا موسی نے عصا اپنا پس نگل لیا اُسنے اُنکے عصا
و حبال کو کہ افک کرتے تھے وہ یعنے اُن حبال و عصا کو جادو سے سانپ دکھاتے تھے اور عصا مین اُن
سب کے کھا لینے سے کچھ افزونی نہین ہوئی وہی عدل تھا اور کیسے ہوتی اسواسطے کہ اسکا اکل اور اسکی شکل
حیوانی نہ تھی وہ ایک معجزہ تھا اور عطیہ آب فرماتے ہین کہ یقین کو بھی اللہ تعالی نے عصا کا سا حلق دیا ہی

کہ اُسنے ہر خیال کو جو پیدا ہوا اُسکو کھا لیا جیسے وہ مار عصا و حبال کے خیالی تھے دوڑتے نظر آتے تھے اور حقیقت کچھ
نہین اور معانی کے بھی مثل ذات اشیا کے حلق ہین کہ اُن معانی کے حلقوین کا رازق خدا ہی الحاصل ماہی سے تاماہ تک
ایسی کوئی مخلوق نہین ہی کہ واسطے جذب کسی مایہ کے اُسکا حلق نہین ہی سب کا حلق ہی لیکن نفس کا حلق وسوسون سے
خالی اچھا جب اُنسے خالی ہو تو اُسکو روزی اجلالی ملے اور حلق عقل و دل کا جب فکر سے خالی ہوتا ہی تو رزق بکر پاتا ہی
یعنے وہ رزق جو دوسرے نے نہین پایا ہی اور یہ ایسا رزق گوارا کہ ہضم معدہ کو اسمین کچھ دخل نہین مزاج کا اپنے
تبدیل کرنا بھی شرط ہی اسلیے کہ بدلہ گون کیواسطے اُنکا مزاج بد ہی مرگ ہو جاتا ہی جیسے کوئی آدمی گل خوار ہو گیا اور گل خواری اُسکے
مزاج مین جمگئی تو وہ زرد اور بدرنگ اور سقیم و خوار ہوگا جب یہ مزاج زشت اُسکا تبدیل ہو جائیگا تو اُسکی بدصورتی سب
جاتی رہیگی اور وہی صورت اُسکی مثل شمع کے چمکنے لگے گی قوله دایہ کو طفل شیر آموز را + تا بہ نعمت خوش کند بدفوز را + دایہ
گو شیر خوارہ طفل را + تا ز نعمتہا کند اورا غذا + گر بہ بندد راہ یک پستان برو + برگشاید راہ صد پستان برو + زانکہ پستان شد
حجاب آن ضعیف + از ہزاران نعمت و خوان و رغیف + پس حیات ماست موقوف فطام + اندک اندک جہد کن تم الکلام +
چون جنین بود آدمی خون بد غذا + از نجس پاکی برد مومن کذا + چون جنین بود آدمی خونخوار بود + بود او را بود از خون تار و
پود + از فطام خون غذااش شیر شد + وز فطام شیر لقمہ گیر شد + وز فطام لقمہ لقمانی شود + طالب مطلوب پنہانی شود + گر جنین
را کس بگفتے در رحم + ہست بیرون عالمے بس منتظم + یک زمین خرمی با عرض و طول + اندرو بس نعمت و بس ماکول + آسمانے بس
بلند و پر ضیا + آفتاب و ماہتاب و صد سہا + کوہہا و بحرہا و دشتہا + بوستان و باغہا و کشتہا + از جنوب و از شمال و از دبور +
باغہا دارد عروسیہا و سور + المعنی فوز بالفتح بخوبی مقصد کو پہونچنا و بالضم معرب پوز بمعنی بینی و چہرہ بہائم طفل بالکسر بچہ آدمی
و حیوان رغیف بالفتح و غین معجمہ گردہ نان فطام باز رکھنا بچہ کا شیر سے بعد دو برس کے جنین بچہ در رحم شیر آموز
ترکیب مفعولی ہی شیر آموختہ پس طفل شیر آموختہ نفس طفل اس سبب سے کہ نیک و بد نہین سمجھتا شیر آموختہ بوجہ خوگری لذائذ
ظاہری کے اور اسی کو بدفوز کہا ہی کہ نہایت ہی بدی مین گھسا ہوا ہی پس فرماتے ہین کہ ایسی دایہ کہ مراد عارف کامل
سے ہی تلاش کر جو اس طفل نفس موصوف بصفات مذکورہ کو اُسکی صفتون سے چھڑائے اور نعمت معنوی سے خوشدل
کرے پھر تکرار کرتے ہین کہ ایسی دایہ اس طفل شیر خوار کو ڈھونڈھ کہ اُسکی غذا نعمتون سے کرے ایسی کہ اگر ایک
راہ پستان کی اُسپر بند کرے تو سیکڑون پستان کی راہ اُسپر کھول دے اسواسطے شیر خوارہ ضعیف ہوتا ہی اور عادی
شیر کا اور یہی پستان ایک حجاب ہی اُس شیر خوار ضعیف اور درمیان ہزارون نعمتون اور خوان و نان کے کہ وہ
شیر ہی کو اچھا سمجھے ہوے ہی آپ فرماتے ہین معلوم ہوا حیات ہماری فطام یعنے ترک لذائذ ظاہری و مصداق موتوا
قبل ان تموتوا پر موقوف ہی اور لذتون کو ترک کرنا اور نیست ہو جانا اگرچہ دشوار لیکن تو تھوڑی تھوڑی کوشش
کیے جا اس سے زیادہ ہم کیا کہین جب آدمی جنین تھا خون اُسکی غذا تھا جو قسم نجس سے ہی لیکن جو مومن ہین

اس حبس سے کیسے رہائی حاصل کرتے ہین پھر فرماتے ہین جب آدمی جنین تھا خون کھاتا تھا یہی اُسکی غذا تھی اور سامان
بود و ہستی کا تانا بانا وہی خون تھا جب خون سے اُسکو فطام ہوا یعنے غذا خون کی چھڑائی گئی تو غذا اُسکی شیر ہوا اور
بعد فطام شیر کے لقمہ گیر ہوا اب اگر لقمے سے فطام اختیار کرے تو لقمانی ہو جاوے اور طالب مطلوب پنہانی کا بنے
مگر یہ فطام ایک امر دشوار مثلاً جنین سے اگر رحم مین کوئی یہ کہتا کہ اس رحم کے باہر ایک عالم نہایت منتظم و آراستہ
ہی یعنے ایک زمین ہی بڑی لمبی چوڑی نہایت خوش اور اُسمین نعمتین ہین بیدا اور کھانے کی چیزین اور ایک آسمان ہی
اُس بس بلند و پُر ضیا اور اُسپر آفتاب و ماہتاب اور سیکڑون تارے اور پہاڑ اور دریا اور جنگل اور باغ و بوستان اور
کھیت سرسبز اور ہوائین جنوبی شمالی ادہر ادہر چلتے باغون کی کیفیت عروسی اور سور کی ہو رہی ہی سور شادی الخلائق
شرح بحر العلوم مین جنین کو ہر جگہ جنین شیر شد سیر شد اور فطام باضافت گویا کے ساتھ اور بہت کو نیت لکھا ہی قوله
در صفت ناید عجایبہای آن + تو درین ظلمت چۂ در امتحان + خون خوری در چاربیخ تنگنا + درمیان حبس و انجاس و عنا +
او بحکم حال خود منکر بدے + زین رسالت معرض و کافر شدے + کین محالست و فریبست و غرور + زانکہ وہم کور را نبود ست رو
جنس چیزی چون ندید ادراک او + نشنود ادراک منکرناک او + ہمچنانکہ خلق عام اندر جہان + زانجہان ابدال میگویندشان + کین
جہانی چاہیست بس تاریک و تنگ + ہست بیرون عالمی بی بو و رنگ + ہیچ در گوش کسی زیشان نرفت + کین طمع آمد حجاب ژرف و زفت
گوش را بندد طمع از استماع + چشم را بندد غرض از اطلاع + ہمچنانکہ این جنین را طمع خون + کان غذای اوست در اوطان دون
از حدیث اینجہان محجوب کرد + خون تن را بر دلش محبوب کرد + زینہمہ انواع نعمتہا نزد فرد + غیر خون او ہیچ نداند چاشت خورد
بر تو ہم طمع خوشی اینجہان + شد حجاب آن خوشی جاودان + طمع و ذوق این حیات پر غرور + از حیات تست ہست کرد کور
پس طمع کورت کند نیکو بدان + بر تو پوشاند یقین را ہمچنان + حق ترا باطل نماید از طمع + ور تو کور ہیا فزاید از طمع ماوقع
بیزار شو چون رہتان + تا نہی پا بر سر آن آستان + کان در اندر چون در آئی وارہی + از غم و شادی قدم بیرون نہی
چشم و جانت روشن و حق بین شود + بی ظلام کفر نور دین شود + پند مردان را پذیرا شو بجان + تا رہی از خون مانی دران
بشنو اکنون قصۂ تمثیل آن + تا بیابی در حقیقت نور جان + المعنی اور اگر اُس جنین سے کہتا کہ وہ وہ عجائبات اُس
جہان مین ہین جنکی صفت نہین ہو سکتی تو اس اندہیرے کی آزمایش مین کیا پڑا ہی اور تنگنا مین ہاتھ پانون بند ہوا
بصورت شخص معذب چار میخ کے خونخواری اور قید و نجاستون اور رنج مین کیون آلودہ ہو رہا ہی تو وہ جنین موافق
حکم اپنے حال کے کہ مطلق واقف نہین ہی منکر ہی ہوتا اور اس پیام و رسالت سے مُنہ پھیر ہی لیتا اور کافر ہوتا
اور کہتا کہ یہ سب باتین محال و فریب و دھوکے کی ہین اسواسطے کہ وہ تو اندھا ہی اور وہم اندھے کا اس بات سے
دور ہی کیسے اُسمین سمائے جس جنس کو اُسکے ادراک نے دیکھا ہی نہین وہ ادراک منکرناک اُسکا اُسکو کیسے سُنے جیسے
عام مخلوق اس جہان مین کہ کہتا ہی ابدال اُس جہان کا حال بیان کرین کہ یہ جہان کیا چیز ہی ایک تاریک

گستاخ جگہ ہے اسکے سوا اور ایک جہان ہی کہ جسمین نہ بو ہی نہ رنگ ہی ہمہ تن نور جملہ آلودگیون سے پاک
صاف لیکن یہ بات ابدال کی عام خلق سے کون سنے اس سبب سے کہ طمع بڑا ایک موٹا مضبوط پردہ ڈالے
ہوے ہی یہ طمع وہ ہی کہ نہ کانون کو سننے دیتی ہی نہ آنکھون کو دیکھنے دیتی ہی تا اطلاع پائے اور اودھر رجوع
ہوئے جیسے اُس جنین کہ اسکی اُن جگہون ناپاک مین غذا خون ہی خون کی طمع نے محجوب کیا ہی اور خون تن کو
مرغوب کر رکھا ہی اور ایسی نعمتون سے فرد وجدا ہی اور سوائے خون کے کوئی غذا چاشت کی نہین ایسے ہی تجھ
بھی طمع اس جہان کے خوشی کی اس جہان والوان کی خوشی کو چھپائے ہوے ہی تجھکو ایسا اس حیات پر غرور کی طمع نے
جو ایک دھوکا ہی دھوکا ہو مرہ مین ڈالا ہو کہ حیات رستین سے جو صحیح اور واقعی ہی اندھا بنا رکھا ہی پس خوب
جان لے کہ یہ طمع تجھکو اندھا کر رہی ہی اور بیشک یقین کو تجھسے چھپا رہی ہی اس طمع کے سبب سے تجھکو حق باطل معلوم ہوتا ہی
اور اسی سے تجھ مین کوریان بڑھتی ہین جتنے راست لوگ صراط مستقیم کے چلنے والے ہین سب طمع سے بیزار ہین
مین تو بھی بیزار ہو تب تو اُس آستانہ کے سر پر پانون رکھیگا کہ جسوقت اُسکے دروازہ سے اندر گھسے تو غم وشادی
سب سے چھوٹ جاوے اور سب سے الگ ہو جاے آنکھ تیری روشن اور حق بین ہو جاے اور بالکل کفر سے
ہمہ تن نور دین ہو جاے پس لازم ہی کہ نصیحت مردان خدا کی سن اور مان تو ہر خوف وخطر سے چھوٹ کے امان
مین ہو جاے اب تمثیلاً ایک قصہ مجھ سے سن تو حقیقت مین نور جان کا اس سے تجھکو حاصل ہو

قصہ فیل بچون کے کھانے والون کا اور نہ ماننا نصیحت ناصحون کا

قولہ آن شنیدی تو کہ در ہندوستان + دید دانائے گروہ دوستان + گرسنہ ماندہ شدہ بی برگ وعور + میرسیدند از سفر از راہ دور
مہر دانائیش جوشید و بگفت + خوش سلامی شان چون گلبن شگفت + گفت دانم کز تجوع وز خلا + جمع آمد رنجتان زین کربلا + لیک
اللہ اللہ ای قوم جلیل + تا نباشد خوردتان فرزند پیل + پیل ہست این سو کہ اکنون میروید + پیل زادہ ہین بشنوید + پیل بچگان
اندر راہتان + صید ایشان ہست بس دلخواہتان + بس لطیف اند و سمین لیک مادرشان بود اندر کمین +
از پی فرزند صد فرسنگ راہ + او بگردد در حنین و آہ آہ + آتش و دود آید از خرطوم او + الحذر زان بچہ مرحوم او + المعنی
تجوع گرسنگی عور بواو معروف برہنہ طریف بطا حطی ناور عجیب سمین بفتح فر حنین بفتح نالہ خرطوم بالضم ہندی ہاتھی کی سونڈ
فرماتے ہین کہ تو نے وہ نقل بھی سنی ہی کہ ہندوستان مین ایک دانا نے ایک گروہ دوستون کا دیکھا سب بھوکے تھکے
ہارے بے توشہ ننگے کسی راہ دور کے سفر سے آئے ہوے اُس دانا کی دانائی بمقتضاے محبت جوش مین آئی اُنکو سلام کیا
اور حسن اخلاق سے گلبن کیطرح اُنکو دیکھ کے شگفتہ ہوا اور کہا مین جانتا ہون کہ بھوک اور خلاء معدہ سے عاجز ہو کے تم لوگ اس
کربلا مین جمع ہوے ہو لیکن اللہ اللہ اے قوم بزرگ ہاتھی کے بچون کو ہرگز اپنی خورش مت بنائیو تکرار اللہ اللہ کی
واسطے تحذیر کے ہی اب جدھر کو تم جاتے ہو اودھر ہی کو ایک ہاتھی مست گیا ہی تم مت جاؤ میری

نصیحت جان و دل سے سنو اسی راہ مین تمھاری پہیل نکیے ہین مین جانتا ہون انکا شکار تمھارے دلخواہ
ہو وہ تو نہایت نادر و لطیف اور موٹے ہین لیکن مان انکی تاک گھات مین لگی ہو اپنے فرزند کے لیے
سو فرسنگ تانہ چلاتی ڈکراتی جاتی ہو اور آہین کرتی ہو اور سونڈ سے آگ اور دھوان اسکی نکلتا ہو خدا
بچائے جیسے وہ اپنے بچے مردہ کے لیے خشمناک ہو الخلاف شرح بحرالعلوم مین طریف کو ظریف جو بمعنی خوشطبع
کے ہو اور یہان حصن بمعنی او رحنین کو جنین لکھا ہو قولہ اولیا اطفال حق اند اے پسر + در حضور و غیبت آگہ باخبر +
غایبی بندیش از نقصان شان + کو کشد کین از برای جان شان + گفت اطفال من اند این اولیا + در غریبی فرد
از کار و کیا + از برای امتحان خوار و یتیم + لیک اندر سر منم یار و ندیم + پشت دار جملہ عصمتہاے من + گوئیا
ہستند خود اجزای من + ہان وہان این دلق پوشان من اند + صد ہزار اندر ہزار و یک تن اند + ورنہ کی کردے بسے
بیک چوب ہنر + موسیی فرعون را زیر و زبر + ورنہ کی کردے بیک نفرین بد + نوح شرق و غرب را غرقاب خود +
بر نکندے یک دعای لوط راد + جملہ شہرستان شان زاہیر اد + گشت شہرستان چون فردوس شان + دجلہ آب سیہ بین
نشان + سوی شام ست این نشان و این خبر + در رہ قدسش ببینی بر گذر + صد ہزاران انبیاے حق پرست +
خود بہر قرنی سیاستہا بدست + المعنی نفرین دعاے بد قرن بالفتح صدی اب قولات مولانا ح کے ہین کہ جیسے فیل
کے بچے تھے ایسے ہی اے پسر اولیا اطفال حق کے ہین حضور و غیبت دونون حال ہین وہ اُنسے آگاہ ہو اور بیخبر
نہین تو حق سے غائب ہو انکا نقصان و ایذا ہرگز مت تجویز کر کسواسطے کہ وہ انکی جان کیواسطے تجھسے کینہ لیگا اور
انتقام کریگا جیسا کہ فرمایا حقا علینا نصر المومنین یعنے لازم ہو ہمپر مدد مومنون کی اور فرمایا کہ یہ اولیا میرے
اطفال ہین اور غریبی مین ہین کہ کار و کیا سے فرد ہین یعنے نہ کوئی کام دنیوی رکھتے ہین اور نہ کیا کہ خداوندکار
اور کسیکے کارندے ہون بلکہ آزاد مطلق جیسا کہ حدیث مین ہو الخلق عیال اللہ احبہم الی اللہ انفعہم لعیالہ ابغضہم
الی اللہ اضرہم لعیالہ مخلوق اللہ کی عیال ہین پس دوست تر انسے اللہ کے نزدیک وہ ہو کہ نفع پہونچائے
اللہ کی عیال کو اور مبغوض تر وہ ہو اللہ کے نزدیک کہ ایذا دے اسکی عیال کو مین نے اور لوگون کے
امتحان کو کہ دیکھون انکے ساتھ کیا کرتے ہین خوار و یتیم کیا ہو لیکن پوشیدہ مین انکا یار و ندیم ہون یہ لوگ میری
حمایت نگاہداشتون سے پشت دار ہین گویا میرے اجزا ہین خبردار خبردار یہ گدڑی پوش خاص میرے ہین ہزار ہین
سو ہزار یعنی لاکھون ہزار جتنے ہین سب ایک تن ہین اور اگر یہ بات نہوتی تو ایک چوب ہنر سے جو مراد عصا سے ہو ایک
موسی فرعون جیسے کو زیر و زبر کب کر سکتا چوب ہنر عصا کو موافق زعم عدل کے کہا ہو کہ ہر کام موسی کو دیتا تھا
کشتی ہو جاتا تھا اور سواری کی ضرورت مین سواری اور علی ہذا اور اگر یہ تخصیص اُن لوگون کی نہو تو نوح
اپنی ایک بددعا سے شرق و غرب کو غرقاب کیسے کر دیتا ایسے ہی لوط کی ایک دعا بد تمام شہرستان اپنی قوم کے

کیسے اگھیر چھینکتی وہ شہر انکے تازہ و سرسبز مثل فردوس بریں کے تھے پھر وہ دریا آب سیہ روکے قبرستان ہوتے تھے
اور یہ نشان اور یہ خبر طرف شام کے ہی بیت المقدس یا دشت مقدس کی راہ و گذر پر جیسا کہ فرمایا انکم لتمرون علیہم
مصبحین و باللیل افلا تعقلون اور ہیہات اے قریش تم اسپر گذرتے ہو رات دن اور سمجھ نہین جانتے اور لاکھون انبیا
حق پرست ہوئے ہین اور ہر قرنون مین سیاستین ہوتی چلی آئی ہین النخلاف شرح بحر العلوم مین سیہ وی کو
سیہ وئین لکھا ہی اور بیندیش کو میندیش **قولہ** گر بگویم این بیان افزون شود + خود جگر چہ سنگ خارا خون شود +
خون شود کھا و باز آن بفسرد + تو نہ بینی خون شدن کوری و رد + طرفہ کوری دوربین تیز چشم + لیک از اشتر نہ بینی
غیر پشم + مو بمو بیند ز صرفہ حرص انس + رقص بی مقصود دارد ہمچو خرس + مو بمو بیند ز حرص خود بشر + رقص او خالی ز خیر و
پر ز شر + رقص آنجا کن کہ خود را بشکنی + پنبہ را از ریش شہوت بر کنی + رقص و جولان بر سر میدان کنند + رقص اندر خون خود مردان کنند +
چون رہند از دست خود دستی زنند + چون جہند از نقص خود رقصی کنند + مطربان شان از درون دف میزنند + بحرہا از شورشان کف میزنند +
تو نہ بینی برگہا بر شاخہا + کف زنان رقصان ز تحریک صبا + تو نہ بینی لیک بہر گوش شان + برگہا باشاخہا ہم کف زنان +
تو نہ بینی برگہا را کف زدن + گوش دل باید نہ این گوش بدن + گوش سر بربند از ہزل و دروغ + تا ببینی شہر جان را با فروغ +
ہین دہان بربند از ہزل ای عمو + جز حدیث روی او چیزی مگو + سر کشد گوش محمد در سخن + کش بگوید در نبی حق ہو اذن +
سر بسر گوش ست و چشم ست آن نبی + رحمت حق مرضع ست ما صبی + این سخن پایان ندارد باز ران + سوی اہل پیل و بر آغاز ران +
المعنی فرماتے ہین اگر اُن قرنون کی سیاستون کو بیان کرون تو یہ بیان بڑھ جائے اور وہ ایسی سخت سیاستین ہین
کہ جگر کیا چیز ہی سنگ خارا سخت بھی سنگے خون ہو جائے پھر کہتے ہین گو پہاڑ خون ہو جائین اور خون اُنسے نچڑے لیکن
تجھکو خون ہونا کیسے سوجھے کہ تو اندھا ہی اور بڑا ہی اور عجب اندھا کہ دوربین بھی ہی اور تیز چشم بھی لیکن اشتر سے
سوائے پشم کے کچھ نہین دیکھا اسلیئے کہ پشم نفع کی چیز ہی اور وجد و حال سے اُسکے کچھ غرض نہین آیندہ بیان اہل
ریا کار کا ہی یعنے حرص انسان کی اپنے نفع کے لالچ سے اونٹ کا بال بال تو دیکھتی ہی اور رقص سے کچھ کیطرح بمقصود
وہی حرص نفع کی خوشی مین جیسا نچاتے ناچتا ہی پھر فرماتے ہین کہ بال بال تو بشر اپنی حرص سے دیکھتا ہی اور
رقص اُسکا خالی خیر سے ہی اور شر سے بھرا یہان رقص کیا کرتا ہی وہان کر تو شکستہ ہو یعنے خودی خود بینی
تیری ٹوٹے اور جہان پنبہ ریش شہوت سے نکالے تا تجھکو ریش شہوت کا سوجھے اور اپنے نقص پر مطلع ہو کے
ازالہ کرے یہ موقع رقص کا ہی یہ لوگ تو رقص و جولان بر سر میدان لوگون کے دکھانے کو کرتے ہین اور جو
مرد ہین وہ اپنے خون مین رقص کرتے ہین یعنے باطن مین اور پوشیدہ اس طور پر کہ جب اپنی خودی کے ہاتھ
سے نجات پاتے ہین تالیان بجاتے ہین اور جو اپنے نقص سے کود جاتے ہین ناچتے ہین اُنکے مطرب اُنکے
اندرون مین دف بجاتے ہین نہ یہ مطرب ظاہری جس سے وہ ایسے شور مین آجاتے ہین کہ اُنکے شور سے

سمند روان کے مُنہ مین جھاگ بھر آتے ہین تو اس بات کو نہین دیکھتا کہ پتے شاخون پر کجھ رنگ صبا سے یہ کیسے تالیان بجاتے اور ناچتے ہین تجھکو نہین سوجھتا ہی کہ پتے اور شاخین ملکے اُنھین کے کانون کے واسطے تالیان بجاتے ہین تو تیون کا تالیان بجانا نہین دیکھتا ہی کس واسطے کہ اُنکے سُننے کو گوش دل چاہیین نہ گوش بدن اور وہ گوش دل سب بنصیب ہون کہ ان گوش سر کو ہزل و دروغ سے بند کر تو اپنے شہر جان مین فروغ دیکھے اے ابر مُنہ کو ہزل و بیہودہ سے اے عمو بند کر اور سوائے وصف روئے یار کے کوئی بات مُنھ سے مت نکال گوش محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہزل و دروغ کے سننے مین سرکشی کرتے تھے یعنے سُنتے ہی نہ تھے اس سبب سے منافق اُنکو ایذا دیتے تھے حالانکہ خدا نے اُنکو قرآن مین ہو اذن فرمایا ہو یعنے خاص کان کما قال اللہ تعالے ومنہم الذین یوذون النبی ویقولون ہو اذن قل اذن خیر لکم یومن باللہ ویومن للمومنین ورحمۃ للذین آمنوا منکم والذین یوذون رسول اللہ لہم عذاب الیم یعنے بعض منافقون سے وہ لوگ ہین کہ ایذا دیتے ہین نبی کو اور کہتے ہین کہ وہ کان ہی جو کچھ ہم کہتے ہین سُنتا ہی اور تصدیق کرتا ہی تو کہہ اے محمد کہ کان تو ہون مگر خیر کا کان تمھارے واسطے اور ان لوگون کے جو ایمان لائے اللہ پر اور ایمان لائے مومنون کی بات پر کہ جو کچھ یہ کہتے ہین سچ ہی اور رحمت واسطے اُنکے جو تم مین سے ایمان لائے اور جو ایذا دیتے ہین اللہ کے رسول کو اُنپر عذاب دردناک ہی وہ نبی سر بسر گوش وچشم ہی اور وہ رحمت حق اور ہمارے لیے دایہ اور ہم طفل شیرخوار کہ ہمکو رحمت حق کا شیر پلاتا ہی بس پھر گریز ہی طرف قصہ کے کہ اس بات کی تو کچھ نہایت نہین اُن اہل فیل جنکا ذکر شروع کیا تھا اُنکی طرف چل الخلاف شرح بحر العلوم مین گوش شان کو گوششان مرکب کر کے لکھا ہی جسمین شبہہ ہوتا ہی کہ کوئی ایک لفظ ہی آخر شعر کے دونون مصرعون مین بازران اور آغازران لکھا ہی اگرچہ ران ردیف ہو سکتا ہی مگر مین اخیر مصرع مین ان کو اچھا سمجھتا ہون تا شعر دو قافیتین ہو جائے

بقیہ قصۂ متعرضان فیل بچگان

قولہ ہر دہان را پیل بوئی میکند + گرد معدہ ہر بشر بر می تند + تا کجا یابد کباب پور خویش + تا نماید انتقام و زور خویش + لحمہای بندگان حق خوری + غیبت ایشان کنی کیفر بری + ہین کہ بویای دہانتان خالق ست + کی برد جان غیر آن کو صادق ست + وای آن افسوسئے کش بوی گیر + باشد اندر گور منکر با نکیر + نے دہان دزدیدن امکان زان مہان + نی توان خوش کردن از داروی دہان + آب و روغن نیست مر روپوش را + راہ حیلت نیست عقل و ہوش را + چند کوبد زخمہاے گرز شان + بر سر ہر ژاژخا و مرز شان + گرز عزرائیل را بنگر اثر + کہ نہ بینی چوب و آہن در صور + ہم بصورت می نماید گہ گہی + زان ہمان رنجور باشد آگہی + گوید آن رنجور کای یاران حرم + چیست این شمشیر بر فرق سرم + چون نمی بینیم ما یاران او + در جواب آیند یاران کام عمو + ما نمی بینیم باشد این خیال + چہ خیالست اینکہ ہست از ارتحال + المعنی پھر سمجھنا چاہیے دانا کیطرف سے فرماتے ہین کہ وہ پیل ہر ایک کے مُنہ کی بو سونگھتا پھرتا ہی اور ہر بشر کے معدہ کے گرد پھرتا ہی

ترجمہ ان کمینوں کو کباب اپنے پسر کی پائے اُسکو اپنا انتقام ورنہ وہ کھائے آگے مقولات مولانا رح کے ہین تو
کیسے گوشت بندگان حق کے کھاتا ہے اور غیبت اُنکی کرتا ہے آخر بدلا پائیگا جیسا کہ فرمایا ولا یغتب بعضکم بعضا ایحب
احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتا فکرہتموہ واتقوا اللہ ان اللہ تواب رحیم چاہیے کہ غیبت نکرے کوئی کسی کی کیا تم سے کیا
وہ دوست رکھتا ہے اس بات کو کہ کھائے گوشت اپنے مرے ہوے بھائی کا پس مکروہ جانو اُسکو اور بچو اللہ
سے بیشک اللہ توبہ قبول کرنے والا ہے اور رحیم ہے خبردار ان لوگوں کا جو غیبت مردان حق کی کرتے ہین
مُنہ سونگھنے والا خالق ہے پھر سوا اُسکے جو صادق ہے اور کون جان بچالیجانے والا ہے آب والے اُس افسوس پر
کہ اُسکے بو گیر گو یہین منکر نکیر ہوں کہ نہ تو اُن بزرگوں سے مُنہ چُرانے کی طاقت ہوگی نہ کچھ داد و دہش سے کام
نکلیگا نہ کوئی ایسا آب و روغن ملیگا کہ جس سے اپنی صورت بدل ڈالے جیسے بہروپیے بدل ڈالتے ہین
نہ عقل و ہوش کو راہ حیلہ کی اور وہ اپنے گرز کے زخم ہر ژاژخا کے سر و مقعد پر مارینگے کہ معاذ اللہ اب گرز عزرائیل
کی اثر دیکھ کہ نہ اُسکی صورت کسی لکڑی سے ہے نہ آہن سے اور کبھی کبھی صورت بھی معلوم ہوتی ہے لیکن اُس سے
بیمار ہی آگاہ ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ اے گھر والو یہ کیسی تلوار میرے سر پر ہے اور گھر والوں کا یہ حال کہ اُنکو کوئی
نظر نہین آتا تو وہ جواب دیتے ہین کہ ہم اندھے ہم تو کسیکو بھی نہین دیکھتے تیرا خیال ہی خیال ہے اور یہ
خیال بھی ارتحال سے ہے یعنے رحلت کا وقت قریب ہے الخلاف شرح بحر العلوم ہین کہ نہ بینی کو گرنہ بینی لکھا ہے
قولہ خیالست این کہ این چرخ نگون + از نہیب آن خیالی شد چو نون + گرزہا و تیغہا محسوس شد + پیش بیمار و
سرش منکوس شد + او ہمی بیند کہ آن از بہر اوست + چشم دشمن بستہ زان چشم دوست + حرص دنیا رفت و
چشمش تیز شد + چشم او روشن کہ چون خونریز شد + مرغ بے ہنگام شد آن چشم او + از نتیجہ کبر او و خشم او + سر بریدن
واجب آمد مرغ را + کو بغیر از وقت جنباند ورا + ہر زمان نزعیست جزو جانت را + بنگر اندر نزع جان ایمانت را
عمر تو مانند ہمیان زرست + روز و شب مانند دینار اشمرست + میشمارد میدہد زر بیوقوف + تا کہ خالی گردد و آید
خسوف + گر ز کہ بستانی و ننہی بجاے + اندر آید کوہ از ان دادن زپاے + پس بنہ برجای ہر دم را عوض + تا ز
واسجد واقترب یابی غرض + در تمامی کارہا چندین مکوش + جز بکاری کہ بود در دین بکوش + عاقبت تو رفت خواہی
ناتمام + کارہایت ابتر و نان تو خام + وان عمارت کردن گور و لحد + نی بسنگ ست و نہ چوب و نی لبد + بلکہ خود را در
صفا گوری کنی + در منی او کنی دفن این منی + خاک او گردی و مدفون غمش + تا دمت یابد مددہا از دمش +
گور خانہ قبہا و کنگرہ + نبود از اصحاب معنی آن سرہ + بنگر اکنون زندہ اطلس پوش را + ہیچ اطلس دست گیرد ہوش را +
در عذاب منکرست آن جان او + کژدم غم در دل غمدان او + از برون بر ظاہرش نقش و نگار + وز درون اندیشہاش
زار زار + وان یکی بینی دران دلق کہن + چون نبات اندیشہ و شکر سخن + المعنی منکوس گو نسار و سرنگون

ابد بعضم الام بال بسیار و پژمردہ فرماتے ہین گھر والے تو خیال بتاتے ہین لیکن عجب ہی خیال ہی جسکی ہیبت سے
یہ چرخ سرنگون ایک خیال ہو گیا ہی اور مثل نون کے خمیدہ نبض بیمار کو وہ گرز و تیغ محسوس ہونے لگے اور سب پیش نظر
اب سر اُسکا جھک گیا یہ بیمار تو دیکھتا ہی اور جانتا ہی کہ یہ سب گرز و تیغ میرے ہی واسطے ہین لیکن دوست و دشمن کی
چشم سے چھپے ہوے ہین وہ نہین دیکھتے اس وقت مین حرص دنیا کی گئی اور آنکھین تیز و روشن ہو کے خون
بہانے لگین اب آنکھون سے خون بہانا ایسا ہی جیسے مرغ بے ہنگام کی بانگ کہ نتیجہ کبر و خشم کا سامنے آیا بس
اُس مرغ بے ہنگام کا سر کاٹنا واجب ہوا کہ بیوقت بولتا ہی اور سر ہلاتا ہی اور مرغ بے ہنگام آنکھین جو بیوقت
روتی ہین رونے کا وقت تو گذر گیا تو جانتا ہی کہ نزع کا ایک وقت معین ہی نہین ہر وقت تیری جزو جان کے
واسطے ایک نزع ہی بس اس نزع جان مین ہر وقت اپنے ایمان کو دیکھے رہ اور اُسکے ذکر سے غافل مت ہو
ع شاید ہمین نفس نفس پسین بود + عمر تیری ایسی ہی جیسے زر کی ہمیانی اور یہی رات دن اس ہمیانی کے دینار کے
شمار کرنے گنتے ہین اور یہ بیوقوف اپنے اُس زر کو اُٹھین دے رہا ہی یہان تک کہ ہمیانی خالی ہو گئی اسی سے موت
آ جائیگا مثلاً ایک پہاڑ ہی اُسمین سے تھوڑا تھوڑا الوا اور اُسکو رکھو نہین کھو دو تو کوہ بھی دینے سے عاجز
ہو جائیگا پھر ہمیانی کیا چیز ہی قبس تو جو اپنے نقد عمر کو روز و شب صرف کر رہا ہی ہر دم اسکا عوض رکھتا جا تا وا سجدہ
واقترب سے مدعا حاصل کرے یہی عوض ہی دنیا کے تمامی کامون مین اتنی کوشش مت کر بجز کام دین کے
اسمین جہان تک ہو سکے کوشش کر دنیا کے کامون کا یہ حال کہ انجام تیرا تو یہ کہ تو دنیا سے چل بسیگا
اور کام تیرے ابتر و نا تمام رہ ہی جائینگے اور روٹی تیری جو توشہ راہ آخرت کا ہی وہ بھی کچی رہیگی اور
جو گور والے یہ عمارت بناتے ہین بیہودہ ہی تو نہ سنگ کی عمارت بنا نہ لکڑی کی نہ اسپر مال کثیر صرف کر بلکہ اپنی
گور صفا مین بنا اور خودی سے علحدہ ہو اور وہ جسکو مائی اور منی سزاوار ہی اُسکی منی مین اپنی منی کو دفن کردے
اُسکی خاک ہو جا اور اُسی کے غم مین رہ تو ن تو تیرا دم اُسکے دمون سے مدد پاتا رہے ورنہ جو جاوید ہو جائے
یہ عمارت گور کی تو نشان چند روزہ ہی نہ زندگی ہمیشہ کی یہ گور خالی اور گنبد و کنگرے اہل … کے سامنے
کھرے اور جیا … نہین ہین اور یہ جو مردہ کو کفن قیمتی دیتے ہین مثلاً اُسکو اطلس پوش بنایا اسکا یہ رنگ کہ
کوئی اطلس بھی ہاتھ پوش یعنی جان کا پکڑ سکتا ہی اور دستگیری کر سکتا ہی اُسکو تو اطلس پوش بنایا اور جان
اُسکی عذاب مین ہی اور گروہ غم کے اُسکے دل غمدان مین ڈنک لگا رہے ہین ظاہر تو اسکا پر نقش و نگار
کر دیا اور باطن مین اندیشے زار زار بھرے ہین اب دیکھ اُس دلق پوش کو جسکو پرانی گدڑی مین دراب دیا
کہ اُسکی شکر جیسی باتین ہین اور نبات جیسے اندیشے جنسے منکر نکیر بھی شیرین کام ہین الخلاف شرح
بحر العلوم مین جو یون کہ کہنون لکھا ہی

رجوع بحکایت مسافران و فیل بچگان

قوله گفت ناصح بشنوید این پند من * تا دل و جان تان نگردد ممتحن * با گیاه و برگها قانع شوید * در شکار فیل بچگان کم روید * من برون کردم ز گردن دام نصح * جز سعادت کی بود انجام نصح * من بتبلیغ رسالت آمدم * تا رهانم من شما را از ندم * هین مبادا که طمع رهتان زند * طمع برگ از این جهان تان برکند * این بگفت و خیر بادی کرد و رفت * گشت قحط و جوع شان در راه زفت * ناگهان دیدند سوی جاده * پور فیلی فربهی نوزاده * اندر افتادند چون گرگان مست * پاک خوردند و فرو شستند دست * آن یکی همره نخورد و پند داد * که حدیث آن فقیرش بود یاد * از کبابش مانع آمد آن سخن * بخت نو بخشد ترا عقل کهن * پس بیفتادند و خفتند آن همه * وان گرسنه پاسبان آن رمه * دید پیلی سهمناکی میرسید * اولا آمد سوی حارس دوید * بوی میکرد او دهانش را سه بار * هیچ بوئی زو نیامد ناگوار * چند باری گرد او برگشت و رفت * مر ورا نازرد آن شه پیل زفت * مر لب هر خفته را بوئی کرد * بوی می آمد ورا زان خفته مرد * کز کباب پیلزاده خورده بود * بر درانید و بکشتش پیل زود * در زمان او یک بیک زان گروه * می درانید و نبودش زان شکوه * بر هوا انداخت هر یک از گزاف * تا همی زد بر زمین میشد شکاف * **المعنی** اُسی ناصح نے کہا کہ میری نصیحت مانو تو دل و جان تمہارا امتحان مین نہ پڑجاے اسی برگ و گیاہ جنگل پر قناعت کرو فیل بچون کے شکار کو ہرگز مت جاؤ میری گردن مین جو نصیحت کا جال تھا یعنی میرے ذمہ نصیحت تھی وہ کی اسواسطے کہ نصیحت کا انجام سعادت ہی ہے مین تمکو یہ پیام پہونچانے آیا تھا تو تمکو ندامت سے بچاؤن خبردار ایسا نہو کہ طمع تمہاری راہ مارے اور طمع تمہاری برگ کی تمکو اس جہان ہی سے اکھیڑ دے یہ کہا اور خیرباد کہکے وہ ناصح تو چلدیا اور انکا قحط اور انکی بھوک اس راہ یعنے شکار فیل کے بچون مین کہ اختیار کی تھی خوب موٹی اور مضبوط ہو گئی اسی حال مین اتفاقاً ایک راہ کیطرف ایک فیل کا بچہ فربہ نوزادہ دیکھا سب گرگ مست کے مثل اُسکو لپیٹ گئے اور مار کے بالکل کھا گئے اور ہاتھ دھو کے بیٹھ رہے مگر ایک ہمراہی نے اُسکے نہین کھایا اور اُنکو بھی نصیحت کی کہ اُسکو اُس فقیر کی بات یاد تھی تب وہی بات اُسکو اُسکے کباب کھانے سے مانع ہوئی دوسرا مصرع مقولہ مولانا رح کا ہی کہ جب آدمی کا نصیب تازہ و جوان ہوتا ہی تو وہی پرانی بات عقل کی سوجہاتا ہی اب یہ سب تو کباب کھا کے پڑ رہے سو گئے مگر وہی بھوکا پاسبان اُس گلہ کا جاگتا رہا اُسکو بھوک کے مارے نیند نہین آئی دیکھا کہ ایک فیل نہایت سہمناک آتا ہی اور آکر پہلے اُسی بھوکے پاسبان کیطرف دوڑا اور تین دفعہ اُسنے اُسکا منھ سونگھا کوئی بو ناگوار اُسکو نہ معلوم ہوئی پھر کئی بار اُسکے گرد پھر کے چلا گیا اور اُس شاہ فیل زفت نے اُسکو کچھ نہ ستایا مگر بعد ہر خفتہ کے لب اُسنے سونگھے اُسکے لبون سے اُنکو بو آتی تھی کسواسطے کہ اُنھون نے تو کباب فیل زادہ کے کھائے تھے اُنکو اُسنے فوراً چیر ڈالا

اور مار ڈالا غرض وہ بھرین اُسنے اُس گروہ سے ایک ایک کو پھاڑ چیر ڈالا اور کچھ پروا نہ کی اور ہر ایک کو
ایسا زور سے اوپر پھینکتا تھا کہ زمین پر گرنے سے زمین مین شگاف ہو جاتا تھا قولہ ای خورندہ خون خلق
از رہ بگرد + تا نیارد خون ایشانت نبرد + مال ایشان خون ایشان دان یقین + زانکہ مال از زور آید در یمین + مادر آن
فیل بچہ کین کشد + فیل بچہ خوارہ را کیفر کشد + فیل بچہ میخوری ای پارہ خوار + ہم برآرد خصم فیل از تو دمار + بوی رسوا
کرد مکر اندیش را + پیل داند بوی خصم خویش را + آنکہ یابد بوی رحمٰن از یمن + چون نیابد بوی باطل را ز من + مصطفی
چون برد بو از راہ دور + چون نیابد از دہان ما بخور + ہم بیابد لیک پوشاند ز ما + بوی نیک و بد برآید بر سما + تو ہمی خسپی
و بوی آن حرام + میزند بر آسمان سبز فام + ہمرہ انفاس زشتت میشود + تا بو گیران گردون میرود + بوی کبر و بوی حرص و
بوی آز + در سخن گفتن بیاید چون پیاز + گر خوری سوگند من کی خوردہ ام + از پیاز و سیر تقوی کردہ ام + آن دم
سوگند غمازی کند + بر دماغ ہمنشینان بر زند + پس دعاہا رد شود از بوی آن + آن دل کژ مینماید از زبان + اخسئوا
آمد جواب آن دعا + چوب رد باشد جزای ہر دغا + گر حدیثت کژ بود معنیت راست + آن کژی لفظ مقبول خداست
ور بود معنی کژ و لفظت نکو + آنچنان معنی نیرزد یک تسو + المعنی آپ بمقولات مولانا رح کہتے ہین کہ اے خون کھانے والے
خلق کے اس راہ خونخواری و ظلم سے باز آ تو خون اُنکا تجھپر حملہ نکرے اور اُنکے مال کو بھی اُنکا خون بیقین جانئو
کسواسطے کہ مال بھی بزور ہاتھ آتا ہے اور مال کی جڑ ہاتھ مین ہوتی ہے دیکھو مادر اُس فیل بچہ نے کیسی عداوت اپنی
نکالی اور جنہون نے فیل بچہ کو کھایا تھا کیسا اُسکے بدلہ کو انھین پہونچایا تو بھی فیل بچون کو کھاتا ہے اے ٹکڑے و رشوت
کھانے والے وہ فیل تیرا دشمن ہے ضرور تجھکو ہلاک کریگا خیال تو کر ان مکر اندیشون کو اُنکی بو نے رسوا کیا کہ فیل نے بو
اپنے دشمن کی پہچان کے انھین کو مارا جو اُسکے دشمن تھے اور وہ شخص کہ بوی رحمٰن کی یمن سے معلوم کرے کہ وہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہین جیسا کہ کہا انی لاجد ریح الرحمٰن من الیمن مین پاتا ہون بو رحمٰن کی یمن سے پھر ہم مین جو
بو باطل کی ہو اسکو کیسے نہ معلوم کرے اسکے شعر بعد کا تفسیر ہے کہ مصطفیٰ جب اتنی راہ دور سے بو معلوم کر لین تو ہمارے
منہ کے بخارات کو کیسے نہ معلوم کر لینگے وہ معلوم ضرور کر لینگے لیکن ہمارے عیب چھپانے کی نظر سے نہین کہتے ورنہ بو نیک
خواہ بد آسمان پر پہنچتی ہے تو سوتا ہوتا ہے اور حرام کی بو جو تینے کھایا ہے چرخ سبز فام تک جاتی ہے تیری سانسین بد
جو چلتی ہین اُنکے ساتھ وہ بو بھی ہوتی ہے اور آسمان کے جو بو لینے والے ہین اُن تک جاتی ہے بو کبر کی اور بو حرص کی
اور بو آز کی کیا باتین کرنے مین پیاز کیطرح منہ سے نہین آتی بالفرض اگر تو قسم کھائے کہ مین نے پیاز نہین کھائی
اور لہسن پیاز سے پرہیزگار ہو گیا ہون مگر دم تیرا جسمین بو پیاز کی بھری ہے وہ تو غمازی کریگا تیری قسم کو کیا
تصدیق کریگی وہ بو تو ہمنشینون کے دماغ پر جا کر لگے گی تب تیری دعائین جو تیرا دل کج زبان سے کر رہا ہے رد
ہونگی اُسکی بو سے اُس دعا کے جواب مین قبول کیا معنی اخسئوا آئیگا کسواسطے کہ ہر دغا کا بدلا چوب رد ہی ہے معنے

مذہب مارے کے گھر پر دینا جیسا کہ فرمایا قال اخسئوا فیہا ولا تکلمون کہا بیٹھے رہو اُسمین اور مجھ سے بات نکرو ہان اگر تیری بات کج ہو اور معنی راست تو وہ کجی ظاہری خدا تعالیٰ کو مقبول ہو اور اگر ظاہر لفظ تیرے اچھے ہین اور معنی بد تو ایسے معنے ایک تسو بنخے چار پخو برابر بھی نہیں

اس بات کے بیان مین کہ خطا محبون کی بیگانون کے صواب سے بہتر ہی

قوله آن بلال صدق در بانگ نماز ⁂ حی را هی همی خواند از روی نیاز ⁂ تا بگفتند ای پیمبر نیست راست ⁂ این خطا اکنون که آغاز بناست ⁂ ای نبی و ای رسول کردگار ⁂ یک موذن کو بود افصح بیار ⁂ عیب باشد اول دین و صلاح ⁂ لحن خواندن لفظ حی علی الفلاح ⁂ خشم پیغمبر بجوشید و بگفت ⁂ یک دو رمزی از عنایات نهفت ⁂ کای خسان نزد خدا هی بلال ⁂ بهتر از صد حی حی و قیل و قال ⁂ وا مشورانید تا من رازتان ⁂ وا نگویم آخر و آغازتان ⁂ گر نداری تو دم خوش در دعا ⁂ رو دعا میخواه ز اخوان صفا ⁂ المعنی اسی بات پر کہ معنی اچھے ہون لفظ چاہے کج ہون فرماتے ہین کہ وہ بلال جو ہمہ تن صدق تھے جب بانگ نماز از روے نیاز کے کہتے تھے تو بجاے حی کے ہی کہتے تھے یہانتک کہ پیغمبر سے لوگون نے کہا کہ اے حضرت آغاز بنا اسلام کی ہے یہ بات اچھی نہین کہ آغاز ہی مین خطا ہو گویا پہلی ہی بسم اللہ غلط اے نبی اور اے رسول خدا کے ایسا کوئی موذن جو افصح ہو بلاؤ یہ عیب کی بات ہے کہ ابتدا دین و صلاح کی ہو اور حی علی الفلاح کو لحن پکارے لحن کے معنی خطا در گفتن ہے حضرت کا غصہ اس بات سے جوش مین آیا اور ایک دو رمزین عنایات پوشیدہ سے کہین کہ اے خسو خدا کے سامنے یہ ہی بلال کی تمھارے سیکڑون حی حی قیل وقال سے بہتر ہے قیل وقال سے مراد بفصاحت ظاہر ہو اگر مجھکو جوش مین مت لاؤ تو مین تمھارا بھید اول آخر سے نہ ظاہر کر دون آپ فرماتے ہین اگر تو دم خوش دعا مین نہین رکھتا ہے تو جا اخوان صفا سے ہمیشہ خواہان دعا کا رہ

حکم کرنا خدا تعالیٰ کا موسیٰ علیہ السلام کو کہ ایسے منہ سے مجھکو یاد کر کہ جس منہ سے تو نے گناہ نکیا ہو

قوله بهر آن فرمود با موسی خدا ⁂ وقت حاجت خواستن اندر دعا ⁂ کای کلیم الله ز من میجو پناه ⁂ با دهانی که نکردی تو گناه ⁂ گفت موسی من ندارم آن دهان ⁂ گفت ما را او دهان غیر خوان ⁂ آنچنان کن که دهانها مر ترا ⁂ در شب و در روزها آرد دعا ⁂ از دهان غیر کی کردی گناه ⁂ از دهان غیر برخوان کای اله ⁂ یا دهان خویشتن را پاک کن ⁂ روح خود را چابک و چالاک کن ⁂ ذکر حق پاکست و چون پاکی رسید ⁂ رخت بر بندد برون آید پلید ⁂ میگریزد ضدها از ضدها ⁂ شب گریزد چون برافروزد ضیا ⁂ چون در آید نام پاک اندر دهان ⁂ نی پلیدی ماند و نی آن دهان ⁂ المعنی یہ حکایت مطابق اُس قول کے ہے جو فرمایا کہ اگر تو دعا مین دم خوش نہین رکھتا تو اخوان صفا سے طالب دعا کا ہو جیسا کہ خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے فرمایا کہ جس وقت تو اپنی حاجت مجھسے دعا مین چاہے تو ای کلیم اللہ

اُس منھ کے ساتھ مجھ سے پناہ ڈھونڈھ وہ جس منھ سے تونے گناہ نہ کیا ہو حضرت موسیٰ نے کہا کہ الٰہی میرا ایسا دہن کہان ہو فرمایا مجھکو غیر کے دہن سے یاد کر یعنے ایسا کر کہ غیرون سے دعا اپنے حق مین کرا کہ اُنکے دہن راتون مین اور دنون مین تیرے واسطے دعا کیا کرین اسلیے کہ غیرون کے دہن سے تونے گناہ نہین کیا ہو اُنکے دہن سے کہ ملاوہ کہین کہ اسواکہ یا تو اپنے دہن کو آپ پاک کرا ور اپنی روح کو چست و چالاک بنا اب فرماتے ہین ذکر حق کا فی نفسہ پاک ہو اور جب پاک دہن مین پہونچا تو پاکی بر پاکی حاصل ہوئی پھر پلیدی کیسے ٹھہر سکتی ہو فوراً اپنا بستر اُٹھا کے باہر نکل جائیگی ظاہر ہو کہ ضد ضد سے بھاگتی ہو دیکھو تو دن کی روشنی جب روشن ہوتی ہو رات بھاگ جاتی ہو بس ایسے ہی جسوقت کہ نام پاک اُسکا دہن مین آئیگا نہ پلیدی رہیگی نہ کوئی شک و شبہہ

اس بیان مین کہ حاجتمند کا اللہ کہنا عین لبیک کہنا حق کا ہو

قولہ آن یکی اللہ میگفتے شبے ✦ تا کہ شیرین گردد او ذکرش لبے ✦ گفت شیطانش خموش ای سخت روی ✦ چند گوئی آخر ای بسیار گوی ✦ این ہمہ اللہ گفتی ای عتو ✦ خود یکی اللہ را لبیک کو ✦ می نیاید یک جواب از پیش تخت ✦ چند اللہ میزنی با روی سخت ✦ او شکستہ دل شد و بنہاد سر ✦ دید در خواب او خضر را در خضر ✦ گفت ہین از ذکر چون واماندہ ✦ چون پشیمانی ازان کش خواندہ ✦ گفت لبیکم نمی آید جواب ✦ زان ہمی ترسم کہ کردم رو باب ✦ گفت خضرش کہ خدا گفت این بمن ✦ کہ برو با او بگو ای ممتحن ✦ گفت آن اللہ تو لبیک ماست ✦ این نیاز و سوز و دردت پیک ماست ✦ ذکر تا در کار من آوردہ ام ✦ ذکہ من مشغول ذکرت کردہ ام ✦ حیلہا و چارہ جوئیہای تو ✦ جذب ما بود و کشاد آن پای تو ✦ ترس و عشق تو کمند لطف ماست ✦ زیر ہر یارب تو لبیکہاست ✦ جان جاہل زین دعا جز دور نیست ✦ زانکہ یارب گفتنش دستور نیست ✦ بر دہان و بر لبش قفل ست و بند ✦ تا ننالد بر خدا وقت گزند ✦ لغت عتو بفتح اول تکبر و سرکش لبیک حاضر ہون تیری خدمت مین حاضر ہونا خضر بالکسر بفتح اول و کسر ثانی نام پیغمبر بفتحتین تازگی و سبزی ایک شخص اللہ اللہ رات مین کہا کرتا تھا تا اُسکے ذکر سے شیرین لب ہوئے ایک رات شیطان نے کہا کہ چپ ای سخت رو بسیار گو کب تک بکیگا آخر کچھ فائدہ بھی ہو ای سرکش اسقدر اللہ اللہ کہتا ہو کسی ایک اللہ کے جواب مین بھی لبیک سنا تجھکو تو ایک جواب بھی پیش تخت سے نہین آتا پھر تو ایسی سخت روئی کے ساتھ اللہ اللہ کیون کیے جاتا ہو اُس بیچارہ کا اس کہنے سے دل ٹوٹ گیا اور سر کھلے لیٹ رہا خواب مین اُسنے حضرت خضر کو سبزہ زار مین دیکھا کہا خبردار ہو تو ذکر حق سے کیون تھکا ہا جسکو یاد کیا کرتا تھا اُس سے کیون پشیمان ہوا کہا مجھکو اُسکی طرف سے جواب لبیک کا نہین آتا ہی یہین ڈرتا ہون کہ کہین مردود درگاہ نہون خضر نے کہا کہ خدا تعالیٰ نے مجھسے فرمایا ہو کہ ای ممتحن تو جا اور

اس سے کہ وہ جو تو اللہ کہتا ہی وہی لبیک ہماری ہی اور یہ تیرا نیاز و سوز و درد سب ہمارے قاصد ہین جو تیرے
پاس پہونچتے ہین کیا اس کام مین ہم نے تجھکو نہین لائے ہین کیا ہمنے تجھکو اپنے ذکر مین مشغول نہین کیا ہی
تو اسکو ہماری طرف سے نہین جانتا تو جو یہ حیلے اور چارہ جوئیان کرتا ہی سب ہمارے جذب و کشش سے
ہین اُسی جذب نے تیرا قدم آگے بڑھا دیا ہی یہ تیرا خوف و شوق بھی کمند ہمارے لطف کی ہی اور تیرے
ہر یارب کے تحت مین ہماری لبیک ہی دیکھو کہ جاہل کی جان کو اس دعا سے سوائے دوری کے کچھ حاصل
نہین ہی اسلیے کہ یارب کہنا اُسکا دستور ہی نہین ہمنے اُسکے دہان و لب پر قفل لگا دیا ہی تا رنج و گزند کیوقت
ہمارے سامنے گریہ و زاری نکر سکے **قولہ**؛ داد مر فرعون را صد ملک و مال + تا بکرد او دعوی عز و جلال + در همه
عمرش ندید او درد سر + تا ننالد سوی حق آن بدگهر + داد او را جمله ملک این جهان + حق ندادش درد و رنج
و آن دهان + زانکه درد و رنج یار آن دهان + شد نصیب دوستانش در جهان + درد آمد بهتر از ملک جهان + تا بخوانی
تو خدا را در نهان + خواندن بیدرد از افسردگیست + خواندن با درد از دل بردگیست + آن کشیدن زیر لب آواز را
یاد کردن مبدء و آغاز را + آن شده آواز صافی و حزین + ای خدا ای مستغاث و ای معین + نالهٔ سگ در رهش بیجذبه
نیست + زانکه هر راغب اسیر رهزنیست + چون سگ کهفی که از مردار رست + بر سر خوان شهنشاهان نشست +
تا قیامت میخورد او پیش غار + معارفانه آب رحمت بی تغار + ای بسا سگ پوست کو را نام نیست + لیک اندر پرده
بی انجام نیست + جان بده از بهر انجام ای پسر + بی جهاد و صبر کی باشد ظفر + صبر کردن بهر این نبود حرج +
صبر کن کالصبر مفتاح الفرج + زین کمین بی صبر و حزمی کس نجست + حزم را خود صبر آمد پا و دست + **المعنی** دیکھو فرعون کو
اللہ تعالی نے سیکڑون قسم کا ملک و مال دیا یہان تک کہ اُسنے دعوی خدائی اور عز و جلال کا کیا لیکن
تمام عمر کبھی اسکا سر بھی نہ دُکھا تا وہ بد اصل خدا کے سامنے نالہ و زاری نہ کر سکے سارا ملک اس جہان کا
حق تعالی نے اُسکو دیا لیکن درد و رنج اور وہ دہن نہ دیا کہ جس سے نالہ با درد کرتا اس سبب سے کہ وہ درد و رنج جو
یار اس دہن کا ہی کہ درگاہ حق مین نالہ و زاری کرے اس جہان مین حصہ اُسکے دوستون کا ہی بس ملک
جہان سے وہ درد اچھا جسمین تو خدا کو پوشیدہ یاد کرے بیدرد کا یاد کرنا افسردگی سے ہوتا ہی اور با درد کا
یاد کرنا عشق و دل بردگی سے وہ آہستہ آہستہ آواز کرنا اور اپنے مبدء اور آغاز کو یاد کرنا وہ ایک
آواز صافی و حزین ہی جو کہتا ہی ای خدا فریادرس اور ای مددگار میرے الغرض نالہ کسیکا بے جذب حق نہین
ہوتا یہان تک کہ کتا جو اُسکی راہ مین نالہ کرتا ہی وہ بھی بدون اُسکے جذب کے نہین ہوتا کسواسطے کہ ہر شی اپنی
رغبت کی گرفتار ہی اور وہ رغبت ہی مانع نالہ کی تو جب تک اُسکا جذب نہوگا رغبت مانع اُس نالہ
کی ہوگی اور جب جاذب اُسکا ہوگا تو وہ جذب اُس رغبت کو برطرف کر دیگا جیسے سگ کہف کہ ایک

اس مردار سے جو رغبت ہی چھوٹ گیا تو خوان شاہنشاہون پر بیٹھانے اُن اصحاب کہف کے ساتھ شمار
کیا گیا کہ مثل اُنکے توشہ اصحاب کہف مین اُسکا بھی حصہ ہوتا ہے یہ سب اشعار مشعر اس منع وخل کے بھی ہین
کہ دفتر اول مین دعا کرنا فرعون کا مذکور فرمایا ہی لیکن اب جو یہ قیدین جذبات اور افسردگی اور بیدردی وغیرہ
کی لگائی ہین انسے سب تناقض رفع ہوتے ہین کہ وہ دعا اُسکی ورود جذب سے معرا تھی ورنہ کیون دل
اُسکا نرم ہوکے اپنی سرکشی سے باز نہ آیا انتہی اور وہ سگ کہفی غار نوان کے مثل سامنے اپنے غار کے
آب رحمت حق کا بے تغار لگن کے تیار رہیگا آب فرماتے ہین اے مخاطب بہتا ایسے سگ پوست ہین اے
خراب حال جو بظاہر بے نام و نمود ہین لیکن در پردہ بے جام عشق کے نہین ہین تو بھی اے میر اس جام
کیواسطے اپنی جان دیدے جہاد کر صابر ہو تا محنت وصبر سے تو بھی ظفریاب ہوئے صبر کرنا اس خیال سے
کہ صبر کنجی کشودگی ہی کچھ حرج کی بات نہین اسلیے کہ یہ دنیا کمینگاہ شیطان کی ہے اس سے بہیچ کے نکل گیا
جسنے صبر وحزم کیا بلکہ صبر خود حزم کے ہاتھ پاؤن ہین جیسا کہ فرمایا والذین جاہدوا فینا لنہدینہم سبلنا جن لوگون
نے جہاد کیا ہماری راہ مین اور کوشش کی ہدایت کرینگے ہم انکو اپنی راہون کی قولہ حزم کن از خورد کمین
زہرین گیاست حزم کردن زور نور انبیاست کاہ باشد کو بہر بادی جہد کوہ کو مر باد را وزنے نہد
ہر طرف غولے ہمیخواند ترا کای برادر راہ خواہی ہین بیا رہنمایم ہمرہت باشم رفیق من قلاوزم درین راہ
دقیق نے قلاوزاست نے رہ داندا و یوسفا کم رو سوی این گرگ خو حزم آن باشد کہ نفریبد ترا چرب نوش
وانہای این سرا کہ بیخبر نی وارونی نوش او سحر خواند میدمد در گوش تو کہ بیا مہمان ما ای روشنی خانہ آن تست
و تو آن منی حزم آن باشد کہ گوئی تخمہ ام یا سقیم وخستہ این دخمہ ام یا سرم دردست درد سر ببر یا مرا خواندست
آن خالو پسر زانکہ یک نوشت دہد بانیشہا کہ بکارد در تو نیشش ریشہا زرا گر پنجاہ یا شصتت دہد ماہیا او گو
در شستت نہد گر دہد خود کی دہد آن پر حیل جوز پوسیدہ ست گفتار شر و خل زغزغ آن عقل و مغزت را برد
صد ہزاران عقل را یک نشمرد یار تو خرجین تست و کیسہ ات گر تو رامینی مجو جز ویسہ ات ویسہ معشوق تو ہم ذات
تست وین برونیہا ہمہ آفات تست حزم آن باشد کہ چون دعوت کنند تو نگوئی مست و خواہان منند
دعوت ایشان صفیر مرغ دان کہ کند صیاد در مکمن نہان مرغ مردہ پیش بنہادہ کہ این میکند آواز و فریاد
زانین مرغ پندارد کہ جنس او ستاد جمع آید بر درد شان پوست او جز مگر مرغی کہ حزمش داد حق تا نگردد
گیج از ان دانہ ملق ہست بیحزمی پشیمانی یقین حزم را بگذار و محکم کن تو دین زانکہ بیحزمی شقاوت بردہ ہا
دین رود از دست و درد سر دہد بشنو این افسانہ را وشرح این تا شلوی حازم برای حفظ دین المعنی تخمہ
بالضم بدہضمی طعام دخمہ گورستان زغزغ آواز وانتوان کی بخت چیز جاتے یا ابھارے یا غصہ کے نکلے آمین

تمام عاشق کہ ویسا اسکی معشوق تھی آئین بفتح نا گیح بکاف فارسی پریشانی و پراگندہ منغزدی بلق بفتحتین جالہ سی
و مکاری اور آواز جو کوئی سنگریزہ اور کلوخ پانی مین ڈالنے سے پانی سے نکلے فرماتے ہین اول حزم آپنی
خورش سے کرکہ یہ بڑی زہریلی گیاہ ہے اس سے حزم کرنا یہ زور لو زادلیا سے ہے آسلیے کہ گھاس کا تنکا ہوا
سے اِدھر اُدھر کو اُچھلتا ہے لیکن کوہ کے سامنے ہوا کا کیا وزن ہے مطلب یہ کہ خورش اچھی دنیا والون کو
لوٹ پوٹ کرتی رہتی ہے اولیا کہ وہ پہاڑ ہین اُنکے سامنے اس ہوا کا کیا وقار و وزن ہے اور ہوشیار ہو کہ
ہر طرف سے غول تجھکو پکار رہے ہین کہ اے بھائی اگر راہ چاہتا ہے تو خبردار ہو ادھر کو آ مین تیرا رہنما و رفیق
ہونگا اور تیرا پیشرو اسواسطے کہ یہ راہ بڑی باریک ہے حالانکہ نہ وہ پیشرو ہے نہ راہ جانتا ہے اے یوسف تو ہرگز ادھر
مت جا وہ گرگ خو ہے یہ اشعار بیان پیران ریاکار مین ہین غول سے یہانتک اور حزم یہ ہے کہ چرب شیرین دانے
اس سرا کے تجھکو اپنے مزہ مین نہ فریفتہ کرلین کہ انمین نہ چربی ہے نہ نوش ہے جادو پڑھ پڑھ کے تیرے کانمین
پھونکتے ہین اور تجھکو اپنے بس مین کرتے ہین کہ اے روشنی آ ہمارا مہمان بن گھر تیرا ہے اور تو ہماری ملک سے ہے اے
غلام جیسا کہ آدمی چرب و شیرین لقمون کا غلام ہے تیری ہوشیاری یہ ہے کہ تو کہدے مجھکو تخمہ ہے بدہضمی ہو رہی ہے یا بیمار
ہون یا زخمی اس گورستان کا ہون کھا نہین سکتا اور چرب و شیرینی خود نہین مولا تخمہ ہین یا کہدے کہ میرے سر مین
درد ہے اسکو کہہ دو تو تمھارا مہمان بنون یا میری پیرے خالو کے لڑکے نے دعوت کی ہے خالو مین یا واو زائدہ
تحسین کلام کی ہے اور خال معنی ماموں یا خالو شوہر خالہ کا اس سبب سے کہ اگر ایک نوش تجھکو دینگے تو سیکڑون
نیش اسمین سمجھ لے کہ وہ نیش تجھ مین ریش ہی ریش بو دینگے اور اگر تجھکو پاس یا ساٹھ روپیے ماہوار
دے تو ایسا ہی جان لے کہ یہ گوشت مچھلی کے کانٹے مین رکھا ہوا ہے ضرور تو اسمین پھنس رہیگا اگر دے بھی
ورنہ وہ پُرحیل خود کب دیگا یہ بات اُسکی ایسی ہے جیسے جوز گھنا سڑا اور کھونٹے ایسی ترغرغ کریگا کہ تیری عقل و مغز
دونون کو کھو دیگا لاکھون عقلین تو اُسکو بتائے وہ ایک بھی نہین گنیگا تیری یار تیری خرجین ہے اور تیرا
کیسہ جسمین اعمال صالحہ بھرے ہوں بس اگر تو امین ہے اے عاشق تو سوا اے ویسہ یعنے معشوق کے کسیکا
طالب مت ہو اور وہ ویسہ معشوق تیری ہی ذات ہے اس سے خارج جو ہین جملہ تیرے لیے آفات ہین اور
ہوشیاری یہ ہے کہ جب تجھکو اپنی طرف بلائین تو یہ مت جان کہ یہ لوگ میرے شوقمند و خواہان ہین انکا
بلانا ایسا ہے جیسے صفیر مرغ کی کہ صیاد گھات مین چھپکے کرتا ہے اور ایک مرغ مردہ سامنے رکھ دیتا ہے کہ مرغ جانین
کہ یہ آواز و فریاد و نالہ اسیکا ہے بس وہ اپنا ہمجنس جان کے اور اُسکی آواز سمجھ کے اُسکے پاس آجاتے ہین پھر ہی
صیاد اُنکا پوست پھاڑتا ہے ہان مگر وہ مرغ کہ جسکو حق نے حزم بخشا ہے ہرگز دانہ کیواسطے پراگندہ منغز و بلق
نہین ہوتا یعنے دوست تو خوب بہ یقین جان لے کہ بیخبری بڑی پشیمانی کی بات ہے بلکہ خود پشیمانی تو خرم کو

مت چھوڑ اور اپنے دین کو محکم کر اس سبب سے کہ بیخبری پھل شقاوت کا دیتی ہے کہ دین ہاتھ سے جاتا ہے اور درد سر حاصل ہوتا ہے آب مین ایک افسانہ تجھسے کہتا ہون اُسکو اور اُسکی شرح کو سُن تا تو حفظ دین کا حازم ہو جاتے

فریفتہ کرنا ایک روستائی کا ایک شہری کو اور بڑی خوشامد و منت سے دعوت کرنا

قولہ ای برادر بود اندر ما مضی ٭ شہری با روستائی آشنا ٭ روستائی چون سوی شہر آمدی ٭ خرگہ اندر کوی آن شہری زدی ٭ دو مہ و سہ ماہ مہمانش بدی ٭ بر دکان او و بر خوانش بدی ٭ ہر حوائج را کہ بودیش آن زمان ٭ راست کردی مرد شہری رایگان ٭ رو بشہری کرد و گفت ای خواجہ تو ٭ ہیچ می نائی سوی دہ فرجہ جو ٭ اللہ اللہ جملہ فرزندان بیار ٭ کین زمان گلشن است و نوبہار ٭ یا بتابستان بیا وقت ثمر ٭ تا ببندم خدمتت را من کمر ٭ خیل و فرزندان و قومت را بیار ٭ در دہ ما باش خوش ماہی سہ چار ٭ کہ بہاران خطۂ دہ خوش بود ٭ کشت زار و لالہ دلکش بود ٭ وعدہ دادی شہری او را دفع حال ٭ تا بیامد بعد وعدہ ہشت سال ٭ او بہر سالی ہمی گفتی کہ کی ٭ عزم خواہی کرد کآمد ماہ دی ٭ او بہانہ ساختی کامسال مان ٭ از فلان خطہ بیامد میہمان ٭ سال دیگر گر توانم وارہید ٭ از مہمات آن طرف خواہم دوید ٭ گفت ہستند آن عیالم منتظر ٭ بہر فرزندان تو ای اہل بر ٭ باز ہر سالی چو لکلک آمدی ٭ تا مقیم قبۂ شہری شدی ٭ خواجہ ہر سالی ز زر و مال خویش ٭ خرج او کردی کشودی بال خویش ٭ آخرین کرت سہ ماہ آن پہلوان ٭ خوان نہادش بامدادان و شبان ٭ از خجالت باز گفت او خواجہ را ٭ چند وعدہ چند بفریبی مرا ٭ **المعنی** ما مضی زمانہ گذشتہ خرگہ خیمہ کلان فرجہ بالضم کشادگی و دی ہندی ماہ ماگھ بر یا لکلک نام طائر قبہ بنا گرد آمدہ مثل گنبد یہ حکایت بھی تاکید حزم مین لکھی ہی فرماتے ہین کہ ای برادر زمانہ گذشتہ مین ایک شہر والا کسی گانؤن والے کا آشنا تھا گانؤن والا جب شہر مین آتا تھا تو اُسی شہر والے کے یہان ٹھہرتا تھا دو دو تین تین مہینے اُسکا مہمان ہوتا دکان پر بھی اور خوان پر بھی جو حاجتین اُسکی ہوتی تھین شہری سب مفت ٹھیک کر دیتا تھا روستائی نے ایکدن شہری کیطرف متوجہ ہو کے کہا کہ تو کبھی سیر و تفریح کو گانؤن کیطرف نہین آتا اللہ اللہ کیا اچھا ہو کہ تو بھی آئے اور اپنے فرزندون کو لائے کہ یہ وقت گلشن اور نوبہار کا ہے یا گرمی مین آ کہ وہ وقت میوہ کا ہوتا ہے تا مین تیری خدمت کرون تو اپنے خیل اور قوم اور بچون سب کو لا اور تین چار مہینے ہمارے گانؤن مین خوش باش ہو بہار کے دنون مین گانؤن کا خطہ خوش ہوتا ہے ہر طرف کھیتون سے سبزہ زار ہوتا ہے اور لالہ دلکش وہ شہری ٹالنے کے وعدے کرتا تھا یہان تک کہ دوری وعدہ کو آٹھ برس گذر گئے روستائی یہی کہتا رہتا کہ کب ارادہ کریگا موسم جاڑے کا آیا جاتا ہے شہری بہانہ کرتا تھا کہ امسال تو ہمارے یہان فلان خطہ سے ایک مہمان آگیا تھا آیندہ سال مین اگر مجھکو اپنے کامون سے فرصت ملگئی تو آؤنگا کہا ای اہل نیکی میرے اہل عیال تیرے بال بچون کے منتظر ہین غرض ہر سال یہ روستائی مثل لکلک کے آتا تھا اور اُسکے مکان مین ٹھہرتا تھا

ملک سے تشبیہ اس سبب سے ہی کہ اکثر پرند ایک ملک کے دوسرے ملک کو چرا کیواسطے جاتے ہین جیسے
اس ملک مین کلنگ اور کویل وغیرہ آجاتے ہین یہ خواجہ ہر سال اپنے زر و مال سے دل کھول کے
اُسکا خرچ کرتا تھا آخر دفعہ مین تین مہینے اُس پہلوان نے صبح شام اسکے سامنے خوان لگایا اور یہ وہان رہا
پھر اُسنے شرمندہ ہوکے خواجہ سے کہا کہ تو آتا نہین ہی کب تک وعدے کریگا اور کہان تک مجھکو دھوکے دیگا

قولہ گفت خواجہ جسم و جانم وصل جوست + لیک ہر تحویل اندر حکم ہوست + آدمی چون کشتی است و بادبان +
تا کی آرد باد را آن بادران + باز سوگند آن بدادش کای کریم + گیر فرزندان بیا بنگر نعیم + دست او بگرفت سہ کرت بعہد +
کاللہ اللہ زو بیا بنمای جہد + بعد دہ سالے بہر سالے چنین + لابہ ہا و وعدہ ہای شکرین + کودکان خواجہ
گفتند ای پدر + ماہ و ابر و سایہ ہم دارد سفر + حقہا بر وی تو ثابت کردہ + رنجہا در کار او بس بردہ + او ہمیخواہد کہ بعضی
حق آن + واگزارد چون شوی تو میہمان + بس وصیت کرد ما را او نہان + کہ کشیدش سوی دہ لابہ کنان +
گفت حق ست این ولی ای سیبویہ + اتق من شر من احسنت الیہ + دوستی تخم دم آخر بود + ترسم از وحشت کہ آن فاسد
شود + صحبتی باشد چو شمشیر قطوع + ہمچو دی در بوستان و در زروع + صحبتی باشد چو فصل نوبہار + زو عمارتہا و دخل بیشمار
حزم آن باشد کہ ظن بد بری + تا گریزی و شوی از بد بری + حزم سوء الظن فرمود آن رسول + ہر قدم را دام میدان
ای فضول + روی صحرا ہست ہموار و فراخ + ہر طرف دامیست کم رو اوستاخ + آن بز کوہی دود کہ دام کو +
چون بتازد دامش افتد در گلو + آنکہ میگفتی کہ کو اینک ببین + دشت میدیدی نمیدیدی کمین + بی کمین و دام و صیاد
ای عیار + دنبہ کی باشد میان کشتزار + آنکہ گستاخ آمدند اندر زمین + استخوانہا و کلہ ہاشان ببین + چون
بگورستان روی ای مرتضی + استخوانشان را بپرس از ما مضی + تا بظاہر بینی آن مستان کور + چون فرو رفتند در
چاہ غرور + چشم اگر داری تو کورانہ میا + ور نداری چشم دست آور عصا + آن عصای حزم و استدلال را +
چون نداری دید میکن پیشوا + ور عصای حزم و استدلال نیست + بی عصاکش بر سر ہر رہ مایست + گام زان سان نہ کہ نابینا نہد
تا کہ پا از سگ و از چہ وارہد + لرز لرزان و بہ ترس و احتیاط + می نہد پا تا نیفتد در خباط + ای ز دودے جستہ در
نارے شدہ + لقمہ جستہ لقمہ مارے شدہ + یعنی تحویل ایک برج سے دوسرے برج مین جانا آفتاب و ماہ اور
اور ستیارون کا ہونا م ذاتی خدا یتعالی کا ہے اوستاخ یعنی گستاخ خباط بالضم دیوانگی فرماتے ہین کہ پھر اس
خواجہ نے کہا کہ میرا تو جسم و جان دونون وصل کی جستجو مین ہین لیکن ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا یہ تو اللہ ہی
کے اختیار مین ہے آدمی ایسا ہی جیسے کشتی اور بادبان مگر ہوا چلانے والا جب ہوا چلائے تو کشتی چلے پھر
روستائی نے بہت قسمین دے کر کہا اے کریم فرزندون کو ساتھ لے اور آ اور نعمتین وہان کی دیکھ اور تین دفعہ
ہاتھ اسکا پکڑ کے عہد لیا اور کہا کہ اللہ اللہ جلد ہی آ اور آنے مین کوشش کر بعد دس برس کے کہ یہ دس برس

اسکی طرف سے لاتے ہین اور خواجہ کیطرف سے جو چند دن شہر مین گذرے خواجہ کے لڑکون نے کہا
کہ ای پدر چاند اور ابر اور سایہ کو بھی سفر ہی تو نے اپنے حق اسپر خوب ثابت کیے ہین اور اسکے کام مین بہت
رنج اٹھائے ہین وہ بھی چاہتا ہی کہ تجھکو اپنا مہمان کرون اور تیرے بعضے حق سے ادا ہوؤن اسی سبب ہمسے
وصیت پوشیدہ کر گیا ہی کہ تم خوشامد کر کے جیسے بنے ویسے میرے یہان اسکو کھینچ لاؤ خواجہ نے کہا یہ تو حق ہی
لیکن ای سیبویہ جو مراد ہوشیار و عاقل سے ہی یہ بھی قول ہی جو کہا ہی کہ ڈرو اس شخص سے جسکے ساتھ تمنے احسان کیا ہی
سیبویہ لقب ایک نحوی کا ہی کہ رخسار اسکے مثل سیب کے تھے اور نام اسکا عمر بن عثمان دوستی ایسی ہونا چاہیے
کہ تخم دم آخر کی ہو یعنے مرتے دم تک رہے مین ڈرتا ہون کہ کوئی وحشت باعث گریہ ہو اور یہ تخم خراب ہو جائے
بعض صحبت تو ایسی ہوتی ہی جیسے شمشیر برندہ بلکہ قطوع کہ صیغہ مبالغہ کا ہی ای بسیار قطع کنندہ جیسے دی کا مہینہ
باغ و زراعت کے حق مین اور بعض صحبت ایسی ہوتی ہی جیسے فصل نو بہار جس سے آبادیان ہوتی ہین اور
بیشمار آمدنیان مگر حزم اسکا نام ہی کہ گمان بدہی کرے تو بچے اور بدی سے محفوظ رہے حزم کو سوء الظن
رسول مقبول نے فرمایا ہی چنانچہ حدیث ہی الحزم سوء الظن ہوشیاری بدگمانی ہی بس ہر قدم کو دام ہی جانے
رہے روندے صحرا اگرچہ بظاہر ہموار و فراخ ہی لیکن تو ہر طرف گستاخ بے کھٹکے مت جا اسلیے کہ ہر طرف دام ہین
تجھکو نہین سوجھتے بز کوہی کو دیکھ کیسا صحرا مین دوڑتا ہی کہ دام نہین ہی اور جب دام گلے مین پڑ کے پھنس
جاتا ہی تو وہ دام ہی کہتا ہی کہ تو جو کہتا تھا دام کہان ہی دیکھ لے یہ ہی جنگل تو تو نے صاف دیکھ لیا اور کمین کو نہ دیکھا
بے کمین اور دام صیاد کے ای مرد کھرے دنبہ کھیتون مین کب ہوتا ہی اسے شکار کے لیے اسکو کھیتون مین
چھوڑتے ہین بس وہ لوگ جو گستاخ ہو کے زمین پر آئے ہین انکا انعام ہی کہ استخوان اور کلون بکھرے ہین انکو
دیکھین جب تو ای برگزیدہ گورستان مین جائے تو انکی ہڈیون سے زمانۂ گذشتہ کا حال پوچھ کہ کیا گذرا
ندان مستان گور سے تو ظاہر دیکھے کہ کیسے چاہ غرور مین ڈوبے ہین مستان گور اس سبب سے کہ دنیا کا انجام
گور ہی اور یہان آ کے کیسے مست ہو جاتے ہین تجھکو اگر خدا نے آنکھ دی تو اندھون کیطرح یہان مت آ اور
آنکھین نہین دین تو کوئی عصا ہاتھ مین لا اور حاصل کر اور وہ عصا حزم اور استدلال ہی اگر آنکھ نہین ہی
تو اسکو پیشوا بنا اور جو حزم و استدلال کا عصا بھی نہین ہی تو بے کسی عصا کش کے کسی راہ مین مت کھڑا رہ
اور قدم ایسا سوچ سمجھ کے رکھ جیسے اندھے رکھتے ہین تو پانوُن سنگ و چاہ سے بچا رہے دیکھ تو کیسا
لرزلرز کے اور ڈر کے احتیاط سے پانوُن رکھتا ہی تو کسی دیوانگی مین نہ پڑ جاوُن ای شخص بعضے
ایسے ہین کہ دھوئین سے تو بھاگے اور آگ مین گرے لقمہ کی تلاش مین نکلے اور لقمہ مار کا ہو گیا لقمہ

اسی سکے حکایت آیندہ ہے

قصہ اہل سبا کا اور کفران نعمت انکا اور شومی کفران کی اور فضیلت شکر و وفا کی

قولہ تو نخواندی قصۂ اہل سبا + یا بخواندی و ندیدی جز صدا + از صدا آن کوہ خود آگاہ نیست + سوی معنی
ہوش کہ را راہ نیست + او ہمی بانگی کند بیگوش ہوش + چون خمش گردی تو او ہم شد خموش + داد حق اہل سبا
را بس فراغ + صد ہزاران قصر و ایوانہا و باغ + شکر آن نگزاردند آن بدرگان + در وفا کمتر فتادند از سگان
مر سگی را لقمۂ نانی ز در + چون رسد بر در ہمی بندد کمر + پاسبان و حارس در میشود + گرچہ بروی جور و سختی میرود
ہم بران در باشدش باش و قرار + کفر داند کرد غیرے اختیار + ور سگے آید غریبی روز و شب + آن سگانش
میکنند آندم ادب + کہ برو آنجا کہ اول منزلست + حق آن نعمت گروگان دلست + میگزندش کہ برو بر جای
خویش + حق آن نعمت فرو مگذار بیش + از در دل و اہل دل آب حیات + چند نوشیدی و وا شد چشمہات + بس غذای
وجد و شکر بیخودی + از در اہل دلان بر جان زدی + باز این در را رہا کردی ز حرص + گرد ہر دکان ہمی گردی
ز حرص + بر در آن منعمان چرب دیگ + میدوی بہر ثریدی مردہ ریگ + چربش آنجا دان کہ جان فربہ شود +
کار ہر نومید آنجا بہ شود + المعنی سبا نام شہر بلقیس کہ حضرت سلیمان کی زوجہ تھیں ثرید وہ طعام کہ روٹی توڑ کے
شوربا مین ترکرین مردہ ریگ ناچیز و فرومایہ تونے قصہ اہل سبا کا نہین پڑھا یا پڑھا تو اُسکو صدائے کوہ کے
سوا نہین جانا جس صدا سے کوہ خود آگاہ نہین ہے اور گوش کوہ کو معنی کیطرف راہ نہین کوہ کبھی بے گوش
ہوش کے ایسی ہی آواز کرتا ہے جیسی تو کرتا ہے نہ معنی سے تو واقف نہ کوہ اسی سبب سے جب تو خموش ہوتا ہے
وہ بھی خموش ہو جاتا ہے اب اہل سبا کا حال بیان کرتے ہین کہ اللہ تعالی نے اہل سبا کو بہت بڑے فراغ
دیے تھے کہ لاکھون محل اور ایوان اور اُنکے باغ تھے لیکن اُن بدرگون نے شکر اُسکا نہ ادا کیا اور وفا مین
کُتّون سے بھی کم ٹھہرے کما قال اللہ تعالی لقد کان لسبا فی مسکنہم آیۃ جنتان عن یمین و شمال کلوا من رزق
ربکم واشکروا لہ بلدۃ طیبۃ ورب غفور فاعرضوا فارسلنا علیہم سیل العرم وبدلناہم بجنتیہم جنتین ذواتی اکل خمط واثل
وشیء من سدر قلیل ذلک جزیناہم بما کفروا وہل نجازی الا الکفور بیشک قوم سبا کو تھی اُنکی بستی مین نشانی دو باغ
داہنے اور بائین کھاؤ روزی اپنے رب کی اور اُسکا شکر کرو شہر ہے پاکیزہ اور رب بخشنے والا پھر دھیان
مین نہ لائے تو چھوڑ دیا ہمنے اُنپر نالہ زور کا اور دیے اُنکو دونون باغون کے بدلے اور باغ جنمین کچھ
ایک میوہ کسیلا اور جھاؤ اور کچھ جھربیری سے تھے یہ بدلا دیا ہمنے اُنکو ناشکری کا اور نہین بدلا دیتے ہین ہم
مگر ناشکرون کو اور یہ کتون سے کمتر اس وجہ سے کہ کتّے کو لقمہ کسی دروازہ سے ملتا ہے تو اسی دروازہ پر کمر
باندھ کے بیٹھ رہتا ہے اُس دروازہ کا پاسبان و نگہبان بنتا ہے چاہے کیسی ہی ظلم و سختی اُسپر ہو بس اُسی
دروازہ پر اُسکا قیام و قرار ہوتا ہے اور غیر کو اختیار کرنا کفر جانتا ہے اور جو کوئی کتا نیا دن رات مین آجائے

تو اسوقت مین وہ کتے اُسکو ادب سکھاتے ہین کہ وہین جا جہان تیرا پہلا ٹھکانا ہے حق اُس ہی نعمت کا گرو ہو
کہ وہ تیرے دل کی ملک ہے اور اُسکو کاٹتے ہین کہ اپنی جگہ جا وہان کی نعمت کا حق اپنے سامنے سے مت چھوڑ
پیش نظر رکھو آپ فرماتے ہین کہ تونے کبھی دروازۂ دل اہل دل سے کتنا ہی آبحیات پیا ہے اور اپنی آنکھین
کھولی ہین کیا تونے غذا مستی اور نشہ بیخودی کی اُنسے نہین پائی اور اُنکے دروازہ سے پاکی اپنی جان مین
نہین ڈالی باوجود اسکے پھر بھی تونے حرص سے اُنکے دروازہ کو چھوڑ دیا اور مارے حرص کے ہر دکان کے
گرد پھرتا ہے تو اُنکے دروازہ کو جہان چکنی چکنی دیگین چڑھی ہین اور منعم لوگ ہین ثرید کیواسطے ہر ایک ناچیز
شے پر دوڑتا ہے چرب لقمے وہان ڈھونڈھتا ہے جہان فربہ ہوا اور رہنا امید کا کام جہان سنبھل جاے

جمع ہونا اہل آفت کا در صومعہ حضرت عیسی علیہ السلام پر بجہت صحت یابی و دعا بنا بر شفا

قولہ صومعہ عیسی ست خوان اہل دل ٭ ہان ہان ای مبتلا این در مہل ٭ جمع گشتندی ز ہر اطراف خلق
از ضریر و شل و لنگ و اہل دلق ٭ بر در آن صومعہ عیسی صباح ٭ تا بدم اوشان رہاند از جناح ٭ او چو فارغ گشتی
از اوراد خویش ٭ چاشتگہ بیرون شدی آن خوب کیش ٭ جوق جوق آن مبتلا دیدی نزار ٭ شستہ بر در با امید
و انتظار ٭ گفتی ای اصحاب آفت از خدا ٭ حاجت و مقصود جملہ شد روا ٭ ہین روان گردید بی رنج و عنا ٭
سوی غفاری و اکرام خدا ٭ جملگان چون اشتران بستہ پای ٭ کہ گشائی زانوی ایشان برای ٭ خوش دوان
و شادمانہ سوی خان ٭ از دعای وی شدندی پا دوان ٭ جملہ بی درد و الم بی رنج و غم ٭ تندرست و شادمان
و محترم ٭ سوی خانہ خویش گشتندی دوان ٭ از دم میمون آن صاحبقران ٭ آزمودی تو بسے آفات خویش
یافتی صحت ازان یاران کیش ٭ چند آن لنگی تو رہوار شد ٭ چند جانت بی غم و آزار شد ٭ ای مغفل رشتہ
بر پای بند ٭ تا ز خود ہم گم نگردی ای لوند ٭ ناسپاسی و فراموشی تو یاد ناورد آن عسل نوشی تو یاد ٭ لاجرم آن رہ
بر تو بستہ شد ٭ چون دل اہل دل از تو خستہ شد ٭ زودشان دریاب استغفار کن ٭ ہمچو ابرے گریہائی زار کن
تا گلستان شان سوی تو بشگفد ٭ میوہای پختہ بر تو وا کفد ٭ ہم بران در گرد از سگ کم مباش ٭ با سگ کہف
ار شدستی خواجہ تاش ٭ یعنی صومعہ بالفتح عبادتخانہ ترسایان و نصاری و مجازا عبادتخانہ اہل اسلام
جناح بضم گناہ جوق بواو معروف فوج و گروہ مردم و جن و مرغان صاحبقران وہ شخص جسکی ولادت کے
دن ماہ و مشتری یا زہرہ یا زحل دو ستارے ایک برج یا درجہ مین جمع ہون مراد نہایت سعید اسعد سے
مغفل بضم میم و تشدید فاء وہ شتر جسکا زانو و ساق اکٹھا رسی سے باندھا ہو لوند بفتحتین واہی کفد کفیدن
سے پھوٹ جانا میوہ کا اپنے زور مین فرماتے ہین خوان نعمت اہل دل کا صومعہ عیسی کا ہے خبردار خبردار
مبتلا مرض کے اس دروازہ کو مت چھوڑیو ہر طرف سے مخلوق اندھے لنجے لنگڑے فقیر اُنکے

صومعہ کے دروازہ پر صبحکو جمع ہوتے تھے تا اُنکے دم کی برکت سے اُس مرض سے رہائی پائین اور وہ جب اپنے
ورد و ظائف سے فارغ ہوتے تھے تو چاشت کے وقت نکلتے تھے دیکھتے کہ گروہ مبتلا و نزار انکے
دروازہ پر آنکے امید و انتظار مین بیٹھے ہین پس فرماتے کہ ای اصحاب آفت درگاہ الٰہی سے حاجت بمقصود
تم سب کا روا ہوا خبردار تم بریخ و بے عنا ہو گئے اب خدا یتعالیٰ کی غفاری و بزرگی کیطرف روان ہو
پس سب جو مثل اُشتران بستہ پا گئے ہوئے تھے کہ اُنکا زانو تو اپنی رائے سے کھولدے اور وہ چل نکلین خوش روان اور
شادمان اپنے گھر کیطرف جاتے تھے اور اُنکی دعا سے اپنے پانُون سے روان ہوتے تھے سب بے درد و الم
اور بے رنج و غم تندرست و شادمان اور محترم اپنے گھر کیطرف روان ہوتے ان صاحبقران کے دم
مبارک کی برکت سے ایسے ہی تو نے بھی بہت آفتین آزمائی ہین اور اپنے مذہب کے یارون سے
صحتین پائی ہین کتنے لنگی تیری رہوار ہو گئی اور کتنی جان تیری بے غم و آزار ہو گئی لیکن اے
معقل یعنے پابستہ تو اور رسی اپنے پانُون پر باندھ مجھکو ای لوند تیرا ڈر ہی کہ توکہین آپ ہی کو نہ گم کردے
تیری ناسپاسی و فراموشی سے اُس عسل کو جو کھایا ہی کبھی بھی یاد کیا اسیواسطے وہ دروازہ تجھپر بند ہو گیا
کہ دل اہل دل کا تجھ سے ناخوش ہوا جلد ہی اُنکو ڈھونڈھ اور معافی چاہ اور استغفار کر اور مثل ابر کے زار زار
رو تو گلستان اُنکا تیری طرف شگفتہ ہوا اور میوے تجھپر ایسے پختہ ہون کہ نہایت پختگی سے پھٹ جائین اُنکے
دروازہ پر گرو اور مقید ہو کے سگ سے کم مت ہو اسلیے کہ اُسوقت مین تو خواہ تا شگ اصحاب کہف کا ہی
قولہ چون سگان ہم مر سگان را ناصح اند کہ دل اندر خانہ اول بہ بند * از ز ار دل کہ خوردی استخوان سخت
گیر حق گزاری احمان میگذرندش کز ادب آنجا رود * در مقام اولین مفلح شود * میگزندش کای سگ طاغی برو
با ولی نعمتت باغی مشو * بر ہمان در ہمچو حلقہ بستہ باش * پاسبان چابک برجستہ باش * صورت نقض وفای ما
مباش * بیوفائی را مکن بیہودہ فاش * حق تعالیٰ فخر آورد از وفا * گفت من اوفی بعہد غیرنا * بیوفائی دان وفا
بارد حق * بر حقوق حق ندارد کس سبق * نور را ہم نور شو با نار نار * ہمچو گل گل باش جا بی خار خار * حق مادر بعد از ان شد
کان کریم * کرد او را از جنین تو غریم * صورت کرد ت درون جسم او * داد در حملش ترا آرام خو * ہمچو جزو متصل دید
او ترا * متصل را کرد تدبیرش جدا * حق ہزاران صنعت و فن ساختست * تا کہ مادر بر تو مہر انداختست * پس
حق حق سابق از مادر بود * ہر کہ آن حق را نداند خر بود * آنکہ مادر آفرید و ضرع و شیر * با پدر کردش قرین آن خود بگیر
ای خداوند ای قدیم احسان تو * آنکہ دانم وانکہ نی ہم آن تو * المعنی آوپر یہ بھی کتون کو کتون کا نصیحت کرنا بیان
فرمایا ہی موافق اُسی کے کہتے ہین کہ جب کُتے کتون کے ناصح ہین کہ جا اپنے پہلے ہی گھر سے دل لگا جس
دروازہ پر کہ تو نے پہلے سے ہڈیان کھائی ہین اُسی دروازہ کو مضبوط پکڑ اور اُسکی حق گزاری مت چھوڑ

اور کاٹتے ہین کہ ادب سے وہین چلا جائے اور پہلے ہی ٹھکانے سے فلاح پانے آدر اسی لیے کاٹتے ہین
کہ ای سگ از حد گذشتہ اپنے ولی نعمت سے باغی مت ہو اُسی دروازہ پر حلقہ باندھے بیٹھا رہ اور اچھا چالاک
و برجستہ پاسبان اُس درکا بن ہمارے سب وفا کے نقض کی صورت مت بن اور بیوفائی اپنی بیہودہ ظاہر
نہ کر دیکھ تو وفا ایسی ایک صفت برگزیدہ ہی جسپر حضرت رب العزت نے بھی فخر کیا ہی اور فرمایا ومن اوفی بعہدہ
من اللہ کون بڑا وفا والا ہی اللہ سے مگر ہان جو مرد وہ وحق ہی اُس سے وفا مت کر اُسکے حق مین بیوفائی
عین وفا ہی اسواسطے کہ حق تعالی کے حقوق سے کسیکا حق بڑھ کے نہین ہی پس تو بھی نور کے ساتھ نور ہو
نار کے ساتھ نار گل کے موقع پر گل خار کے موقع پر خار اب فرمایا کہ دنیا مین مان کا بڑا حق ہی لیکن بعد حق
خدا یتعالی کے حق مادر کا ہی کہ اُس کریم پاک ذات نے تیرے جنین سے اُسکو عزیم کیا یعنے ماں اپر رکھا
اور اُسی کے جسم مین تیری صورت بنائی اور اُسی کے حمل مین تجھکو خوآرام کی دی جسمین تو آرام سے رہا اور اُسی نے
اس مدت حمل مین تجھکو ایسا جانا جیسے کوئی اپنا جزو متصل دوسرے جزو سے ملا ہوا جس سے کچھ وقت نہین
ہوتی اور پھر اُسکی تدبیر نے ایسے متصل کو اُس سے جدا کیا اور کیسی کیسی کاریگریان اور ہنر کیے تو مادر نے تجھکو
محبت سے لیا اور پالا پس حق حق کا حق مادر سے سابق ہی اب جو کوئی حق حق کو نہ سمجھے محض گدھا ہی وہ نہین
دیکھتا کہ مان کو کسنے پیدا کیا اور اُسکے پستان اور پستان مین شیر کیسے آیا اور باپ کا اُسکو کسنے قرین کیا یہ سب
امور افند کر اور سمجھ پس فرمایا ایخدا وندا ورای قدیم احسان تو وہ ہی کہ جو کچھ مین جانون اور جو کچھ نہ جانون سب
تیری ہی ملک ہی اور تیرا ہی عطیہ قولہ تو بفرمودی کہ حق را یاد کن + زانکہ حق من نمیگردد کہن + یاد کن لطفے کہ
کردم آن صبوح + باشما از حفظ در کشتی نوح + اہل و اجداد شمارا آن زمان + دادم از طوفان و از موجش امان + آب
آتش خو زمین بگرفتہ بود + موج او مر اوج کہ را می ربود + حفظ کردم من نکردم ردتان + در وجود جد جد جدتان +
چون شدی سر شیت پایت چون زنم + کارگاہ خویش ضائع چون کنم + چون فدائی بیوفایان میشوی + از گمان بد
بدانسو میروی + من سہو و بیوفائیہا بری + سوی من آئی گمان بد بری + این گمان بد بر انجا بر کہ تو + میشوی
در پیش ہمچو خود دو تو + بس گرفتی یار و ہمراہان زفت + گر ترا گویم کہ گولوئی کہ رفت + یار نیکت رفت بر چرخ
برین + یار فسقت ماند در قعر زمین + تو بماندی درمیانہ آنچنان + بے مدد چون آتشے در کاروان + دامن او
گیر ای یار دلیر + کو منزہ باشد از بالا و زیر + نی چو عیسی سوی گردون بر شود + نی چو قارون در زمین اندر رود + با تو
باشد در مکان و لا مکان + چون بمانی از سرا دار دکان + او بر آرد از کدورتہا صفا + مر جفاہای ترا گیرد وفا +
چون جفا آری فرستد گوشمال + تا زنقصان وا روی سوی کمال + یعنی تو نے فرمایا ہی کہ میرے حق کبھو لوت
یاد رکھو اسواسطے کہ میرے حق پرانے نہیں ہوتے ہردم تازہ ہین یاد کرو تیرے اُس لطف صبوح کو جو

میرے حفظ نے تمھارے ساتھ کشتی نوح مین کیا تھا کہ بعد طوفان کے دوبارہ دنیا پھر ہوئی ہی اسواسطے قید صبوح کی لگائی ہی گویا یہ صبح دوسری تھی کی تھی اور پہلی صبح وہ تھی جو حضرت آدم یہان آئے تھے اسیواسطے حضرت نوح کو آدم ثانی کہتے ہین تمھاری اصل واجداد کو اسوقت مین کیسے طوفان اور اسکی موجون سے امان دی کہ آب نے آتش خوبیہ کے زمین کو گھیرا تھا یعنے نہایت غضب سے اور نیز پانی جو آسمان سے برساتھا وہ گرم بھی تھا اور ایسی موجین کہ اوج پہاڑ کو لیگیئین یا انکے اوج موج سے چھپی ہوئی تھی مین نے اسوقت مین تمھاری حفاظت کی اور روندیا تمھارے جدجد جدکے وبوکو پہلے جد سے مراد حضرت آدمؑ دوسرے سے حضرت نوحؑ تیسرے سے جدخاص تمنے خیال کیا کہ جب تمکو ہمنے سر کیا یعنے سردار ومسجود ملایک تو پھر پشت پا انکے کیون مارین اور اپنے اس کارخانہ کو ضائع کیون کرین پھر تو کیسے بیوفائون پر فدا ہوتا ہی اور بدگمانی سے ہمکو چھوڑکے اسطرف جاتا ہی تو احسان سہو وبیوفائیون کا اٹھاتا ہی او میری طرف جو آتا ہی تو بدگمان ہوتا ہی سہو وبیوفائیان بنظر مزید مبالغہ کے لائے مثل دید عدل کے یہ گمان بد اپنا تو وہان لیجا جہان آپ جیسے کے سامنے تعظیم سے دوہرا ہوتا ہی اور جھکتا ہی جو اہل دنیا ہین جہت تونے یار وہمراہی اختیار کیے خوب زفت وسطبر اب جو ہم تجھسے یہ پوچھین کہ وہ یار وہمراہی تیرے کہان ہین تو یہی کہیگا کہ سب چلدیے جو یار کہ تیرے نیک تھے چرخ برین پر پہونچے اور جو کہ یار فسق کے تھے قعر زمین مین رہگئے اور تو بیچ مین ایسا رہگیا بے مدد جیسے کاروان کی آگ کہ آپ سب اسکو چھوڑکے چلے جاتے ہین تب دامن اسکا پکڑ اے یار دلیر کہ جو بالا وزیر دونون سے پاک ہی نہ ایسا کہ عیسی کیطرح آسمان پر چڑھ جائے نہ ایسا کہ قارون کے مثل زمین مین دھس جائے بلکہ وہ تیرے ساتھ مکان ولامکان سب مین ہو جیسا کہ فرمایا وھو معکم اینما کنتم وہ تمھارے ساتھ ہی جہان کہین تم ہو پھر کیسے اسکا خیال چھوڑکے دکان کے خیال مین رہا جاتا ہی وہی ہی جو کہ ورقون سے صفا ظاہر کرتا ہی اور کیسی عنایت ہی کہ تیری جفاؤن کو وفا سمجھے ہوے ہی اور جو کبھی تیری جفا پہ تجھکو گوشمال کرتا ہی تو وہ بھی عنایت سے خالی نہین اسمین یہ غرض ہی کہ تو نقصان کو چھوڑ کے کمال کیطرف رجوع کرے اور متنبہ ہوئے قولہ چون تو وردی ترک کردی در روش + بر تو قبضے آید از رنج و تپش + آن ادب کردن بود یعنے مکن + ہیچ تحویلے ازان عہد کہن + پیش ازان کین قبض زنجیرے شود + اینکہ دلگیرست پاگیرے شود + رنج معقولت شود محسوس وفاش + تا نگیری این اشارت را بلاش + در معاصی قبضہا دلگیر شد + قبضہا بعد از اجل زنجیر شد + نعط من اعرض ھنا عن ذکرنا + عیشۃ ضنکا ونحشر بالعمی + دزد چون مال کسان می برد + قبض وتنگی دلش میخلد + او ہمیگوید عجب این قبض چیست + قبض آن مظلوم کز شرت گریست + چونکہ بدین قبض التفاتی کم کند + باد اصرار آتشش را دم کند + قبض دل قبض عوان شد لاجرم + گشت محسوس آن معانی زد علم + قبضہا زندان شدست وچارہ میخ + قبض بیخ ست و برآرد شاخ وبیخ + بیخ پنہان بود ہم شد آشکار +

قبض

قبض و بسط اندرون بیخی شمار ۔ چونکہ بیخش بد بود زودش بکن تا نروید زشت خارے در چمن ۔ قبض دیدی چارۂ
آن قبض کن ۔ زانکہ سرہا جملہ میروید زبن ۔ بسط دیدی بسط خود را آب دہ ۔ چون برآید میوہ با اصحاب دہ ۔ بازگرد
قصۂ اہل سبا ۔ بازگو تا بازگویم مرحبا ۔ المعنی لاش ترکی مین تن مردہ عربی مین مخفف لاشئ اے معدوم عوان
بفتح سرزنش ۔ فرماتے ہین جب تونے اُسکے معاملہ مین کہ وہ چال چلین اُنہ فرمایا ہو یعنے دین اُنمین کچھ ترک کیا
تو وہ تجھپر کچھ قبض و تنگی نازل کرتا ہو اور بحقیقت وہ اسکی تنبیہ تادیب ہوتی ہو کہ آیندہ کو مت کرا ور جو برا یا عمداً
یعنے شریعت حق اُس سے ہرگز مت بدل آور تنبیہ اُس سے قبل ہوتی ہو کہ جسوقت مین ہر دن دلگیر ہی ہوئی
باعث ملال نہ ایسے وقت کہ زنجیر پا ہو جبتکے تجھکو رنج معقول جو تجھ مین ظاہر و محسوس ہو جانے دیتا ہو مثل بیماری
وغیرہ کے تا تو اُسکے اس اشارہ کو لاشی اور معدوم نہ سمجھے اسواسطے کہ زمان معصیت کا قبض و لگیر ہوتا ہو اور بعد
اجل کے یہی قبض پانون کی بیڑیان ہو جاتا ہو شعر کا اقتباس ہو اس آیت کریمہ سے ومن اعرض عن ذکری
فان لہ معیشۃ ضنکا ونحشرہ یوم القیامۃ اعمی جس کسی نے روگردانی کی میرے ذکر سے یعنے قرآن سے بیشک
اُسکے واسطے زندگی بہت تنگ ہو اور اُٹھائینگے ہم اُسکو قیامت کے دن اندھا خیال کرو جو رجہال لوگون کا
لیتا ہو اُسکے دل مین قبض و تنگی گھٹاتی رہتی ہو وہ کہتا ہو حیران ہون یہ قبض کس سبب سے ہو اور یہ نہین جانتا
کہ یہ قبض اُس مظلوم کے سبب سے ہو جو تیرے شر سے رو رہا ہو اور جب وہ اس قبض پر التفات نہین کرتا
اور متنبہ نہین ہوتا تو اصرار کی ہوا اُسکی آگ کو پھونک کے خوب بھڑکا دیتی ہو اب یہ جو قبض دل کا تھا قبض
سرہنگون کا ہوگیا یعنے سرکار کے سپاہیون کے پنجہ مین پھنسا اور وہ معنی جو قبض دل تھا تنبیہا دلی ہو اور محسوس
ہوگیا وہی قبض زندان اور جائے رنج ہوگیا اے عذاب شدید اسلیے کہ یہ قبض ایک بیخ تھا اور اسلیے بیخ کہ تیری شاخ و
بیخ سب نکال ڈالنے والا بیخ قبض کی جو چھپی ہوئی تھی ظاہر ہوئی بس تو اس قبض و بسط باطنی دل کو ایک
بیخ سمجھ رہ لہٰذا جو بیخ بد ہو جلدی اُسکو نکال ڈال تو تیرے چمن مین خار زشت نہ جمے جسوقت قبض دیکھے اُس
قبض کا علاج کر اسواسطے کہ جتنی شاخین ہین سب کی یہ جڑ ہو اسی سے پیدا ہوتی ہین اور اگر بسط دیکھے بسط کو
خوب پانی دے جو اسکی شاخین نکلین اور بارور ہون کہ اُنکا میوہ تو یارون کو دے یعنے اُنکو بھی تجھسے نفع
پہونچے اب شعر گریز کا ہو کہ لوٹ اور قصہ اہل سبا کا پھر بیان کر تا مین تجھکو مرحبا کہون مرحبا بمعنی خوش آمدی
اور اس شعر مین تغایر فرضی ہو

باقی قصہ اہل سبا

قولہ آن سبا ز اہل صبا بودند خام ۔ کارشان کفران نعمتہا کرام ۔ باشد آن کفران نعمت در مثال ۔ کہ کنی با
محسن خود تو جدال ۔ کہ نمی باید مرا این نیکوی ۔ من برنجم زین چہ رنجہ میشوی ۔ لطف کن این نیکوی را دور کن

من نخواهم چشم زودم کور کن ÷ پس سبا گفتند باعد بیننا ÷ شیننا خیر لنا خذ زیننا ÷ ما نمیخواهیم این ایوان و باغ ÷ نی زنان
خوب نی امن و فراغ ÷ شهرها نزدیک همدیگر بدست ÷ آن بیابانست خوش کانجا دد است ÷ یطلب الانسان فی الصیف الشتا
فاذا جاء الشتا انکر ذا ÷ فهو لا یرضی بحال ابدا ÷ لا بضیق لا بعیش رغدا ÷ قتل الانسان ما اکفره ÷ کلما نال الهدی
انکره ÷ نفس زین سانست زان شد کشتنی ÷ اقتلوا انفسکم گفت آن سنی ÷ خار سه پهلوست هر سو کش نهی ÷ در خلد واز
زخم او تو کی رهی ÷ آتش ترک هوا در خار زن ÷ دست اندر یار نیکوکار زن ÷ چون ز حد بردند اصحاب سبا ÷ که به پیش
ما وبا به از صبا ÷ ناصحان شان در نصیحت آمدند ÷ از فسوق و کفر مانع میشدند ÷ قصد خون ناصحان میداشتند ÷
تخم فسق و کافری میکاشتند ÷ چون قضا آید شود تنگ این جهان ÷ از قضا حلوا شود رنج دهان ÷ گفت اذا جاء القضا
ضاق الفضا ÷ تحجب الابصار اذا جاء القضا ÷ چشم بسته میشود وقت قضا ÷ تا نبیند چشم کحل چشم را ÷ مکر آن فارس چو
انگیزد گرد ÷ آن غبارت ز استغاثت دور کرد ÷ سوی فارس رو مرو سوی غبار ÷ ورنه بر تو کوبد آن مکر سوار ÷ گفت
حق آن را کاین گرگش بخورد ÷ دید گرد گرگ چون زاری نکرد ÷ **المعنی** صبا بکسر کودکی شین بالفتح زشتی فرماتے ہین
کہ وہ اہل سبا اہل صبا یعنے کودکی سے تھے ای بچے اور کچے جو مراد محض نادانی اور بی شعوری سے ہے ہر ا در کام انکا
نہ ماننا نعمتوں بزرگ کا آپ فرماتے ہین نہ ماننا نعمت کا کیا ہی مثلاً اپنے محسن سے جھگڑا کرنا کہ مجھکو یہ نیکی تیری
درکار نہین ہی مین اس سے رنج پاتا ہون تو کیون مفت رنج اٹھاتا ہی مجھپہ مہربانی کر اور یہ نیکی مجھسے دور کر مرے مجھکو
آنکھین نہین چاہیین جلد ہی اندھا کردے پس اہل سبا نے کہا ربنا باعد بین اسفارنا وظلموا انفسہم فجعلناہم احادیث
ومزقناہم کل ممزق یعنے سبا نے دعا کی کہ اے رب ہمارے دوری ڈال ہمارے سفرون مین یعنے منازل اور شہر کے
اور درمیان منازل کے بیابان تو بدون توشہ اور سواری کے نہ پہونچین اور ظلم کیا انھون نے اپنی ذاتون پر
کہ زوال نعمت کا چاہا پس کیا ہمنے انکو افسانہ کہ ہر کوئی کہتے ہین کہ سبا نے ایسی حماقت کی اور پراگندہ کیا ہمنے
انکو پوری پراگندگی کے ساتھ دوسرے مصرع کے معنی زشتی ہمکو بہتر ہی اپنی زیب و زینت سے ہم یہ ایوان و باغ
نہین چاہتے ہین نہ زنانہ خوب نہ امن و فراغ یہ شہر ہمارے جو نزدیک نزدیک ہین ہمکو برے معلوم ہوتے ہین
اور وہ جنگل جنمین دد و درندے ہون خوش آتے ہین آپ مقولات مولانا رح کے ہین کہ انسان کا عجب
حال ہی کہ گرمی ہوتی ہی تو جاڑا ڈھونڈھتا ہی اور جاڑے مین جاڑے سے انکار کرتا ہی پس وہ ایک حال پر
ہرگز راضی نہین ہوتا ہی نہ تنگی عیش پر نہ عیش کشادہ پر اسیواسطے اللہ تعالی نے فرمایا ہی قتل الانسان ما اکفرہ
مارا جائیو انسان کیسا ناشکرا ہی کہ جب انکو ہدایت پہونچتی ہی تو اس سے انکار کرتا ہی پس نفس انسان کا اس
قسم سے ہی اسی سبب سے فرمایا ہی کہ اقتلوا انفسکم یعنے قتل کرو اپنے نفسون کو اگرچہ موسی عم کی قوم کو جو گوسالہ پرست
ہوگئی تھی یہ حکم قتل اپنی ذاتون کا نازل ہوا تھا بجرم گوسالہ پرستی کے کہ کئی ہزار بنی اسرائیل قتل ہوے تھے

اگر یہان مراد اُس نفس کشی سے ہی جسکو انحضرت صلعم نے جہاد اکبر فرمایا ہی کہ سارے فساد اسی سے اُٹھتے ہین آور یہ نفس ایک
خار سہ پہلو ہی کہ جس پہلو پر اسکو رکھو چبھتا ہی رہتا ہی سہ پہلو اسلیے کہا کہ سونے کی یہی تین صورتین ہین اِدھر اُدھر کی
کروٹین اور چت اور خار سہ پہلو کو کہو جسکے تین پہلو ہوتے ہین غرض آدمی کسی پہلو پر اسکی خلش سے نجات نہین تو
اپنی ترک ہوس کی آگ اس خار مین لگا اور ہاتھ یار نیکوکار کے دامن مین ڈال جب حد سے زیادہ اہل سبا نے کہا
کہ ہمارے نزدیک دانائی و تمیز کی سے کودکی اور نادانی بہتر ہی یعنے اچھی چیز بُری اور بُری چیز اچھی ہو دنیا کفنسیح
زینکی وجو ونت فکر تو ناصح اُنکی نصیحت کو آئے اور بدکاری و ناشکری سے مانع ہوتے یہ اُنکے مار ڈالنے کے
درپے ہوے اور تخم فسق و کافری کا بوتے تھے حقیقت یہ ہی کہ جب حکم الٰہی آتا ہی تو اُس شخص پر یہ جہان باہمہ
وسعت و نعمت تنگ ہو جاتا ہی کہین اپنی گشود نہین پاتا ایسا گھبراجاتا ہی اگر حلوا سی شیرنرم و لطیف سامنے
آئے تو اُس سے بھی مُنہ دُکھتا ہی اور وہ رنج ذہن ہو جاتا ہی جیسا کہ کہا ہی جسوقت حکم الٰہی آتا ہی فضاے جہان
تنگ ہو جاتا ہی اور آنکھون پر پردے پڑجاتے ہین جب قضا آتی ہی شعر بعد اسی کی تفسیر ہی کہ جب قضا آتی ہی
آنکھین بند ہو جاتی ہین اور قضا کے سبب سے آنکھون کو اپنا سرمہ نہین سوجھتا کہ میرے فائدہ کی چیز کیا ہی سوار جو قت
گرد اُٹھائے تو یہ اسکا مکر ہی کہ وہ غبار جھکو سوار سے دور کرتا ہی تو جاتا ہی کہ غبار ہی اور ہوتا ہی سوار تو سوار کیطرف
جا غبار کیطرف مت جا ورنہ وہ مکر سوار کا تجھپر ضرور چوٹ کریگا مطلب یہ کہ حکم الٰہی جب اپنا کام کرنا چاہتا ہی تو خیالات
فاسد مثل غبار سوار کے پیدا ہوتے ہین بس مجرد پیدا ہونے خیالات فاسدہ کے سمجھنے کہ کوئی امر شدنی ہی لا جرم
جلدی تدارک اُسکا توبہ و استغفار سے کر حق تعالی نے اُنکی نسبت کہ جسکو اُسکے بھیڑیئے نے کھالیا فرمایا ہی کہ اُسنے بھیڑیے
کی گرد دیکھی اور کیون زاری نہ کی کہ ہمکو رحمت آتی اور ہم بچا دیتے بھیڑیے کا خاصہ ہی اگر آدمی کو دیکھکر دھول اُڑاتا ہی
اور اسمین چھپکر چوٹ کرتا ہی **قوله** دید انست گرد گرگ را + با چنین دانش چرا اگرد او چرا + گوسفندان بوی گرگ
با گزند + می بدانند و بہر سو میخزند + مغز حیوانات بوی شیر را + می بداند ترک میگوید چرا + بوی شیر خشم دیدی باز گرد +
با مناجات و حذر انباز گرد + وا نگشتند آن گروہ از گرد گرگ + گرگ محنت بعد گرد آمد سترگ + بر دریدہ آن گوسفندان را
بخشم + کز چوپان خرد بستند چشم + چند چوپان شان بخواندند و نامدند + خاک غم در چشم چوپان میزدند + کہ برو ما خود ز تو چوپان
تریم + چون تبع گردیم ہر یک سروریم + طعمہ گرگیم و آن یار نے + ہیزم ناریم و آن عار نے + حمیتے بد جاہلیت در دماغ
بانگ شومی در دہن شان کرد زاغ + بہر مظلومان ہمیکندند چاہ + در چہ افتادند و میگفتند آہ + پوستین یوسفان بشکافتند
انچہ میکردند یک یک یافتند + کیست آن یوسف دل حق جوی تو + چون اسیری بستہ اندر کوی تو + جبرئیلی را برا ستون
بستہ + پر و بالش را بصد جان خستہ + پیش او گوسالہ بریان آوری + کہ کشی او را بکہدان آوری + کہ بخور اینست
مارا لوت و پوت + نیست او را جز لقاء اللہ قوت + زین شکنجہ و امتحان آن مبتلا + میکند از تو شکایت کای خدا +

داد کہ ہر جز شما سے داد گر + واد توو خواہم از ہر بیخبر + گوید مش نک وقت آمد صبر کن + ناحق از افغان ازین گرگ کہن
صالحم افتادہ حبس ثمود + ہائے + در روست بہر دوست بیود + احمدم وا ماندہ + در فراق روی تو یاربنا + ابہ ہمیگوید کہ صبرم شد فنا
این فراق اندر غبورہ حجاب + با فراقت کافران را تاب نیست + یا بکشم یا باز خوانم یا بیا + یا نکشم یا باز خوانم یا بیا + سعادت بخش جان انبیا
چون بود بی تو + حال او اینست کو خود زنہوست + ہر کجی یا لیتنی کنت تراب + کافران گو بند زیر و تحت عذاب + نیست
کاندر آید وقت + صبح نزدیکست خامش دم مزن + ایک بشنو صبر آور صبر + حق ہمیگوید کہ آری ای نزہ + کسے کان تو ست
دار و ہے + کوششہای تو + کوشش من بہ + من ہمیگوشم پی تو تو مکش + تنگ بلاشان میرسد تو کم فروش + بیرون آمدن
ناز بیغ دان + حیلت و مکرہ و دغا + کمتر کہ جنبان زبان و گوش شو + ہین تحمل کن بر و خاموش شو + تلخ بہ از حلوای تو
قصۂ اہل سبا + روستائی خواجہ را بہین خانہ برد + شد زحد این باز گرد ای یار گرد + ہر چہ از یارت جدا اندازد آن
اقسام طعامہائے + چرا گاہ و چریدن لوٹ پوٹ + المعنی چرا معنی براے چہ + خواجہ چون آمد بدہ + وان بگو کو + پای گوشہ نہ
تابیہ + ولاور پہلوان + عربی طایفۂ از صحرا نشینان و بکاف فارسی + بالضم و کاف + پاک از عیب گرد + لذیذ نزہ بفتحتین
صدر فرماتے ہین کہ جب وہ کرد گرگ کی نہین جانتا اتنی دانش بھی نہین رکھتا تو ایسے حال مین چراگاہ کی
چرا کو کیون گیا وہ بکریون سے بھی کمتر تھا کہ جب بو گرگ یا گزند کی پاتی ہین آپ آپ کو ادہر اُودھر گھس جاتی
ہین اُسکے سوا اور حیوانات کا مغز بو شیر کی جاتا ہی اور جب اُسکو بو آتی ہی فوراً چرا چھوڑ دیتا ہی تو کیسا انسان ہی
کہ بو شیر خشم سیر الٰہی کی پاتا ہی اور باز نہین آتا لوٹ اور مناجات و خوف کا شریک ہوا اور جنہون نے گرد گرگ کی
دیکھی اور لوٹے نہین اُنپر بڑا گرد کے بڑا بھاری گرگ محنت کا آپڑا اور اُسنے اُنکی بابا این بھاڑ ڈالین بڑے
غصہ کے ساتھ کہ تمنے چوپان خرد سے آنکھین بند کر لی ہین ہر چند چوپان نے سمجھایا کہ بچو اس گرد مین گرگ ہی میرے
پاس چلے آؤ لیکن اُسکے پاس نہ گئے بلکہ اُسکی آنکھون مین خاک غم کی ڈالتے رہے کہ جا ہم تجھسے زیادہ چوپان
ہین اور تیرے تابع کیون ہون کہ ہم خود ایک ایک سردار ہین ہم طعمہ گرگ کا بنینگے مگر غلام یار پیغمبر آپ
جیسے کے نہین ہین یا ہم اپنا مقصد دوزخ کا ہونگے لیکن بندہ عار کے نہین کہ عار اتباع کی اُٹھائین آسی حمایت
جاہلیت کی دماغ مین بھری تھی کہ اُسنے یہ آواز نحس زاغ کی سی اُنکے منھ مین ڈالی تھی مظلومون کی راہ مین
کنوئین کھودتے تھے جب خود چاہ مین گرے تو آہ آہ کرتے تھے یوسفون کا پیٹ تین پھاڑا آخر ایک ایک
نے جیسا کچھ کیا ویسا پایا اب فرماتے ہین کہ یوسف کون ہی تیرا دل حق جو ہی جسکو تو نے ایک اسیر کی طرح
اپنے گھر مین ڈال رکھا ہی گلی مراد جسم سے گویا جبرئیل کو تو نے چور کے مثل ستون پر باندھا ہی اور پر و بال
اُسکے بڑے شوق اور سیکڑون جان سے نوچ ڈالے اور گوسالہ بریان اُسکے سامنے لاتا ہی کہ اُس لالچ
سے کاہدان مین لا کر مار ڈالون کہ یہ کھانے ہمارے پاس یہ کھانے لذیذ ہین حالانکہ اُسکا قوت سوای

دیدار الٰہی کے نہین بس اُسکے لیے یہی گوسالہ بریان کا ہدان ہی کہ لقاے الٰہی سے باز رکھے اور یہی اُسکا مارڈالنا بس جب تونے اُسکو ایسے عذاب وبلا وامتحان مین ڈالا ہی تو وہ شکایت تیری خدا سے کرتا ہی کہ آہ خدا میری فریاد ہی اس گرگ کہن سے تو اللہ تعالیٰ اُس سے کہتا ہی ذرا صبر کر اب وقت قریب آپہونچا دیکھ تو کیسی داد تیری ان ہر ایک بنجہ سے لیتا ہون اور وہ تجھی سوا خدا دادگر کے اور کون داد دے سکتا ہی وہ کہتا ہی الٰہی صبر تو میرا تیرے شوق دیدار مین فنا ہو گیا میرا ایسا حال ہی جیسے احمد سیوہ کے ہاتھ مین اور صالح قید ثمود مین بس آہی سعادت بخش انبیا کے یا مجھکو مار ڈال یا بلا لے یا تو خود آ فراق تیرا عذاب دوزخ سے زیادہ ہی جسکی تاب کافرون کو نہوگی پھر وہ فراق اصحاب کے لائق کب ہی جیسے ہر ایک کافر عذاب الٰہی کے وقت کہیگا یا لیتنی کنت ترابا ای کاش ہو جاتے ہم مٹی خبب حال کافر کا یہ ہی کہ وہ دوسری طرف سے ہو اور تجھسے منکر پھر اُسکا حال آتش فراق سے کیسا ہوگا جو تیرا اماک وغلام ہی حق تعالیٰ اُس سے کہتا ہی کہ ہان ایسی ہی بکر تو ای پاک بے عیب میری بات سُن اور صبر کر کہ صبر مفتاح ہی صبح نزدیک ہی جو مراد قیامت سے ہی خاموش رہ دم مت مار کہ اب قریب وقت نکلنے کا آتا ہی جو مراد وقت مرگ یا بعث سے ہی کہ وعدہ وعید خدا تعالیٰ کا اسی پر موقوف ہی آ بلا اُنپر آتی ہی تو شور مت کر مین خود تیرے لیے کوشش مین ہون تو بہت کوشش مت کر بھلا تیری کوشش اچھی کہ میری کوشش میری دوا تلخ جو صبر ہی تیرے حلوا سے جو عجلت ہی بہت بڑھ کے ہی خبردار تحمل کر اور جا خاموش رہ زبان نہایت کم بلا اور ہمہ تن گوش ہو جا جو ہم کہتے ہین اُسی پر کان لگائے رہ آو رچہ چیز تجھکو یار نے جدا کرے اُسکو حیلہ اور مکر و دغا بازی جانے رہ اب اشعار گریز کے ہین یعنے یہ باتین تو حد سے بڑھ گیئن اب تو ای گرد یعنے دلیر و پہلوان یہ بتا کہ وہ روستائی خواجہ کو اپنے گھر لیگیا یا نہین بس اس قصہ اہل سبا کو تو ایک گوشہ مین رکھدے اور یہ کہہ کہ وہ خواجہ گانؤن مین کیسے گیا

بقیہ قصہ جانا خواجہ کا دعوت روستائی مین روستا کو

قولہ روستائی در تملق شیوہ کرد ✢ تا کہ حزم خواجہ را کالیوہ کرد ✢ از پیام اندر پیام او خیرہ شد ✢ تا زلال حزم خواجہ تیرہ شد ✢ ہم ازینجا کودکانش در پسند ✢ یرتع و یلعب بشادی میزنند ✢ ہمچو یوسف کش ز تقدیر عجب ✢ یرتع و یلعب ببرد از طلب ✢ آن نہ بازی بلکہ جانبازیست آن ✢ حیلہ و مکر و دغا بازیست آن ✢ ہرچہ از یارت جدا اندازد آن ✢ مشنو آنرا کان زیان دارد زیان ✢ گر بود آن سود صد در صد مگیر ✢ بہر زر مگسل ز گنجور ای فقیر ✢ این شنو کہ چند یزدان زجر کرد ✢ گفت اصحاب نبی را گرم و سرد ✢ زانکہ بر بانگ دہل در سال تنگ ✢ جمعہ را کردند باطل بیدرنگ ✢ تا نباید دیگران ارزان خرند ✢ زان جلب صرفہ ز ما ایشان برند ✢ ماند پیغمبر بخلوت در نماز ✢ با دو سہ درویش ثابت پر نیاز ✢ گفت طبل لہو بازرگانیے ✢ چون تنان ان بہر پدا ان با نیے ✢ قد فضضتم نحو قمح ہائما ✢ ثم خلیتم نبیا قائما ✢ بہر گندم تخم باطل کاشتید

وان رسول حق را بگذاشتید + صحبت او خیر من لہو ست و مال + بین کرا بگذاشتی چشمے بمال + خود نشد حرص شمارا این
یقین + که منم رزاق خیر الرازقین + آنکه گندم را ز خود روزی دہد + کی توکلہات را ضائع نہد + از پی گندم جدا گشتی ازان
که فرستادست گندم را سمان + المعنی پھر رجوع طرف حکایت روستا کے کر کے فرماتے ہین کہ روستائی نے اسمع
تملق کیا کہ خواجہ کے حزم کو دیوانہ بنادیا اُسکے پیام در پیام سے وہ گھبرا گیا حتی کہ آب صاف اُسکے حزم کا گدلا
ہوگیا اور اب مین سے اُسکے لڑکے اُسکے درپے ہین اور کہتے ہین یرتع و یلعب اسلیے کہ خوشی کرین اور کھیلین وہ
اور یہ بات حضرت یوسف کے بھائیون نے حضرت یعقوب کے سامنے ہنگام اجازت خواہی کے کہی تھی کہ کل
اسکو بھی ہم اپنے ساتھ چراگاہ کو لیجائین تا خوشی کرے اور کھیلے کما جاء فی القرآن فارسلہ غدا یرتع ویلعب
اور یرتع ویلعب تو لڑکے خواجہ کے کرتے تھے مگر ایسا حال تھا جیسے یوسف کو اس یرتع ویلعب نے تقدیر عجیب
الٰہی سے باپ کے سایہ سے جدا کیا دیکھو وہ بازی نہین بلکہ جانبازی اور مکر و حیلہ اور دغابازی ہے اسلیے
کہ جو چیز تجھکو تیرے یار سے جدا کرے اُسکو ہرگز مت سُن کہ اسمین زیان ہے نہ یان ہے اگر اُس چیز مین سود صد
در صد ہو تو بھی مت اختیار کر اور اے فقیر اس زر کے لالچ مین گنجور سے الگ مت ہو یہ تو سُن کہ خدا تعالی
نے کیسا زجر فرمایا اور کیسا گرم و سرد اصحاب رسول مقبول کو کہا اس سبب سے کہ قحط سال مین آواز دہل پر
انھون نے اپنی نماز جمعہ کی باطل کر دی منقول ہے کہ آنحضرت ایک دن نماز جمعہ کی پڑھاتے تھے اسمین سوداگر
غلہ فروش آیا اور حسب معمول دہل منادی بجایا اکثر جماعت مین آپکو کھڑا چھوڑ کے اُس غلہ فروش کے پاس
چلے گئے تا ایسا نہو کہ اور سستا خرید لین اور حلب یعنے بیع و سود مین ہمارا نفع یہ حاصل کرین بس آنحضرت
نماز مین رہگئے اور آپ کے ساتھ دو تین محتاج درویش جو اپنی نماز پر ثابت تھے فرمایا اس نقارہ واہیات
ایک سوداگر سے کیسے تم خدا کے کام سے جدا ہوگئے معنی شعر عربی کے تحقیق متفرق ہوگئے تم گیہون کی طرف
اُس حال مین کہ ہائم تھے اور شیفتہ اور دیوانے پھر چھوڑ دیا اپنے نبی کو نماز مین کھڑا ہوا تمنے گیہون کے واسطے
تم باطل ہویا اور رسول حق کو چھوڑ دیا اُسکی صحبت تو لہو و مال دونون سے بہتر تھی ذرا آنکھین ملکے غور سے
تو دیکھو کہ کسکو تم چھوڑ کے چلے گئے تمھاری حرص کو یہ یقین نہین ہوا کہ رزاق مین ہی ہون اور خیر الرازقین
ہون چنانچہ یہ زجر و توبیخ اس آیۂ کریمہ سے مترشح ہے واذا راوا تجارۃ او لھوا انفضوا الیھا وترکوک قائما قل ما
عند اللہ خیر من اللھو ومن التجارۃ واللہ خیر الرازقین جس وقت کہ وہ دیکھتے ہین وہ تجارت یا کوئی لہو تو متفرق
ہوجاتے ہین اُسکی طرف نماز جمعہ چھوڑ کے اور تجھکو نماز مین کھڑا ہوا کہو اے محمد انسے کہ جو کچھ اللہ کے نزدیک ہے
وہ اس لہو و تجارت سے بہتر ہے اور اللہ بہتر رزق دینے والون سے ہے وہ کہ گیہون کو روزی مہیا کرتا ہے
یعنے قوت و لذت اُنمین پیدا کی ہے اگر تو اُسپر توکل کریگا تو تیرے توکل کو وہ کب باطل کریگا تم گیہون

کیواسطے اس سے جدا ہوے جتنے گیہون تمھارے واسطے آسمان سے بھیجے ہین

بلانا باز کا بطون کو دریا سے طرف صحرا کے

قولہ باز گوید بط را کز آب خیز + تا ببینی دشتہا را قند ریز + بط عاقل گویدش کای باز دور + آب ما را حصن امن است و سرور + دیو چون باز آمد ای بطان شتاب + ہین بہ بیرون کم روید از حصن آب + باز را گوئید رو رو باز گرد + از سر ما دست دار ای پایمرد + ما بری از دعوتت دعوت ترا + ما ننوشیم ایندم تو کافرا + حصن ما را قند و قندستان ترا + من نخواہم ہدیہات بستان ترا + چونکہ جان باشد نیاید لوت کم + چونکہ لشکر ہست کم ناید علم + المعنی باز نے بط سے کہا کہ پانی کو چھوڑ اور دشت اختیار کر دیکھ تو کیسے قندریز و شیرین ہے بط عاقل نے اس سے کہا کہ ای باز دور ہو میرے لیے دریا امن و سرور کا قلعہ ہے آپ فرماتے ہین کہ دیو مثل باز کے ہے اور تم مثل بطون کے کہ تمکو دھوکا دیتا ہے اسکے دھوکے سے بھاگو اور اپنے دریا کے قلعہ سے باہر نہ نکلو باز سے کہدو کہ جا اور لوٹ ہمارے خیال مین مت پڑ اور اپنی پامردی مت جتا ہم تیری دعوت سے بیزار ہین اپنی دعوت اپنے ہی لیے رہنے دے ہم ای کافر اس فریب مین تیرے نہین آتے ہمارے لیے ہمارا حصن قند ہے اور سوا اسکے جو قندستان ہے وہ تیرا تیرے ہی واسطے ہے ہم تیرے باغ کا تحفہ نہین چاہتے تیرا باغ و تیرا تحفہ تجھی کو خاص ہو ہماری اگر جان رہیگی نعمت بھی کم نہوگی جیسا لشکر ہوتا ہے ویسے ہی نشان ہوتے ہین الخلاف شرح بحر العلوم مین باز را گو ینہ لکھا ہے میری دانست مین گوئید صحیح ہے تا تحت مقولہ صدر مین شامل ہو

رجوع بحکایت خواجہ و روستائی

قولہ خواجہ حازم بسی عذر آورید + بس بہانہ کرد با دیو مرید + گفت ایندم کارہا دارم اہم + گر بیایم آن نگردد منتظم + شاہ کار نازکم فرمودہ است + ز انتظارم شاہ شب نغنودہ است + من نیارم ترک امر شاہ کرد + من نتانم شد بر شہ روی زرد + ہر صباح و ہر مسا سرہنگ خاص + میرسد از من ہمی جوید مناص + تو روا داری کہ آیم سوی دہ + تا بر ابرو افگند سلطان گرہ + بعد از ان درمان خشمش چون کنم + زندہ خود را زین مگر در گور کنم + زین نمط او صد بہانہ باز گفت + حیلہا با حکم حق نقا و جفت + گر شود ذرات عالم حیلہ پیچ + با قضای آسمان ہیچند ہیچ + چون گریزد این زمین از آسمان + چون کند او خویش را از وی نہان + ہرچہ آید ز آسمان سوی زمین + نی مفر دارد نہ چارہ نی کمین + آتش ار خورشید می بارد برو + او بہ پیش آتشش بنہادہ رو + ور ہمی طوفان کند باران برو + شہرہا را میکند ویران برو + او شدہ تسلیم او ایوب وار + کای اسیرم ہرچہ میخواہی ببار + ای کہ جزو این زمینی سر مکش + چونکہ بینی حکم یزدان در مکش + چون خلقناکم شنیدی من تراب + خاک باشی جست از وی رو متاب +

المعنی سناس گریزگاہ یعنے خواجہ تو بڑا حزم والا آدمی تھا پھر اُسنے بہت عذر کیے اور اُس شیطان کو دوسے
بہانے درمیان مین لایا کہ اسوقت مین بڑے بڑے کام ہین اگر تمھارے میان آؤنگا تو سب بگڑ
جائینگے چنانچہ بادشاہ نے ایک کام نازک کا مجھکو حکم دیا ہو کہ اُسکے سبب سے میرے انتظار مین رات بھر
نہین سویا ہو مین اُسکے حکم کو ترک نہین کر سکتا اور اُسکے سامنے روز رو جانا نہین چاہتا صبح سے شام
سرہنگ خاص اُسکا میرے پاس آتا ہو اور میری گریزگاہ کی جستجو کرتا ہو کہ کہین بھاگ تو نہین گیا اسوقت
مین تو روا رکھتا ہو کہ مین گانوُن مین آؤن اور بادشاہ مجھسے ناخوش ہو کے تیوری چڑھائے پھر اُسکے
غصہ کا علاج مین کیا کرونگا ہان مگر یہ کہ زندہ در گور ہو جاؤن غرض اسیطرح کے سیکڑون بہانے اُسنے
کیے مگر حکم قضا کچھ اور تھا اور یہ حیلے اُسکے اُسکے مفت ہوے وہ ان حیلون سے طاق اور جدا ہی ہا
یہان سے مقولات مولانا رح کے ہین چنانچہ فرمایا اگر ذرہ ذرہ جہان کا جملہ حیلے اور پیچ ہو جائین قضا
آسمان کے مقابل سب پیچ ہی پیچ ہین یہ زمین جسپر حوادث آسمان سے نازل ہوتے ہین کیسے آسمان سے
بھاگ سکتی ہو اور کیسے آپ کو اس سے چھپا بچا سکتی ہو پس جو کچھ آسمان سے زمین پر آتا ہو ناچار اُسکو
سہتی ہو اسواسطے کہ اُسکو نہ کہین بھاگنے کی جگہ ہو نہ کوئی تدبیر نہ کہین کمین اگر آفتاب سے آگ برستی ہو
تب بھی یہ مُنھ سامنے کیے رہتی ہو اور اُس تپش کو جو سب کا مُنھ پھیرتی ہو مُنھ پر لیتی ہو اور جو آسمان طوفان
اُسپر برساتا ہو کہ اُسکے شہرون کو ویران کرے وہ اُسکے تسلیم کے لیے ابوابابی دروازے بنی ہوئی ہو کہ آؤ
چلے آؤ مین اُسکے بس مین ہون جو چاہے مجھپر لائے آپ فرماتے ہین کہ جب زمین ایسی مجبور ہو کے حکم
قضا کو تسلیم کرتی ہو تو تو بھی جزو زمین کا ہو سرکشی مت کر اور جب حکم خدا کا دیکھے تو دروازہ مت بھیڑ کیا
اس سے وہ حکم بند ہو جائیگا تو نہین جانتا کہ تجھکو مٹی سے پیدا کیا ہو تو بھی پستی کے ساتھ خاک بنجا اور اُس سے
مُنہ مت پھیر جیسا کہ فرمایا واللہ خلقکم من تراب اللہ نے پیدا کیا تمکو مٹی سے اور جیسے فان خلقناکم من تراب
الخلاف شرح بحر العلوم مین اہم کو تعمم لکھا ہو اور ایکو بعبوت ایک اور ابواب کو ایوب قولہ ہین کہ اندر
خاک تخمے کاشتم + گرد خاکی و منش افراشتم + حملہ دیگر تو خاکی پیشہ گیر + تا کنم بر جملہ میرانت امیر + آب از بالا بہ پستی
در شود + زانکہ از پستی بہ بالا بر رود + گندم از بالا بزیر خاک شد + بعد ازان او خوشہ چالاک شد + دانۂ ہر میوہ
آمد در زمین + بعد ازان سرہا برآورد از دفین + اصل نعمتہا ز گردون تا بخاک + زیر آمد شد غذای جان پاک
از تواضع چون ز گردون شد بزیر + گشت جزو آدمی حی دلیر + پس صفات آدمی شد آن جماد + بر فراز عرش
پران گشت شاد + کز جہان زندہ اول آمدیم + باز از پستی سوی بالا شدیم + جملہ اجزا در تحرک در سکون + ناطق
اندکہ انا الیہ راجعون + ذکر و تسبیحات اجزای نہان + غلغلے افگندہ اندر آسمان + چون قضا آہنگ نیرنجات کرد +

روستائی شہری را مات کرد ÷ با ہزاران حزم خواجہ مات شد ÷ زان سفر در معرض آفات شد ÷ اعتمادش بر ثبات خویش بود ÷ گرچہ کہ بد نیم سیلش در ربود ÷ چون قضا بیرون کند از چرخ سر ÷ عاقلان گردند جملہ کور و کر ÷ ماہیان افتند از دریا برون ÷ دام گیرد مرغ پران را زبون ÷ تا پری و دیو در شیشہ بود ÷ بلکہ ہاروتے ببابل در رود ÷ جز کسی کاندر قضا اندر گریخت ÷ خون او را ہیچ تربیعی نہ ریخت ÷ غیر آنکہ در گریزی در قضا ÷ ہیچ حیلہ نہ رہد از وے رہا ÷ المعنی پہلا شعر گویا خلقناکم من تراب کی تفسیر ہی کہ دیکھ تو ہمنے خاک مین ایک تخم بویا جو ذات انسان کی ہی کہ بحقیقت گرد خاک ہی اور ہمنے اسکو افراشتہ کرکے ایک جملہ کیا اب جو تجھنے جانا کہ میری خلقت خاک سے ہی تو چاہیے کہ تو لوٹ کے خاکی ہیشہ جو عجز و افتادگی ہی اختیار کر تو تجھکو مین سب میرون کا میر بناؤن میری ذات مین جملہ تو تیسرے مصرع مین صدر مصرع ہی متعلق دوسرے مصرع سے ہی جیسے پانی بالا سے پستی مین جاتا ہی یعنے خاکی بنتا ہی اسیواسطے کہ پستی سے بالا مین جاؤن چنانچہ معمول ہی کہ پانی خاک مین جذب ہو جاتا ہی پھر تابش آفتاب سے بخارات ہو کے آسمان پر جاتا ہی اگر خاکی نہ بنے تو بخارات ہو کے کب اُڑے ایسے ہی گیہون بالا سے نیچے خاک ہوتا ہی پھر دیکھ تو کیسی خوشے خاطر خواہ اُس سے ہوتے ہین اور جو دانہ ہر میوہ کا زمین مین دباتے اور دفن کرتے ہین پھر دیکھو کیسی شاخین سر نکالتی اور اُٹھاتی ہین اور بالا کو رجوع کرتی ہین غرض جملہ نعمتین آسمان سے خاک تک جو کچھ ہین سب نیچے آنے سے غذا جان پاک کی ہوتی ہین پس یہ نعمتین بسبب تواضع ہی کے کہ پستی اختیار کی اور بالا سے نیچے آئین آدمی حی و دلیر کی جز بنین اور ہر چند یہ سب جماد و بیجان تھین آدمی کی صفات پاکے خوش خوش عرش کیطرف اُڑتی ہین اور اُس جہان کیطرف کہ جہان سے ابتدا ہم زندہ ہو کے آئے تھے اے عالم ارواح اور پھر اس پستی سے اُسی عالم بالا کو چلے اب سارے اجزا اس جہان کے خواہ متحرک ہین اے جاندار خواہ ساکن یعنے جماد سب اس کلام سے ناطق ہین کہ انا الیہ راجعون ہم طرف اُسیکے لوٹنے والے ہین اور جو اجزا اُسکے نہان ہین مثل فرشتون وغیرہ کے اُنکے ذکر و تسبیحون نے شور و غلغلہ آسمان مین ڈال رکھا ہی اب پھر مجملاً روستائی و شہری کا ذکر بطور مثال بیان حکم قضا مین فرماتے ہین دیکھو قضا ایسی زبردست چیز ہی کہ جب اُسنے اپنی نیرنگیان ظاہر کین ادنی روستائی نے ایسے شہری کو مات کیا کہ وہ خواجہ لاکھون حزم رکھتا تھا باوصف اسکے اُسکا مات ہوا اور اُس سفر سے معرض آفات مین پڑا گو اُسکو اپنے ثبات پر اعتماد تھا اور مثل پہاڑ کے مستقل تھا مگر ذرا سا سیل اُسکو بہا لیگیا حقیقت یہ ہی کہ جب قضا آسمان سے سر نکالتی ہی سارے عقلمند اندھے بہرے ہو جاتے ہین مچھلیان دریا سے باہر نکل آتی ہین پرندون کو دام عاجز کرکے دبا لیتے ہین یہانتک کہ پری و دیو بھی کہ بڑے زبردست مخلوق ہین شیشہ مین مقید ہوتے ہین بلکہ ہاروت جیسا فرشتہ بابل کو خود قید ہونے

جاتا ہی ہان جو کوئی قضا سے قضا ہی مین بھاگیگا اور اسکی پناہ اُسی سے چاہی۔ اُسکا خون کسی تربیع نے نہ بہایا واضح ہو کہ منجمین کے نزدیک سیارات کی نظرین ہین تثلیث تربیع تسدیس اور انمین بعض دوستی کی ہین بعض دشمنی کی۔ یہ نظر تربیع دشمنی کی ہی مثلاً ایک شخص کا ستارہ ایک برج مین ہی اور دوسرے کا بفاصلہ تین برجون کے کہ چہارم حصہ فلک کا ہو بارہ حصون سے کہ ہر ایک حصہ کو ایک برج ٹھہرایا ہی اُس شخص کو اس سے دشمنی ہوگی یہی نظر تربیع کی ہی پس سوا اسکے کہ قضا سے قضا مین بھاگے اور کوئی حیلہ اس سے تجھکو چھڑا نہین سکتا

قصہ اصحاب ضروان کا اور حیلہ کرنا انکا تو بیر حمت باغ کے فقیرونکو قطاف کرین

قولہ قصہ اصحاب ضروان خواندہ + پس چرا در حیلہ جوئی ماندہ + حیلہ میکردند کژدم نیش چند + کہ برند از روزی درویش چند + شب ہمہ شب می سگالیدند بکر + روی در رو کردہ چندین عمرو بکر + می سگالیدند سرہا این بدان + تا نباید کہ خدا دریابد آن + باگِل اندایندہ اسگالید گل + دستکاری میکند پنہان ز دل + کیف لا یعلم ہواک من خلق + ان فی نجواک صدق ام ملق + کیف یغفل عن ظعین رغدا + من یعاین این مثواہ غدا + اینما قد ہبطا او صعدا + قد تولاہ و احصی عددا + خفیہ میکردند اسرار از خدا + آن سگان جاہل از جہل و عما + المعنی ضروان نام وہ ہے قطاف بکسر وقت میوہ چیدن و چیدن انگور فرماتے ہین تو نے قصہ اصحاب ضروان کا پڑھا ہی پھر تو حیلہ جوئی مین کیون پڑا ہی اور وہ یہ کہ چند کژدم نیش حیلہ کرتے تھے کہ چند درویشون کی جو روزی ہی اسمین سے کچھ حاصل کرین رات کو رات بھر یہی مکر سوچتے تھے اور چند عمرو و بکر رو در رو ہو کے بیٹھتے تھے اور یہ بد ایسا چھپا کے مشورہ کرتے تھے کہ ایسا نہو خدا کو یہ معلوم ہو جائے اب مقولات مولانا رحمہ کے ہین فرماتے ہین دیکھو عجب حال ہی کہ مٹی کمہار سے اپنا حال چھپاتی ہی اور ہاتھ دل سے چھپا کے کام کرنا چاہتا ہی معنی اشعار عربی کے کیسے نہین جانیگا تیری خواہش کو وہ کہ جسنے تجھکو پیدا کیا کہ بیشک تیرے مشورے مین صدق ہی یا فریب اور کیسے غافل ہوگا مسافر سفرون فراخ کا اس معائنہ سے کہ اچھا آرامگاہ کل کو کہان ملیگا وہ جگہین کہ جہان اُترا ہی اور جہان سے صعود کیا ہی بیشک وہ اُسکا متولی ہو گیا ہی اور وہ شمار کے احصا و شمار مین ہین پس یہ جاہل اندھے بھی اپنے اسرار خدا سے چھپاتے تھے الخلاف شرح بحر العلوم مین دستکاری کو ملا کے لکھا ہی مگر میری دانست مین جو معنی مین سمجھا ہون اگر وہ ہین تو الگ الگ ہونا چاہیے کہ شبہہ دستکاری یای معروف کا پیدا نہو ورنہ وہ جانین اور اُنکے معنی قولہ گوش کن الکنو ان حدیث خواجہ را + کو سپردہ چون شد و دیدا و جزا + گوش را الکنون ز غفلت پاک کن + استماع ہجر آن غمناک کن + تا چہا دید از بلا و از عنا + در رہ وہ چون شد از شر او جدا + آن زکاتی دان کہ غمگین را دہی + گوش را چون پیش دستانش نہی

بشنوی غمهای رنجوران دل ٭ فاقهٔ جان شریف از آب وگل ٭ خانهٔ پر دود دارد پر فنی ٭ مر ورا بگشا ز اصغا
روزنی ٭ گوش تو او را چو راه دم شود ٭ دود تلخ از خانهٔ او کم شود ٭ غمگساری کن تو با ما ای روی ٭ که بسوی رب
اعلی میروی ٭ این تردد حبس و زندانی بود ٭ کو نه بگذارد که جان سوئی رود ٭ این بدانسو وان بدین سو می کشد ٭
هر کسی گوید منم راه رشد ٭ این تردد عقبهٔ راه حق است ٭ ای خنک آنرا که پایش مطلق است ٭ بی تردد میرود
بر راه راست ٭ ره نمیدانی بجو گامش کجاست ٭ گام آهو را بگیر و رو معاف ٭ تا رسی از گام آهو تا بناف ٭ زین
روش بر اوج انور میروی ٭ ای برادر گر بر آذر میروی ٭ نی ز دریا ترس و نی از موج و کف ٭ چون شنیدی تو خطاب
لاتخف ٭ لاتخف دان چونکه خوفت داد حق ٭ نان فرستد چون فرستادت طبق ٭ خوف آنکس راکه او را خوف نیست
غصه آنکس راکش اینجا طوف نیست ٭ المعنی صغا بالکسر سننا روی سیراب و تازه عقبه راه دشوار و کوهای
سخت گذار مجازاً امر عظیم آذر بدال مہملہ و ذال معجمہ ہر دو بمعنی آتش طوف کسی چیز کے گرد پھرنا فرماتے ہین کہ اپنے کر
خواجہ کا سن کہ وہ کیسے کانون کی طرف گیا اور کیا بدلہ وہان جانے کا اُسنے پایا آپ اپنے کانون کو
غفلت سے پاک کر ڈال اور اُس غمناک کے ہجر کا حال سن کہ اُسنے اپنے شہر سے جدا ہو کے کیسی بلائین
اور کیسے رنج راہ مین دیکھے اُس سننے کو ایک زکوٰۃ وصدقہ جان جو غمگین کو دیتا ہی کہ جب اُسکی داستان
کان لگا کے سنتا ہی جیسا کہ حدیث مین ہی استماع کلام المحزون صدقة سننا کلام غمگین کا صدقہ ہی کہ جس سے
اُسکا غم غلط ہوتا ہی گویا اپنی غمی سے اُسکو بھی حصہ دیتا ہی پس ضرور ہی کہ جو لوگ رنجور دل ہین اور اُنکی جان
شریف نے آب وگل کے سبب جیسی جیسی فاقہ کشیان کی ہین کہ مراد تن پروری سے ہی اُنکے غم اچھی طرح سن
فاقہ کشی جان کی باعتبار اسکے کہ قوت جان کا فکر و ذکر الٰہی ہی پس تن پرور ہی ہین یہ کہان جو لوگ پر فن
ہین اُنکا خانہ پر دود ہی تو اُسکے لیے اپنے صغا سے ایک روزن اُسمین کھولدے تا تیرے کان سے اُس
دود کو راہ دم کی ملجاے اور وہ دود تلخ جو اُسکے گھر مین گھُٹا ہوا ہی کم ہو جاے یعنے غم اُسکا بہل جاے
آپ فرماتے ہین اے وہ شخص کہ تو تر و تازہ اور سیراب ہی اور طرف رب اعلیٰ کے جاتا ہی ہمارے ساتھ
غمگساری کر کہ ہم تردد مین پھنسے ہین جو بحقیقت ایک حبس و زندان ہی نہین چھوڑتا کہ جان ایک سو ہو جاے
یہ یعنے جان تو اُدھر کو کھینچتی ہی اور یہ یعنی تردد اِدھر کھینچتا ہی اور ہر ایک کا قول یہ کہ رشد مین ہون واقعی یہ
تردد بڑے عذاب کی چیز راہ حق مین ہی پس کیسی خوشی و خنکی اُسکو ہی جسکا پانون بند تردد سے بے قید ہی
کہ بے تردد راہ راست پر چلا جاتا ہی اگر راہ نہین جانتا ہی تو اِس راہ کے چلنے والون کے قدم ڈھونڈھ
کہ وہ کہان ہین کسلیے کہ نافہ کا طالب آہو کے قدم کا کھوج پکڑ لیتا ہی اور اُنھین کھوج قدم سے
ناف تک پہونچ جاتا ہی تو بھی اُنکے قدم تلاش کر کہ اس روش سے دیکھ چرخ انور پر پہونچا جاتا ہی

دریا کے جھاگون سے نہ ڈرے نہ موج سے ورنہ دریا سے پھر بھی چلا جائیگا تو آگ پر بھی چلا جائیگا اگر چاہیگا اور اسی روش سے ای برادر
اسوقت مین تو خطاب لاتخف کا سُن لیگا اور لاتخف کیا ہی وہ خوف اپنا جو حق نے تجھکو بخشا ہی کسواسطے کہ
جب طباق تجھکو دیا ہی تو روٹی بھی ضرور دیگا خوف تو اُسکو ہی کہ جسکو خوف حق کا نہیں ہی اور رنج اُسکو ہی جسنے
یہان طوف اسکا نہین کیا الخلاف شرح بحر العلوم مین نان کو نان بے نون کے لکھا ہی

روان ہونا خواجہ کا گانوٗن کو مہمانی مین

قوله خواجہ درکار آمد و تجہیز ساخت ٭ مرغ عزمش سوی دہ اشتاب تاخت ٭ اہل و فرزندان سفر را ساختند ٭
رخت را برگاو عزم انداختند ٭ شادمانان و شتابان سوی دہ ٭ کہ بری خوردیم از دہ مژدہ دہ ٭ مقصد ما را چراگاہ
خوش ست ٭ یار ما آنجا کریم و دلکش ست ٭ با ہزاران آرزو ما خواندہ است ٭ بہر ما غرس کرم بنشاندہ است ٭
ما ذخیرہ دہ زمستان دراز ٭ از بر او سوی شہر آریم باز ٭ بلکہ باغ ایثار راہ ما کند ٭ درمیان جان خودمان جا کند ٭
عجلوا اصحابنا کی تربحوا ٭ عقل میگفت از درون لا تفرحوا ٭ من رباح اللہ کونوا رابحین ٭ ان ربی لا یحب الفرحین ٭
افرحوا ہونا بما آتاکموا ٭ کل آت مشغل الہاکموا ٭ شاد از وی شو مشو از غیر وی ٭ کو بہار ست و دگرہا ماہ دی ٭
ہر چہ غیر اوست استدراج تست ٭ گرچہ تخت و ملک تست و تاج تست ٭ شاد از غم شو کہ غم دام لقاست ٭ اندرین
رہ سوی پستی ارتقاست ٭ غم یکی گنجست و رنج تو چو کان ٭ لیک کی در گیرد این در کودکان ٭ المعنی غرس بالفتح
درخت لگانا اور درخت لگایا ہوا استدراج خرق عادت کہ کافر سے ظاہر ہوا اور جو ولی سے ظاہر ہو کرامت
ہی اور نبی سے ظاہر ہو معجزہ ہی تجہیز درستی سامان عروس و مردہ فرماتے ہین کہ خواجہ کام سفر مین مشغول ہوا
اور درستی اسباب کی کی اب مرغ اُسکے عزم کا گانون کیطرف تیزی سے اُڑا آور جو اُسکے اہل و فرزند تھے
اُنھون نے بھی اسباب گاو ارادہ پر لادا خوش خوش دوڑتے ہوے گانوٗن کیطرف جاتے تھے کہ اب ہمنے
مژدہ دہ دہ سے جو وہی روستائی ہی پھل کھایا اور متمتع ہوے ہمارے مقصد کو اچھی چراگاہ ملی ہی خوب دل سے
چریگا اسلیے کہ وہان ہمارا ایک یار کریم و دلکش ہی جسنے ہمکو ہزارون آرزوون سے بلایا ہی اور ہمارے
واسطے درخت کرم کا لگایا ہی ہم خوب ذخیرے اس زمستان دراز کے گانوٗن کے منجملہ اشیاے دہ کے
اُسکے پاس سے شہر کو لائینگے بلکہ وہ باغ اپنا ہماری راہ مین ایثار کردیگا کہ جو ہمارا جی چاہے سو کرین
اور اپنی جان مین ہماری جگہ بنائیگا معانی اشعار عربی جلدی کرو ای ہمارے ساتھیو تا نفع پاؤ اور
عقل اندر سے کہہ رہی تھی لا تفرحوا یعنے خوش مت ہو اللہ کے نفع سے نفع یاب ہو بیشک میرا رب خوش
ہونے والون کا دوست نہیں ہی خوش ہوا س پر جو تمکو آسان ملی جاتی ہی اور ہر چیز آنے والی جو تمکو
شغل مین ڈالے وہ لہو و بیہودہ ہی تمھارے لیے تو اُسکے دیے ہوے سے شاد ہو غیر سے امید کرکے

شاد مت ہو کسواسطے کہ بہار وہی ہے اور سب خزان ہین جو کچھ سوا اُسکے ہے سب استدراج تیرے حق مین ہے اور بے اعتبار ہے جیسے کافر کا خرق عادت خواہ تخت خواہ ملک خواہ تاج تو تو غم سے خوش ہو کسواسطے کہ غم دام بقا کا ہے یہ بقا کو پہچانتا ہے اسلیے کہ اس راہ مین جو پستی ہے وہی بلندی ہے اور بلندی پستی غم تیرے واسطے گنج ہے اور رنج مثل کان کے لیکن یہ بات لڑکون مین کب اثر کرتی ہے **قولہ** کودکان چون نام بازی بشنوند + جملہ باخر گور ہم تگ میشوند + ای خران کور آن سو دامہاست + در کمین این سوی خون آشامہاست + تیرہا پران شدہ لیکن کمان + گشت پنہان از دو چشم مردمان + تیرہا پران کمان پنہان و غیب + بر جوانی میرسد صد تیر شیب + گام در صحرای دل باید نہاد + زانکہ در صحرای گل نبود گشاد + امین آباد ست دل ای مردمان + حصن محکم موضع امن و امان + گلشن خرم بجام دوستان + چشمہا و گلستان در گلستان + عج الی القلب و سر یا ساریہ + فیہ اسمار و عین جاریہ + دہ مرو دہ مرد را احمق کند + عقل را بی نور و بیرونق کند + خواجہ پندارد کہ روزی دہ دہد + این بیند اینکہ روزی دہ دہد + قول پیغمبر شنو ای مجتبے + گور عقل آمد وطن در روستا + **المعنی** فرماتے ہین کیسے لڑکون کے دل مین اثر کرے انکا تو حال یہ ہے کہ جبوقت کسی بازی کا نام سنتے ہین تو جملہ ہمقدم گورخر کے ہو جاتے ہین ایسے ادھر کو دوڑتے ہین آپ فرماتے ہین کہ ای خرامان کور جدھر تو جاتا ہے اُدھر بہت جال لگے ہوئے ہین اور اسکی کمین مین بڑے بڑے خون آشام ہین تیر حکم الٰہی کے تو اُڑ رہے ہین اور کمان اوگون کی آنکھون کو نہین سوجھتی پھر کہتے ہین تیر اُڑ رہے ہین اور کمان پوشیدہ اور غیب مین ہے دیکھ لے تیری جوانی ہے پر سیکڑون تیر بڑھاپے کے لگتے ہین اور کیا حال ہوتا ہے پس ان سب جھگڑون کو چھوڑ اور قدم صحرای دل مین کہ اس سبب سے کہ صحرای گل مین کشادہ و فرحت دل کی نہ پائیگا ای لوگو یہ دل تمھارا بڑا امین آباد ہے اور بڑا مضبوط قلعہ اور جای امن و امان اور موافق مقصد دوستون کے ایک گلشن تر و تازہ جسمین چشمے ہین اور گلستان در گلستان معنی شعر عربیہ مَیل کر طرف دل کے اور سیر کر ای سیر کرنے والے کہ اسمین درخت ہین اور چشمے جاری گانون کو مت جا گانون آدمی کو احمق کر دیتا ہے اور عقل کو بے نور و بے رونق خواجہ جانتا ہے کہ روزی گانون دیتا ہے اور یہ نہین جانتا کہ روزی روزی دینے والا دیتا ہے آپ برگزیدہ حضرت نے بھی تو فرمایا ہے اُنکا قول تو سن کہ جو کور عقل کا ہے اُسکا وطن گانون ہے چنانچہ حدیث ہے من سکن فی القری یوما یحمق شہرا ومن سکن فی القری شہرا یحمق دہرا جو کوئی رہا گانون مین ایکدن احمق ہو جاتا ہے ایک مہینہ کو اور جو ایک مہینہ گانون مین رہا احمق ہو جاتا ہے ایک زمانہ کو اور دوسری حدیث ہے علیکم بالمدن والجارث و علیکم بالطریق ولو دارت و علیکم بالنبار ولو جارت لازم ہے تمکو توطن شہر کا اگرچہ وہان کے لوگ تم پر ظلم کرین اور لازم ہے تمکو اختیار کرنا راہ کا اگرچہ پھیر پڑے اور لازم ہے تمکو نکلنا مکبسے اگرچہ تم پر ظلم کرے **قولہ** ہر کہ روزی باشد اندر روستا تا بماہی عقل او نابد بجا +

تا بماہے احمقی در دہی بود + از حشیش دہ جز اینجا چہ رود + وانکہ ماہے باشد اندر روستا + روزگارے باشدش جہل و عما +
دہ چہ باشد شیخ واصل ناشدہ + دست در تقلید و حجت زدہ + پیش شہر عقل کلی این حواس + چون خران چشم بستہ در خراس +
این رہا کن صورت افسانہ گیر + ہل تو دُردانہ تو گندم دانہ گیر + گر بدُر رہ نیست ہین بر می ستان + گر بآنسو نیست رہ اینسو بران +
ظاہرش گیر ارچہ ظاہر کژ بود + عاقبت ظاہر سوی باطن رود + اول ہر آدمی خود صورتست + بعد ازان جان کو جمال سیرتست +
اول ہر میوہ جز صورت کی است + بعد ازان لذت کہ معنی ویست + اولا خرگاہ سازند و خرند + ترک را زان پس بمہمان آورند +
صورتت خرگاہ دان معنیست ترک + معنیت ملاح دان صورت چو فلک + بہر حق این را رہا کن یک نفس +
تا خر خواجہ بجنباند جرس + المعنی خراس گدھون کی چکّی پہلے تین شعر ترجمہ پہلی حدیث کے ہین جسکے معنی مسطور ہوچکے
اب فرماتے ہین جب گانون کی کیفیت حدیث سے ثابت ہی تو تقلید بھی تو مقابل تحقیق کے ایک گانون کیطرح ہی
پس ویسے حال اُس شیخ پر جو واصل نہین ہی اور تقلید و حجت کو پکڑے ہوئے ہی کہ اُسکے حواس سامنے شہر اُس شخص کے کہ عقل کلی ہی
ایسے ہین جیسے خراس کا گدھا چشم بستہ اب فرماتے ہین کہ یہ باتین معنی کی چھوڑ اور جو باتین جہان ہین افسانہ ہوری
ہین اُنکو اختیار کر اور دُر دانہ کو چھوڑ دے گندم دانہ ہی لیلے اگر تجھکو دُر خالص پر راہ نہین ہی گیہون ہی
لیے جا ہر با بعض گندم اور اگر اُس طرف کو کوئی صورت نہین ہی اسیطرف ہانکے جا تو اُسکے ظاہر ہی کو دیکھ
اگرچہ ظاہر کج خیز ہی اسلیے کہ انجام کو ظاہر بھی باطن ہی طرف جاتا ہی غور کر اول آدمی کا یعنے ابتدا ابھی صورت
تو ہی بعد اسکے جان ہی جو جمال سیرت ہی اور سن اول ہر میوہ کا سواے صورت کے کیا ہی پھر لذت صورت کی
بعد ہی جو اُسکی معنی ہی پہلے خیمہ بناتے خریدتے ہین پھر عشق کہ مہمانی مین بلاتے ہین تیری بھی صورت ایک خرگاہ ہی
اور معنی ترک پھر کہتے ہین معنی ملاح ہی اور صورت فلک ایک کشتی آیندہ شعر گریز کا ہی کہ واسطے حق کے اسے ایکدم کو
چھوڑ تو گدھا خواجہ کا اپنا گھنٹہ بجائے یعنے وہ روانہ ہوئے الخلاصہ شرح بحر العلوم مین گریز کو بذر لکھا ہی
اور جانے بر کو کیا سمجھے ہین

جانا خواجہ اور اُسکی قوم کا گانون کو

قولہ خواجہ و بچگان جہاز ساختند + بر ستوران جانب دہ تاختند + شادمانہ سوی صحرا راندند + سافروا کی
تغنموا بر خواندند + کز سفرہا ماہ کیخسرو شود + بی سفرہا ماہ کی خسرو شود + از سفر بیدق شود فرزین راد + وز سفر یابید
یوسف صد مراد + روز روی از آفتابی سوختند + شب ز اختر راہ می آموختند + خوب گشتہ پیش ایشان راہ زشت +
از نشاط دہ شدہ رہ چون بہشت + تلخ از شیرین لبان خوش میشود + خار از گلزار دلکش میشود + حنظل از معشوق
خرما میشود + خانہ از ہمخانہ صحرا میشود + ای بسا از نازنینان خارکش + بر امید گلعذار ماہوش + ای بسا حمال
گشتہ پشت ریش + از بلای دلبر مہ روی خویش + کردہ آہنگر جمال خود سیاہ + تا کہ شب آید ببوسد روی ماہ +

خواجہ تا شب بر دکان چارمیخ + زانکہ سروی در دلش کردست بیخ + تاجری دریا و خشکی میرود + آن بمہر خانہ شینی
میرود + ہر کرا با مردہ سودائے بود + بر امید زندہ سیمائے بود + آن دروگر روی آوردہ بچوب + بر امید خدمت مہر روئے
خوب + بر امید زندہ کن اجتہاد + کو نگردد بعد روزی دو جماد + **المعنی** جہاز بکلی اسباب عروس درست و سفر یعنی خواجہ
اور اُسکے بچون نے اسباب سفر کا درست کیا اور بار برداریون پر لادا اور گانوکن کی طرف چلے خوش خوش صحرا
کی طرف چلے اور سافروا کی تغنموا پڑھا یہ وہ کلمے ہین کہ سفر کے جلنے کے وقت پڑھتے ہین اور صحیح ابھی یاد
کرتے ہین یعنے سفر کرو صحت پاؤ اور غنیمت کرو سفر کی برکتون کو اسواسطے کہ سفر سے بندہ کنیجر ہو جاتا ہی جو بادشاہ
عظیم الشان تھا اوکو دیکھو بے سفر کے کب خوشرو ہوتا ہی بعد طی منازل کے جمال پاتا ہی پیادہ شطرنج کا بھی سفر ہی
سے فرزین ہوتا ہی یوسف کو خیال کرو انھون نے بھی سیکڑون مرادین سفر سے پائین پھر بیان خواجہ کا ہی کہ جب تمین
تو منھ آفتاب سے جلتے تھے چلتے نہین تھے رات کو تارون کی پہچان پر راہ چلتے تھے مارے خوشی کے
وہ راہ بدانپر نہایت خوب تھی گانون کی خوشی سے مثل بہشت کے ہو رہی تھی جیسے تلخ چیز شیرین لبون سے میٹھی
ہو جاتی ہی اور خار گلزار کے سبب سے دلکش ہوتا ہی تنقل معشوق کے ہاتھ سے خرما ہو جاتا ہی اور اگر صحرا
مین ہوا اور گھانہ موجود ہی تو صحرا خانہ ہو جاتا ہی بہت ایسے نازنینون سے ہو گئے کہ وہ کسی گلعذار ماہ وش کی خاطر
خار کش ہوئے ہین اور بہت حمال اپنے دلبر مہرو کی بلائین بہشت ریش ہوئے ہین کہ مراد زوجہ سے ہی غور کرو
آہنگر کو کیسا اپنے جمال کو سیاہ کرتا ہی تا شب ہوا اور اپنے ماہ کا منھ چومون کہ ماہ اُسکی عورت ہی اور کسی خواجہ کا ندا
کو دیکھو کیسا مقید ہو گئے کہ گویا چارمیخ کر دیا دکان پر رات تک جمتا ہی یہی سبب تو ہی کہ اُسکے دل مین ایک سرو نے
کہ زن ہی جڑ پکڑی ہی تاجر کو خیال کرو تری و خشکی مین دوڑتا پھرتا ہی وہ بھی ایک خانہ نشین کی محبت ہی آب
فرماتے ہین جس کسیکو کسی مردہ سے عشق و سودا ہوتا ہی وہ اُسکو زندہ سیما جانکے عشق کرتا ہی مردہ اس سبب سے کہا
کہ ساری مخلوق فانی و مردہ ہی گو بظاہر زندہ سیما ہین منجملہ ان سب کے بڑھئی ہی کہ لکڑی کی طرف منھ
جھکائے ہوئے ہی وہ بھی بامید خدمت کسی مہرو خوب کے مشغول ہی آن اشعار سے ایسا معلوم ہوتا ہی
کہ خواجہ کی زن زیادہ اس سفر کی مصر ہوئی ہی بہر حال فرماتے ہین کہ تو ان مردون کی امید پر کوشش و
محنت مت کر اپنی زندہ کی امید پر کر کہ وہ دو ہی دن مین جماد نہو جائے دائم و قائم ہے **الخلاصہ**
شرح بحر العلوم مین سرو سے کو بصورت سروی لکھا ہی معنی اشعار کے لکھے نہین تا معلوم ہو کہ کیسا سمجھے
قولہ ہین بکن مونس خسے را از خسی + عاریت باشد در آن مونسی + انس تو با مادر و بابا کجاست + گر بجز حق
مونسانت را وفاست + انس تو با دایہ و لالا چہ شد + گر کسی شاید بغیر حق عضد + انس تو با شیر و با پستان نماند +
نفرت تو از دبیرستان نماند + آن شعاعی بود بر دیوارشان + جانب خورشید وارفت آن نشان + بر ہر آنچیزی کہ افتد آن شعاع +

تو بران ہم عاشقی آی ای شجاع + عشق تو بہر چہ آن موجود بود + آن ز وصف حق بزر اندود بود + چون زری
با اصل رفت و مس باند + از زری خویشتن مفلس بماند + طبع سیر آمد طلاق او بخواند + پشت بروی کرد و دست از وی
فشاند + از زر اندوده صفاتش پا بکش + از جہالت قلب را کم گوی خوش + کان خوشی در قلبہا عاریتی ست +
زیر زینت مایۂ بی زینتی ست + زر ز روی قلب در کان میرود + سوی آن کان رو تو ہم کان میرود + نور از دیوار
تا خور میرود + تو بدان خور رو کہ در خور میرود + زین سپس بستان تو آب از آسمان + چون ندیدی تو وفا در ناودان
معدن دنبہ نباشد دام گرگ + کی شناسد معدن آن گرگ سترگ + در گمان بردند بستہ در گرہ + می شتابیدند
مغروران بدہ + ہمچنین خندان رقصان میشدند + سوی آن دولاب چرخی میزدند + چون ہمی دیدند مرغی می پرید
جانب دہ صبر جامہ میدرید + ہر نسیمی کز سوی دہ می وزید + گوئیا روح روان می پرورید + ہر کہ می آمد ز دہ او
سوی او + بوسہ میدادند خوش بر روی او + کہ تو روی یار ما را دیدہ + پس تو جان جان ما را دیدہ + المعنی تنبیہ
سابق فرماتے ہین خبردار کسی ناچیز کو مونس مت بنا کہ برا نا چیز پن ہی کسواسطے کہ وہ صفت اسمین جسکے سبب سے
تو مونس بناتا ہی عاریتی ہی نہ اسکی اپنی یہ سب بیوفا ہین سوائے حق کے پھر بیوفاؤن سے انس کیا درست جا
خود اپنے ماں باپ ہی کو خیال کر کہ طفلی مین تجھکو اُنسے کیسا عشق و انس تھا اب وہ کہان پھر کتے ہین دایہ
دلالہ کیسے تجھکو مکر و تملق سے کھلاتی پلاتی تھی اسکو غور کر کہ اُس سے کیسا انس تھا وہ کیا ہوا جواب سوائے
حق کے کوئی قوت بازو ہونے کے لائق ہو اور بھی شیر و پستان سے کیسا انس تھا وہ کیون نہ ہا کہ تنبہ
جاننے سے جو نفرت تھی وہ کیا ہوئی یہ سب آفتاب حقیقی کی ایک شعاع تھی جو دیوار پر پڑنے سے دیوار کی دوسری
کیفیت ہو جاتی ہی ان سب پر بھی پڑی تھی ضرورۃً اب وہ نشان جب خورشید کے تھے اُسکی طرف چلے گئے
وہی دیوار کی دیوار رہگئی پس جس چیز پر وہ شعاع پڑ جاتی ہی تو بھی خاص اُسی کا عاشق ہو جاتا ہی اور نہین
جانتا کہ یہ جو موجود ہی جسپر مجھکو عشق ہی یہ وصف حق سے ملمع کیطرح زر اندود ہی جب زر اپنی اصل کیطرف
اُڑ گیا تانبا تھے تانبا رہگئے اور زر پینے سے مفلس ہو گئے اُسوقت مین تیری طبیعت نے سیر ہو کے اُسکو طلاق
دی اور اُسکی طرف پشت کر لی اور ترک کر دیا تجھکو چاہیے کہ تو اُس زر اندودہ صفات سے اُسکے پا کشیدہ
رہے اُسکی طرف قدم نہ بڑھائے جہالت سے کھوٹے کو اچھا نہ سمجھے اسلیے کہ کھوٹے مین جو اچھا پن
عاریتی ہی اور اُسکی زینت کے نیچے بے زینتی اُس سبب سے کہ جب زر اُسکے روئے قلب سے کان کو
جہان اُسکی اصل ہی جاتا ہی تو تو بھی اُسی کان کیطرف جہان وہ جاتا ہی کیون نہین جاتا نور دیوار سے
آفتاب مین جاتا ہی پھر تو بھی اسی آفتاب مین جا جسمین یہ نور جاتا ہی تجھکو لازم ہی کہ بعد اس سے آب
آسمان سے لے جب جان لیا کہ پرنالہ کے آب مین وفا نہین ہی آرب فرماتے ہین تیرا حال گرگ سترگ کا سا ہی

کہ وہ دنبہ کے معدن کو جو چلتی ہی نہین پہچانتا کہ اُسکے دام مین پھنستا ہو اور اُسکا لالچ اُسکو ہو صرف گوشت پوست
کو سمجھا ہی عمدہ شی کو نہین جانتا جیسے خواجہ اور اُسکے لوگ سب نے روستائی کی باتون کو زر گمان کر کے گرہ
مین باندھ لیا اور لبھیائے ہوے اُسکے گانون کو دوڑے جاتے تھے گویے خندان ناچتے چلے جاتے تھے
جیسے دولاب پر چرخی ناچتی ہی جب دیکھتے تھے کہ کوئی مرغ گانون کی طرف اُڑتا ہی تو اُنکا صبر اپنے کپڑے
پھاڑتا تھا اور جو نسیم گانون کی طرف سے چلتی تھی گویا اُنکی روح و روان کو پالتی تھی جو کوئی اُسکے گانون کی
طرف سے آتا تھا یہ خوش ہو کے اُسکے مُنھ کو چومتے تھے کہ تو نے ہمارے یار کے مُنھ کو دیکھا ہی بس تو نے
ہماری جان کی جان کو دیکھا ہی

قصہ محبت کرنا مجنون کا اُس کُتّے سے جو لیلی کے گھر رہتا تھا

قولہ ہمچو مجنون کو سگے را می نواخت + بوسہ اش میداد پیشش میگداخت + گرد او میگشت خاضع در طواف +
ہمچو حاجی گرد کعبہ بے گزاف + ہم سر و پایش ہمی بوسید و ناف + ہم جلاب و شکرش میداد صاف + بو الفضولے
گفت کای مجنون خام + اینچہ شید ست اینکہ می آری مدام + پوز سگ دائم پلیدی میخورد + مقعد خود را بہ لب
می استرد + عیبہای سگ بسی او می شمرد + عیب دان از غیبدان بوئی نبرد + گفت مجنون تو ہمہ نقشی و تن +
اندر آ بنگر تو از چشمان من + کاین طلسم بستہ مولیٰ ست این + پاسبان کوچۂ لیلیٰ ست این + ہمتش بین و دل و جان
شناخت + کو کجا بگزید و مسکن گاہ ساخت + او سگ فرخ رخ کہف منست + بلکہ او ہمدرد و ہم لہف منست +
آن سگے کہ گشت در کویش مقیم + خاک پایش بہ ز شیران عظیم + آن سگے کہ باشد اندر کوی او + من بشیران
کی دہم یک موی او + آنکہ شیران مر سگانش را غلام + گفتن امکان نیست خامش والسلام + گر ز صورت
بگذری ای دوستان + جنت ست و گلستان در گلستان + صورت خود چون شکستی سوختی + صورت کل را
شکست آموختی + بعد ازان ہر صورتی را بشکنی + ہمچو حیدر باب خیبر بر کنی + المعنی فرماتے ہین بس خواجہ کے
لوگون کا ایسا حال تھا جیسے مجنون کہ وہ کُتّے کو نوازتا تھا اور چومتا تھا اور اُسکے سامنے ایسا بعجز پیش آتا تھا
کہ گویا گلا جاتا ہی اور گرد اُسکے مثل طواف والون کے پھرتا تھا بڑے خضوع سے جیسے حاجی بے گزاف گرد
کعبہ کے پھرتے ہین اور ناف و سر و پا اُسکے چومتا تھا اور جلاب و شکر صاف اُسکے سامنے رکھتا تھا جلاب
ایک شربت کہ گلاب کے پھول قند مین جوش کر کے شیشون مین بھر رکھتے ہین اور وقت حاجت کام مین لاتے
ہین ایک بو الفضول نے کہا کہ ای کچے سڑی یہ کیا مکر ہی جو تو روز ظاہر کرتا ہی کُتّے کی پوزہ جو اُسکا دہن اور
گرد و نواح دہن ہی ہمیشہ پلیدی کھاتا ہی اور اپنی مقعد کو لب سے صاف کرتا ہی ایسے ہی کُتّے کے بہت سے
عیب شمار کیے لیکن یہ عیب دان مجنون غیب دان سے اور اُسکی چھپی رمز سے بو نہ لیگیا کہ وہ کیا سمجھے ہوے ہی

پس مجنون نے کہا کہ تو ایک نقش یعنے صورت انسانی اور جسم حیوانی ہی میری سی آنکھین پیدا کر اور اُسنے
دیکھ تو تجھے سوجھے کہ یہ کتا نہین ہی ایک طلسم بنا یا ہوا ایک مالک کا ہی جسمین گنج چھپا ہی کہ یہ پاسبان کوچہ
لیلی کا ہی اسکی ہمت اور دل وجان وشناخت کو دیکھ کہ اسنے کہان اپنا مسکن اور ٹھکانا کیا ہی کیسی عالی جگہ ہی
یہ کتا مبارک صورت اُس جگہ کا ہی جو میرا کہف وجاے پناہ ہی بلکہ میرا ہمدرد و ہمغم ہی وہ کتا کہ اُسکی گلی کا مقیم ہی
میرے نزدیک خاک پا اُسکی بڑے بڑے شیرون سے بہتر ہی اور وہ کتا جو اُسکی گلی کا ہی میں اُسکے ایک بال کو
عوض شیرون کے ہرگز نہ دون اور وہ شخص جسکے کتون کا شیر غلام ہو اُسکے بیان کا تو مقدور ہی نہین لہذا
اس بیان کو حضرت کر اب فرماتے ہین اے دوستو اگر صورت سے گذر جاؤ تو جنت ہی جنت اور گلستان در
گلستان ہی جب تو نے اپنی صورت توڑ دی اور پھونک دی تو جان لے کہ کل صورتون کا توڑنا سیکھ لیا
بعد اسکے ہر صورت کو توڑ دیگا اور مثل حیدر کے دروازہ خیبر کا اکھیڑ لیگا یعنے کیسی ہی مشکل ہو آسان کر لیگا
قولہ سغبہ صورت شد آن خواجہ سلیم + کو بدہ میشد بگفتار سقیم + سوی دام آن تملق شاد مان + ہمچو مرغے سوے
دانہ امتحان + از کرم دانست آن مرغ حریص + دانہ را با دام لیکن شد محیص + از کرم دانست مرغ آن دانہ را
نمایت حرص ست نی جود و عطا + مرغکان در طمع دانہ شادمان + سوی آن تزویر پران و دوان + گر زشادی
خواجہ آگاہت کنم + ترسم ای رہرو کہ بیگاہت کنم + مختصر کردم چو آمد دہ پدید + خود نبود آن دہ رہ دیگر گزید + قرب
ماہے دہ بدہ می تاختند + زانکہ راہ دہ نکو نشناختند + ہر کہ گیرد پیشہ بی اوستا + ریشخندے شد بشہر و روستا + ہر کہ
در رہ بی قلاوزی رود + ہر دو روزہ راہ صدسالہ شود + ہر کہ تازد سوی کعبہ بی دلیل + ہمچو این سرگشتگان
گردد ذلیل + زانکہ نادر باشد اندر خافقین + آدمی سر بر زند بی والدین + مال او یابد کہ کسبے می کند +
نادر آن باشد کہ بر گنجے زند + مصطفای تو کہ جسمش جان بود + تا کہ رحمٰن علم القرآن بود + اہل تن را جملہ
علم بالقلم + واسطہ افراشت در بذل و کرم + ہر حریصی ہست محروم ای پسر + چون حریصان تگ مرو
آہستہ تر + اندرین رہ رنجہا دیدند و تاب + چون عذاب مرغ خاکی اندر آب + سیر گشتہ از دہ و از روستا +
وز شکر ریز خیالان ناروستا + معنی سغبہ بالفتح فریفتہ محیص بفتح رستگاری و خلاصی پانا اور کسی چیز سے پھرنا
گزیدہ گزیدن سے اختیار کرنا چھانٹنا خافقین مشرق و مغرب فرماتے ہین ایسا فریفتہ صورت کا وہ خواجہ
سادہ دل ہوا کہ سقیم باتون مین اُسکے گانوئن کو گیا اور اُس دام تملق کیطرف ایسا گیا جیسے کوئی مرغ امتحانا
دانہ کیطرف جاتا ہی کہ گیا اور چونکہ اسکے ہٹ گیا پھر گیا پھر ہٹ گیا پس یہ مرغ جو امتحانا جاتا ہی اندھا دیوانہ
ہو کے نہین گرتا اُسپر خدا کا کرم ہی جسکے سبب سے گو حریص ہی لیکن جان گیا ہی کہ یہ دانہ مع دام کے ہی لاجرم پھنستا
نہین خلاص یافتہ ہی اور اسی کرم کی بدولت اُسنے اُس دانہ کو سمجھ لیا ہی کہ یہ دانہ نہین ہی غایت حرص کی ہی

نہ جود و عطا بس گیا اور پھنسا اور جو مرغ چھوٹے اور نا سمجھ ہین اُس دانہ کی لالچ مین خوش خوش اُس فریب کیطرف اُڑتے دوڑتے چلے جاتے ہین آپ فرماتے ہین کہ اگر خواجہ کی خوشی سے جیسی کہ اُسکو تھی تجھکو اے راہرو آگاہ کرون تو ڈرتا ہون کہ تیری راہ کھوٹی ہو کے بیوقت ہو جائیگا کہانتک سُنے گا اسلیے مختصر کر کے کہتا ہون کہ جب حیران سرگردان پھرتے پھرتے ایک گانوُن معلوم ہوا تو خود وہ گانوُن اُسکا نہ تھا ناچار دوسرا گانوُن اختیار کیا غرض ایک مہینے کے قریب تو گانوُن گانوُن پھرتے رہے اس سبب سے کہ اچھی طرح راہ اُس گانوُن کی جانتے نہ تھے بنابرین فرمایا کہ جو کوئی کوئی کام بے اُستاد کے اختیار کرتا ہے وہ شہر و روستا مین مسخرہ بنتا ہے یعنے شہری اور گنوار سب اُسپر تمسخر کرتے ہین اور جو کوئی کسی راہ کو بے رہبر کے چلتا ہے اگر دو دن کی ہو تو سو برس کی ہو جاتی ہے ایسا مارا مارا پھرتا ہے اگر کعبہ کی طرف بےدلیل جاتا ہے تو وہ بھی ان سرگشتون کے مثل ذلیل ہی ہوتا ہے اس سبب سے کہ مشرق سے مغرب تک کبھی کہین ایسا نہین ہوا کہ بدون ماں باپ کے کوئی آدمی پیدا ہوا ہو اگر کہو حضرت عیسیٰ تو اُنکی ماں جب بھی تھین جیسے آدمی مال بے کسب کے نہین پاتا اور اگر کہین خزانہ کسیکو ملجائے تو یہ نادر ہے اور نادر پر حکم نہین ہوتا بس ایسے ہی اگر تو امیدوار تعلیم خدا کا ہے تو کیسے ہو سکے تو مصطفےٰ تو نہین ہے کہ جنکا جسم بھی جان تھا اُنکو خدا نے قرآن تعلیم کیا ہے تو تو اہل تن ہے تیرے لیے علم بالقلم فرمایا اور تیری تعلیم مین قلم کو واسطہ کیا ہے تا تو لکھے پڑھے جب اُسکا بدل و کرم تجھپر ہوئے مرادان اشعار مثالیہ سے یہ ہے کہ وہ خواجہ بے راہ جانے اور بدون راہبر کے چلدیا کہ خدا پہونچا دیگا آخر سرگشتہ ہوا فرماتے ہین ای پسر حریص محروم ہوتا ہے بموجب الحریص محروم کے تو حریصون کی طرح دوڑ کے مت چل آہستہ چل غرض ان لوگون نے اُس راہ مین بڑے رنج و تاب دیکھے جیسے مرغ خشکی کا رہنے والا پانی مین پڑکے عذاب اُٹھاتا ہے ایسے ہی یہ لوگ بھی گانوُن اور گانوُن والے اور ایسی شکر ریزی یعنی اشک ریزی سے جو بے تہا دکھ اُٹھائے سیر ہوگئے شکر ریزی کے معنی گریہ شادی کے بھی ہین اور وہ شیرینی جو عروس و داماد کے سر پر وقت جلوہ و نکاح کے ڈالتے ہین کہ یہ سب معنی بھی مناسب محل کے ہین فتامل الخلاف شرح بحر العلوم مین مردو روزہ کو ہر اور نادر آن باشد کہ نادر با شمار لکھا ہے

پہونچنا خواجہ اور اُسکی قوم کا گانوُن روستائی مین

قولہ بعد ماہے چون رسیدند آن طرف + بیند اایشان ستوران بے علف + روستائی ہین کہ از بدنیتی + میکند بعد اللتیا واللتی + روی پنہان میکند زایشان بروز + تا سوی باغش نہ بکشایند پوز + آنچنان رو کہ ہمہ زرق و شرست + از مسلمانان نہان اولی ترست + روئہا باشد کہ دیوان چون مگس + بر سرش بنشستہ باشند چون حرس + چون ببینی روی او در تو فتند + یا ببین آن یا چو دیدی خوش مخند + در چنان روی خبیث عاصیہ +

گفت یزدان نسفعاً بالناصیه + چون بپرسیدند خانش یافتند + همچو خویشان سوی در بشتافتند + در فرو بستند
اہل خانه اش + خواجه شد زین کژروی دیوانه اش + لیک هنگام درشتی هم نبود + چون در افتادی بچه تیزی چه سود
بر درش ماندند ایشان پنج روز + شب بسر بارو روز خود خورشید سوز + نی زغفلت بود ماندن نی خری + بلکه بود از اضطرار
بیزری + بالئیمان بسته نیکان ز اضطرار + شیر مرداری خورد از جوع زار + او همی دیدش همی گفتش سلام + که فلانم من مرا
اینست نام + گفت باشد من چه دانم تو کئی + یا پلیدی یا قرین پاکئی + والهم در روز و شب اندر صنع هو + هیچگونه نیستم
پروای تو + از خودی خود ندارم هم خبر + نیست از هستی سرمویم اثر + هوش من از غیر حق آگاه نیست + در دل و
جانم بجز الله نیست + گفت اینک بار قیامت شد شبیه + تا برادر شد یفر من اخیه + شرح میکردش که من آنم که تو + لوتها
خوردی ز خوان من دو تو + فی فلان روزت خریدم آن متاع + کل سر جاوز الاثنین شاع + المعنی القصه بعد ایک
مہینے کے جب یہ اُس طرف پہونچے اس حال سے کہ یہ تو بھوکے اور ستورانکے بے علف آپ فرماتے ہین کہ
روستائی کو دیکھو کہ اُسنے بدنیتی سے بعد اُس جنان و چنین کے اُنکے ساتھ کیا کیا اُنکو دیکھ کے دم یہ اُسنے منھ
چھپالیا کہ ایسا نہو کہ میرے باغ مین گھسکے منھ کھولین اور سارا میوہ کھا جائین اب مقولہ مولانا رح کا ہے
اُسنے جو منھ چھپالیا خوب ہوا ایسا منھ جو بالکل زرق و شر ہو مسلمانون سے چھپا ہی اچھا بہت منھ ایسے ہین کہ
اُنپر شیطان مثل جرس و مگس کے بیٹھے ہین اور متعین ہین جیسا کہ فرمایا ومن یعش عن ذکر الرحمن نقیض له شیطاناً
فهو له قرینا جو شخص کہ روگردانی کرتا ہے ذکر رحمن سے اُسپر ہم متعین کرتے ہین ایک شیطان کہ وہ اُسکا قرین ہوتا ہے
اور فسق و عصیان کراتا ہے پس جب تو ایسے لوگون کا منھ دیکھتا ہے تو وہ مکھیان اُنکے منھ کی تجھکو بھی گھیر لیتی
ہین لہذا لازم ہے کہ یا تو ایسے منھ کو دیکھے ہی مت اور اگر دیکھ بھی لیا تو خوش مت ہو ایسے ہی منھ خبیث
عاصیه کو حق نے فرمایا ہے کلا لئن لم ینته لنسفعاً بالناصیة ناصیة کاذبة خاطئة اگر ابوجہل باز نہین آئیگا
تو ضرور ہم اُسکو اُسکی پیشانی کے بل جو پیشانی کاذبہ اور خاطیہ ہے کھینچ کے جہنم مین پہونچا دینگے پھر رجوع
طرف ذکر خواجہ کے ہے کہ جب گانون مین پہونچے اور روستا کا گھر پالگیا تو یہ سب لوگ اپنون کے مثل
اُسکے دروازے کیطرف بے تکلف دوڑے اُسکے گھر والون نے دروازہ بند کرلیا خواجہ یہ کجروی
دیکھ کے حیران ہوگیا لیکن کیا کرے سختی کرنے کا وقت نہ تھا اسلیے جب آدمی کنوئین مین گر پڑا تو
پھر تیزی تندی کیا چل سکتی ہے غرض پانچ روز اُسکے دروازے پر پڑے رہے اس حال سے کہ رات کا
جاڑا اور دن مین سوزش و تپش آفتاب کی اور یہ پڑا رہنا غفلت اور حماقت سے نہ تھا بلکہ مضطر تھے
اور بے زر وہ مثل کتی نہ پای رفتن نہ رای ماندن سچ ہے لئیمون کو نیک اضطرار مین گھیرتے ہین جیسے شیر
نہایت بھونک مین مردار کھاتا ہے خواجہ روستا کو دیکھتا تھا اور سلام کرتا تھا کہ مین فلان ہون اور فلان نام

نام میرا ہی کہا ہوگا میں نہیں جانتا تو کون ہی کوئی ماپید ہی یا پاک ہی مین صنع الٰہی اور اُسکے عشق مین دیوانہ ہو رہا ہون مجھکو ذرا بھی تیری پروا نہین ہی تو کون ہی مجھکو اپنی خودی سے خود خبر نہیں نہ مجھ مین میری ہستی کا کچھ اثر رہا ہی مجھکو سواے حق کے غیر کی آگاہی کا ہوش ہی نہین میرے دل و جان مین سواے اللہ کے اور کا گذر ہی نہین خواجہ نے کہا یہ وقت شاید قیامت کا مشابہ ہو گیا ہو بھائی بھائی سے بھاگنے لگا جیسا کہ فرمایا ہی یوم یفر المرء من اخیہ قیامت وہ دن ہی کہ آدمی اپنے بھائی سے بھاگیگا خواجہ بیان کرتا تھا کہ مین وہی تو ہون جسکی تو نے نعمتین دہر ادہر اسکے کھائی ہین مین نے فلان روز تیری وہ متاع خریدی اب تو وہ بھید کہ اسکے دل مین چھپے تھے ظاہر ہونے لگے قولہ نی تو بودی سالہا مہمان من + فی رسیدت بیکران احسان من + سر ہمہ ما شنید سنند خلق + شرم دار در و چو نعمت خوردہ حلق اوہمیگفتش چہ گوئی ترہات + نی ترا دانم نہ نام تو نجات + ہمچنین شب بود باران گرفت + کاسمان از بارشش شد در شگفت + چون رسید آن کار د اندر استخوان + حلقہ زد خواجہ کہ مہتر را بخوان + چون بصد الحاح آمد سوے در گفت آخر چیست ایجان پدر + گفت من آن حقہا بگذاشتم + ترک کردم انچہ می پنداشتم + پنج سالہ رنج دیدم پنج روز + جان مسکینم درین سرما و سوز + یک جفا از خویش و از یار و تبار + در گرانی ہست چون سیصد ہزار زانکہ دل ننہاد بر جور و جفاش + جانش خو گر بود با مہر و وفاش + ہر چہ بر مردم بلا و شدت ست + این یقین دان کز خلاف عادت ست + گفت ای خورشید مہرت در زوال + گر تو خونم ریختی کردم حلال + امشب باران بادہ گوشہ نیابی در قیامت توشہ + المعنی خواجہ کہتا تھا برسوں تو میرے یہان مہمان تھا اور میرا احسان بیکران تجھکو نہیں پہونچا ہماری محبت کے بھید کو مخلوق سنتی ہی اور تو نہین شرماتا حالانکہ جب حلق کسی کی نعمت کھاتا ہی تو صورت اسکی اُس سے شرماتی ہی روستائی اُس سے کہتا تھا کہ کیا بیہودہ بکتا ہی مین نہ تجھکو جانتا ہون نہ تیرے نام کو نہ مقام کو آلغرض ایسی ہی صورت رہی کہ ایک رات ایسے ابر و باران نے گھیرا کہ آسمان نے بھی اُسکی بارش سے تعجب کیا اور حیران ہوا جب اُس بارش کی چھری استخوان تک پہونچی اور اُسکو تاب نرہی تو حلقہ اُسکے در کا بجایا اور کہا مہتر کو بلا پھر سیکڑون الحاح کیے تو وہ دروازہ تک آیا اور پوچھا ای جان پدر آخر بتا تو کیا معاملہ ہی خواجہ نے کہا مین نے اپنے سب حق معاف کیے اور جو کچھ گمان کیے ہوے تھا سب ترک کیے یہ پانچ روز مجھپر ایسے گذرے گویا پانچ برس کہ میری جان مسکین اس سرما و سوز مین ہی یار و خویش و تبار کیطرف سے اگر ایک جفا ہوتی ہی تو وہ ایک جفا تین لاکھ سے بھی زیادہ گران ہوتی ہی اسواسطے کہ دل اُسکے جور و جفا پر نہین لگایا بلکہ جان خوگر اُسکی مہر و وفا کی ہی آدمی پر جو کچھ بلا و شدت سے واقع ہوتی ہی اُسکو خوب یقین سے جان لے کہ خلاف عادت ہی

ہوتی ہی حکیم کہا ای شخص ہرچند تو وہ ہی کہ خورشید تیری مہر کا زوال مین ہی بالفرض اگر تونے میرا خون بھی بہایا
تو مین نے تجھکو حلال کیا مگر اس مہینے کی رات مین تو ہمکو کوئی گوشہ کونہ بتا دے کہ خدا تجھکو قیامت مین توشہ
اور اجر دیگا قولہ گفت یک گوشہ ست آن باغبان + ہست اینجا گرگ را او پاسبان + در کفش تیر و کمان
از بہر گرگ + تا زند چون آید آن گرگ سترگ + گر تو آن خدمت کنی جا آن تست + ورنہ جای دیگری
فرمای جست + گفت صد خدمت کنم تو جای دہ + آن کمان و تیر در کفم بنہ + من نخسپم حارسی رز کنم
گر بر آرد گرگ سر تیرش زنم + بہر حق مگذارم ای شب ای دو دل + آب باران بر سر و در زیر گل + گوشہ خالی
شد و او با عیال + رفت آنجا جای تنگ و بی مجال + چون ملخ بر ہمدگر گشتہ سوار + از نہیب سیل اندر کنج غار
شب ہمہ شب جملہ گویان کای خدا + این سزای ما سزای ما سزا + این سزای آنکہ شد یار خسان + یا کسی کرد
از برای ناکسان + این سزای آنکہ اندر طمع خام + ترک گوید خدمت خاص کرام + خاک پاکان لیسی و دیوار
شان + بہتر از عام و زر و گلزارشان + بندہ یکمرد روشندل شوی + بہ کہ بر فرق سر شاہان روی + از ملوک خاک
جز بانگ دہل + تو نخواہی یافت ای پیک سبل + شہریان خود رہزنان نسبت بروح + روستائی کیست گیج و بی فتوح
این سزای آنکہ بی تدبیر عقل + بانگ غولی آمدش بگزید نقل + یعنی روستائی نے کہا کہ ایک گوشہ ہی کہ اُسمین
ایک باغبان رہتا ہی اور وہ ایک گرگ کا جو یہان آتا ہی پاسبان ہی تیر و کمان اُسکے ہاتھ مین رہتا ہی کہ اگر وہ
گرگ سترگ آئے تو اُسکو مارے پس اگر تو یہ خدمت کرے تو وہ جگہ تیرے واسطے ہی نہین تو اور کوئی جگہ
کہین ڈھونڈھیے خواجہ نے کہا ایک یہ خدمت کیا مین سو خدمتین کرونگا تو مجھے جگہ تو دے اور وہ تیر
و کمان میرے حوالہ کر مین رات بھر نہ سوؤنگا یہ رز کی رکھوالی کرونگا اور جو گرگ معلوم ہوگا اُسکو تیر سے
مارونگا خدا کے واسطے ای منافق دودل اس رات تو مجھے ایسے حال مین مت چھوڑ کہ سر پر پانی ہی اور
نیچے کیچڑ غرض وہ گوشہ خالی ہوا اور خواجہ عیال سمیت اُس تنگ جگہ بیمحل مین گیا اب یہ حال جیسے ٹڈی
غار مین تلے اوپر گھسی ہوتی ہین ایسے ہی یہ بھی اُس گوشہ تنگ مین ایک دوسرے پر اہلے کے خوف سے
سوار تھے رات بھر سب کے سب یہی کہتے رہے کہ ای خدا ہماری یہی سزا ہی اور تکرار بلحاظ مبالغہ یا یہ
سزا ہماری ہی جائے لائق ہی لائق ہی یہ سزا اُنھین ہم جیسے لوگون کی ہی جو یار ناچیزون کے ہین یا اہلیت
نا اہلون سے کرتے ہین یہ سزا اُنھین کی ہی جو طمع خام مین غیر کے خدمت خاص بزرگون کی ترک کرین
یہان سے مقولات مولانا رح کے ہین کہ اگر تو پاکون کی خاک دیوار چاٹے تو عام کے زر و گلزار سے بہتر ہی
اگر تو بندہ ایک مرد روشندل کا ہوئے تو اس سے بہت بہتر ہی کہ بادشاہون کے سر پر قدم رکھے
یہ بادشاہ جو خاک کے ہین اُنسے ای قاصد ابن اہون کے سوا بانگ نقارہ و دہل کے جو اندر خالی ہی

اور ظاہر شور پڑا اور کچھ حاصل نہین کریگا شہر والے تو خود ہیچ کے راہزن ہو رہے ہین اور لذائذ نفسانی ہین
ڈوبے ہوئے پھر روستائی احمق کیچ بے فتوح کیا چیز ہے یہ سزا اُسکی ہے جو بے تدبیر عقل کے بانگ غول کی
سنتے ہی اُسکی طرف چلدے ~~قولہ~~ چون پشیمانی ز دل شد تا شغاف + زین سپس سودی ندارد اعتراف + چون
پشیمان گشت از دل تا جگر + بعد ازان سودی ندارد آہ سرد + آن کمان و تیر اندر دست او + گرگ را
جویان ہمہ شب سو بسو + گرگ خود بروی مسلط چون شرر + گرگ جویان و ز گرگ او بیخبر + ہر پشہ ہر کیک چون
گرگ گشتہ + اندران ویرانہ شان زخمی زدہ + فرصت آن پشہ راندن ہم نبود + از نہیب حملۂ گرگ عنود
تا نباید گرگ آید ہین زیان + روستائی ریش خواجہ بر کند + اینچنین دندان گزان تا نیم شب + جان شان از تاب
می آمد بلب + ناگہان تمثال گرگ ہشتہ + سر بر آورد از فراز پشتہ + تیر را بگذاشت آن خواجہ ز دست + در زد
بر آن حیوان کہ تا افتاد پست + اندر افتادن ز حیوان باد جست + روستائی ہای کرد و کوفت دست
ناجوانمردا کہ خر کرہ منست + گفت نی این گرگ چون آہر منست + اندرو اشکال گرگی ظاہر ست + شکل او
از گرگی خود مخبر ست + گفت نی بادیکہ جست از فرج وی + می شناسم ہمچنان کاب از می + کشتۂ خرکرہ ام را در ربیع
کہ مبادا بسط ہرگز زانقباض + یعنی شناور پس پردۂ اندرون دل یعنی جب آواز غول پر چلا گیا آخر پشیمان
ہوگا اور پشیمانی بھی ایسی جو پردۂ درون دل تک پہونچی اُسوقت مین اقرار تا سمجھی کا کرنا کچھ فائدہ نہین کریگا
یا جب اپنے دل سے پشیمان ہوا کہ ہاے تو نے کیا کیا اور آہین کین تو وہ آہین کیا فائدہ دینگی پھر رجوع
ہی جانب خواجہ کے یعنی خواجہ تو کمان و تیر ہاتھ مین لیے تمام رات گرگ کی تلاش مین سو بسو پھرتا تھا اور
خود اُسپر گرگ مثل چنگاریون کے مسلط تھے اُسکو اُس گرگ کی تلاش مین اپنے گرگ سے کچھ خبر نہ تھی اور وہ یہ کہ
ہر پشہ اور ہر کیک مثل گرگ کے اس ویرانہ مین زخم لگاتا تھا خواجہ کو ہیبت حملۂ گرگ عنود سے فرصت پشہ
ہانکنے کی بھی نہ تھی تا ایسا نہو کہ گرگ سے کوئی صدمہ ظہور کرے اور روستا میری داڑھی اکھیڑ ڈالے غرض
کیک و پشہ کے ایسے دندان انپر تیز ہو رہے تھے جنکے سبب سے آدھی رات تک انکا یہ حال رہا کہ
جان انکی ناک سے لب پر آجاتی تھی جب آدھی رات گذری اُسی گرگ چھوٹے ہوئے کی تمثال نے کہ وہ گرگ
چھوٹا ہوا پشہ اور کیک ہین ایک پشتہ کی بلندی سے سر نکالا تمثال اُسکو مبالغہ کہا ہے کہ اصل گرگ یہی
کیک و پشے تھے جو انکو اُدھیڑ رہے تھے اور وہ تمثال ایک شبیہ اُسکی تھی نہ اصل دوسرے یہ کہ بحقیقت
وہ تمثال گرگ بھی بھی نہین پس خواجہ نے اُس تمثال کو دیکھکر تیر کمان سے چھوڑا کہ وہ حیوان تیر
لگتے ہی پست ہوکر خاک پر گر پڑا اور اُسی گرنے کے حال مین اُس سے ہوا نکلی یعنی گوز روستائی
نے اُسکا گوز سنکے ہاے کی اور اپنے ہاتھ کوٹنے لگا کہا اے ناجوانمرد یہ تو میرا خر کرہ تھا تو نے

جسکے تیر مارا کہا نہیں یہ گرگ آہو من تھا اسمین سور مین گرگی کی ظاہر ہین اور اُسکی وہ شکل ہی گرگی سے
خبر دے رہی ہے کہا نہیں وہ ہوا جو اُسکی فرج سے نکلی ہے ہین اُسکو خوب پہچانتا ہون جیسے پانی اور شراب
اپنی اپنی بو سے پہچانے جاتے ہین تو نے میرے کرہ خر کو باغ مین مار ڈالا خدا تجھکو کبھی تنگی سے کشادہ مین
نہ ڈالے الخلاف شرح بحر العلوم مین اغتراف کو اغتراف لکھا ہے غرفت سے بمعنی روے از چیزے
تافتن اور لغت مین بمعنی آب از کف خوردن کے ہے نہ ربودے تافتن کے نہ غروف لغت مین ملا اور وزن را
شریف مین بھی اغتراف آب از کف خوردن کے معنی مین آیا ہے جیسا کہ فرمایا الا من اغترف غرفۃ بیدہ کہ
یہ بھی دلیل از کف آب خوردن کی ہے نہ ربودن تافتن کی قولہ گفت نیکوتر تفحص کن شب ست + شخص ها در شب
زنا نظر محجب ست + شب غلط بنماید و مبدل بسے + دیدن شب صائب ندارد ہر کسے + ہم شب و ہم ابر و ہم باران
ژرف + این سہ تاریکی غلط آرد شگرف + گفت این بر من چو روز روشن ست + می شناسم باد خر کرہ منست
در میان بست باد آن باد را + می شناسم چون مسافر زاد را + خواجہ بر جست و بیامد با شگفت + روستائی را
گریبانش گرفت + کای ابلہ ارشد آوردہ + بنگ و افیون ہر دو باہم خوردہ + در سہ تاریکی شناسی باد خر +
چون ندانی مر مرا ای خیرہ سر + آنکہ داند نیم شب گوسالہ را + چون نداند ہمرہ دہ سالہ را + خویشتن را عارف
والہ کنی + خاک در چشم مروت میزنی + کہ مرا از خویش ہم آگاہ نیست + در دلم گنجائی جز اللہ نیست + آنچہ دی خوردم
از انم یاد نیست + این دل از غیر تحیر شاد نیست + عاقل و مجنون حقم یاد آر + در چنین بیخویشیم معذور دار + آنکہ
مردارے خورد یعنی نبید + شرع او را سوی معذوران کشید + مست و بنگی را طلاق و بیع نیست + ہمچو طفل ست او
معاف و معتفی ست + مستی کاید ز بوی شاہ فرد + صد خم می در سر و مغز آن کرد + پس برو تکلیف چون باشد روا
اسپ ساقط گشت و شد بی دست و پا + بار برگیرد چون آمد عرج + گفت حق لیس علی الاعرج حرج + بار کہ شد
در جہان خر کرہ را + در س کہ دہ یا رسی بو مرہ را + سوی خود اعمی شدم از حق بصیر + پس معافم از قلیل و از کثیر
لاف درویشی زنی و بیخودی + ہای و ہوی عاشقان ایزدی + کہ زمین را من ندانم ز آسمان + امتحانت کرد
غیرت امتحان + باد خر کرہ چنین رسوات کرد + ہستی نفی ترا اثبات کرد + اینچنین رسوا کند حق شید را + اینچنین گیرد
رمیدہ صید را + صد ہزاران امتحانست ای پدر + ہر کہ گوید من شدم سرہنگ در + گر نداند عامہ او را ز امتحان
پختگان راہ جویندش نشان + المعنی خواجہ نے کہا رات ہے اور رات مین اجسام اشیا کے ہوتے کچھ ہین اور
نظر کچھ آتے ہین دیکھنے والے کی نظر پر پردہ تاریکی کا ہوتا ہے تو غور کر کے دیکھ کہ گرگ ہے یا خر کرہ رات ایسی چیز ہے
کہ اسمین اکثر اشیا غلط اور بدلی ہوئی معلوم ہوتی ہین رات مین نظر و دید ہر کسی کی صاف و استوار قابل
اعتبار نہین ہوتی آدھی رات ہے جو تاریکی کے کمال کا وقت ہے اور پھر ابر غلیظ اور باران شدید یہ تین

تاریکیاں ضرور غلط عجیب پیدا کرنے والی ہین تو روستائی نے کہا کیسی تاریکیاں تاریکیون سے کیا غرض مین تو
اُس ہوا کو پہچانتا ہون جو اُس سے نکلی ہو میرے نزدیک یہ ایسا ہی جیسے روز روشن خوب جانتا ہون یہ ہوا میرے ہی
خرکرہ کی ہو اگر ہمیشہ ایسی ہوا ہیوے تو اُتمین بھی مین اُسکی ہوا کو ایسا پہچان لونگا جیسے مسافر اپنے زاد و راہ کو
پہچانتا ہو کہ میرے پاس آتا ہی جو سُنکے خواجہ اُچھل پڑا اور متعجب ہوکے روستائی کے پاس آیا اور گریبان پکڑ کے
کہا کہ او احمق چالاک کیسا مکر تو نے پھیلایا ہو تجھکو نہ جدہر ہو اور کوئی سکے جیسا افیون و بنگ دونون کھائی ہین
ایسی نہین تاریکیون مین اپنے خرکرہ کی ہوا کو تو جانتا ہو اور اے شوخ پہچانا مجھکو پہچانتا ہی نہین جو آدمی کہ آدھی
رات مین گوسالہ کو جان لیگا وہ اپنے دس برس کے ساتھی کو کیسے نہ پہچانے گا تو آپکو عارف اور دیوانہ خدا کا
بناکے کیسی مروت کی آنکھ مین خاک جھونک رہا ہو تو تو کہتا ہو کہ مین بیخود ہون مجھکو اپنی ہی خبر نہین میرے
دل مین سوا اللہ کے کسی کی گنجایش ہی نہین مین نہین جانتا کل مین نے کیا کھایا تھا نہ مجھکو یاد و میرا دل
سوائے تحیر کے کسی سے خوش ہی نہین ہوتا بواعتبار رجوع ہو تو کہتا ہو کہ مین عاقل و مجنون حق کا ہون اگر
میری عقل ہو تو اُدھر ہی کو ہو اور جو دیوانگی ہو تو اُدھر ہی کو تو مجھکو ایسے حال مین کہ اب آپ مین نہین ہون معذور
رکھ اور یاد کر کہ شرع نے اُس شخص کو جو مردار کھاتا ہو یعنی نبید معذورون مین داخل کیا ہو اور ست و بنگی کی طلاق
و بیع صحیح نہین کہی ہو اور مثل طفل کے معاف و عفو کردہ شدہ فرمایا ہو اسواسطے کہ لایعقل ہین اُنکے قول و قرار کا اعتبار
نہین پھر وہ مستی جو بوشاہ فرد یعنی خدا تعالی سے ہو اور سیکڑون خم مے نے اسکے سر و مغز مین اپنی مالکیت کی ہو
ایسا نشہ مین ڈوبا ہوا ہی جیسا کہ میرا حال ہو اُسپر تکلیف شرع کی کیسے روا ہو گی اُسکا گھوڑا تو سقط ہو گیا اور
بیدست و پا رہگیا جو مراد عقل سے ہی معمول ہو جب بار برداری کی شے لنگڑی ہو جاتی ہو تو اُس سے بوجھ اُٹھا
لیتے ہین پھر نہین لادتے جیسا کہ حضرت حق نے فرمایا ہو لیس علی الاعرج حرج نہین ہو لنگڑے پر تکلیف دیکھو تو
خرکرہ کو کون لادتا ہو جب تک جوان نہو تو مرہ کنیت ابلیس کی ہو یعنے ابلیس کو درس پارسی کا کون پڑھاتا
ہو مین اپنی طرف سے اندھا اور نابینا ہون اور حق کی طرف سے بصیر و بینا مجھکو قلیل و کثیر یعنے صغیرہ و کبیرہ
سب معاف ہین القصہ یہ سب باتین خواجہ نے روستائی کی جو اپنے استغراق کی نسبت اُسنے کی تھین کوتا کے
اور یاد دلا کے کہا کہ تو لاف درویشی و بیخودی کی مارتا ہو اور ہارے ہوے ایسی مچاتا ہو جیسے عاشقان خدا
کرتے ہین کہ مین نہ زمین کو جانتا ہون نہ آسمان کو اب خدا کی غیرت نے تیرا امتحان کیا اور تجھکو خرکرہ
کے گوز سے سوا کیا اور تیری نفی کی ہستی ثابت کی کہ خرکرہ کا گوز ہو حق تعالی ایسے ہی مکر کو فضیحت کرتا ہی
اور ایسے ہی صید رسیدہ کو پکڑتا ہو شعر صدر مین تکرار امتحان کی تاکید کو ہو لاکھون قسم کے امتحان مین
اے پدر جو کوئی دعوی کرتا ہو کہ مین سرہنگ اُس در کا ہون اگر ہمام لوگ اُسکے امتحان کو امتحان نہ جانین

تو کیا یہ لوگ پختہ اس راہ کے ہین وہ ایسے نشان ڈھونڈھتے ہین اور سمجھتے ہین الخلاف شرح بحر العلوم
ہین مغز آن کردکو مغزان نہ کرد لکھا ہی اور اس شعر آنکہ مردار سے خورد یعنے نبید ہین بہت مسائل شرعیہ کے
رد و قدح لکھے ہین اور بعضی اشعار کے مسلسل اربط کچھ نہین لکھے میری دانست مین تو یہ اقوال خواجہ سے
روستائی کے کہے ہوئے اُسکے سامنے لوٹے ہین جو سب گوزشتر اُس جاہل مکار کے ہین پھر اُنہین جواز غیر جواز
کی کیا بحث بلکہ غیر جواز لایعنی ہمعنی ہی اُسکی نسبت مناسب ہین مولانا رحمہ اُسکی جرح کیا ہی سچ کہا ہی شعر مرا بمدرسہ کہ برد

اشارہ ہی مدعی صاحب کمال کے پہچاننے کا صاحب کلام اور گزاف غلط بحرام

قولہ چون کند دعوی خیاطی کسے ‌‌٭ افگند در پیش او شہ اطلسے ٭ کہ برا ین را بغلطاق فراخ ٭ ز امتحان پیدا
شود او را دو شاخ ٭ گر نبودے امتحان ہر بدی ٭ ہر مخنث در وغا رستم بدے ٭ خود مخنث را زرہ پوشیدہ گیر
چون ببیند زخم میگردد اسیر ٭ مست حق بیدار گردد از ندا ٭ مست حق نایدبخود از نفخ صور ٭ بادۂ حق راست
باشد نی دروغ ٭ دوغ خوردی دوغ خوردی دوغ دوغ ٭ ساختی خود را جنید و بایزید ٭ روکہ نشناسم تبر را
از کلید ٭ بدرگی و منبلی و حرص و آز ٭ چون کنی پنہان بشید ای مکرساز ٭ خویش منصور حلاجے کنی ٭ آتشے
در پنبۂ یاران زنی ٭ کہ نشناسم عمر از بولہب ٭ باد خر کرہ شناسم نیم شب ٭ این خری کس از تو خر باور کند ٭
خویش را بہر تو کور و کر کند ٭ خویش از رہروان کمتر شمر ٭ تو حریف رہزنانی کہ مخور ٭ باز پر از شید و سوے عقل
تاز ٭ کی پرد بر آسمان پر مجاز ٭ خویشتن را عاشق حق ساختی ٭ عشق با دیو سیاہے باختی ٭ عاشق و معشوق
را در رستخیز ٭ دو بدو بندند و پیش آرند تیز ٭ تو چو خود را گیج بیخود کردۂ ٭ خون رز کو خون ما را خوردۂ ٭ روکہ نشناسم
ترا از من بجہ ٭ عاشق بیخویشی و بہلول دہ ٭ تو تو ہم سکینی از قرب حق ٭ کہ طبق گرد و رنبود از طبق ٭ المعنی بغلطاق
قبا و کلاہ بدرگی مخفف بدراے منبل بالفتح سست و بد اعتقاد گیج بکاف فارسی و یاء مجہول و جیم عربی
پریشان و پراگندہ مغزی بہ تطبیق ذکر امتحان کے جو شعر صدر مین ہی فرماتے ہین کہ جو شخص جس بات کا
دعوی کرتا ہی اُسکا امتحان ضرور ہوتا ہی مثلاً کوئی دعوی خیاطی کا کرے تو بادشاہ اُسکے سامنے اطلس
ڈال دیگا کہ اِسکا بغلطاق فراخ قطع کر اگر وہ واقعی خیاط ہی تو خیر اپنا کام کریگا اور جو فقط مدعی تو دو شاخ اس سے
ظاہر ہونگے یعنی ہیل معلوم ہوگا اسواسطے کہ اگر امتحان ہر بد کا نہو تو ہر مخنث لڑائی مین رستم بنجاسے جسکا
یہ حال کہ تو اُسکو زرہ پوش تو پائے جو زخم سے بچا قی ہی لیکن وہ جسوقت اور کا زخم دیکھیگا خود بخود زخم ناخوردہ
اسیر ہو جائیگا بس جو مست شراب ظاہری کے ہین ذرا سی ہوا کے سناٹون سے جاگ جاتے ہین اور جو
مست حق کے ہین صور جیسی آواز سے بھی آپ مین نہین آتے اے مکار شراب حق کی سچی چیز ہی نہ دروغ
تجھکو کہان نصیب ہوئی تو نے تو مٹھا کھایا ہی مٹھا تکرار دوغ کی بنظر مزید مبالغہ کے ہی تو نے آپکو جنید و

بایزید بنایا ہی اور کہتا ہی جا مین نہ کلید کو پہچانتا ہون نہ تبر کو تو بد راے سست منکر بافتہ تھا وہمہ تن حرص و آز ہی
تو ای مکر ساز کیسے آپ کو چھپا سکتا ہی آخر نہ چھپا سکا تو آپ کو منصور حلاجی بناتا ہی اور پنبہ باران یعنی ابر مین
آگ لگاتا ہی یہ تو کہتا ہی کہ مین نہین پہچانتا ہون کہ عمر کون ہی اور بولہب کون مگر آدھی رات مین گوز خر کو
خوب پہچانتا ہی ایسی خر کی تیری تجہ خر سے کون یقین کریگا اور دانستہ تیرے لیے کون اندھا بہرا بنیگا
اے مکار آپ کو رہروان راہ خدا سے مت گنے تو تو حریف رہزنون کا ہی گھاس مت کھا شاخ مکر پر جو
بیٹھا ہی اس سے اُٹھ جا اور عقل کیطرف دوڑ اسلیے کہ یہ ظاہری طائر کے اسی ہوا مین اُڑنے کے ہین
نہ بالاے آسمان تو نے آپ کو عاشق حق کا بنایا ہی حالانکہ تو عاشق ایک دیو سیاہ کا ہی جو نفس و شیطان
ہی قیامت کے دن ہر عاشق و معشوق دونون کو فرشتے باندھ باندھ کے تیر تیز خدا کے سامنے لیجاینگے
تو نے تو آپ کو دیوانہ اور بیخود بنا ہی رکھا ہی اور ہمارا خون کھا رہا ہی ہم کیسے کہین کہ خون رز کا کھاتا ہی آن
فرشتون سے کبھی ایسے ہی کہدینا جاؤ ہٹو مین تمکو نہین پہچانتا مین عاشق بیخود ہون اور بہلول گانون کا
ہون جنکا لقب دیوانہ مشہور تھا تجھکو تو ہم ہی کہ مجھکو قرب حق حاصل ہی کسواسطے کہ طبق گر طبق سے دور
نہین ہوتا یعنے صانع مصنوع سے جدا نہین ہوتا قول آن نمی بینی کہ قرب اولیا + صد کرامت دارد و
کار و کیا + آہن از داؤد مومی میشود + موم در دستت چو آہن می بود + قرب حق و رزق بر جملہ ست عام +
قرب وحی عشق دارند این کرام + قرب بر انواع باشد ای پدر + میزند خورشید بر کہسار و زر + لیک قربی
ہست با زرشید را + کہ ازان آگہ نبود خبر مر بید را + شاخ خشک و تر قریب آفتاب + آفتاب از ہر دو کی دارد حجاب +
لیک کو آن قربت شاخ طری + کہ ثمار پختہ از وی می بری + شاخ خشک از قربت آن آفتاب + غیر زودتر
خشک گشتن گو بیاب + آنچنان مستی مباش ای بیخرد + کہ بعقل آید پشیمانی خورد + بلکہ زان مستان کہ چون می
میخورند + عقلہای پختہ حسرت می برند + ای گرفتہ ہمچو گربہ موش پیر + گر ازان می شیرگیری شیرگیر + ای بے
نخوردہ از خیال خام ہیچ + ہمچو مستان حقائق بر مپیچ + میفتی این سو و آن سو مست وار + ای تو این سو نیست
آن سو گذار + گر بدان سو راہ یابی بعد ازان + گہ بدان سو گہ بدین سو سر فشان + جملہ زین سوئی بدان سو گپ
مزن + چون نداری مرگ ہرزہ جان مکن + آن خضر جان کز اجل نہراسد او + شاید ار مخلوق را نشناسد او
کام از ذوق توہم میکنی + در دمی در خیک و تریش میکنی + پس بیک سوزن تہی گردد زباد + اینچنین فربہ تن
عاقل مباد + کوزہا سازی ز برف اندر شتا + کی کند چون آب بیند او وفا + المعنی پہلا شعر اوپر کے دوسرے
شعر سے مربوط ہی کہ تو قرب حق کا اپنی نسبت تو توہم کرتا ہی مگر یہ نہین دیکھتا جنکو قرب حق کا ہوتا ہی اور
جو اولیا ہین اُنسے سیکڑون کرامتین بھی تو ظاہر ہوتی ہین اور وہ صاحب خدمت اور خداوند کار ہو جراو

بادشاہ سے ہی ہوتے ہین دیکھو تو آہن داود کے ہاتھ سے موم ہوتا تھا ایک تو ہی کہ تیرے ہاتھ مین موم آہن
ہوتا ہی قرب حق سبکا اور رزق سب پر عام ہی مگر وہ جو قرب وحی عشق کا ہی وہ کرام ہی کو حاصل ہی آگے پہر قرب کے
انواع ہین ایک قرب تو آفتاب کو کہسار سے ہی کہ نور اسکا پتھر پر پڑتا ہی اور پتھر ہی رہتا ہی اور ایک رسے ہی
کہ وہ زر ہوتا ہی لیکن یہ قرب جو آفتاب کو زر سے ہی اس قرب سے کسیکی شعور وآگاہی نہین کہ یہ قرب کس قسم کا
ہی اس شعر مین شید بالکسر معنی آفتاب کے ہی اور بید یعنی شعور وآگاہی کے خشک وتر شاخ دونون قریب
آفتاب کے ہوتی ہین اور آفتاب دونون سے بیحجاب لیکن وہ قربت جو شاخ طری اتی تازہ اور نوسے
ہی وہ خشک سے کہان کہ طری اسے تو پکے پکے پہل کہاتا ہی اور شاخ خشک اسی آفتاب کی قربت سے
سوا نہایت جلدی خشک ہوجانے کے اور کچہ نہین پاتی آہ بیوقوف ایسا مست نت بن کہ جب ہوش
مین آجائے تو پشیمان ہوئے بلکہ اُن مستون سے ہو کہ جب شراب وجد کی پیتے ہین تو سختہ بختہ عقل مین
انکی مستی کی حسرت کرتی ہین، تونے تو بلی کی طرح ایک بڑہا چوہا دبوچ لیا اگر اُس شراب سے شیر گیر اور
تو شیر بکڑ شیر گیر نیم مست وخیر معنی مست وخراب آہ مغرور تو نے اپنے خیال خام سے کوئی پہل نہ کہایا
تو بستان حقائق کیطرح کس پورے پر انیٹہا اکڑتا ہی آہ مکار کیسا ست کیطرح کبہی اس طرف گرتا ہی
کبہی اُس طرف ارے نیر اتو اُس طرف گذرہی نہین تو تو بالکل اسطرف ہی اگر اُس طرف کو کچہ راہ پالیتا اور
تو پہر بہی تیرا وہی حال کہ کبہی اُدہر سر مارتا ہی کبہی ادہر بس تو بالکل ادہر ہی کا ہی اُدہر کی کیا مجال ابہی تو
تیری موت نہین آئی ہی بیہودہ جان کیون نکالے ڈالتا ہی ہان وہ شخص جو خضر جان ہی یعنے جسکی جان مثل
جان خضر کے کہ اجل سے نہین ڈرتا اُسکو لائق ہی جو کہے کہ مین مخلوق کو نہین پہچانتا نہ کہ تو جو قبل از مرگ
واویلا مچا رہا ہی خود فنا ہوا نہین اور مخلوق کو پہچانتا نہین تجہکو اپنے توہم کا ایسا مزہ پڑا ہی کہ اپنے تالو کو
کہودے ڈالتا ہی جیسے کچی سری ہر وقت پکتی رہتی ہین یہ ایسا ہی کہ گویا اپنی مشک کو آپ ہوا پہونک پہونک کے
پہلاتا ہی کہ جسوقت ایک سوزن لگ گئی ساری ہوا نکل جانے سے خالی رہگئی بس ایسے فربہ تن غافل کو جنرا
دنیا مین نہ چہوڑے کوزے برف کے لوگ جاڑون مین بنا لیتے ہین مگر جسوقت وہ پانی دیکہتا ہی تو
وفا نہین کرتا پگہل جاتا ہی تو بہی کوزے برف کے بنا رہا ہی

گرنا گیدڑ کا رنگ کے خم مین اور رنگین ہوجانا اُسکا اور دعوی کرنا اُسکا گیدڑ نہین کہ میدان طاوس ہون

قولہ آن شغالے رفت اندر خم رنگ ✦ اندران خم کرد یک ساعت درنگ ✦ پس برآمد پوستش رنگین شدہ ✦
کہ منم طاوس علیین شدہ ✦ پشم رنگین رونق خوش یافتہ ✦ آفتاب آن رنگہا برتافتہ ✦ دید خودرا سرخ وسبز وبور و
زرد ✦ خویشتن را بر شغالان عرضہ کرد ✦ جملہ گفتند ای شغالک حال چیست ✦ کہ ترا در سر نشاطے ملتوی ست ✦

از نشانہا ز ما کرانہ کردہ + این تکبر از کجا آوردہ + یک شغالے پیش او شد کای فلان + شید کردی تا شدی از خوشدلان + شید کردی تا بمنبر برجہی + تا ز لاف این خلق را حسرت دہی + بس بکوشیدی ندیدی گرمئی + پس ز شید آوردہ بی شرمئی + صدق و گرمی خود شعار اولیاست + باز بی شرمی پناہ ہر دغاست + کالتفات خلق سوی خود کشند + کہ خوشیم و از درون بس ناخوشند + المعنی بور سپہ سرخ زنگ ہندی بمعنی رنگ ایک گیدڑ اتفاقاً ایک رنگ کے خم مین جا پڑا اور ایک ساعت اُسکو اُس خم مین توقف ہوا پھر جو نکلا تو پوست رنگا ہوا تھا اُسنے کہا آہا مین تو علیین کا طاؤس ہو گیا اس سبب سے کہ پشم رنگین اچھی رونق پائے ہوئے تھی اور وہ رنگ شعاع آفتاب سے چمکے ہوئے اُسنے جو آپ کو سرخ و سبز اور پیلا و زرد پایا تو اور شغالون پہ عرض کیا سبنے کہا کہ اے شغالک یہ کیا حال ہے کہ تیرے سر مین ایک عجیب نشاط لپٹی ہوئی ہے اور ایسی نشاط جسکے مارے تمنے ہمسے کنارہ کیا ہے نہ معلوم یہ تکبر تو کہان سے لایا ہے ایک شغال اُسکے سامنے گیا اور کہا کہ اے فلان تو نے مکر کیا جب تو تو خوشدلون سے ہوا اب مقولات مولانا رح کے ہین کہ اکثر ایسے ہین کہ مکر بناکے منبر پر جا کودے تو اپنی لاف سے مخلوق کو حسرت دین پس تو نے بھی ڈھونڈ جوش بہت مچایا اور گرمی عشق کی دیکھی نہین پیرا ہر شا کی بدولت بیشرمی حاصل کی صدق و گرمی بیشک شعار اولیا کا ہے اور بیشرمی پناہ ہر دغا کی ہے اسلیے کہ مخلوق کے التفات کو اپنی طرف کھینچین کہ ہم خوش اور بہت اچھے ہین اور درون کو دیکھو تو بہت ہی بُرے ہین

چکنا کرنا ایک شیخی خورے کا ہر صبح اپنی مونچھون کو دنبہ کے پوست سے اور حریفون مین اُسکا کہنا کہ مین نے ایسا کھانا کھایا ہے ویسا کھایا ہے

قولہ پوست دنبہ یافت مردِ مستہان + ہر صباح او چرب کردے سبلتان + در میان منعمان رفتے کہ من + لوت چربے خوردہ ام در انجمن + دست بر سبلت نہادی در نوید + رمز یعنی سوی سبلت بنگرید + کاین گواہ صدق گفتار منست + وین نشان چرب و شیرین خوردنست + اشکمش گفتی جواب بی طنین + کہ اباد اللہ کید الکافرین + لاف تو ما را بر آتش برنہاد + کان سبال چرب تو برکندہ باد + گر نبودے لاف زشتت اے گدا + یک کریمی رحم آوردے بما + ور نمودی عیب و کم خوردی جفا + ہم بدے مہمانی کایا آشنا + راست گر گفتی و کج کم باختی + یک طبیبے داروی ما ساختی + گفت حق کہ کج مجنبان گوش و دم + ینفعن الصادقین صدقہم + کہف اندر کج مخسپ ای محتلم + انچہ داری وانما و فاستقم + ورنہ گوئی عیب خود باری خمش + از نمایش و ز دغل خود را مکش + بر سبال چرب خود تکیہ مکن + زانکہ گربہ بردہ دنبہ بی سخن + گر تو نقدی یافتی مکشا دہان + ہست در رہ سنگہای امتحان + سنگہای امتحان را نیز پیش + امتحانہا ہست در احوال خویش + گفت یزدان از ولادت تا بحین + یفتنون فی کل عام مرتین + امتحان بر امتحانست ای پسر + ہین بکمتر امتحان خود را مخر + [illegible] ایمن مباش +

ہان زرسوائی تبرس اینجوا جہ تاش مہا بمعنی مت تہمان بالضم ذلیل وسبک درنظر مردم نوید بضم نون ویای مجہول خبرخوش
ہین بالفتح ہلاک ومرگ اس حکایت کا ربط اوپر کی حکایت سے یہ ہے کہ جیسے وہ گیدڑ رنگ کے خم ہین گر کے
رنگین ہوگیا تھا ایسے ہی ایک شخص نے کہ خوار وسبک تھا پوست دنبہ کا پالیا تھا کہ ہر صبح اس سے اپنی موچھین
چکنی کرکے دولتمندون ہین جاتا اور کہتا کہ بڑے چرب وتر کھانے کھا آیا ہون لوگون ہین یون کہتا اور
مونچھون پر ہاتھ رکھتا اس اشارہ سے کہ دیکھو موچھین میری کیسی چکنی ہورہی ہین یہی گواہ میرے صدق
گفتاری کی ہین اور نشان چرب وشیرین خواری کے لیکن پیٹ اسکا اسکو بے آواز کہتا تھا کہ خدا اکافرون کے
فریب کا کھوج کھوئے تیری شیخی نے تو مجھکو بھون ڈالا خدا کرے یہ چکنی موچھین تیری اُکھڑ جائین اگر یہ شیخی
زشت نہوتی تو کوئی کریم مجھپر رحم کرتا اور جو عیب مفلسی کا چھپاتا تو کوئی آشنا ہی تجھکو اپنا مہمان کرلیتا جو یہ
جفائین نہ اُٹھاتا اگر تو سچ بولتا اور اُلٹی چال نہ چلتا تو کوئی نہ کوئی طبیب پیدا ہی ہوجاتا اور میرا علاج
کرتا اب مقولات مولانا رح کے معلوم ہوتے ہین کہ حق تعالی نے بھی فرمایا ہے کہ سیدھا چل اور ٹیڑھے کان
ودم مت ہلائے اسواسطے کہ یوم ینفع الصادقین صدقہم قیامت وہ دن ہے کہ صادقون کو اُنکا صدق نفع
دیگا قرآن مجید مین نازل ہے آیت محتلم خواب پریشان دیکھنے والے اُس غار مین جو اندر سے کج ہے کہ عبارت
دغا وفریب باطنی سے ہے کج مت ہو اور غافل مت ہو جو کچھ اپنے باطن مین رکھتا ہے اُسکو ظاہر کر اور حکم
فاستقم کما امرت پر قائم ومستحکم ہوجا استقامت پکڑ اس امر پر جو تجھکو کہا گیا ہے اور جو عیب ظاہر کرنا نہین چاہتا
تو جان نثار اتنا تو کر کہ خاموش رہ نمایش ظاہری اور دغا ودغل سے آپ کو کیون مارے ڈالتا ہے آن
چکنی چپڑی موچھون پر جو تمہاری ظاہری ہے بھروسہ مت کر اسواسطے کہ وہ پوست دنبہ کا جنسے موچھین
چکناتا تھا بلی لیگئی کچھ شک ہی نہین اسلیے کہ نمایش دنیا کی دنیا ہی تک ہے اور برو رھو ریا کہ کوئی نقد تو نے
پالیا ہے تب بھی منہ بند رکھ کہ اس راہ مین سنگ امتحان کے بہت ہین اُنکی ٹھوکرون سے بچ جاے تو مطمئن ہو آگے
یہ جو آگے سنگ امتحان کہا ہے وہ کیا بچھے ہوئے ہین انکا امتحان اُنکو اپنے حال مین درپیش ہے جیسا کہ خدا تعالی
نے فرمایا کہ زمان ولادت سے وقت مرگ تک ہر سال دو دفعہ آزمایش کیجاتی ہے چنانچہ آیت کریمہ دوسرے
مصرعہ کی مصداق اسکی ہے پہرا ہے پس جب امتحان پر امتحان لگے ہوئے ہین تو خبردار ڈرا سے کسی امتحان مین اپنا
خریدار مت بن اور آپ کو اچھا مت سمجھ اور قضا کے امتحانات سے بخت دغم مت ہوجاتا مرگ تو تاہی رہ
اور رسوائی سے خبردار آگاہ ہو تواجہ تاش غافل مت ہو خیال تو کر جو امتحان مین ٹھیک نہین نکلتا کیسے لوگ اسپر ہنستے ہین اور وہ کیسا فضیحت ہوتا ہے

بخت ہونا بلعم باعور کا اور امتحان کرنا حضرت عزت کا کہ جس سے سیاہ رو نکلا

قولہ بلعم باعور وشیطان لعین + زامتحان آخرین گشتہ کمین + زانکہ بودند این از مکر خدا + کامتحانہا رفت اند رہ مضا

عاقبت رسوائی آمد حال شان + هم شنیده باشی از احوال شان + کانچه پنهان میکنند پیداش کن + سوخت ما را
اجندا رسواش کن + او بدعوی میل دولت میکند + معده اش نفرین سبلت میکند + جمله اجزای تنش خصم وی‌اند + کز بهار
لا غذا ایشان ورد وی‌اند + لاف واداد و کرم ما میکند + شاخ رحمت را زبن بر میکند + این شکم خصم سبال او شده + دست
پنهان در دعا انداخته + کای خدا رسوا کن این لاف لیام + تا بجنبد سوی ما رحم کرام + مستجاب آمد دعای
آن شکم + سوزش حاجت بزد بیرون علم + گفت حق گر فاسقی و اهل صنم + چون مرا خوانی اجابتها کنم + راستی پیش آر
یا خاموش کن + وانگهان رحمت ببین و نوش کن + تو دعا را سخت گیر و من شغول + عاقبت برهاندت از دست
غول + المعنی شغول شخیل شغل هر سه بفتح اول صفیر و بانگ و فریاد او ز ناخن و منقار سے گوشت نوچنا جانور کا
وناتے ہین دیکھو تو بلعم بن باعورا اور شیطان لعین کہ پچھلے امتحان مین کیسے ذلیل و رسوا ہوئے اس سبب سے
کہ یہ مکر خدا سے بخت ہو گئے تھے کہ ہمارے امتحان زمانہ گذشتہ مین ہو چکے ہین آخر کو رسوائی انکا حال ہی
کا انکے احوال تو نے سنے ہی ہونگے اب پھر رجوع فرمایا اس شیخی خورے کے ذکر کیطرف کہ یہ تو مونچھین چکنی
کرکے شیخی مارتا تھا مگر شکم اسکا شکایت کرتا تھا اور کہتا تھا کہ الہی جو کچھ یہ چھپا رہا ہی تو اسکو ظاہر کر دے اسنے
تو ہمکو جلا مارا الہی تو اسکو رسوا کر یہ دعوی سے میل دولت کا کرتا ہی کہ مین اپنی دولت سے نعمتین چرب
و شیرین کھاتا ہون اور معدہ اسکا اسکی مونچھون کو بددعا و لعنت کرتا ہی سارے اجزا بدن کے اسکے
دشمن ہین اسواسطے کہ غذا ہی سے غذا اعضا پاتے ہین اور حالت جوع مین سب الجوع پکارتے ہین یہ تو ہمارے
کی شیخی مارتا ہی اور وہ سب غذا ان مین چھپا ہین یہ تو شیخی داد و کرم کی مارتا ہی کہ مین کرم کرتا ہون لوگون
کو دیتا ہون اور شاخ رحمت کی جڑ سے اکھیڑتا ہی اگر عجز و زاری کرے تو کیون نہ تیری رحمت ہو بس یہ پیٹ
اسکی مونچھون کا دشمن ہو گیا اور پوشیدہ دعا کرنے لگا کہ اے خدا تو اس لاف لیام کو رسوا کر کہ رحم
بزرگون کا ہماری طرف جنبش کرے لفظ لیام بنظر مبالغہ ہی کہ وہ لئیم نہین بلکہ لیام تھا لاجرم دعا شکم کی مقبول ہوئی
اور شکم کو جو اپنی حاجت کے سبب سے سوزش تھی اسنے اسکے مقابلہ کو جھنڈا نکالا اللہ تعالی نے فرمایا کہ گر تو بدکار ہی یا
بت پرستون سے تو ہو لیکن مجھسے جب دعا کریگا مین قبول ہی کرونگا تو بھی تو ا: یہ بڑا پیچ ہی راستی اختیار کر یا خاموش ہو
پھر میری رحمت کو دیکھ اور پیٹ بھر کے نوش کر پھر تو دعا کو سخت ہو کے پکڑ اور مین شغول کو جو ناخن و منقار سے
گوشت نوچتا ہی آخر تجھکو اس غول کے قبضہ و اختیار سے چھڑا ہی دینگے الخلاف شرح بحر العلوم مین شغول کومی شغول لکھا ہی

لیجانا بلی کا پوست دنبہ اور رسوا ہونا پہلوان کا

قوله چون شکم خود را بحضرت در سپرد + گربه آمد پوست دنبه را ببرد + از پس گربه دویدند او گریخت + کودک از
ترس عتابش رنگ ریخت + آمد اندر انجمن آن طفل خرد + آبروی مرد لافی را ببرد + گفت آن دنبه که

هر صبحی بدان چرب میکردے لبان و سبلتان + گربه آمد ناگهانش در ربود + بس دویدیم و نکرد آن جهد سود + پهلوان ولاف گرم و زود فناک + چون شنید این قصه گشت از غم هلاک + منفعل شد در میان انجمن + سر فرو برد خمش شد از سخن + خنده آمد حاضران را از شگفت + رحمهاشان باز جنبیدن گرفت + دعوتش کردند و سیرش داشتند + تخم رحمت در زمینش کاشتند + او چو ذوق راستی دید از کرام + بی تکبر راستی را شد غلام + راستی را پیشۂ خود کن مدام + تا شوی در هر دو عالم نیکنام + یعنی القصہ جب شکم نے آپ کو حضرت عزت کے سپرد کردیا تو اتفاقا بلی آئی اور اس پوست کو لیگئی ہرچند بلی کے پیچھے دوڑے وہ بھاگ گئی اسکا ایک لڑکا تھا وہ اسکے غصہ کے خوف سے زرد ہوگیا اور جس جلسہ مین یہ تھا اس طفل خورد نے وہان آکے برملا کہا اور اس شیخی خور کے کی ساری رونق و آب کھودی کہا وہ دنبہ جس سے تو ہر صبح اپنے لب و مونچھین چکنا کیا کرتا تھا ایک بلی آپڑی اور اسکو لیگئی ہرچند ہمنے دوڑدھوپ کی کچھ فائدہ نہوا پہلوان اسوقت شیخی مین گرما گرمی کر رہا تھا اور شیخی کے مزے اڑا رہا تھا جب یہ قصہ سنا مارے غم کے گویا مرگیا اور اس جلسہ مین ایسا پشیمان ہوا کہ سر جھکالیا اور چپ رہگیا اہل جلسہ تعجب سے ٹھٹھا مارکے تو ہنسے لیکن انکے رحم بھی اسکی طرف ہلے دعوت اسکی کی اور سیر رکھتے تھے اور تخم رحمت کا اسکی زمین مین بوتے تھے اب اسنے بھی بو مزہ راستی کا پایا جسکی بدولت انواع اقسام کی نعمتین ملنے لگین تو راستی کا غلام ہوگیا کہ اسکی برابر کوئی چیز دنیا مین نہین شعر بعد مقولہ مولانا کا

ہو کہ تو بھی راستی پیشہ بن تا دونون جہان مین نیکنام ہوئے

دعوی طاؤسی کرنا اس شغال کا جو رنگریز کے خم مین گرا تھا

قولہ آن شغال رنگ رنگ اندر نهفت + بر بنا گوش ملامتگر بگفت + بنگر آخر در من و در رنگ من + یک صنم چون من ندارد خود شمن + چون گلستان گشته ام صد رنگ خوش + مر مرا سجده کن از من سر مکش + کر و فر و آب و تاب و رنگ بین + فخر دنیا خوان مرا و رکن دین + مظهر لطف خدائی گشته ام + لوح شرح کبریائی گشته ام + ای شغالان هین مخوانیدم شغال + کی شغالے را بود چندین جمال + آن شغالان آمدند آنجا بجمع + همچو پروانه بگرد اگرد شمع + پس چه خوانیمت بگو ای جوهری + گفت آن طاؤس نر چون مشتری + پس بگفتندش که طاؤسان جهان + جلوه ها دارند اندر گلستان + تو چنان جلوه کنی گفتا که نی + بادیه نارفته چون گویم منی + بانگ طاؤسان کنی گفتا که لا + پس نه طاؤسی خواجه بو العلا + خلعت طاؤس آید ز آسمان + کی رسی از رنگ و دعویها بدان + اور تو دعوی مسکینی معنی بیاره کو مخزور نه زیس گردن بیار + یعنی بو العلا کنیت ہے بیوقوف کی جو حماقت مین ضرب المثل تھا اب پھر شغال کیطرف جسکا ذکر اوپر لکھ کے چھوڑ دیا ہے رجوع کی اور استینافا فرمایا کہ اس شغال نے جو رنگ برنگ ہوگیا تھا پوشیدہ اس ملامتگر کے کان مین جسنے کہا تھا کہ یہ تکبر تو کہان سے لایا ہے

کہا کہ ذرا تو مجھکو اور میرے رنگ کو دیکھ جہان مین جتنے بت پرست ہین کسیکے پاس مجھ جیسا کوئی بت رنگین ادا ہی نہوگا کیسے میرے رنگ خوش ہین جیسے گلستان ہو گیا ہون اور سیکڑون رنگ رکھتا ہون تو مجھکو سجدہ کر اور سرکش مت ہو میرا کر و فر اور میرے رنگ کی آب و تاب دیکھ اور مجھکو فخر دنیا کا اور رکن دین کا کہہ اور کیسا مظہر لطف خدا کا ہو گیا ہون یعنے ساری خدائی کا لب مجھسے لطف ظاہر ہوا اور شرح کبریائی کی جو بیحد و بیان ہے اُسکی لوح مین ہون لوح وہ جو دیباچہ کتاب پر ہوتی ہے مطلا و منقش ای شغالہ خبردار مجھکو شغال مت کہو بھلا شغال مین اتنے جمال کب ہوتے ہین وہ سب شغال وہان ایسے جمع ہوئے جیسے شمع کے آس پاس پروانے ہوتے ہین اور سب نے کہا کہ ای جوہری اب تجھکو ہم شغال نہ کہین تو کیا کہا کرین کہا طاؤس نر جیون مشتری پھر اُس سے کہا کہ طاؤس جہان کے تو باغون مین جلوے دکھاتے ہین اور ناچتے تھرکتے ہین تو ایسا جلوہ کر سکتا ہے کہا نہین بھلا جنے ابھی بادیہ تو طے کیا ہی نہین منا منا کیسے کہون مینے امالہ منا کا ہے پھر کہا کہ تو طاؤسون کی بولی بول سکتا ہے کہا نہین تو سب نے کہا کہ ای ہنبق تو طاؤس نہین ہے دیکھو تو طاؤس کو خلعت آسمان سے آتا ہے پس خلعت آسمانی کو یہ دعوے رنگ کے کب پہونچ سکتے ہین اگر دعوی کرتا ہے تو معنی دکھا یعنے صفات طاؤس کے ورنہ گھاس مت کھا گردن ہمارے سامنے لا کہ تو گردن زدنی ہے **اختلاف** شرح بحر العلوم مین طاؤسان جہان کو جان لکھا ہے اور شعر اخیر کو لکھا ہے کہ بعض نسخ مین یہ شعر نہین ہے البتہ قافیہ مین تو اُسکے فتور ہے

دعوی الوہیت کرنا فرعون کا اور تشبیہ کرنا اسکا اس شغال سے کہ دعوی طاؤسی کیا تھا

قولہ ہمچو فرعون مرصع کردہ ریش + برتر از عیسی پریدہ از خریش + او ہم از نسل شغال مادہ زاد + در خم مالی و جاہی او فتاد + ہر کہ دید آن جاہ و مالش سجدہ کرد + سجدۂ افسوسیان را او بخورد + گشتہ مستک آن گدای ژندہ دلق + از سجود و از تحیرہای خلق + مال مار آمد کہ در وی زہرہاست + وان قبول و سجدۂ خلق اژدہاست + ہای ای فرعون ناموسی مکن + تو شغالی ہیچ طاؤسی مکن + سوی طاؤسان اگر پیدا شوی + عاجزی از جلوہ و رسوا شوی + موسی و ہارون چو طاؤسان بدند + پر جلوہ بر سر و رویت زدند + زشتیت پیدا شد و رسوائیت + سرنگون افتادی از بالائیت + چون محک دیدی سیہ گشتی چو قلب + نقش شیری رفت پیدا گشت کلب + ای سگ گرگین زشت از حرص و جوش + پوستین شیر را بر خود مپوش + غرۂ شیرت بخواہد امتحان + نقش شیر و آنگہ اخلاق سگان + ای شغال بیجمال بے ہنر + ہیچ بر خود ظن طاؤسی مبر + زانکہ طاؤسان کنندت امتحان + خوار و بی رونق بمانی در جہان + گفت یزدان مر نبی را در مساق + یک نشانی سہلتر ز اہل نفاق + گر منافق زفت باشد نغز و ہول + وا شناسی مر ورا در لحن و قول + چون سفالین کوزہ ہا را مشتری + امتحانے میکنی ای مشتری +

میزنی دستے بران کوزہ چرا ، تا شناسی از طنین اشکستہ را ، بانگ اشکستہ دگرگون می بود ، بانگ چاوشست پیش
میرود ، بانگ می آید کہ تعریفش کند ، ہمچو مصدر فعل تصریفش کند ، چون حدیث امتحانی رو نمود ، یادم آمد قصہ
ہاروت زود ، یعنی فرماتے ہیں جیسے وہ شغال طاؤس بنا تھا ایسے ہی فرعون کہ ریش مرصع کیا کرتا تھا
اور بال بال میں موتی پروئے رہتا تھا اپنے گدھے پن کے باعث حضرت عیسیٰ سے بھی زیادہ اُٹھا وہ تو بحکم
خداتعالیٰ فلک چہارم تک گئے اُسنے خدائی کا دعوی کیا وہ بھی ایک گڈریہ کی نسل سے پیدا ہوا تھا اور مال
وجاہ کے خم میں گر کے رنگین ہو گیا تھا کہ جنسے وہ مال وجاہ اُسکا دیکھا سجدہ کیا اور بحقیقت وہ سجدہ
کرنے والے سب افسونی تھے یہ اُنکے سجدہ کی خریداری کرتا تھا یعنے نہایت خوش ہوتا اور فخر کرتا تھا
کیسا یہ گدا پھٹی گدڑی والا مست تھا کہ مخلوق کے سجدہ کرنے سے جو بڑے ناز و تبختر سے کرتے تھے نہیں
جانتا تھا کہ مال مار ہے اور اسمیں زہر بھرے ہیں اور یہ قبول و سجدہ مخلوق کا اژدہا ہے فرماتے ہیں خبردار
اے فرعون ناموسی مت کر یعنے بہت سا مخلوق سے متوقع عزت کا مت ہو تو شغال ہے کبھی طاؤس مت بن
اگر طاؤسوں میں پڑ گیا اور جلوہ سے عاجز ہوا تو رسوا ہوگا تو طاؤس نہیں ہے موسی اور ہارون طاؤس
تھے جنھوں نے ایک پر جلوہ کا تیرے سر و رو پر مار کے چراغ گل کر دیا اور تیری زشتی و رسوائی ظاہر ہو گئی
اور کیسا اُن بلندیوں سے اپنی سرنگون نیچے گرا اور جب تو نے کسوٹی دیکھی تو قلب کیطرح سیہ رو ہو گیا
وہ نقش شیری کے جاتے رہے کتہ کا کتہ رہگیا اے سگ گرگین خارشتی زشت حرص و جوش سے پوستین شیر کا
مت اوڑھ کہ جو غرہ شیر کا کریگا تو یہ امتحان بھی چاہے گا پھر کیسا ہوگا کہ نقش تو شیر کے سے ہیں اور عادت
کتوں کی سی اے شغال بیحال بے ہنر ذرا اپنے اوپر گمان طاؤسی کا مت کر اس سبب سے جب طاؤس
تیرا امتحان کرینگے تو خوار و بیرونق جہان میں رہجائیگا خداتعالیٰ نے اپنے نبی کو سمتیون اور [illegible]
باتوں سے ایک بڑا نشان سہل منافقوں کا بتایا ہے کہ منافق بظاہر کیسا ہی فربہ اور خوب و نغز و ہولناک
ہو تو اُسکو اُسکی لحن قول سے پہچان لے یعنے اُسکی باتوں کی آواز سے بو نفاق کی اُس سے ظاہر ہو گی
جیسا کہ فرمایا لتعرفنہم عن القول ہر آئینہ پہچان لے تو اُنکو لہجۂ اُنکی باتوں سے خیال تو کر اے مشتری جب
تو کوزہ سفالین مول لیتا ہے تو اُسپر ہاتھ مارتا اور امتحان کرتا ہے یہی غرض تو ہوتی ہے کہ اُسکی آواز سے
ٹوٹے پھوٹے کو معلوم کرے اسلیے کہ کوزہ شکستہ کی آواز اور طرح کی ہوتی ہے اور وہ آواز اس کوزہ
کی ایک چاؤش و نقیب ہی ہے جو آگے آگے نقیب کے مثل چلتی ہے اور کوزہ کے حال سے خبر دیتی ہے جیسے
نقیب بادشاہ کی آمد سے وہ آواز اُس کوزہ کی تعریف کوزہ کی کرتی ہے کہ میری اور کوزہ کی ایک
کیفیت ہے جیسے مصدر اور وہ افعال جو اس سے نکالے جاتے ہیں مادہ اور معنی میں متحد ہوتے ہیں ۱۱

ایسے ہی وہ آوازا ور کوزہ شکستہ ایک ہین اب فرماتے ہین جونہ کہ امتحان کا سامنے آیا اس سبب سے مجھکو فوراً قصہ ہاروت کا یاد آگیا الخلاف شرح مین بحر و لکھا ہی مین اسکو خرد و خریدن سے اور بحر بے قول بعطف لکھا ہی مگر آیت مین سب بے عطف ہی اور کوزہ ہار انجری کو کوزہ مار انجوری اور نا شناسی کو نا شناسی

قصۂ ہاروت وماروت اور دلیری انکی امتحان حق تعالی پر

قولہ پیش ازین زان گفتہ بودم اندکی + خود چہ گویم از ہزارانش یکی + خواستم گفتن دران تحقیقہا + تا کنون وا ماندم از تعویقہا + گوش دل را یک نفس این سو بدار + تا بگویم با تو از اسرار یار + جملۂ دیگر ز بسیارش قلیل + گفتہ آید شرح یک جزوی زنیل + گوش کن ہاروت را ماروت را + ای غلام و چاکران ماروت را + نیست بودند از تماشای آلہ وز عجائبہای استدراج شاہ + اینچنین مستیست ز استدراج حق + تا چہ مستیہا بود معراج حق + دانہ دامش چنین مستی نمود + خوان انعامش چہا دا اندر گشود + مست بودند و رہیدہ از کمند + ہای و ہوی عاشقانہ میزدند + یک کمین امتحان در راہ بود + صرصرش چون کاہ کہ را میر بود + امتحان میکردشان زیر و زبر + کی بود سرمست را زینہا خبر + خندق و میدان بہ پیش او یکیست + چاہ و خندق پیش او خوش مسلکیست + المعنی تعویق دیر ڈالنا اور باز رکھنا استدراج خرق عادت جو کافر سے ظاہر ہو فرماتے ہین کہ اس سے پہلے ہمنے امتحان کے باب مین کچھ تھوڑا سا کہا تھا اور تھوڑا سا کیا کہون ہزارون سے ایک پھر مین نے چاہا تھا کہ انکی تحقیقات مین کچھ بیان کرون لیکن تعویقین ایسی پیدا ہوگئین جنکے سبب سے اب تک مین نے تامل کیا اب تو گوش دل کو دم بھر میری طرف لگا تو مین تجھسے اسرار یار کے کہون اور ایک جملہ اور اسی بسیار سے تھوڑا سا کہا جاے ایسا جیسے زنبیل کے ایک جزو کی شرح اور اے مخاطب تو وہ ہی کہ ہم غلام و چاکر تیری صورت کے ہین اب تو حال ہاروت ماروت ہمسے سن کہ یہ دونون تماشا خدا یتعالی مین مست تھے اور اسکے عجائبات استدراج کے دیکھتے تھے پس ایسی مستی جو استدراج حق سے ہوتی ہی اس مستی سے معراج حق کی حاصل ہوتی ہی فرماتے ہین غور کر جب ایک دانہ نے اسکے دام کی ایسی مستی دکھائی تو خوان انعام کا اسکے کیسی کیسی نعمتین کھول جاتا ہی تب یہ تھے تو مست لیکن اسکے کمند کی پھانسی ہوئے تھے بلکہ چھوٹے ہوئے البتہ ہاے ہوے عاشقانہ بہت کرتے تھے مگر ایک گھات امتحان کی انکی راہ مین تھی اور وہ ایسی گھات جسکی صرصر کوہ کو کاہ کیطرح اڑا دے اسکا امتحان لوٹ پوٹ کے کرتے تھے لیکن یہ مست تھے مست کو ان باتون کی کیا خبر کہ کیا بھید ہی اسلیے کہ مست کے سامنے خندق و میدان دونون یکسان ہین وہ چاہ و خندق کو ایک ہی مسلک جانتا ہی +

مستی بزکی بز مادہ کے دیکھنے سے اور کودنا اسکا طرف کوہ مقابل کے

قولہ آن بز کوہی بران کوہ بلند + بر دود از بہر خوردی بی گزند + تا علف چیند ببیند ناگہان + بازی دیگر ز مکر آسمان +

بر کهی دیگر براندازد نظر + ماده بز بیند بران کوه دگر + چشم او تاریک گردد در زمان + برجهد سرمست زین کہ تا بدان
آنچنان نزدیک بنماید ورا + که دویدن گرد بالوعه سرا + آن هزاران گز دو گز بنمایدش + تا ز مستی میل جستن آیدش
چونکه بجهد در فتد اندر میان + در میان هر دو کوه بی امان + او ز صیادان بکه بگریخته + خود پناهش خون او را ریخته
شسته صیادان میان آن دو کوه + انتظار آن قضای باشکوه + باشد اغلب صید این بز اینچنین + ورنه
چالاکست و چست و خصم بین + رستم ارچه با سر و سبلت بود + دام پاگیرش یقین شهوت بود + همچو من از مستی
شهوت ببر + مستی و شهوت ببین اندر شتر + باز این مستی و شهوت در جهان + پیش مستی ملک شد مستهان + مستی
آن مستی این ره بشکند + او بشهوت التفاتی کم کند + آب شیرین تا نخوردی آب شور + خوش بود خوش چون
درون دیده نور + قطرهٔ از بادهای آسمان + بر کند جان را ز می و ز ساقیان + تا چه مستیها بود املاک را
وز جلالت روحهای پاک را + که بیوی دل دران می بسته اند + خم باده این جهان بشکسته اند + جز مگر آنها که
نومید اند دور + همچو کفاری نهفته در قبور + ناامید از هر دو عالم گشته اند + خارهای بی نهایت کشته اند + یعنی

بالوعہ وہ گڑھا جو گھر مین پانی مستعمل جمع ہونے کو کھود لیتے ہین اس حکایت کے الفاظ اس طرز پر
بیان فرمائے ہین کہ جب کوئی حکم آسمانی نازل ہونا چاہتا ہے تو اسکے سامان ویسے ہی ہو جاتے ہین
جیسے بز کوہی کوہ بلند پر بھاگ جاتا ہے اپنی خورش بی گزند کی خواہش مین تا وہان صیادون سے بخنیت
ہوکے چرے اور ناگہان دیکھے کہ دوسری بازی آسمان کی کیا ہے اسواسطے کہ ایک بازی تو یہ ہوئی کہ
پہاڑ پر لایا اور پھر جب دوسرے پہاڑ پر نظر ڈالتا ہے تو اسپر مادہ بز دیکھتا ہے اسکی آنکھین مستی کے مارے
بند ہو جاتی ہین اور مست ہو کے اس پہاڑ سے اس طرف کودتا ہے اسکو وہ دوری پہاڑون کی ایسی نزدیک
معلوم ہوتی ہے جیسے گھر کے بالوعہ کے گرد پھرنا دوڑنا حالانکہ وہ دوری ہزارون گز کی ہے مگر اسکو دو گز معلوم
ہوتی ہے اسواسطے کہ مستی کے مارے رغبت کودنے کی ہوئی اور جب کودتا ہے فورًا دونون پہاڑون کے درمیان
مین گر پڑتا ہے اب خیال کرنے کی بات ہے کہ یہ تو صیادون سے بھاگ کے پہاڑ مین پناہ جو ہوا اور خود اسکا
خون پناہ نے بہایا کہ وہان صیاد بیٹھے ہوتے ہین اس انتظار مین کہ کب قضا باشکوہ اسکو گرائے بس اکثر
شکار اس بز کا ایسے ہی ہوتا ہے ورنہ یہ بھی بڑا چست و چالاک اور خصم بین ہے اب مقولات مولانا رحمہ کے ہین
کہ یہ مستی و شہوت ایسی بری چیز ہے کہ رستم جیسا شخص با سر و سبلت ہو یعنے بڑا صاحب شان و شجاع تو بھی اسکو
بھی دام مین پھانستی ہے اور اگر مستی اسکے ساتھ نہین چلتی تو میری طرح مستی و شہوت سے قطع و جدا ہو اور
مستی و شہوت اونٹ مین دیکھ کہ یہ اونٹ کیواسطے ہے کہ اسکو مستی بہت ہے لیکن پھر بھی یہ مستی و شہوت جو
جہان مین ہے اس مستی کے سامنے جو خدا کی طرف سے ہے محض ناچیز اور خوار و ذلیل ہے اس مستی نے اس جہان کی

مستی کو توڑ پھوڑ کے ناچیز کر دیا ہی کہ اُسکو شہوت کیطرف التفات ہی نہین رہتا جیسے جس کسیکو آب شیرین پینے کو نہین ملا ہی تو اُسکی آنکھ کا نور آب شور ہی ہوتا ہی کہ یہی بڑا لطیف ہی آور وہ قطرہ جو ہوا اون آسمان یعنی فیض الٰہی سے اُسکی محبت کا آتا ہی وہ جان کو شراب اور ساقیون سے بھر دیتا ہی پھر دیکھ کیسی کیسی مستیان اُس قطرہ کی ملکیت معلوم ہوتی ہین اور کیسی کیسی بزرگی و جلالت روح پاک کو حاصل ہوتی ہی اور اسی کی بوپر اُسکے طالب دل لگائے ہوئے ہین اور اس جہان کی شراب کے خم کے خم توڑتے ہین سوا اُنکے جو اس سے نومید و دور ہین جیسے کفار جو قبرون مین دبے چھپے ہوئے ہین جیسا کہ فرمایا یا ایہا الذین آمنوا لا تتولوا قوما غضب اللہ علیہم قد یئسوا من الآخرة کما یئس الکفار من اصحاب القبور یعنی جو لوگ کہ ایمان لائے مت دوست پکڑو اُس قوم کو جنپر اللہ کا غضب ہی دران حالیکہ نا امید ہوئے ہین آخرت سے جیسے نا امید ہوئے کفار سابق اصحاب قبور سے یعنے وہ کفار جو قبرون مین ہین کہ یہ لوگ دونون جہان سے نا امید ہوئے ہین اور رخار بے نہایت اپنی راہ مین اُنھون نے بوئے ہین الخلاف شرح بحر العلوم مین بزرگو نے لکھا ہے

تمنا کردن ہاروت ماروت آمدن بزمین

قولہ پس ہمیشہ بگفتند ای دریغ + بر زمین باران بدادیمی چو میغ + گستریدیمی دران بیداد جا + عدل و انصاف و عبادات و وفا + این بگفتند و قضا میگفت بایست + پیش پایت دام ناپیدا بسیست + ہین مرو گستاخ در دشت بلا + ہین مرو کورانہ اندر کربلا + کز مو و استخوان ہالکان + می نیابد راہ پای سالکان + جملہ رہ استخوان و مو و پے + بسکہ تیغ قہر لاشی کرد شی + گفت حق کہ بندگان یار عون + بر زمین آہستہ میرانند ہون + پا برہنہ چون رود در خار زار + جز بعقل و فکرت پرہیزگار + این قضا میگفت لیکن گوش شان + بستہ بود اندر حجاب جوش شان + چشمہا و گوشہا را بستہ اند + جز مگر آنہا کہ از خود رستہ اند + جز عنایت کہ گشاید چشم را + جز محبت کہ نشاند خشم را + جہد بے توفیق جان کندن بود + زار زرنی کم گرچہ صد خرمن بود + جہد بی توفیق کس را خود مباد + در جہان واللہ اعلم بالرشاد + جہد فرعونی چو بی توفیق بود + ہرچہ او میدوخت آن تفتیق بود + المعنی خون بالفتح یاری محل جاے زود آمدن و جاے کشادن و مطلق جاے تفتیق پارہ کردن و کشادن ہون بالفتح زمین زراعت پر کلوخ و نرمی و سبکی و خواری و بیعزتی و کلمہ تاکید و استکراہ فرماتے ہین کہ ایسے ہی ہاروت ماروت نے بھی بمقتضاے مستیون کے کہا ای افسوس ہم زمین پر ہوتے تو ایسا اُسکو تازہ و سر سبز کرتے جیسے ابر سے ہو جاتی ہی اور اب کیسی جاے ظلم و بیداد ہو رہی ہی ہم اسمین بالکل عدل و انصاف اور عبادات و وفا پھیلا دیتے کہ کوئی کسی سے سرکشی و بیوفائی نکر سکتا یہ تو یہ کہتے تھے اور حکم الٰہی کہتا تھا ذرا ٹھہرے رہو تمھاری باتون کے سامنے ہی بہت سے جال لگے ہوئے ہین کوئی دم مین پھنستے ہو خبردار گستاخ و بے دھڑک ہو کے جنگل

بلا مین مت جاؤ اور اندھون کی طرح کربلا کی طرف مت دوڑو کربلا سے مراد محل سختی و مصیبت و خوف سے ہی
کہ اسمین اتنے ہلاک ہوئے ہین جنکی کثرت موو استخوان سے چلنے والے چل نہین سکتے اور انکو راہ نہین ملتی ساری
راہ خود استخوان و موا اور رگ و پی ہو رہی ہی اس قدر تیغ قہر الٰہی سے ہر شی لا شی اور معدوم ہوئی ہی تنے یہ نہین سنا
کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہی کہ جو بندے میرے عون و مدد کے یار ہین یعنے جنھون نے مجھسے مدد پائی ہی وہ
زمین پر بہت ہی آہستہ اور نہایت سنبھل کے نرمی کے ساتھ قدم رکھتے ہین نہ بناز و غرور کما قال عز و جل
وعباد الرحمن الذین یمشون علی الارض ہوناً اور بندے رحمٰن کے وہ ہین کہ آہستہ زمین پر چلتے ہین نہ بادعوی
و غرور جسکے پا برہنہ ہین وہ خارزار پر کیسے چل سکتا ہی مگر ہان وہ کہ جسکی عقل و فکر پرہیزگار ہی وہ سنبھل سنبھل کے
قدم رکھتا ہی جیسا کہ خارزار مین سوچ سمجھ کے قدم رکھتے ہین بس حکم الٰہی تو انسے یہ کہتا تھا لیکن یہ کب سنتے تھے
انکے کانون پر تو اس جوش مستی نے پردہ ڈال دیا تھا اور انپر کیا موقوف قضا و قدر نے سبکے چشم و گوش
بند کر دیے ہین سوا ے انکے جو خودی سے چھوٹے ہوئے ہین یا جنپر اسکی عنایت ہی اور انکی آنکھین اسکی
عنایت نے کھول دی ہین اور جنپر اسکی محبت ہی کہ وہ محبت ہی اسکے خشم و غضب کو دبا تی بجھاتی ہی جو شخص
کوشش کرتا ہی اور توفیق اسکی رفیق نہین وہ مفت اپنی جانکنی کرتا ہی ہرگز مفید نہوگی اور اتنی بھی نہین
جیسے دو سو خرمن کے مقابل ایک دانہ چنے اور باجرے کا آپ فرماتے ہین خدا یتعالیٰ جہان ہین کسیکو
کوشش بے توفیق ندے اور وہی خوب جانتا ہی رشاد کو کہ کون راہ راست پر ہی اور کون کج پر غور کرو
فرعون نے حضرت موسیٰ کے معاملہ مین کیسی کیسی کوششین کین جو سب بے توفیق تھین کچھ نہوا یہ جو
سیتا تھا وہ پارہ پارہ ہوتا تھا الخلاف شرح بحر العلوم مین بعقل کو مجمل لکھا ہی

خواب دیکھنا فرعون کا آتے ہوئے موسیٰ کو اور تدارک اسکا

قولہ از نجم بود در حکمش ہزار + وز معبر بود ساحر بیشمار + مقدم موسی نمودندش بخواب + کہ کند فرعون و ملکش اخراب +
با معبر گفت و با اہل نجوم + چون بود دفع خیال خوب و شوم + جملہ گفتندش کہ تدبیری کنیم + راہ زادن را چو
رہزن بر زنیم + تا رسید آن شب کہ مولد بود آن + رای این دیدند آن فرعونیان + کہ برون آرند آن روز از پگاہ +
سوی میدان بزم و تخت پادشاہ + پس بفرمودند ز شہر آشکار + کہ منادی یا کنند از ہر کنار + الصلا ای جملہ
اسرائیلیان + شاہ میخواند شمارا زان مکان + تا شمارا روی بنماید بے نقاب + بر شما احسان کند بہر ثواب +
کان اسیران را بجز دوری نبود + دیدن فرعون دستوری نبود + گر فتادندی بہ رہ در پیش او + بہر آن یاسہ
بخفتندی برو + یاسہ آن بد کہ نہ بیند ہیچ اسیر + در گہ و بیگہ لقای آن امیر + بانگ چاؤشان چو در رہ بشنودی
تا نہ بیند رو بدیواری کند + ور بہ بیند روی آن مجرم شود + آنچہ بتر بر سر او آن رود + بود شان حرص لقای ممتنع +

کہ حریص ست آدمی فیما منع + المعنی یاسہ آرزو و حکم و قانون سیاست و قاعدہ فرماتے کہ ہزار نجومی تو فرعون کے زیر حکم تھے اور تعبیر والے اور جادوگر انکا کچھ شمار نہین بیشمار تھے اتفاقاً قضا و قدر نے اُسکو خواب مین حضرت موسیٰ کا آنا دکھایا کہ وہ آئینگے اُسکو اور اُسکے ملک کو خراب کرینگے اُسنے معبر اور نجومیون سے کہا کہ اسکا دفع نایاب و بدکس صورت سے ہو سب نے کہا کہ ہم تدبیر کرینگے اور رہزنون کی طرح پیدا ہونے کی راہ باندھینگے یا اتنک کہ اب وہ رات آئی جسمین اُنکے پیدا ہونے کا وقت تھا تو سب فرعونیون کی راے اسپر متفق ہوئی کہ اُس دن صبح سے بادشاہ کا تخت میدان مین رکھین اور بادشاہ اور بزم شاہی وہین جمع ہون بس حکم دیا کہ شہر مین ہرطرف بر ملا منادی کردین کہ اے اسرائیلیو تمکو صلا ہے یعنے آواز انعام و عطا کی کہ بادشاہ اُس مکان مین بلاتا ہے کہ تمکو اپنی صورت بے نقاب دکھائے اور یہ احسان تمپر واسطے ثواب امید لیکے رکھے اور یہ منادی اسرائیلیون کو اسواسطے ہوئی کہ یہ بیچارے اسیر تھے حکم نہ تھا کہ بادشاہ کے نزدیک آئین و وہی رہین بادشاہ کو نہ دیکھنے پائین اور جو کہین راہ مین کوئی سامنے بادشاہ کے آئے تو مُنہ کے بل اوندھا ہو کے اُسکے آگے گر جائے منہ چھپائے اور یاسہ یعنے قاعدہ یہ تھا کہ کوئی اسیر اُسکو نہ دیکھ سکے نہ وقت نہ بے وقت جسوقت آواز نقیبون کی سُنے اور وہ اگر راہ مین ہو تو مُنہ دیوار کی طرف کرلے تا بادشاہ کا مُنہ نہ دیکھے اور اگر دیکھ لے تو مجرم ہوا اور ایسا مجرم کہ سزاوار بدتر سے بدتر سزا کا ان لوگون کو اُسکے دیدار ممتنع دیکھنے کی بڑی حرص تھی اور انسان کی کیفیت ہی یہ ہے کہ ممنوع چیز کی اُسکو بہت حرص ہوتی ہے جیسے کہ حدیث مین آیا ہے الانسان حریص فیما منع الخلاف شرح بحر العلوم مین مجرم کو محرم اور لقا کو بقا لکھا ہے اگرچہ نقطہ کی غلطی کچھ بات نہین ہے مگر بعض نقطہ بڑے چکر مین ڈالتا ہے اسواسطے مین نے جتایا

میدان مین بُلانا فرعون کا بنی اسرائیل کو واسطے حیلہ منع ولادت حضرت موسیٰ کے

قولہ شد منادی در محلہا آن زمان + بانگ میزد کو بشادی آنان + کای اسیران سوی میدان رو نہید + کز شہنشہ دیدن و جود ست امید + چون شنید آن مژدہ اسرائیلیان + تشنگان بودند بس مشتاق آن + زین خبر گشتند جملہ شادمان + راہ میدان برگرفتند آن زمان + حیلہ را خوردند آن سو تاختند + خویشتن را بہر جلوہ ساختند + تا رود آنجا بہ بیند روی او + تا چہ خاصیت دہد دیدار رو + از غرض غافل بُدند و بیخبر + در طمع رفتند بیرون سر بسر + المعنی فرماتے ہین کہ موافق حکم کے منادی محلون مین گیا اور خوش خوش بانگ منادی کی کرتا تھا کہ اے اسیرو میدان اُسکاہ کیطرف چلو کہ دو فائدے پاؤگے دیدار بادشاہ کا اور اُسکا جود و عطا بھی دونون کے امیدوار ہو الغرض جب اسرائیلیون نے یہ مژدہ سُنا یہ تو آنکی دید کے از بس تشنہ و مشتاق تھے ہی اُس خبر سے سب خوش ہو گئے اور فوراً راہ میدان کی لی سب نے داؤ کھایا اور اُس طرف کو دوڑے اور آپ کو اُس جلوے کے

پیدا ہوتی اُس شوق مین آراستہ کیا تا وہان جائے اور اُسکی صورت دیکھے تو گویا خاصیت اُسکے دیدار سے
سرخی کا جو یہ شعر اخیر ہی اُسکی نسبت شرح مین لکھا ہی کہ اکثر کتب مین نہین ہی میرے نزدیک تو قابل چھوڑنے کے
نہین تھا لہذا مین نے تو لکھ دیا اگرچہ اسرائیلی خوش تھے لیکن اس سے بیخبر کہ غرض اس سے کیا ہی سب کے
سب لالچ مین آ کے چلدیے

حکایت در تمثیل

قولہ ہمچنین کاین جا مغول حیلہ دان ، گفت میجویم کسی از مصریان + مصریان را جمع آرید این طرف + تا در آید آنکہ
میجویم بکف + ہر کجا آید مصری بیے جمع آمدند + در بر آن میر یک یک می شدند + ہر کہ می آمد بگفتا نیست این + ہین در خواجہ
وران گوشہ نشین + تا بدین شیوہ ہمہ جمع آمدند + گردن ایشان بدان حیلہ زدند + شومئی آنکہ سوی بانگ نماز +
داعی اللہ را نبردندی نیاز + دعوت مکارشان اندر کشید + الحذر از مکر شیطان ای رشید + بانگ درویشان و
محتاجان نیوش + تا نگیرد بانگ محتالیت گوش + گر گدایان طامع اند و زشت خو + در شکم خواران تو صاحبدل بجو +
در تگ دریا گہرہا سنگہاست + فخرہا اندر میان ننگہاست + پس بجوشیدند اسرائیلیان + از پگہ تا جانب میدان دوان
چون بحیلت شان بمیدان برد او + رو نمی خود بنمودشان بس تازہ رو + کرد دلداری و بخششہا بداد + ہم عطا ہم وعدہا
کرد آن قباد + بعد از ان گفت از برای جان تان + جملہ در میدان بخسپید امشبان + پاسخش دادند کہ خدمت کنیم +
گر تو خواہی یک مہ اینجا ساکنیم + المعنی جا مغول حرامزادہ و شریر قباد نام بادشاہ و پدر نوشیروان و ہر بادشاہ
عظیم الشان یعنے ایسے ہی جیسے اس حرامزادہ شریر حیلہ دان نے اسرائیلیون کو بلایا کہا مصریون سے بھی مجھکو
ایک شخص کی جستجو ہی مصر والون کو بھی ایک طرف جمع کر دو تو جسکو مین ڈھونڈھتا ہون پالون پس جہان کہین
کوئی مصری بھی تھا سب جمع ہوئے اور اس بادشاہ کے پاس دوڑے ایک ایک اُسکے سامنے جاتا تھا
اور وہ کہتا تھا یہ نہین ہی جا وزیر کا دروازہ دیکھ وہان گوشہ مین بیٹھ یہانتک کہ اسی طور سے سب جمع ہوئے
اور اس حیلہ سے گردنین انکی مارین اور یہ نحوست انپر اس بات کی پڑی کہ جب بانگ نماز ہوتی تھی اور داعی
خدا کا انکو بلاتا تھا کہ نماز کیواسطے آؤ تو یہ نہین جاتے تھے اور اس مکار کی دعوت پر کیسے دوڑے گئے
بس فرماتے ہین کہ اے رشید مکر شیطان سے خدا بچائے تو بانگ محتاجون اور درویشون کی سُن تو کسی حیلہ گر کی
آواز تیری گوش گیری نکر سکے اور اگر تیری سمجھ مین درویش طامع اور زشت خو ہین تو شکم خوارون اے دنیا دارون
مین کسی صاحبدل کو ڈھونڈھو اسواسطے کہ جو موتی تگ دریا مین ہین پتھر ہین یعنے چھپے ہوئے کہ نہ کوئی اُنکو
جانتا ہی نہ اُنکی قدر اور بہت ناموس و ننگ والے ایسے ہین کہ سراسر فخر ہی فخر ہین تو دنیا دار دیکھکے خالی مت سمجھ
پھر رجوع اسرائیلیون کی طرف کیا کہ اسرائیلیون مین ایک مونہہ تھا صبح سے میدان کی طرف دوڑے چلے

جاتے تھے جب اس حیلہ سے انکو میدان مین لگیا بس انکو اپنی صورت بڑی تازہ روئی سے دکھائی اور خوب دلداری کی اور بخششین دین اور عطائین اور وعدے اس بادشاہ نے کیے بعد اُسکے کہا کہ تم واسطے نگہداشت اپنی جان کے سب کے سب اس رات اس میدان مین سوؤ ورنہ تمکو مار ڈالونگا سب نے جواب دیا کہ ہم اطاعت حکم کی کرینگے اگر تو چاہیگا تو ایک مہینا یہیں رہینگے

لوٹ جانا فرعون کا میدان سے شادمان اس بات سے کہ شب حمل مین نے بنی اسرائیل اور انکی عورتون مین تفرقہ ڈال دیا

قولہ شہ شبانگہ باز آمد شادمان ✦ کامشبان حمل ست ودور اند از زنان ✦ خادمش عمران هم اندر خدمتش ✦ هم بشہر آمد قرین صحبتش ✦ گفت ای عمران برین در خسپ تو ✦ هین مرو سوی زن وصحبت مجو ✦ گفت خسپم هم برین درگاہ تو ✦ هیچ نندیشم بجز دلخواہ تو ✦ بود عمران هم زنا سرائیلیان ✦ لیک مر فرعون را دل بود وجان ✦ نی گمان بردی کہ وی عصیان کند ✦ بلکہ خوف جان فرعون آن کند ✦ این از عمران نبُد وافعال او ✦ لیک آن خود بُد جزای حال او ✦ **المعنی** یعنے جب رات ہوئی تو فرعون خوش وخرم شبستان کو لوٹ آیا کہ آج ہی کی رات تو قرار حمل کی تھی سو مین نے مردون سے عورتون کو دور ڈال دیا اور عمران حضرت موسی کے باپ اُسکے نوکر تھے یہ بھی اُسکی خدمت مین ساتھ ہی ساتھ چلے آئے اُسنے کہا خبردار ای عمران تو بھی یہین دروازے پر سو ہرگز گھر کو مت جانا عورت کی صحبت کا خواہان ہو کہا اچھا مین بھی یہین تیرے دروازہ پر سوؤنگا اور جو بات تیری دلخواہ ہو اُسکے سوا کچھ خیال نکرونگا اگرچہ عمران بھی اسرائیلیون سے تھے لیکن فرعون کو ایسے عزیز تھے کہ گویا اُسکے دل وجان تھے اُسپر اُسکو گمان اس بات کا ہرگز نتھا کہ وہ نافرمانی کرینگے بلکہ وہ خود خوف جان فرعون کا کرینگے یہ یقین اُسکو تھا پس عمران اور اُنکے افعال سے بالکل نچنت تھا حالانکہ یہی جزا اُسکے حال کی تھی تقدیر الٰہی یون تھی

جمع ہونا عمران کا مادر موسی سے اور حاملہ ہونا اُنکا

قولہ خود کجا در خاطر فرعون بود ✦ اینچنین تقدیر چون عاد وثمود ✦ شہ برفت واو بران درگاہ خفت ✦ نیم شب آمد بپیشش خفتہ جفت ✦ زن بر وافتاد وبوسید آن لبش ✦ بر جہانیدش زخواب اندر سرش ✦ گشت بیدار او وزن را دید خوش ✦ بوسہ باران کرد از لب بر لبش ✦ گفت عمران این زمان چون آمدی ✦ گفت از شوق وقضای ایزدی ✦ در کشیدش در کنار از مهر مرد ✦ بر نیامد با خود آندم در نبرد ✦ جفت شد با او امانت را سپرد ✦ پس بگفت ای زن نہ این کاریست خرد ✦ آهنی بر سنگ زد زاد آتشے ✦ آتشے از شاہ وملکش کین کشے ✦ من چو ابرم تو زمین موسی نبات ✦ حق شہ شطرنج ما ماتیم مات ✦ مات وبرد از شاہ میدان ای عروس ✦ این مدان

از نما مکن بر ما فسوس ۔ آنچه این فرعون می ترسید ازو ۔ ہست شد اینک من گشتم جفت تو ۔ المعنی فرماتے ہین که فرعون کی خاطر مین یہ بات کہان تھی کہ میری تقدیر ایسی ہی جیسی عاد و ثمود کی کہ عذاب الہی سے آخر ہلاک و تباہ ہوئے القصہ بادشاہ تو عمران سے کہکے چلا گیا اور یہ باہر درگاہ کے سوئے آدھی رات کو ان خفتہ کے پاس انکی بی بی آئین اور انپر گر کے بوسے لبون کے لینے لگین اور سوتے سے چونکایا عمران بیدار ہوے اور عورت کو خوش دیکھا اُنکے لب پر اپنے لبون سے بوسون کا مینھ برسادیا کہا اسوقت تم کیون آئی ہو کہا شوق اور حکم ایزدی سے پس عمران نے اُنکو محبت سے اپنی بغل مین دبایا اُسوقت لڑائی مین یہ اپنے سا تھ جبیت نہ سکے بے اختیار ہو گئے غرض جفت ہوکے وہ امانت جو نطفہ حضرت موسی کی تولید کا تھا اُنکے سپرد کر دیا اور کہا کہ اے زن یہ معاملہ بہت بڑا ہی خرد و حقیر نہین ہی تم سمجھو کہ آہن پتھر پر لگا اور پتھر سے آگ نکلی اور وہ آگ کہ بادشاہ اور اُسکے ملک والون سے کینہ کشی کرے ہین تو مثل ابر کے ہون تو زمین اور موسی نبات اور حق تعالی ایسا جیسا شاہ شطرنج بس ہم سب اُسکے مات ہین یعنے عاجز و بے بس پس اے عروس اس بردوات کو تو اُسی سے جانے رہ اور اس بات کو نہ جان نہ ہمپر افسوس وا تہنا اگر یہ وہی بات ہی جس سے فرعون ڈرتا تھا سو وہ بات اسوقت موجود ہو گئی کہ مین تیرا جفت ہو گیا

وصیت کرنا عمران کا زوجہ کو بعد مجامعت کے

قوله باز گرد و ہیچ از ینہا دم مزن ۔ تا نیاید بر من و تو صد حزن ۔ عاقبت پیدا شود آثار این ۔ چون علامتہا رسد ای نازنین ۔ المعنی عمران نے بی بی سے کہا کہ تم لوٹ جاؤ اور خاموش رہنا ان باتون سے مطلق دم مت مارو تا ایسا نہو کہ ہم تم دونون پر سیکڑون حزن و ملال نازل ہون اور یہ وہ معاملہ نہین ہی کہ چھپا رہے اسکا تو انجام کار ہی خود بخود ظاہر ہوتا ہی اسکے آثار و علامات خود ظاہر ہونگے چھپنے کے نہین ہین

ڈرنا فرعون کا بانگ و غریو و غوغا سے

قوله در زمان از سوی میدان نعرہا ۔ میرسید از خلق و میشد بر ہوا ۔ شاہ از ہیبت برون جست آن زمان ۔ پا برہنہ کین چہ غلغلہاست ہان ۔ از سوی میدان چہ بانگ ست و غریو ۔ کز نہیبش می رمد جنی و دیو ۔ گفت عمران شاہ ما را غم مباد ۔ قوم اسرائیلیانند از تو شاد ۔ از عطای شاہ شادی میکنند ۔ رقص می آرند و کفہا میزنند ۔ گفت باشد کین بود اما ولیک ۔ وہم و اندیشہ مرا پر کرد نیک ۔ این صدا جان مرا تغییر کرد ۔ از غم و اندوہ تلخم پیر کرد ۔ زہرہ فی عمران مسکین را اگرچہ بزگویا اختلاط جفت را ۔ پیش می آمد پس میرفت شہ ۔ جملہ شب ہمچو حامل وقت زہ ۔ ہر زمان میگفت ای عمران مرا ۔ سخت از جا بردہ است این نعرہا ۔ چون نیارست عمران از خرید

تا که شد استارهٔ موسی پدید + هر پیمبر چون در آید در رحم + نجم او بر چرخ گردد منتجم + بر فلک پیدا شد این استاره اش +
کوری فرعون و مکر و چاره اش + المعنی پس اسیوقت میدان سے نعرے بلند ہوئے کہ مخلوق سے آتے تھے
اور ہوا پر جو جو فلک ہی پہونچتے تھے بادشاہ اُن نعرون کی ہیبت سے پا برہنہ نکل آیا اور پوچھا کہ
خبردار ہو یہ کیسے شور ہین اور یہ کیسی بانگ و غریو ہی جو میدان سے آتی ہی جسکی ہیبت سے جن اور دیو
بھاگے جاتے ہین عمران نے دعا کرکے کہا کہ بادشاہ کی عمر بڑی ہو قوم اسرائیل جو تجھسے نہایت خوش
ہین وہ تیری عطا کی خوشی کر رہے ہین ناچتے ہین اور تالیان بجاتے ہین کہا اگر ایسا ہی تو ہو کچھ غم نہین
لیکن مجھکو میرے وہم و اندیشہ نے خوب بھر دیا ہی اس صدا نے میری جان کو تغیر کر دیا اور غم و اندوہ سے
تلخ و پیر بنا دیا عمران سنتے تھے اور ان غریب کو ایسی جرأت و طاقت کہان تا اپنی بی بی سے اپنا مختلط
ظاہر کر سکین غرض اسیطرح رات بھر بادشاہ کا حال رہا کہ باہر آتا تھا اور اندر جاتا تھا چین نہ تھا جیسے حاملہ کو
دردزہ کے وقت کسی پہلو چین نہین پڑتا ہر وقت کہتا تھا ای عمران ان نعرون نے مجھکو نہایت ہی
خود سے باہر کر دیا ہی یہ کیسے ہوا جو عمران کی عورت عمران کے پاس جا گھسی کہ ستارہ موسی کا پیدا ہوا
اسواسطے کہ جب کوئی پیمبر رحم مین قرار پکڑتا ہی تو معہود ہی کہ ستارہ اُسکا فلک پر روشن ہوتا ہی اب فرماتے
ہین کہ ستارہ تو اُنکا ایسی بلندی پر اپنے نور و فروغ کے ساتھ روشن ہوا اور دیکھو فرعون کی کوری اور اسکے
مکر و تدبیرین کہ کوئی پیش نگئی انتہی الخلاف شرح بحر العلوم مین اس جگہ مجھکو بڑا خلط ملط معلوم ہوتا ہی اور جو
سرخی لکھی ہی وصیت کرنا عمران کا الخ اسکے مناسب دو شعر معلوم ہوتے ہین جو مین نے اس سرخی کے
تحت مین قائم کیے اگرچہ یہ بھی اوپر ہی کی حکایت مین داخل ہوتے تو بہتر تھا مگر خیر وہ کا ہو گیا اور
جو دوسری سرخی لکھی ہی ڈرنا فرعون الخ اسکو مصدر کیا ہی اس شعر سے از سوی میدان الخ کہ محض بے ربط اور
انکہ ہی اور یہ دو شعر در زمان از خلق الخ اور شاہ از آن ہیبت الخ قابل تصدیر دوسری سرخی کے تھے انکو
اسی وصیت کی سرخی مین لکھا ہی مین نے دوسری سرخی کو انہین دونون سے مصدر کیا ہی فافہم و تامل فیہ لہذا الکلام

پیدا ہونا ستارهٔ حضرت موسیٰ کا آسمان پر اور شور منجمون کا میدان مین

قوله روز شد گفتش که ای عمران برو + واقف آن غلغل و آن بانگ شو + راند عمران جانب میدان و گفت +
این چه غلغل بود شاهنشه نخفت + هر منجم سر برهنه جامه چاک + همچو اصحاب عزا بوسیده خاک + همچو اصحاب عزا
آوازشان + بگرفته در فغان و سازشان + ریش و مو بر کنده رو بدریدگان + خاک بر سر کرده پر خون
دیدگان + گفت خیرست این چه آشوبست حال + بد نشانی میدهد منحوس سال + عذر آوردند و گفتند ای امیر + کرد ما را
دست تقدیرش اسیر + اینهمه کردیم و دولت تیره شد + دشمن شه هست گشت و چیره شد + شب ستارهٔ آن پسر آمد عیان +

کوری ما بر جبین آسمان + زد ستاره آن پیمبر بر سما + تا ستاره یار گشتیم از بکا + با دل خوش شاد عمران وز نفاق +
دست بر سر می بزد کای انزهاق + المعنی آنکی اصل جب دن ہوا بادشاہ نے عمران سے کہا جا اور دریافت کر
کہ وہ شور و غل کس بات کا تھا پس عمران میدان کیطرف گئے اور پوچھا رات کیسا شور و غلغلہ تھا جسکو شہنشاہ
نے سُنا ہی اور ہر منجم کو اس حال سے پایا ننگے سر جامہ چاک ماتم داران کیطرح آلودہ بخاک آواز بھی انکی ماتیوں کیے
شل چلاتے چلاتے بند ہو گئی تھی اور سب سازو سامان بھی بند تھے داڑھی کے بال کھسوٹے ہوئے اور ایسے
غم میں جیسے منحوس کا منہ کسی نے دیکھا ہو سر پر خاک ڈالے اور فرط گریہ سے آنکھوں میں خون بھرا ہوا عمران نے یہ حال
دیکھ کے پوچھا خیر ہی یہ کیسی پریشانی اور حال بد ہی مجھکو تو کوئی مصیبت کی بات معلوم ہوتی ہی اسواسطے کہ
سال منحوس کے نشان بد معلوم ہو جاتے ہین سب نے عذر کیے اور کہا کہ ای امیر ہم سب قضاء الٰہی کے
ہاتھ مین اسیر ہو گئے یہ سب تدبیرین توکین لیکن کیا کرین نصیب بگڑ گیا دشمن شاہ کا پیدا ہوا اور چیرہ و غالب
رات اُس لڑکے کا ستارہ نمود ہوا اور وہ ستارہ کیا ہمارا اندھاپن تھا جو پیشانی آسمان پر چمکا کہ تقدیر الٰہی
سے آنکھین مینچے ہوئے تھے اُسکا تو ستارہ آسمان پر چمکا اور ہم گریہ سے ستارہ بار ہو گئے ستارہ مراد اشکون سے
یہ سُنکے عمران دل مین تو شاد و خوش ہوئے کہ مجھسے پیغمبر پیدا ہوگا اور بظاہر نفاق سے سر پیٹنے لگے کہ ہا سے
نیستی و ہلاکی الخلاف شرح بحر العلوم مین انزہاق کی جگہ گاہ الفراق لکھا ہی جسکے معنی راست نہین آتے
قولہ کرد عمران خویش پر خشم و ترش + رفت چون دیوانگان بی عقل و ہش + خویشتن را اعجمی کرد و براند + گفتہاے
بس خشن و رجیع خواند + خویشتن را ترش و غمگین ساخت او + نردہای بازگونہ باخت او + گفت شان شاہ مرا بفریفتید +
از خیانت وز طمع نشکیفتید + سوی میدان شاہ را انگیختید + آبروی شاہ ما را ریختید + دست بر سینہ زدید اندر زمان +
شاہ ما را فارغ آریم از غمان + عاقبت زر ہا تلف شد کار خام + شد بر فرعون و بر خوانش تمام + چون شنید از غصہ
رویش شد سیاہ + خواند ایشان را ز خشم آن دین تباہ + گفت ایشان را کہ ہین ای خائنان + من بر آویزم شما را
بی امان + خویش را در مضحکہ انداختم + مالہا با دشمنان در باختم + تا کہ امشب جملہ اسرائیلیان + دور ماندند از ملاقات
زنان + مال رفت و آبرو و کار خام + این بود بازی و افعال کرام + المعنی فرماتے ہین کہ عمران نے منجمون کی
باتین سُنکے اور ہی چال چلی کہ آپکو پرخشم و ترش بنایا اور بیعقل و بیہوشون کیطرح اُنکی طرف چلے اور آپکو اعجمی بنالیا
جس سے نہایت غصہ سمجھا جاسے اعجمی وہ جو کلام بفصاحت نہ کر سکے اور کمال غصہ مین ایسا ہوتا ہی اور انکی
طرف جا کے مجمع مین سخت سخت باتین کہین اور خوب آپکو ترش و غمگین بنایا اور اُلٹی چالین چلین اور کہا کہ
تمنے ہمارے بادشاہ کو فریفتہ کیا اور خیانت و لالچ سے تمکو صبر نہوا تم اُسکو برانگیختہ کر کے میدان مین لائے
اور اُسکی آبرو بگاڑی تمنے سب نے چھاتی ٹھونکی تھی کہ ہم بادشاہ کو ان غمون سے نچنت کر دینگے آخر کار زر کا زیاں

برباد ہوا اور کام ویسا کا ویسا ہی بگڑا رہا پس فرعون کے پاس جا کے یہ سب حال بیان کیا سنتے ہی غصہ کے
مارے فرعون کا منہ سیاہ ہو گیا اور ان سب کو بڑے خشم و غضب سے اُس تباہ دین نے اپنے پاس بلا کے
کہا کہ خبردار ہو جاؤ اے خائنو مین تم سب کو لٹکا دونگا اور مطلق امان نہ دونگا مین نے تمھارے کہنے سے آپ کو
مضحکہ مین ڈالا اور تمھارے کہنے سے مال کھویا بنی اسرائیل کو جو میرے دشمن ہین دبا یہان تک کہ اس رات
وہ سب اپنی عورتون سے بھی الگ رہے پس مال بھی گیا آبرو بھی گئی اسکو یاری و مددگاری کہتے ہین اور ایسے ہی
فعل ایسے لوگون کے ہوتے ہین الخلاف شرح بحر العلوم مین خش کی خا نہین لکھی ہے فقط اش لکھا ہے اور
بفرسفتید نشکیفتید بصیغ مناسب محل کہ موقع خطاب ہی کا ہے اور برانگیختند اور ریختند اور زدند بصیغ غائب جو
محل غیبت نہین ہے لکھے ہین تا کی جگہ لا خانمان کو خانیان لکھا ہے **قوله** سالها ادرار و خلعت میبرید + ملکها
را مسلم میخورید + از برای آنکہ در روزی چنین + فهم گردارید باشیدم معین + رای تان این بود و فرهنگ و نجوم +
طبل خوارانید و مکارید + شوم + من شما را بر درم آتش زنم + بینی و گوش و لبان تان بر کنم + من شما را هیزم آتش
کنم + عیش رفته بر شما نا خوش کنم + سجده کردند و بگفتند ای خدیو + گر یکی کرت زما چربید دیو + سالها دفع بلاها
کرده ایم + وهم حیران مانده ما کرده ایم + فوت شد از ما و حملش شد پدید + نطفه اش جست و رحم اندر خزید +
لیک استغفار این روز ولاد + ما نگهداریم ای شاه قباد + روز میلادش رصد بندیم ما + تا نگردد فوت و نجهد این
قضا + گر نداریم این نگه ما را بکش + ای غلام رای تو افکار و هش + تا بنه مه می شمرد او روز روز + تا نپرد تیر حکم
خصم دوز + بر قضا هر کو شبیخون آورد + سرنگون آید سر خود را خورد + چون مکان بر لامکان حمله برد + خون خود ریزد
بلاها را خرد + چون زمین با آسمان خصمی کند + شوره گردد سر ز مرگی بر زند + نقش با نقاش پنجه میزند + سبلتان و ریش
بر خود میکند + **المعنی** رصد وہ چوترہ جو سات سو گز اونچا بلندی پہاڑ پر بناتے ہین ستارون کی گردش دیکھنے کو پہلا شعر
اور اُسکے بعد کے بعض سخت قول فرعون مین ہین کہ برسون تم وظیفے کھاتے رہے ہو اور خلعت و انعام
پایا کیے ہو بلکہ پوری پوری میری ملکتین کھا گئے ہو اسیواسطے کہ کسی ایسے دن اپنی عقل و فہم ٹھکانے کر کے
میرے معین و مددگار ہو گے پس یہی رائے تمھاری تھی اور دانائی و نجوم تمھارے بڑے پیٹ ہین اور بڑے
کھانے والے ہو اور مکار اور نحس مین تمکو چیر پھاڑ کے پھونک دونگا ناک کان ہونٹھ سب نکال ڈالونگا مین
تمکو آگ کا ایندھن بناؤنگا اور پچھلے دنون مین جو تمنے مزے اُڑائے ہین سب بے مزہ کر دونگا یہ سُنکے
سبنے سجدہ کیا اور کہا اے خدیو کیا ہوا جو ایک دفعہ شیطان ہمپر غالب پڑ گیا ہمنے تو برسون بلائین ٹالی
ہین اور جو جو کام ہمنے کیے ہین وہم بھی حیران ہو ہو کے رہ گیا ہے اگر یہ بات ہمسے فوت ہو گئی کہ حمل اسکا
قائم ہو گیا اور نطفہ رحم مین جا گھسا تو اسکا استغفار و عفو آج نہین ہے ہم اے بادشاہ اُسکے روز ولادت پر

رکھینگے دیکھیے گا اب میلاد کے دن موقوف رکھے ہین اسوقت کرینگے اور خوب نگہداشت اس وعدہ کی ہم کیسے رصد بناتے ہین تا مراد فوت ہو اور قضاء الٰہی نہ ہلنے پائے پس اگر ہم اس اقرار کی نگہبانی نکرین تو ہمکو مار ڈالیو ذرا سمجھ بھی تو لے تو خود وہ شخص ہے جسکی رائے کے افکار اور ہوش جملہ غلام ہین یہ سُنکے فرعون ساکت ہوا اور ایک ایک دن مدت وضع حمل کا گنا کیا تا تیر حکم قضا کا جو دشمن وہ تھا نہ چلنے پائے اب مقولے مولانا رح کے ہین جو کوئی چاہتا ہے کہ مین قضا پر چھاپا مارون اور سبقت کرون وہ اوندھا ہی گرتا ہے اور اپنا ہی سر کھاتا ہے جیسے مکان چاہے کہ مین لامکان پر حملہ آور ہون تو وہ اپنا ہی خون بہاتا ہے اور بلائین خریدتا ہے ایسے ہی زمین اگر آسمان سے دشمنی کرے تو شوریدہ ہوئے اور سر مرگ عظیم سے نکلے کہ کبھی زندہ ہی ہوئے اور زندہ ہونا زمین کا زراعت و نباتات پھر تعجب سے فرماتے ہین کہ عجب حال ہے کہ نقش نقاش کے ساتھ پنجہ کرتا ہے اور آپ اپنی ہی داڑھی مونچھ کو نوچتا کھسوٹتا ہے

بلانا فرعون کا بنی اسرائیل کی عورتون کو جو نوزاد بچین میدان مین ہین از راہ مکر کے

قوله بعد نہ مہ شہ برون آورد تخت + سوی میدان و برون افگند رخت + بار دیگر شد منادی سوی شہر + کای زنان گزدہر می یابید بہر + ای زنان با طفلگان میدان روید + تا ز بخششہای شہ شادان شوید + آنچنانکہ پار مردان را رسید خلعت و ہر کس از ایشان زر کشید + ہین زنان امروز اقبال شماست + تا بیابد ہر کسی چیزیکہ خواست + مر زنان را خلعت و صلات دہد + کودکان را ہم کلاہ زر نہد + ہر کہ او این ماہ زائیدست ہین + گنجہا گیرند از شاہ گزین + آن زنان با طفلگان بیرون شدند + شادمان تا خیمۂ شاہ آمدند + ہر زن نوزادہ بیرون شد ز شہر + سوی میدان غافل از دستان قہر + چون زنان جملہ برو گرد آمدند + ہر چہ بود از نر ز مادر بستدند + سر بریدندش کہ اینست احتیاط + تا نروید خصم و نفزاید خباط + المعنی وصلت بالفتح ٹکڑا کسی چیز کا خباط بالضم دیوانگی فرماتے ہین کہ بعد نو مہینے کے پھر بادشاہ نے تخت اپنا باہر نکالا اور میدان کیطرف کوچ کیا پھر دوسری دفعہ منادی شہر مین ہوئی کہ اے عورتو چلو تا زمانہ سے بہرہ پاؤ اے عورتو بچون سمیت میدان کیطرف چلو تا بادشاہ کی بخششون سے شاد ہو جیسا کہ پار سال مردون کو ملا تھا اور خلعت و زر ڈھولائے تھے خبردار ہو اے عورتو آج تمھارے اقبال کا دن ہے منھ مانگی مراد تمکو ملیگی عورتون کو بادشاہ خلعت و کپڑے دیگا اور لڑکون کے سر پہ کلاہ زر رکھیگا جو کوئی کہ اس مہینے کی جنی ہوئی ہے خبردار ہو جائے کہ وہ بادشاہ ذی رتبہ سے خزانے پائیگی سب عورتین بچون سمیت باہر نکلین اور خوش خوش در خیمۂ شاہ تک آئین مگر وہی جو نوزادہ بچین میدان کیطرف گئین غافل اس بات سے کہ یہ حیلہ قہر کا ہے جب سب عورتین اسکے پاس جمع ہو گئین کہا جنکے پاس نر ہے انکی مادرون سے چھین لین اور احتیاطاً انکے سر کاٹ ڈالین تو بہت سا خبط و دیوانگی نہ بڑھنے پائے نہ دشمن پیدا ہونے پائے

وجود مین آنا موسی علیہ السلام کا اور آنا سرہنگون سلطان کا عمران کے گھر اور وحی آنا مادر موسی کو کہ آگ کے تنور مین ڈالدے کہ ہم اسکی نگہبانی کرلینگے

قولہ چون زن عمران کہ موسی زادہ بود + دامن اندر چید زان آشوب دود + بعد آن دستان کہ آن سگ باز نان + کرد دیگر بین چہ آورد آن زنان + آن زنان قابلہ در خانہا + بہر جاسوسی فرستاد آن دغا + غمز کردندش کہ اینجا کودکی است + نامد او میدان کہ در وہم و شکیست + اندرین کوچہ یکی زیبا زنی ست + کودکی دارد و لیکن پرفنی ست + چون عوانان آمدند اطفال را + در تنور انداخت از امر خدا + وحی آمد سوی زن از داو گر + کہ ز نسل آن خلیلست این پسر + در تنور انداخت موسی را تو زود + تا نگہدار یش از ہر نار و دود + عصمت یا نار کونی باردا + لا تکون النار حرا شاردا + زن بوحی انداخت او را در شرر + بر تن موسی نکرد آتش اثر + پس عوانان خانہ را جستند زود + ہیچ طفلے اندران خانہ نبود + پس عوانان بی مراد آن سو شدند + باز غمازان کزان واقف بدند + با عوانان ماجرا بر داشتند + پیش فرعون از برای دانگ چند + کای عوانان بازگردید آن طرف + نیک نیکو بنگرید اندر غرف + باز گشتند آن عوانان جابجان + تا بجویند آن پسر را آن زمان + المعنی غمز بالفتح غمازی عوانان عوان بالفتح زن صاحب شوہر و میانہ سال و سرہنگ و جبر کنندہ غرف بضم اول و فتح ثانی جمع غرفہ فرماتے ہین کہ جب اُس آشوب و دُود مین زن عمران نے جبنے موسی پیدا ہوے تھے جلدی اُسے کنارہ کیا اور وہ گوندیہ تھا کہ اُس سگ پلید نے عورتون سے داؤ کیا تھا کہ انکو انعام کے حیلہ سے بلاکے لڑکے اُنکے مارڈالے اُسیوقت مین یہ بھی کیا تھا کہ دائیان جاسوس گھرون مین گھساوین تھین اُنھین مین سے ایک نے غمازی کی کہ یہان ایک لڑکا ہو کہ وہ میدان مین نہین آیا ہکو اس بات کا بڑا وہم و شک ہو اس کوچہ مین ایک عورت زیبا رہتی ہو اور بڑی پُرفن ہو اُسکے پاس لڑکا ہو جسوقت کہ عوان آئے اُسنے اُس لڑکے کو خدا کے حکم سے تنور مین ڈال دیا اُسکو خداے داوگر کیطرف سے وحی آئی کہ یہ اُس نسل سے ہو جسکے جدکو نمرود نے آگ مین ڈالا تھا یعنے خلیل تو اسکو بھی جلدی تنور مین ڈالدے ہم اسکی ہر آتش و دود مین نگہبانی کرینگے معنی شعر عربی کے اے آگ ہوجا تو سرد اور بارد اور نہوئے تو گرم و سوزندہ یعنے اسی قول کی عصمت نے خلیل کو اُس آگ سے بچایا تھا اسی کی عصمت پر تو اسکو تنور مین ڈالدے پس آسی وحی سے اُسنے اُس لڑکے کو آگ مین ڈال دیا اور لڑکے کے بدن پر آگ نے کچھ اثر نہین کیا پھر عوانون نے فوراً گھر کو ڈھونڈھا کوئی لڑکا نہین وہان تھا جب یہ بیمراد لوٹ کے اُس طرف گئے پھر غمازون نے جو واقف تھے یہی ماجرا پیدا کیا اور چند دانگ کے لالچ سے فرعون کے سامنے بیان کیا اُسنے کہا کہ اے عوانو لوٹو اور خوب اچھی طرح غرفون مین دیکھو پھر وہ لوٹ گئے تا اُسیوقت اُس لڑکے کی جستجو کرین

پھر وحی آنا مادر موسی کو کہ اسکو دریا مین ڈالدے

قولہ باز وحی آمد کہ در آبش فگن + روی در امید دار و مو مکن + در فگن در نیلش و کن اعتماد + من ترا با او رسانم رو سفید +

مادرش انداخت اندر رود نیل + کار را بگذاشت با نعم الوکیل + این سخن پایان ندارد مکرهاش + جمله می پیچید
اندر وست و پاش + صد هزاران طفل میکشت از برون + موسی اندر صدر خانه در درون + از جنون میکشت هر جا
بد جنین + از حیل آن کور چشم دور بین + اژدها بُد مکر فرعون عنود + مکر شاهان جهان را خورده بود + لیک ازان
فرعون تر آمد پدید + هم وراهم مکر او را در کشید + اژدها بود و عصا شد اژدها + این بخورد آنرا بتوفیق خدا + دست
شد بالای دست این کجا + تا بیزدان که الیه المنتهی + کان یکی دریاست بی غور و کران + جمله دریاها چو سیلی پیش آن +
المعنی جب عوان دوبارہ لوٹ کے آئے پھر وحی آئی کہ اسکو دریا مین ڈالدے اور ہم سے امید رکھ بال بت
کھسوٹ کما جاء فی القرآن واوحینا الی ام موسی ان ارضعیه فاذا خفت علیه فالقیه فی الیم ولا تخافی ولا تحزنی
انا رادوه الیک وجاعلوه من المرسلین وحی کی ہمنے مادر موسی کو کہ اسکو دودھ پلادے اور جب تجھکو اسکا ڈر
ہو تو رود نیل مین ڈالدے اور ہرگز مت ڈر نہ غم کر ہم اسکو تیری ہی طرف لوٹا دینگے اور مرسلون سے کرینگے
تو اسکو نیل مین ڈالدے اور مجھپر بھروسا کر مین تجھکو و سفید اسکے پاس پہونچاؤنگا بس انکی مان نے اپنے
کام کو خدا نعم الوکیل پر چھوڑ کے انکو رود نیل مین ڈالدیا چنانچہ فرمایا ان اقذفیه فی التابوت فاقذفیه فی الیم یعنے
اسکو صندوق مین ڈال کے صندوق کو دریا مین ڈالدے شعر بعد حصر مین یہ فرماتے ہین کہ یہ سخن تو بے پایان
ہے اصل یہ ہے کہ جو مکر و حیلے یہ کرتا تھا اسکے ہاتھ پاؤن کو لپٹے تھے عجب تماشا قدرت کا کہ لاکھون بچے تو باہر
مارتا رہا اور موسی خاص صدر خانہ کے اندر موجود تھے بون کی طرح جہان کہین جنین کی خبر سنتا اسکے پیچھے دوڑتا
ایسا میلون مین آلودہ تھا کہ چشم دوربین اندھی ہو گئی تھین کچھ سوجھتا نہ تھا فرماتے ہین فرعون کا مکر ایک
اژدہا تھا جسنے جملہ بادشاہون کے مکر نگل لیے تھے لیکن اس فرعون سے بڑھ کے دوسرا فرعون آیا کہ اسکو اور
اسکے سارے مکرون دونون کو نگل گیا یہ اژدہا تھا اسلیے اژدہا ہی آیا کہ وہ عصا تھا جسنے خدا کی توفیق سے
اسکو کھالیا توفیق کے معنی دست و اون کسی را اور کار سے بھلا توفیق سکے ہاتھ سے کسکا ہاتھ بالا ہے جسکی یزدان
پاک تک نہایت ہے جو ہر شی کا منتہی ہے اسواسطے کہ یہ توفیق ایک دریا بے تھاہ اور بے کنارہ ہے جسکے سامنے
سارے دریا ایک سیل ہین جنمین سیل سما جاتا ہے قوله حیلها و چاره گرها اژدهاست + پیش الا الله آنها جمله لاست +
چون رسید اینجا بیانم سر نهاد + محو شد والله اعلم بالرشاد + آنچه در فرعون بُد اندر تو هست + لیک اژدرهات
محبوس چهست + ای دریغ آن جمله احوال تو هست + تو بران فرعون بر خواهیش بست + آنچه گفتم جملگی احوال تست +
خود نگفتم صد یکی زانها درست + گر ز تو گویند وحشت زایدت + ور ز دیگر آن فسانه آیدت + چه خرابت می کنند
نفس لعین + دور می اندازدت سخت این قرین + این چراغها همه از نفس تست + لیک مغلوبی ز جبل ای سخت سست +
آتشت را هیزم فرعون نیست + زانکه چون فرعون او را عون نیست + گلخن نفس ترا خاشاک نیست + ورنه چون فرعون او شعله زنیست +

المعنی یعنے سارے حیلے اور تمامی حیلے کرنے والے اژدہے ہین لیکن الا اللہ کے سامنے سب لا ہین اور نیست و معدوم اب فرماتے ہین کہ جب بیان میرا اس جگہ پہونچا یعنے نفی اثبات کو تو سر ٹیک دیا اور محو ہوگیا اب اللہ ہدایت و رشاد کو خوب جانتا ہی مجھکو کچھ خبر نہین آیندہ پھر مقولات انکے ہین فرماتے ہین جو اژدہا کہ فرعون مین تھا وہی تجھ مین ہی لیکن تیرا اژدہا کنوین مین مقید ہی کہ وہ کنوان بے استطاعتی و عدم قدرتی کا ہی اگر قدرت پائے تو کیا کمی کرے ہاے افسوس جو فرعون کا حال تھا وہ سب تیرا حال ہی تو بھی اُس فرعون کی نہایت خواہش مین قید ہی خوب غور کر مین نے جو کچھ کہا جملہ تیرے حال کے موافق ہی بلکہ ہمین نے تو سو سے ایک بھی ٹھیک ٹھیک نہین کہہ پایا اگر ٹھیک ٹھیک خاص تجھسے کہون تو تجھکو مجھسے وحشت پیدا ہوئے اور اگر دوسرے کے حال کے کہون تو یہی سمجھیگا کہ ایک فسانہ ہی بے اعتبار آہ افسوس یہ نفس لعین کیسا تجھکو خراب کر رہا ہی اور یہ مصاحب بد کیسا خدا اسے دور ڈال رہا ہی یہ سارے زخم تجھ مین تیرے ہی نفس سے ہین لیکن تو اپنی نادانی سے جو بخت سست ہی اسکا مغلوب ہو رہا ہی آگ تو تجھ مین فرعون کی سی بھری ہی مگر تجھکو اُس آگ کا ایندھن میسر نہین ہی جو برا فروختہ کرے جیسا اُسکو میسر تھا کہ اُسکو ہر قسم کی عون تھی تیرا نفس کیا بھاڑ سے کم ہی لیکن کیا کرے کوزا جو نکلنے کو نہین ملتا ورنہ فرعون کے مثل یہ بھی شعلہ زن ہی

حکایت ایک مارگیر کی جو ایک اژدہا کو ٹھٹھرا مردہ جان کے رسیون مین باندھ لپیٹ کے بغداد مین لایا تھا

قوله یک حکایت بشنو از تاریخ گو + تا بری زین راز سرپوشیده بو + مارگیری رفت سوی کوهسار + تا بگیرد او بافسونهاش مار + گر گران و گر شتابنده بود + آنکه جوینده است یابنده بود + در طلب زن دائما تو هر دو دست + که طلب در راه نیکو رهبرست + لنگ و لوک و خفته شکل و بی ادب + سوی او می غیژ و او را می طلب + گه بگفت و گه بخاموشی و گه بوی کردن گیر هر سو بوی شه + گفت آن یعقوب با اولاد خویش + جستن یوسف کنید از حد بیش + هر حس خود را درین جستن بجد + هر طرف رانید شکل مستعد + گفت از روح خدا لا تیأسوا + همچو گم کرده پسر رو سو بسو + از ره حس نهان پویان شوید + روی جانان ای جان جویان شوید + پرس پرسان فرزنگانی جان وهید + گوش را برچار راه او نهید + هر کجا بوی خوش آید بو برید + سوی آن سر کاشنای آن سرید + هر کجا لطفی ببینی از کسی سوی اصل لطف ره یابی بسے + این همه خوشها ز دریاییست ژرف + جزو را بگذار و بر کل دار طرف + جنگهای خلق بهر خوبیست + برگ بی برگی نشان طوبیست + خشمهای خلق بهر مهر خاست + از جفای خلق امید وفاست

المعنی فرماتے ہین کہ ایک نقل سن کہ یہ تاریخ گو یعنی مورخ سے منقول ہی تا اسکے سبب سے تجھکو سر پوشیدہ کی بو ملے کہ ایک مارگیر پہاڑون کیطرف گیا تو اسنے انمین سے کوئی مار پکڑے آیندہ مقولات مولانا

کے ہین کہتے ہین کہ اصل حصول ہر مطلب ہین طلب ہی بس اگر گران ہی یعنے سست و کاہل یا شتابندہ ای حیثیت
و چالاک جب طلب ہی تو جوئیندہ یا بندہ ہونے مین کب تامل ہی لاجرم تجھکو لازم ہی کہ ہمیشہ حصول مطلب مین
دونون ہاتھ مارتا رہ اور دونون ہاتھ سے اسکو ٹٹول کہ یہ طلب ہی راہ خدا کی نہایت اچھی راہ بتانے والی ہی
اگر لنگڑا ہی یا اپاہج کہ ہاتھون کے بل لڑکون کیطرح چلتا ہی یا خفتہ شکل سست مجہول یا بے ادب آہی بے شرع
جو کچھ ہی ہر حال مین اسی کی طرف غیثر کرتا رہ اور اسکو ڈھونڈھا کر غیثر بجائے مجہول منجیدہ کے ہاتھون اور سینہ کے
زور سے چلنا کبھی قال سے کبھی خاموشی اور کبھی بو سونگھنے سے اُسی بادشاہ کی ہر طرح بو لیتا پھر غور تو کر حضرت
یعقوبؑ نے اپنی اولاد سے بھی تو یہی کہا ہی کہ یوسفؑ کو حد سے زیادہ ڈھونڈھو جیسا کہ قرآن مجید مین ہی یا بنی
اذہبوا فتحسسوا من یوسف واخیہ ای فرزندو میرے جاؤ اور خوب ڈھونڈھو یوسف اور اُسکے بھائی کو حس کو
اپنی اس جستجو مین بکوشش تمام ہر طرف کو بشکل مستعد ہانک دو اور جملہ حواس کو اس تلاش مین یقین کیو اور کہا
کہ روح خدا سے ناامید مت ہو جیسے کوئی گم کردہ پسر ہر طرف اسکی بو لیتا ہی جیسا کہ کلام شریف سے ظاہر لاتیئسوا
من روح اللہ انہ لاییئس من روح اللہ الا القوم الکافرون اور ناامید مت ہو اللہ کی روح و رحمت سے مشیک
روح اللہ سے قوم کافرون کی ناامید ہی تم حس پوشیدہ کی راہ سے دوڑ دھوپ و صورت اس جان جانان کی
جان و دل سے جویان ہو پرسش پرسان جگہ جگہ جاؤ اور جو کوئی مژدہ اسکا سنائے مژدگانی مین جان اُسکے نذر کرو
اور جہان چو راہہ اسکی راہ کا دیکھو وہان کان لگاؤ کہ ہر طرف کا آدمی وہان گذرتا ہی جہان سے بو خوش
آئے اُسی بو کو لیتے چلے جاؤ اُس سردار کیطرف جس سردار کے تم آشنا ہو جہان کہین کوئی لطف کسی سے
پائیگا تو اسی لطف سے اصل لطف کی راہ ضرور پالیگا یہ جتنی نہرین ہین سب ایک دریا عمیق سے نکلی ہین اور اسکی
جزو ہین تو ان اجزا کو چھوڑ اور کل پر آنکھ رکھ مخلوق کی برائیون سے خوبی حاصل ہوتی ہی گو وہ برا جانین اور
برگ بے برگی یعنے سامان بے سامانی نشان طوبی کا ہی ایسے ہی بے برگ طوبی ہو جاتے ہین مخلوق کے خشم و
غضب اسکی مہر و محبت کیواسطے ہین کہ وہ عاجز خاکسار سمجھ کے مہر و محبت کرے اور مخلوق کی جفا سے
اپنے معشوق سے امید وفا کی ہوتی ہی الخلاف شرح بحر العلوم مین یوکردن کو گردن بکاف عجمی لکھا ہی اور حس نہان کو
حس دل الہی لیلم قولہ جنگہای خلق بہر آشتی ست + دام راحت دائما بی راحتی ست + ہر زدن بہر نوازش را بود +
ہر گلہ از شکر آگہ میکند + بوی بر از جزو تا کل ای کریم + بوی بر از ضد تا ضد ای حکیم + چون عصا در دست موسے
گشت مار + جملہ عالم را بہ بنیان می شمار + جنگہای آشتی آرد درست + مار گیر از بہر یاری مار جست + بہر یاری مار
جوید آدمی + غم خورد بہر حریف بیغمی + او ہمی جستے یکی مار شگرف + گرد کہسار در ایام برف + اژدہای مردہ دید
آنجا عظیم + کہ دلش از شکل او شد پر ز بیم + مارگیر اندر زمستان شدید + مار میجست اژدہای مردہ دید + مارگیر از بہر حیرانی خلق +

مارگیر و اینت نادانی خلق + آدمی کوہیست چون مفتون شود + کوہ اندر مار حیران چون شود + خویشتن نشناخت
مسکین آدمی + از فزونی آمد و شد در کمی + خویشتن را آدمی ارزان فروخت + بود اطلس خویش بر دلق دوخت
صد ہزاران مار کہ حیران اوست + او چرا حیران شدست و مار دوست + مارگیر آن اژدہا را بر گرفت + سوے
بغداد آمد از بہر شگفت + اژدہائی چون ستون خانۂ + میکشیدش از پی دانگانۂ + یعنی تا بائید صدر فرماتے ہین
کہ لڑائیون کے ساتھ یعنے جب نفس سے لڑائیان لڑیگا اپنے مطلوب سے آشتی دیکھیگا خوب جان لے کہ
ہمیشہ کی راحت بے راحتی مین ہے اور ریاضت و عبادت مین ایسے ہی ہر زون کے ساتھ نوازش ہے جو رنج اٹھائیگا
نوازش پائیگا اور جو گلہ کریگا کسیوقت مین ایسا بھی ہو جائیگا کہ شکر گزار بھی ہو جیس تو اے کریم جز سے کل تک سب کی
بولے اور اے حکیم ضد سے ضد کی بو حاصل کر جیسا کہ اوپر اضداد بیان کیے ہین کیسا عصا موسی کے
ہاتھ مین مار ہو گیا جس سے موسی نے ساحرون کی لڑائی مین ساحرون سے آشتی دیکھی کہ موسی کے سامنے
سجدہ مین گرے اور ایمان لائے جیسا کہ کلام ربانی سے ثابت ہے والقی السحرۃ ساجدین قالوا آمنا برب العالمین
رب موسی و ہارون بس ایسے ہی حال تمام جہان کا جانے رہ کہ جملہ لڑائیان اور سختیان آشتیان درست
پیدا کرتی ہین دیکھ تو مارگیر نے اپنی روزی کی مدد کے لیے مار ڈھونڈھا سوچو تو مار کیسا جانی دشمن آدمی کا
ہے اور آدمی اپنی یاری کیواسطے مار کو ڈھونڈھتا ہے اور وہ یاری حصول رزق مین ہے اور حریف بیغمی کیواسطے
ایسا غم کھاتا اور محنت اٹھاتا ہے کہ حریف بیغمی کا ہو جاؤن یعنے نہایت بیغم اسواسطے وہ مارگیر ایک مار عجیب و
غریب کی تلاش مین تھا اور اُس ایام برف مین پہاڑون کے گرد پھرتا تھا ناگاہ ایک اژدہا عظیم مردہ دیکھا
جسکی شکل سے دل اسکا پُر بیم ہو گیا ہر چند سیکڑون مار دیکھے تھے کیسا اُس سخت زمستان مین تلاش مار کی
کرتا تھا اُسی حال مین یہ اژدہا مردہ دیکھا اب مقولات مولانا رم کے ہین فرماتے ہین افسوس مارگیر واسطے
حیرانی خلق کے مار پکڑے خیال تو کر کیسی نادانی خلق کی ہے آدمی تو ایک کوہ عظیم الشان بڑی عظمت و شوکت
والا ہے یہ مار کو دیکھ کے کیسے حیران و مفتون ہوتا ہے کہین کوہ بھی کسی مار کو دیکھ کے حیران ہوتا ہے ہاے آدمی
غریب نے آپ کو نہ پہچانا کہ مین کون ہون کیسا فزونی سے آیا اور کیسا کمی کے ساتھ چلا مثلاً اشرف المخلوقات
کہلا کے آیا اور بدتر بہائم بنکے گیا اور علی ہذا جو مناسب فزونی کمی کے ہو قیاس کر لین کیسا آدمی نے
جسمیں اقسام انواع جوہر خدا تعالے نے بھرے ہین حتی کہ اپنی معرفت و شناخت آپکو سستا بیچا ہے اور اپنی اطلس کو
دنیا کی گدڑی پر ٹانکا ہے ایسی ناچیز کا پیوند بنا ہے جس سے لاکھون کوہ مار کے حیران ہین مار کیا چیز ہے پھر یہ کیسے
مار سے حیران ہوا اور مار کا دوست بنا الغرض اُس مارگیر نے اژدہے کو اٹھا لیا اور بغداد کیطرف لایا
تا لوگ دیکھکے متعجب ہون فرماتے ہین کہ وہ اژدہا نہ تھا گھر کا ایک ستون تھا کہ اسکو واسطے دانگانہ کے

کر ٹھہرے لاتا تھا دانکا نہ شاع درخت و سامان خوردنی قوله کاژدهای مردهٔ آورده ام + در شکارش من جگرها
خورده ام + او همی مرده گمان بردش ولیک + زنده بود و او ندیدش نیک نیک + او ز سرماها و برف افسرده بود
زنده بود اما بشکل مرده بود + عالم افسرده است و نام او جماد + جامد افسرده بود ای اوستاد + باش تا خورشید حشر آید عیان
تا ببینی جنبش جسم جهان + چون عصای موسی اینجا مار شد + عقل را از ساکنان اخبار شد + پارهٔ خاک ترا چون مرده
ساخت + خاکها را جملگی باید شناخت + مرده زین سو اند زان سو زنده اند + خامش اینجا وان طرف گوینده اند
چون از آن سوشان فرستد سوی ما + آن عصا گردد سوی ما اژدها + کوهها هم لحن داودی شود + جوهر آهن بکف
مومی شود + باد حمال سلیمانی شود + بحر با موسی سخندانی بود + ماه با احمد اشارت بین شود + نار ابراهیم را نسرین
شود + خاک قارون را چو ماری در کشد + استن حنانه آید در رشد + سنگ احمد را سلامی میکند + کوه یحیی را پیامی
میکند + جملهٔ ذرات عالم در نهان + با تو میگویند روزان و شبان + **المعنی** تب اُس مارگیر نے اُسکو بغداد مین لاکر
کہا کہ ایک اژدہا مردہ لایا ہون اور بڑے خون جگر کھا کے اسکو شکار کیا ہے وہ اسکو مردہ جانتا تھا اور دراصل
تھا زندہ خوب اچھی طرح اُسنے اُسکو نہین دیکھا تھا مارے جاڑے اور برف کے ٹھٹھرا ہوا تھا اسی سبب سے
با وصف زندہ ہونے کے مردہ شکل ہو رہا تھا اب پھر مقولات مولانا رح کے ہین ایسے ہی یہ عالم افسردہ ہے
جسکا نام جماد ہے ای بیجان مت جان ذرا ٹھہر آفتاب حشر کا ظاہر ہونے دے پھر اس
جہان کے جسم کی جنبش دیکھیو عصا موسی کا بھی تو جماد تھا کیسا یہان مار ہو گیا کہ عقل کیواسطے جملہ ساکنان ہے
یہان کے جو حرکت نہین کرتے اخبار ہو گیا کہ ایسے ہی سب حرکت کر سکتے ہین پہلے تو اپنے ہی پارۂ خاک کو
جو جسم ہے دیکھ کہ جو نا مردہ ہے اسواسطے کہ خاک آخر جماد ہے اُسنے کیسا بنایا اور درست کیا ہے کہ حس و نطق رکھتا ہے
بس اسی سے جملہ خاکون کو پہچان لینا چاہیے کہ سب حس و نطق رکھتے ہین صرف اتنا ہی تو فرق ہے کہ وہ
اس طرف سے مردہ ہین اُس طرف سے زندہ اس طرف سے خاموش اُس طرف سے گوینده اور تو بالعکس
انکے لیکن جب وہ ان مردون اور خاموشون کو اُس طرف سے ہماری طرف بھیجتا ہے تو کیسے اعمال و افعال
انسے ظاہر ہوتے ہین جیسے عصا ہماری طرف آکے اژدہا ہو گیا اور سوا اسکے پہاڑ ہم لحن داود ہو جاتے ہین
جیسے کوہ طور نزول تجلی الٰہی سے مسبح ہوا اور ناچنے لگا اور جوہر آہن کے ہاتھون مین موم ہو جاتے ہین جیسے
داود کے ہاتھ مین آہن موم ہوا ہوا سلیمان کی سواری بنی دریا موسی کا سخندان ہوا کہ پھٹ کے بارہ راہین
پیدا کر دین ماہ حضرت احمد کا اشارہ بین ہوا کہ فوراً شق ہو گیا آگ ابراہیم پر گل و نسرین ہو گئی خاک نے
قارون کو مار کیطرح سا لیا ستون حنانہ نے رشد پایا پتھرون نے احمد کو سلام کہا کوہ نے یحیی کو پیام کیا
کہ میری طرف آؤ غرض جملہ ذرات جہان کے رات دن تجھسے پوشیدہ کہتے ہین اور وہ مقولات آیندہ ہین

الحاصل یہ سب جمادات ہین اورکیسی کیسی کیفیتین انسے ظہور مین آتی ہین **قولہ** ما سمیعیم و بصیریم و خوشیم + با شما نامحرمان
ما خامشیم + چون شما سوی جمادی میروید + محرم جان جمادی کی شوید + از جمادی عالم جانان روید + غلغل اجزای
عالم بشنوید + فاش تسبیح جمادات آیدت + وسوسه تاویلها بربایدت + چون ندارد جان تو قندیلها + بهر بینش
کردهٔ تاویلها + دعوی دیدن خیال عار بود + بلکه مر بیننده را دیدار بود + که غرض تسبیح ظاهر کی شود + دعوے
دیدن خیال وغی بود + بلکه هر بیننده را دیدار آن + وقت عبرت میکند تسبیح خوان + پس چو از تسبیح یادت میدهد
آن دلالت همچو گفتن میشود + این بود تاویل اهل اعتزال + وای آنکس که ندارد نور حال + چون ز حس بیرون
نیامد آدمی + باشد از تصویر غیبی اعجمی + این سخن پایان ندارد مارگیر + میکشید آن مار را با صد زحیر + تا به بغداد آمد آن هنگامه جو
تا نهد هنگامهٔ ابر چارسو + بر لب شط مرد هنگامه نهاد + غلغله در شهر بغداد اوفتاد + **المعنی** اور وہ مقولے یہ ہین کہ جمادات
کہتے ہین کہ ہم سمیع بصیر سُننے والے دیکھنے والے ہین اور خوش ہین تم نامحرمون سے ہم خاموش ہین تم تو
جمادی کیطرف جاتے ہو اور جان جمادی کو نہین جانتی پھر کیسے جمادی کی جان سے محرم ہوگے جمادی کو
چھوڑدو اور عالم جان کیطرف چلو تب اس عالم کے اجزا کا شور و غلغلہ سنو پھر دیکھو کیسی تسبیح ظاہر انکی تمھارے
سننے مین آتی ہے اور سارے وسوسے تاویلون کے کھوئے دیتی ہے اب وجہ یہ ہے کہ جان تو تیری نور الٰہی سے
خالی ہے پھر بینش کو جان جمادی کی کیسے سوجھے اسکی تسلی کے لیے تو تاویلین کرتا ہے اور باتین بناتا ہے جسنے
دعوی جمادی کی جان دیکھنے کا کیا وہ تیرے خیال کا عار و ننگ ہوا جیسے کہ اکثر منکر انبیا اولیا کے ہین
بلکہ خاص بینندہ کے دیدار سے تجھکو ننگ و عار ہوئی اور تیری غرض یہ کہ تسبیح ظاہر کبھی نہین ہوسکتی جو
کوئی دعوی اُسکے دیکھنے کا کرے اُسکا خیال و گمراہی ہے بلکہ ہے یہ کہ جو دیکھنے والا اُسکو دیکھتا ہے اور عبرت
پاکے تسبیح خوان ہوتا ہے بس یہی تسبیح کا تجھکو یاد دلانا گویا دلالت اُس جمادی کے کہنے پر کرتا ہے نہ خود جمادی
تسبیح خوانی کرے آلحال جو اہل اعتزال ہین یعنے غافل عالم باطن سے اور قائل محسوسات کے وہ یون
تاویل کرتے ہین جو اوپر تاویلها کہا گیا ہے اب فرماتے ہین افسوس اُس شخص پر کہ نور حال سے بے بہرہ ہے اور
واقعی جو آدمی محسوسات کا گرفتار ہے اُنسے نہین نکل پایا وہ غیبی بات کی تصویر بنانے سے کیسے نہ گونگا
اور غیر فصیح ہو القصہ اس بات کی کچھ حد نہین مارگیر کا حال کہ وہ اُس مار کو بڑی محنت و مشقت سے
کھینچے لاتا تھا یہانتک کہ وہ ہنگامہ جو بغداد مین لایا تا اس ہنگامہ کو چوراہے مین لگائے ہنگامہ جو اس
سبب سے کہ ایسے لوگ ہنگامہ ڈھونڈھتے ہین اور مار کو ہنگامہ اس سبب سے کہا کہ سبب ہنگامہ کا ہے
آخر دریا کنارے آنسے یہ ہنگامہ لگایا اور شہر بغداد مین ایک غلغلہ پڑگیا **قولہ** مارگیرے اژدہا آورده است
بو العجب نادر شکاری کرده است + جمع آمد صد هزاران خام ریش + صید او گشته چو او از ابلهیش + منتظر ایشان و او هم منتظر

تا کہ جمع آیند خلق منتشر + مردم ہنگامہ افزون تر شود + گدیہ و توزیع نیکوتر رود + جمع آمد صد ہزاران ژاژ خا
حلقہ کردہ پشت پا بر پشت پا + حلقہ گرد او چو زر گرد عریش + ہمچنانکہ بت پرستان بر کنیش + مرد را از زن خبر نہ از زحام
رفتہ در ہم چون قیامت خاص و عام + چون ہمی حراقہ جنبانید او + میکشاندند اہل ہنگامہ گلو + اژدہا کز زمہریر
افسردہ بود + زیر صد گونہ پلاس و پردہ بود + بستہ بودش با رسنہای غلیظ + احتیاطی کردہ بودش آن حفیظ +
در درنگ و اتفاق و انتظار + وز بہا و ہو و فغان بیشمار + وز غلو خلق و کش و طمطراق + تافت بر آن مار خورشید عراق

المعنی خام ریش احمق توزیع بخش کردن عریش انگور کی ٹٹی یعنے بغداد مین یہ غلغلہ پڑا کہ ایک مار گیر اژدہا مرا ہوا
لایا ہے اور شکار عجیب کیا ہے یہ سنکے لاکھون احمق اپنی حماقت سے اُس شکار کے شکار ہوئے یعنے مشتاق دید
اسکے تماشائی تو منتظر اُسکے تماشا کے اور مار گیر منتظر اسکا کہ بہت سی مخلوق ادھر اُدھر کی پھیلی پھوٹی جمع ہو جائے
اسلیے کہ جب بہت لوگ جمع ہو جائینگے تو میری بھیک اور آمدنی خوب ہو گی پس لاکھون بیہودہ لوگ جمع ہوئے
اسقدر کہ ایک کی پشت پا پر دوسرے کی پشت پا تھی ایسا اُسکو گھیرے ہوئے تھے جیسے انگور کا درخت
اُسکی ٹٹی پر چھایا ہوتا ہے اور جیسے بت پرست بتخانہ پر گھیرے ہوتے ہین مارے ازدحام کے عورت مرد کو
کچھ لحاظ و خبر نہ تھی سب گڈبڈ جیسے قیامت کے دن ایک دوسرا ایک دوسرے مین بھیڑون کی طرح گھسیگا
سارے خاص و عام کا یہ حال تھا اور اژدہا چیتھڑون وغیرہ مین لپٹا تھا جب ہی مار گیر کوئی چیتھڑا ذرا بھی
ہلاتا تھا ہنگامہ والون کے گلے پھیل جاتے تھے یعنے چلاتے تھے کہ اب کھولتا ہے اور وہ سردی کی سردی
کے مارے ٹھٹھرا ہوا سیکڑون طرح کی پلاس و پہتون مین دبا لپٹا پڑا تھا اور موٹی موٹی رسیون سے بندھا ہوا
اُس محافظ یعنے مار گیر نے خوب احتیاط اسکی کی تھی اب اسی دیر مین کہ اتفاق و انتظار کے سبب سے ہوئی یعنی
یہ منتظر تھا کہ سب جمع ہو جائین اور تمام مین ہا ہو اور شور بیشمار پڑا ہوا تھا اور مخلوق نہایت مبالغہ کھولنے کا
کر رہی تھی اور یہ دیر اور ناز نخرے کر رہا تھا ایسا وقت ہو گیا کہ آفتاب عراق کا اُس اژدہا پر چمکا اور گرمی
دھوپ کی اُسکو پہونچی الخلاف شرح بحر العلوم مین چو او گو آواز لکھا ہے قولہ آفتاب گرم سیرش گرم کرد +
رفت از اعضای او اخلاط سرد + مردہ بود و زندہ گشت او از شگفت + اژدہا بر خویش پیچیدن گرفت + خلق را
از جنبش آن مردہ مار + گشت شان آن یک تحیر صد ہزار + با تحیر نعرہا انگیختند + جملگان از جنبشش بگریختند +
می شکست آن بند زان بانگ بلند + ہر طرف میرفت چاقا چاق بند + بندہا بشکست و بیرون شد ز زیر +
اژدہای زشت غران ہمچو شیر + در ہزیمت بس خلائق کشتہ شد + از فتادہ کشتگان صد پشتہ شد + مار گیر از
ترس بر جا خشک گشت + کہ چہ آوردم من از کہسار و دشت + گرگ را بیدار کرد آن کور میش + رفت نادان سوی
عزرائیل خویش + اژدہا یک لقمہ کرد آن گیج را + سہل باشد خونخوری حجاج را + خویش را بر استنی پیچید و بست + استخوان خوردہ را

درہم شکست + شہر خالی گشت و اژدرہا براند + سوی کہ گرد از بیابان بر جہاند + المعنی غرض آفتاب گرم نے اُسکے
شیر یعنے اصل مادہ کو گرم کر دیا اور اعضا سے اخلاط سردی کے جاتے رہے یا تو وہ مردہ تھا یکایک زندہ ہو گیا
عجب طور سے اینٹھنے اور بل کھانے لگا مخلوق کا یہ حال کہ اُس مردہ مار کی جنبش سے وہ متحیر جو اُسکے دیکھنے
تھا اگر ایک حصہ تھا سو ہزار حصہ ہو گیا سب نے نہایت حیرت سے نعرے اُٹھائے اور سب کے سب اُسکی
جنبش سے بھاگے اور وہ اُنکے شور سے اپنی رسیان توڑتا تھا جنکی آواز ہر طرف جاتی تھی بس سب بند اور
رسیان توڑ کے اُس پلاس کے نیچے سے نکلا تو اژدہا بری صورت والا تھا غرّاتا ہوا مثل شیر کے اب مخلوق مین
بھگیڑ پڑ گئی ایسی کہ لوگ گر گر کے اتنے مر گئے کہ سیکڑون پشتے ہو گئے مارگیر کی یہ کیفیت کہ ڈر کے مارے جہان
تھا وہین سوکھ کے رہگیا کہ کیسی بلا پہاڑ و جنگل سے مین لایا اب مقولہ مولانا رح کا ہی کہ ایک اندھے میش نے
بھیڑیے کو ٹھکرا کے جگا دیا آخر یہ ناوان اپنے عزرائیل کو پہونچے چنانچہ اس احمق کو بھی اُسنے ایک لقمہ کر لیا کہ
اُسکے نزدیک ادنی بات تھی جیسے حجاج خونخواری کو سہل جانتا تھا اور یہ حجاج بڑا ظالم خونخوار تھا حجیج اماله اسکا ہی
اور اس طور پر لقمہ کیا کہ اُسکی آستین پر آکے لپیٹا اور اُسکی پرانی ہڈیون کو بالکل توڑ ڈالا القصہ تمام شہر خالی ہوا اور
سب لوگ جمع ہوئے تو اُسکو نکال پایا اور بیابان کی گرد کو پہاڑ پر ڈال دیا یعنے ایک آندھی تھی کہ پہاڑ کیطرف
مال ذی الخلاف شرح بحر العلوم مین مارگیر کو یار گیر لکھا ہی قولہ نفست اژدرہاست او کی مردہ ہست + از غم
بی آلتی افسردہ است + گر بیابد آلت فرعون او + کہ بامر او همی رفت آبجو + آنکہ او بنیاد فرعونی کند + راہ صد موسی و
صد ہارون زند + گرم گشت این اژدہا از دست فقر + پشہ گردد ز جاہ و مال صقر + اژدہا را دار در برف فراق + ہین
مکش او را بخورشید عراق + تا فسردہ می بود آن اژدہات + لقمۂ اوئی چو او یابد نجات + مات کن او را و ایمن شو زمات
رحم کم کن نیست او ز اہل صلات + کان تف خورشید شہوت بر زند + وان خفاش مردہ ریگت پر زند + میکشش در راہ جہاد
ہو در قتال + مرد وار اللہ یجزیک الوصال + چونکہ آن مرد اژدہا را آورید + در ہوای گرم خوش شد آن مرید + لاجرم آن
فتنہ ہا کرد ای عزیز + بلکہ صد چندان کہ ما گفتیم نیز + تو طمع داری کہ او را بی جفا + بستہ داری در وقار و در وفا
ہر کسی را این تمنا کی رسد + موسیے باید کہ اژدرہا کشد + صد ہزاران خلق ز اژدرہای او + در ہزیمت کشتہ شد ای ای او
وز طمع ہم خویش را بر باد داد + گفتہ شد واللہ اعلم بالسداد + المعنی صقر بالفتح چرخ کہ جانور شکاری ہی صلات بکسر
عطایا و انعامات یہ سب مقولے مولانا رح کے ہین فرماتے ہین کہ ای اژدہے کے مثل تیرے نفس کا حال ہی کہ یہ کب
مرا ہی بے آلتی کے غم سے ٹھٹھرا ہوا ہی اگر یہ آلات فرعونی پائے کہ جسکے حکم سے رود نیل بہتا بند ہوتا تھا منقول ہی کہ حضرت
جبرئیل بحکم خدا تعالی رود نیل کو اُسکے اختیار مین کر گئے تھے تو اسوقت دیکھو کیسی بنیاد فرعونی قائم کرتا ہی کہ سیکڑون
موسی اور سیکڑون ہارون کی راہ مارے فقر کے ہاتھ سے تو یہ ایک ذرا سا کیڑا اور مچھر ہوا ور مال و جاہ پاکے

پھر دیکھو اسکے شکار و جنگل تو اس اژدہے کو مال و جاہ کے برف فراق ہی مین پڑا رہنے دے اور خورشید
تو صفر ہو پھر دیکھو اسکے شکار و جنگل تو اس اژدہے کو مال و جاہ کے برف فراق ہی مین پڑا رہنے دے اور خورشید عیش
عراق کیطرف جو عبارت عیش و عشرت سے ہو مت کھینچے یہ اژدہا تیرا جب تک افسردہ رہے تب ہی تک خیر ہو ورنہ اگر
نجات پائے تو تو اسکا لقمہ ہو یہ تجھکو مات کرنا چاہتا ہو لاجرم تو پہلے سے اسکو مات کرکے غنیمت ہو جا اور مطلق رحم
مت کر کہ یہ اہل صلات یعنے مستحقان عطا و انعام سے نہین ہو اسلیے کہ یہ گرمی خورشید شہوت کی ظاہر کریگا اور
یہ ناچیز خفاش تیرے ہی پر مار یگا اور تجھکو اندھا بنائیگا تو اس سے ہمیشہ جہاد و قتال رکھ او رمرد کیطرح اسی جہاد و قتال
مین اسکو مار کہ اللہ تعالی اس جزا مین تجھکو اپنا وصال عطا کرے آمد اژدہا کو تو دیکھ جب وہ مار گیر لایا کہ جس وقت اس
مردود نے ہوا گرم پائی کیسا خوش ہو گیا پھر آئی عزیز جو فتنے اُسنے کیے تو نے سُنے بلکہ اس سے بھی سو گنے ہین جو
ہمنے بیان کیے تب تو کیسے امید کرتا ہو کہ بے جور جفا کے اسکو قرار و وفا مین مقید کر سکیگا یہ تمنا ہر کسیکو کب زیبا ہی
یہ تو کوئی موسی ہو اسکو لائق ہو کہ موسی نے اژدہے مارے ہین اُسکے تو اژدہا سے لاکھون مخلوق نے ایسی ہزیمت
کھائی کہ سب مارے گئے کہ جنپر افسوس آتا ہی اور خود اُسنے بھی طمع سے اپنی جان کھوئی جیسا کہ مورخ نے بیان کیا ہی
آگے راستی درستی کا اُسکے اللہ خوب جاننے والا ہی کہ صحیح ہو یا غلط الخلاف شرح بحر العلوم مین انگہ کو انکہ کر کے
گر بگ بھر وکا من فارسی جاہ رمتفر بواو عطف کہ بے عطف ہونا چاہیے لکھا ہی

بیان سوال جواب اور تہدیدون فرعون کا موسی علیہ السلام سے

قولہ گفت فرعونش چرا تو ای کلیم + خلق را کشتی و افگندی بہ بیم + در ہزیمت از تو افتادند خلق + در ہزیمت کشتہ شد مردم زدلق
لاجرم مردم ترا دشمن گرفت + کین تو در سینہ مرد و زن گرفت + خلق را میخواندی و بر عکس شد + از خلافت مرد و زن را
نیست بد ر من ہم از شرت اگر پس مینخزم + در مکافات تو دیگی می پزم + دل از ین بر کن کہ بفریبی مرا + یا بحرفے
پس روی گردم ترا + تو بدان غرہ مشو کش ساختی + در دل خلقان ہراس انداختی + صد چنین آری و ہم رسوا شوی +
خوار گردی ضحکہ لخو نما شوی + ہمچو تو سالوس بسیاران بدند + عاقبت در شہر ما رسوا شدند + المعنی زلق لغز یدن بضم چارہ
ذیا گزیر غوغا انبوہ مردم وغیرہ فرعون نے حضرت موسی سے کہا کہ ای کلیم تو نے مخلوق کو مار ڈالا اور تیرے بارے
سب ٹھوکرون مین پڑ گئے تیرے سبب سے ہزیمت مین پڑے جسمین گر گر کے کشتہ ہوے لاجرم لوگون نے
تجھکو اپنا دشمن جانا اور تیرا کینہ اُنکے سینون مین جم گیا مین بھی اگرچہ تیرے شر سے بچتا ہون مگر دیگ بدلے کی
پکا رہا ہون اور اسی تدبیر مین ہون تو اس بات سے دل اُٹھا کہ مجھکو فریب دے یا کسی بات سے تیرا پس رو
اور تابع ہو جاؤن تو نے جو کچھ اب تک کر لیا اُسپر گھمنڈ مت کر کہ مخلوق کے دل مین خوف ڈال دیا تو ایسے ایسے
اگر سیکڑون فریب لائیگا کچھ نہوگا خود ہی رسوا و ذلیل اور ضحکہ انبوہ مخلوق کا بنیگا تجھ جیسے اس شہر مین سالوس مکار
بہت ہوے انجام کار رسوا و فضیحت ہی ہوے سالوس مثل زید عدل کے ہی

جواب حضرت موسی کا فرعون سے اُسکی تہدید مین جو اُسنے کی تھی

قولہ گفت با امر حقم اشراک نیست + گر بریزد خونم امرش باک نیست + راضیم من شاکرم من ای حریف + این طرف رسوا و پیش حق شریف + پیش خلقان خوار و زار و ریشخند + پیش حق مطلوب محبوب و پسند + از سخن میگویم این ورنہ خدا + از سیہ رویان کند فردا ترا + عزت آن اوست و آن بندگانش + ز آدم و ابلیس بر میخوان نشانش + شرح حق پایان ندارد ہمچو حق + ہان دہان بر بند و برگردان ورق + المعنی حضرت موسی نے بجواب فرعون کے کہا کہ مین امر حق کا شریک نہین ہون کہ اپنی رائے بھی اُسمین لگاؤن اگر وہ میرا خون بہا دے تو مجھکو کچھ ڈر نہین مین اسپر راضی ہون بلکہ ای حریف اُسکا شکرگزار اور اگرچہ بقول تیرے اس طرف رسوا ہون مگر حق تعالے کے نزدیک شریف ہون اور گو مخلوق کے آگے خوار و ذلیل و مسخرہ ہون لیکن حق تعالی کے سامنے مطلوب و محبوب و پسندیدہ ہون اور یہ بھی ایک بات ہی جو تجھسے کہتا ہون ورنہ تجھسے بدتر نہین کہ تجھے کل قیامت کو خدا تعالی سیہ رویون سے کریگا ساری عزت اُسکی ملک ہی اور اُسکی عطا سے اُسکے بندون کی ملک اگر تجھکو یقین نہین تو خیال کرلے آدم اور ابلیس سے اسکا نشان ظاہر ہی اور نیز فرمایا وللہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین ولکن المنافقین لا یعلمون اور عزت مخصوص ہی واسطے اللہ اور اُسکے رسول اور مومنون کے لیکن منافق اسکو نہین جانتے پس شرح حق کی مثل حق کے انتہا نہین ہی خبردار رہو خبردار تو اپنی خودبینی کی کتاب بند کر اور ورق لوٹ دے

جواب فرعون کا موسی علیہ السلام کو اور چالیس دن کی مہلت مانگنا موسی علیہ السلام

قولہ گفت فرعونش ورق در دست ماست + دفتر و دیوان و حکم اینذم مراست + مرا بخریدہ اند اہل جہان + کز ہمہ عاقل تری تو ای فلان + موسیا خود را خریدی ہین برو + خویشتن کم بین بخود غرہ مشو + جمع آرم ساحران دہر را + تا کہ جہل تو نمایم شہر را + این نخواہد شد بروزے یا دو روز + مہلتم دہ تا چہل روز تموز + المعنی تموز ہندی مین تقریبا ماہ ساون اور سخت گرمی فرعون نے سنکے جواب دیا کہ تو جو ورق لوٹنے کو کہتا ہی ورق اور دفتر اور دیوان اور حکم اسوقت سب میرے ہی واسطے ہین مجھکو تمامی اہل جہان نے چھانٹا اور اختیار کیا ہی کہ ای فلان تجھے زیادہ کوئی عاقل نہین اور تو نے ای موسی فقط آپ کو آپ ہی خریدا ہی جیسے ہندی مثل ہی اپنے منہ آپ میان مٹھو بنا ہی بس جا اور آپ کو کمتر سمجھے رہ اور اپنی سمجھ پر غرہ مت ہو مین تمام زمانہ کے ساحرون کو جمع کرونگا تا تیری جہالت سارے شہر کو معلوم ہو جاے اور یہ بات ایک دو دن مین نہین ہو سکتی ایام تموز بھر جو گرمی کی شدت کے دن ہین چالیس دن کی مجھکو مہلت دے تا تیری جہل ظاہر ہو جاے الحلاوی شرح بحر العلوم مین یا دو روز کو تا دو روز لکھا ہی

جواب حضرت موسی کا فرعون کو

قولہ گفت موسی مر مرا دستور نیست + بندہ ام امہال تو مامور نیست + گر تو چیری و مرا خود یار نیست + بندہ فرمانم بدانم کار نیست +

میزنم با تو بجد تا زنده ام + من چکاره نصرتم من بنده ام + میزنم تا در رسد حکم خدا + او کند هر خصم از خصمی جدا + المعنی
حضرت موسی نے کہا مجھکو اجازت نہیں ہی میں تو بندہ ہوں تیری مہلت دینے پر مامور نہیں ہوں تو اگر غالب ہی
اور میرا کوئی یار و مددگار نہیں میں بندہ فرمان کا ہوں مجھکو اس سے کچھ کام نہیں کہ کوئی یار و مددگار ہو یا نہیں
میں جب تک زندہ ہوں بجد تجھسے لڑتا رہونگا میں بیکارہ نصرت کا ہوں یعنے مدد الٰہی کا اور بندہ ہوں آپ میں
دروازہ خدا کا سپاہی ہوں تو حکم خدا کا پہونچے کسواسطے کہ وہی ہر دشمن کو ہر دشمن سے جدا کرنا جانتا ہے

جواب فرعون کا موسیٰ کو اور وحی آنا موسی علیہ السلام کو

قوله گفت نی نی مهلتم باید نهاد + عشوه‌ها کم ده تو کم پیمای باد + حق تعالی وحی کردش در زمان + مهلتش ده متسع مهراس
ازان + این چهل روزش بده مهلت بطوع + تا سگالد مکرها او نوع نوع + تا بکوشد او که نی من خفته ام + تیز رو گو پیش ره
بگرفته ام + حیله‌هاشان را همه برهم زنم + وانچه افزایند من برکم زنم + آب را آرند من آتش کنم + نوش و خوش
گیرند من ناخوش کنم + مهر پیوندند من ویران کنم + آنچه اندر وهم ناید آن کنم + تو مترس و مهلتش ده بس دراز + گو سپه
گرد آر و صد حیلت بساز + المعنی فرعون نے کہا نہیں نہیں مہلت میرے واسطے مقرر کرنا چاہیے بہت عشوے
فریب مت دے اور بہت سی باد پیمائی مت کر حق تعالی نے اُسیوقت وحی بھیجی کہ ای موسی اسکو مہلت
وسیع دے اور ڈرے مت یہ چالیس دن کی مہلت اُسکو بخوشی دے تو اپنے قسم قسم کے مکر خوب تجویز کرلے
اور خوب کوشش کرے کسواسطے کہ میں خفتہ اور غافل اُس سے نہیں ہوں اور کہدے کہ میرے
سامنے سے نہایت تیز بھاگ اب میں نے تجھکو پکڑا کہاں تک بھاگے گا سارے حیلے انکے لوٹ پوٹ کردونگا
جو کچھ یہ بڑھاتے جائینگے میں سب گھٹا دونگا اگر آب لائینگے میں آب کو آگ کردونگا اگر نوش خوش حاصل
کرینگے میں اُس خوش کو ناخوش کردونگا اگر محبت سے پیوند کرینگے اور متفق ہونگے میں ویران کرونگا غرض جو
بات کسی کے وہم میں نہ آئے وہ میں کرونگا تو ہرگز مت ڈر اور اچھی لنبی مہلت اُسکو دے اور کہدے کہ چاہیے
جتنی سپاہ جمع کر اور چاہیے جتنے حیلے بنا کوئی بات اُٹھا مت رکھ

مہلت دینا حضرت موسیٰ کا فرعون کو تو ساحروں کو جمع کرے

قوله گفت امر آمد برو مهلت ترا + من بجای خود شدم رستی رها + او همی شد اژدها اندر عقب + چون سگ صیاد
دانا و محب + چون سگ صیاد جنبان کرده دم + سنگ را میکرد ریگ او زیر سم + سنگ و آهن را بدم در میکشید
خرد میخائید آهن را پدید + در هوا میکرد سر بالای برج + که هزیمت میشد از وی روم و گرج + کفک می انداخت
چون شیران ز کام + قطره بر هر که میزد شد جذام + ژغژغ دندان او دل می شکست + جان شیران سیه میشد ز دست
چون بقوم خود رسید آن مجتبی + شد عقل او بگرفت باز او شد عصا + تکیه بروی کرد و میگفت ای عجب + پیش ما خورشید و پیش خصم شب +

ای عجب چون می نه بیند این سپاه ✦ عالمی پر آفتاب چاشتگاه ✦ چشم باز و گوش باز و این ذکا ✦ خیره ام در چشم بندی خدا ✦
من ز ایشان خیره ایشان هم ز من ✦ از بهاری خار ایشان من سمن ✦ المعنی گرج بالضم نام ولایت کہ اُسکو گرجستان
بھی کہتے ہین شدق بالکسر گنج دہن یعنے جب وحی خدا کی طرف سے آگئی تو حضرت موسی نے کہا جا تجھکو مہلت
دی اب مین بھی اپنے مکان کو جاتا ہون تو اتنے دنون خبردار ہو مجھسے چھوٹا بس حضرت موسی آگے تھے اور
یہ اژدہا شکاری کا سا کتا ہوشیار محبت والا پیچھے پیچھے جاتا تھا اور شکاریون کے کتے کی طرح دم ہلاتا ہوا اور
پتھرون کو اپنے سم کے نیچے ریت کرتا سنگ و آہن کو نگلتا جاتا ریزے کرتا کبھی جوف فلک کیطرف رجوع
کرتا تھا کہ برج آسمان پر پہونچتا تھا جسکو دیکھ کے روم و گرج مین بھگدڑ پڑتی تھی شیرون کے مثل منہ سے جھاگ
گراتا تھا اور جسپر اُسکی بوند گر پڑتی تھی اُسکو جذام ہو جاتا تھا جس وقت دانت چباتا تھا تو اُسکی آواز سے دل لوگون
کے ٹوٹتے تھے اور شیر سیاہ جان چھوڑ دیتے تھے القصہ جب یہ مجتبیٰ و برگزیدہ یعنے حضرت موسی اپنی قوم مین
آئے اُسکا منہ پکڑا یہ لوٹ کے پھر عصا ہو گیا حضرت موسی نے اُس سے تکیہ لگایا اور کہتے تھے ای عصا تو
عجب چیز ہی کہ ہمارے لیے آفتاب ہی دشمن کے لیے شب ہی بڑا تعجب ہی کہ یہ سپاہ فرعونی تجھکو نہین دیکھتی
حالانکہ تو ایک جہان ہی آفتاب چاشتگاہ سے جو عین اُسکی ترقی کا وقت ہی بھرا ہوا کیسی قدرت و چشم بندی خدا
کی ہو کہ آنکھ کان آنکے کھلے ہوے ہین اور فہم وذکا بھی رکھتے ہین تاہم نہ دیکھتے ہین نہ سنتے ہین نہ سمجھتے ہین مین
انکو دیکھ کے حیران ہون یہ مجھسے حیران ہین بہار ایک ہی ہی مگر طرفہ یہ کہ یہ سب خار ہین مین سمن ہون الخلاف
شرح بحر العلوم مین بہارے بیا کو باضافت لکھا ہی جو اضافت کا کچھ ٹھکانا نہین قولہ پیش شان بردم لبے
جام رحیق ✦ سنگ شد آبش بہ پیش آن فریق ✦ دستہ گل بستم و بردم بہ پیش ✦ ہر گلی چون خار گشت و نوش نیش ✦
آن نصیب جان بیخویشان بود ✦ چونکہ با خویشند پیدا کی شود ✦ خفتہ بیدار باید پیش ما ✦ تا بہ بیداری بہ بیند خوابہا ✦
دشمن این خواب خوش شد فکر خلق ✦ تا نہ خسپد فکرتت بستہ ست حلق ✦ حیرتی باید کہ روبد فکر را ✦ خورد حیرت فکر را و
ذکر را ✦ ہر کہ کاملتر بود او در ہنر ✦ او بصورت پس بمعنی پیشتر ✦ راجعون گفت و رجوع اینسان بود ✦ کہ گلہ وا گردد و
خانہ رود ✦ چونکہ گلہ باز گردد از ورود ✦ پس فتد آن بز کہ پیش آہنگ بود ✦ پیش افتد آن بز لنگ پسین ✦ اضحک الرجعی
وجوہ العابسین ✦ از گزافہ کی شدند این قوم لنگ ✦ فخرہا دادند و بخریدند ننگ ✦ پا شکستہ میروند ایشان بحج ✦ از
حرج راہیست پنہان تا فرج ✦ دل ز دانشہا بشستند این فریق ✦ زانکہ این دانش ندانند آن طریق ✦ دانشی
باید کہ اصلش زانسرست ✦ زانکہ ہر فرعی باصلش رہبرست ✦ ہر پرے بر عرض دریا کی پرد ✦ تا لدن علم لدنی می برد ✦
پس چرا علمی بیاموزی بمرد ✦ کش بباید سینہ را ز آن پاک کرد ✦ پس مجو پیشی ازین سر لنگ باش ✦ وقت واگشتن
تو پیش آہنگ باش ✦ آخرون السابقون باش ای ظریف ✦ بر شجر سابق بود میوہ لطیف ✦ گرچہ میوہ آخر آید در وجود ✦

اولست او زانکہ او مقصود بود ٭ چون ملائک گوی لا علم لنا ٭ تا بگیرد دست تو علمتنا ٭ المعنی حضرت موسی فرماتے
تھے کہ مین اُنکے سامنے شراب صاف لب جام یعنے لبالب بھرے ہوے لیگیا ہر چند وہ آب تھے نرم و
لطیف اس فریق کے سامنے سنگ سے سخت تر ہو گئے پھر کہتے ہین کہ مین نے ایک دستہ گل کا بنایا اور اُنکے
سامنے کیا اسکا ہر گل انکو مثل خار کے ہو گیا اور جو نوش پیش کیا اُنھون نے نیش جانا اور کیون نہ نوش
نیش ہو اسواسطے کہ یہ نوش اُنکا حصہ ہی جو بیخویش بخود ہین اور یہ تو ظاہر خودی سے بھرے ہین انکا حصہ
کب ہی اسکے لیے تو وہ ہو جو اس عالم سے خفتہ اور اُس عالم سے بیدار ہی ایسا ہکو ملے تو اس بیداری مین
خواب مین دیکھے لیکن کیا کرین فکر مخلوق کی تو دشمن اس خواب خوش کی ہو رہی ہی وہ نہین آنے دیتی جبتک
فکر تیری نہین سوتی ہی تیرا حلق بند ہی کچھ کہ نہین سکتا اور اس فکر کے صاف کرنے کو حیرت محمودہ درکار ہی کہ یہ
حیرت فکر و ذکر دونون کو کھا جاتی ہی ظاہر ہی کہ جب حیرت ہی تو فکر کہان اور جو بھی حیرت اصل معرفت ہی تو پھر
ذکر کیسا جیسا کہ حدیث شریف ہی اللہم زدنی حیرۃ محمودۃ ای یا خدایا بڑھا تو مجھکو حیرت محمودہ پس جو شخص خرد اور
ہنر دنیون مین کامل تر ہی اور فکر دینی مین کامل کہ افکار و بیہودہ میٹ کے حیرت محمودہ حاصل کی ہی وہ اہل صورت
کے نزدیک پستر اے کمتر اور اہل معنی کے سامنے پیشتر اور سب سے بہتر ہی اللہ تعالی نے قرآن شریف مین
بہت جگہ راجعون فرمایا ہی اور رجعت مخلوق کی اُسکی طرف بخوبی ثابت مگر یہ رجوع اس طور پر ہی جیسے گلہ چرکے گھر کو
لوٹتا ہی یعنے جب گلہ اپنے ورود سے کہ جہان چرنے کو گیا تھا لوٹتا ہی تو وہ بز جو سب سے آگے ہوتا ہی پیچھے
پڑجاتا ہی اور وہ بز لنگ کہ مراد کمرو سے ہی پیچھے والا آگے پڑجاتا ہی تو یہ وہ بات ہی جیسا کہ مصرعہ عربیہ ہی کہ میرا
لوٹنا ٹھٹھا ہی ترش رویون کا یعنے جو نہین ہنستے ہین وہ بھی ہنسنے لگین مطلب یہ کہ اہل صورت جنکو پس جانتے ہین
وہ پیش ہین اور جو آگو پیش جانتے ہین یہ پس ہین پس مصداق مصرعہ عربیہ کے ہین یہ قوم جنکو اہل دنیا نے
سمجھا ہی یہ گزافہ سے لنگ کب ہوے بلکہ یہ تو قصداً فخر کو عوض ننگ کے دے دیتے ہین اور ننگ خریدتے ہین
یہ تو پاشکستہ ہون تب بھی حج کو جائین ہر چند لیس علی الاعرج حرج نازل ہی یعنے لنگڑے پر حرج نہین ہی یہ
جانتے ہین اسی حرج مین راہ فرج کی چھپی ہی اس فریق نے دانش دنیا سے دل دھو ڈالا ہی یہ خوب جانتے ہین
کہ دانش دنیا کی اس راہ کو نہین جانتی وہ دانش چاہیے جسکی اصل اس طرف سے ہی اسواسطے کہ ہر فرع
اپنی اصل کی راہ بتاتی ہی پھر کسی کے ایسے پر کہان جو سمندر کے پھانٹ پر اُڑ سکے تو لدن علم لدنی کا کھوج پائے
یعنے یہ علم جو اپنے ذہن و کرب سے حاصل کرتے ہین اُس علم کو پہونچ جائے جو خداداد اور اُسکی عطا سے حاصل
ہوتا ہی پھر کیون ایسا علم آدمی کو سکھائے کہ جس سے اُسکو اپنا سینہ پاک کرنا پڑے پس تو ایسی ہیشی مت
ڈھونڈھو اس طرف سے لنگ ہی رہ اور وقت لوٹنے کے سب سے آگے ہو پیش آ ہنگ بن تو آخرون

السابقون مین ہوا ہی پیرے حریف دیکھ تو جو میوہ درخت پر سابق ہوتا ہی کیسا لطیف و بامزہ ہوتا ہی جیسا کہ حدیث شریف مین وارد ہی نحن الآخرون السابقون ہم آخر ہین لیکن سب سے سابق ہین آپ فرماتے ہین اگرچہ میوہ اپنے وجود مین آخر ہی لیکن ہی اول اسواسطے کہ اصل مقصود درخت سے میوہ ہی ہی تو ملایک کیطرح کمال عجز سے لا علم لنا کہے جا تو انکی طرح تجھکو وہ اپنے علم سے تعلیم کرے جیسا کہ قرآن مجید مین ہی لا علم لنا الا ما علمتنا ہمکو کچھ علم نہین مگر جو کچھ تو نے ہمکو سکھایا ہی الخلاف شرح بحر العلوم مین لکھا ہی از ورود کے معنی مین فرود آمدن آب در لغت آب کا ۔ اس شعر مین ہی نہ سابق ہین نہ لاحق ہین او سیکڑون نسخے اسی قدر مین بھرے ہین یہ نا سخون کی پیروی ہی خلاف محققون کے قول گر درین مکتب ندانی تو ہجی ✦ ہمچو احمد پری تو از معرجی ✦ گر نباشی نامدار اندر بلاد ✦ گم نۂ واللہ اعلم بالعباد ✦ اندرون ویرانہ کان معروف نیست ✦ از برای حفظ گنجینہ زریست ✦ موضع معروف کی بنہند گنج ✦ زین قبل آمد فرج در زیر رنج ✦ خاطر آرد بس شکال اینجا ولیک ✦ بگسلد اشکال را استور نیک ✦ دست عشقش آتشی اشکال سوز ✦ ہر خیالی را برو بد نور روز ✦ ہم ازان سو جو جواب ای مرتضی ✦ کاین سوال آمد ازان سو مر ترا ✦ گوشۂ بی گوشۂ دل شہرہیست ✦ تاب لا شرقی و لا غربی از مہیست ✦ تو ازین سو و ازان سو چون گدا ✦ ای کہ معنی چہ میجوئی صدا ✦ ہم ازین سو جو کہ وقت درد تو ✦ میشوی در ذکر یاربی دو تو ✦ وقت مرگ و درد آن سو می نہی ✦ چونکہ دردت رفت چونی اعجمی ✦ وقت محنت گشتہ اللہ گو ✦ چونکہ محنت رفت گوئی راہ کو ✦ در زبان در دو غم یادش کنی ✦ چون شدی خوش باز بر غفلت تنی ✦ این ازان آمد کہ حق را بی گمان ✦ ہر کہ بشناسد بود دائم بران ✦ آنکہ در عقل و گمان ہستش حجیب ✦ گاہ پوشیدست و گہ بدریدہ جیب ✦ عقل جزوی گاہ خیرہ گہ نگون ✦ عقل کلی ایمن از ریب المنون ✦ عقل بفروش و ہنر حیرت بخر ✦ رو بخواری نی بخارا ای پسر ✦ تا بخارا آمدہ گریانی درون ✦ ساکنان در محفلش لا یفقہون ✦ ما چو خود را در سخن غنیۂ ایم ✦ گر حکایت ما حکایت گشتہ ایم ✦ من عدم افسانہ کردم از جنین ✦ تا تقلب یابم اندر ساجدین ✦ المعنی اگر اس مکتب خانۂ دنیا مین تو حضرت احمد کیطرح اُمّی ہی تو جیسے وہ نوشت خوان ظاہری سے معرا تھے تو بھی حروف تہجی کے ہجے تک نہین جانتا تو کسی معراج سے جو سوا انبیا کے حصہ اولیا کا ہی ضرور اُڑیگا ہجا مین امالہ ہی اگر تو دنیا مین ایسا نہین کہ مثل اوروں کے عالم عاقل ہو کے نامدار ہو تو کیا کم اور کسی سے ہیٹا ہی اسلیے کہ اللہ اپنے بندون کا حال خوب جانتا ہی اُس ویرانہ مین جو مشہور نہین بنظر حفاظت گنجینہ زر کا رکھتے ہین اور موضع معروف مین کب خزانہ رکھتے ہین یہی سبب ہی جو فرح یعنے کشایش و کشود زیر رنج ہی اندیشہ یہان بہت مشکلین پیدا کرتا ہی لیکن جو سمتور نیک ہی وہ ان سب مشکلون کو توڑ دیتا ہی دستور و نیز دست بمعنی وزیر ہی وزیر اُسکے عشق کا ایک آتش ہی اشکال سوز اور سلطان عشق کا تو کچھ کہنا ہی نہین یہ وزیر وہ چیز ہی کہ دن کیطرح جملہ خیال جھاڑ کے صاف کر دیتا ہی جیسے شب کے تمامی خیال و اشکال دن سے مٹ جاتے ہین واضح ہو کہ منجمین نے اپنے خیالات سے

اڑتالیس شکلین آسمان پر مقرر کی ہین منجملہ انھین کے بارہ برج ہین کہ یہ سب دن مین نابود ہوجاتے ہین
اور شب مین نمود ہوتے ہین تو اے مرتضیٰ اور اے برگزیدہ جس طرف سے تجھکو کوئی سوال پیش آئے اسی
طرف سے اسکا جواب بھی ڈھونڈھ تیرا گوشہ بے توشہ دل کا ایک عجب شاہراہ ہے جسمین روشنی اُس راہ کی ہے
کہ جو نہ شرقی ہے نہ غربی جیسا کہ حق سبحانہ نے اپنے نور پاک کی صفت مین فرمایا ہے لا شرقیۃ ولا غربیۃ تو جو شل
گدا کے محتاج ہے یہ سبب ہے کہ تو ادھر کا ہو رہا ہے ورنہ تو گویہ معنی کا ہے محتاج صدا کا کب ہے تیری صدا کے سبب
محتاج ہین تو ہر بات کو اسی طرف سے ڈھونڈھ خیال تو کر جب تجھکو کوئی درد لاحق ہوتا ہے تو کیسا یاربی یاربی
کے ذکر مین دُہرا ہو ہوجاتا ہے جس درد مرگ کے وقت مین تو ادھر کو ایسا جھکتا ہے پھر جب درد جاتا رہتا ہے
تو گونگا کیون بنجاتا ہے محنت کے وقت تو خوب اللہ اللہ کرتا ہے جب محنت جاتی رہی تو کہتا ہے کونسی اللہ
کی ہے جیسا کہ فرمایا واذا مس الانسان ضر دعا ربہ منیباً الیہ ثم اذا خولہ نعمۃ منہ نسی ما کان یدعوا الیہ جس وقت
مضرت پہونچتی ہے انسان کو پکارتا ہے اپنے رب کو خوب رجوع ہو ہو کے اُسکی طرف پھر جب پہونچاتا ہے نعمت
اور دفع کرتا ہے اس سے رنج تو بھول جاتا ہے اُسکو جیسا کہ پکارتا تھا اُسکو جب تک نہ درد و غم کا ہوتا ہے تو کیسا
اُسکو یاد کرتا ہے جب خوش ہو گیا تو وہی غفلت مین آپ کو مٹھ ہتا ہے اور اسکا سبب یہ ہے کہ تو حق کو
بگمان جانتا ہے نہ بیقین جو بیقین جانتا ہے ہمیشہ ایک حال پہ قائم رہتا ہے اور جسکی عقل و گمان مین حجاب
واقع ہے اُسکا یہ حال کہ کبھی پوشیدہ ہے اور کبھی جیب دریدہ اور کیسے ہو انکی عقل جزوی ہے کہ کبھی تار کیا اور
کبھی نگون اور جو عقل کلی ہے وہ ریب المنون اے حوادث روزگار سے نجنت ہے تو عقل و ہنر کو بیچ اور حیرت کو
خرید تو خواری کی طرف جا بخارا کیطرف مت جا جو معدن علم و فضل ظاہری ہے تا بحصول علم عزت و شان
حاصل کرے بخارا اگر جائیگا اور اندر اُسکے داخل ہوگا جتنے اہل محفل ہونگے سب کو الٹا عقمون ہی پائیگا کہ اس علم سے
کچھ نہین جانتے شعر آئندہ دفع ہے اس دخل کا کہ کوئی کہے اورون کو علم ظاہر سے منع کرتے ہو اور خود شعر و سخن
مین لت پت ہو حتی کہ حکایتین لکھ لکھ کے خود حکایت ہو گئے یہ اس سبب سے ہے کہ عدم کا افسانہ تو مین نے
اسوقت سے کیا کہ جب مین جنین تھا یعنے آغاز وجود سے آپکو معدوم سمجھے ہوئے ہون مگر اب بخیال نفع
ساجدون کے ساجدوان مین منقلب ہوتا ہون تا درجہ بدرجہ وقتاً فوقتاً اس تحریر سے میری بہرہ یاب ہون
اور اعمال ظاہرہ سے اعمال حقیقیہ کو فائز ہو کے تکمیل عمل کی کرین اور فائدہ اسکا عائد میرے حال کو بھی ہو
قال اللہ تعالیٰ وتوکل علی العزیز الرحیم الذی یراک حین تقوم وتقلبک فی الساجدین اور توکل کر اُس غالب
مہربان پر کہ تجھکو دیکھتا ہے جب تو نماز کو کھڑا ہوتا ہے اور منقلب ہونا تیرا ساجدون مین یعنے ساجدون کو
سجدہ حقیقی کی طرف پہونچانا الخلافت شرح بحر العلوم مین پہلے شعر کے دوسرے مصرعہ مین بری از فور حمی

لکھا ہو معنی مین معراج کا لفظ اخذ کیا ہو مگر کتابت مین متن کی معراج کا لفظ نہین ہی مین نے انھین معنی کی سند
سے معرجی بنا دیا آخر دو نون صیغے اسم آلہ کے ہین او رہم معنی اور نہ بند کو نہندا ور دستور کو استور راہ کو کوراہ کو
بکاف عجمی دریدہ جیب کو دزدیدہ جیب لکھا ہو **قولہ** این حکایت نیست پیش مردکار + وصف حالست وحضور
یار غار + آن اساطیر اولین کہ گفت عاق + حرف قرآن را بدآثار نفاق + لامکانی کہ درو نور خدا است +
ماضی ومستقبل وحالش کجا است + ماضی ومستقبلش نسبت بتو ست + ہر دو یک چیزند پنداری کہ دوست + یک تنی
او را پدر ما را پسر + بام زیر زید وبر عمران زبر + نسبت زیر وزبر شد زین دوکس + سقف سوی خویش یک چیز ست
وبس + نیست مثل آن مثالست این سخن + قاصر از معنی نو حرف کہن + چون لب جو نیست مشا لب ببند +
بی لب وساحل بدست این بحر قند + این سخن پایان ندارد باز گرد + سوی فرعون مدمغ تا چہ کرد + المعنی عاق
سرکش با مادر وپدر فرماتے ہین جو مرد کار کے ہین ای صاحب عمل کامل انکے نزدیک یہ حکایت نہین ہو بلکہ
بیان حال اور حضوری یار غار کا ہو اور وہ جو عاق لوگون نے اساطیر الاولین کہا ہو وہ انکا حرف نفاق
تھا قرآن کے ساتھ غرض یہ کہ میرے کلام کو بھی شعر وحکایت کہنا ایسا ہو جیسے قرآن مجید کو ان ہذا الا اساطیر
الاولین کہا ہی نہین ہو قرآن مگر حکایتین پہلے لوگون کی وہ لامکان جسمین نور خدا کا ہو وہان ماضی ومستقبل
وحال کہان ہو پھر اسکے کلام مین زمانے کیسے ہونگے جو اساطیر الاولین منافقین نے کہا ماضی ومستقبل تو
تیری نسبت سے ہو تو انکو دو جان رہا ہو اور درحقیقت ایک چیز ہین مثلاً ایک شخص ہو کہ اسکا کوئی باپ ہو اور
ہم کہ ہمارا کوئی لڑکا ہو تو کیا ہوا آخر ہین تو سب ایک تن یا بام کہ زیر مین اسکے زید ہو اور زبر پر عمران اس نسبت
زیر وزبر کی زید وعمران سے ہوئی ورنہ سقف تو اپنی جانب مین بس ایک ہی چیز ہو آپ فرماتے ہین یہ جو کچھ
ہمنے کہا یہ سخن ہمارا مثل نہین ہو جو اسکے جمیع صفات مین شریک ہو بلکہ مثال ہو سمجھنے سمجھانے کے واسطے
ورنہ ہماری کیفیت یہ ہو کہ اگر کوئی معنی نو اسکے صفات مین یا کوئی حرف کہن ہر طرح قاصر ہی ہو بس ہرگاہ
کہ اس دریا کا کنارہ نہین ہو تو لب مت کھول بند کرلے اس بحر قند کا نہ کنارا ہو نہ ساحل پھر جب یہ سخن
بے پایان ہو تو لوٹ فرعون مدمغ کا حال بیان کر کہ اسنے کیا کیا الخلاف شرح بحر العلوم مین بکشا کو مبشا لکھا ہو

بھیجنا فرعون کا مداین کو تلاش ساحرون مین

قولہ چونکہ موسی باز گشت واو بماند + اہل رای ومشورت را پیش خواند + مجتمع گشتند وبفشردند پای + ہر کسی کردند
عرض فکر ورای + عاقبت ہامان بمیان آمد و ان + رای پیش آورد وکردش رہنمون + کای شہ صاحب ظفر
چون غم فزود + ساحران را جمع باید کرد زود + در ممالک ساحران داریم ما + ہر یکی در سحر فرد وپیشوا + مصلحت آنست
کز اطراف مصر جمع آرد شان شاہ وصراف مصر + او بسی مردم فرستاد آن زمان + در نواحی بہر جمع جادوان +

ہر طرف کہ ساحری بد نامدار + کرد پران سوی او دہ مرد کار + دو جوان بودند ساحر مشتہر + سحر ایشان در دل مہ مستمر +
شیر دوشیدہ ز مہ فاش آشکار + در سفرہا رفتہ بر خمی سوار + شکل کرپاسی نمودہ آفتاب + او بہ پیمودہ فروشندہ شتاب +
سیم بردہ مشتری آگہ شدہ + دست از حسرت برخہا بر زدہ + صد ہزاران ہمچنین در جادوئی + بودہ ہستادہ نبودہ چون
دوئی + المعنی فرماتے ہین کہ جب حضرت موسی لوٹ گئے اور وہ رہگیا تو اہل راے اور مشیرون کو پاس
بلایا حسب جمع ہوے اور اس کارروائی مین قدم جمایا اور ہر کسی نے اپنی اپنی راے پیش کی جیسا کہ قرآن
شریف مین ہے قال الملا من حولہ ان ہذا الساحر علیم یرید ان یخرجکم من ارضکم بسحرہ فماذا تامرون کہا فرعون نے
اس گروہ سے جو اُسکے آس پاس تھے بیشک یہ شخص یعنے موسی بڑا جادو جاننے والا ہے چاہتا ہے کہ تمکو تمھارے
ملک سے نکال دے اپنے جادو کے زور سے پھر اسمین کیا مشورہ دیتے ہو آخرکار ہامان بیایمان ناچیز
یہ راے پیش لایا اور اس طور پر مضمون ہوا کہ اے بادشاہ صاحب ظفر جب اس غم نے زیادتی پکڑی ہے
تو جلدی جادوگرونکو جمع کرنا چاہیے کما جاء فی القرآن ارجہ واخاہ وابعث فی المدائن حاشرین یاتوک بکل
سحار علیم قید کر موسی اور اُنکے بھائی ہارون کو اور بھیج اپنے ملک کے شہرون مین جمع کرنے والے تا تیرے
پاس ہر ساحر دانا کو لائین ہارون کہتا ہے ہمارے ملکون مین بھی تو بڑے ساحر ہین کہ جادو مین فرد اور
جادوگرون کے پیشوا ہین لہذا مصلحت یہ ہے کہ بادشاہ جو پرکھنے والا اور صراف اہل مصر کا ہے اطراف مصر سے
اُنکو بلائے فرعون نے یہ سُنکے فوراً بہت سے آدمی نواح مصر مین بھیجے تا جادوگرون کو جمع کر لائین اور جہان
کہین کوئی جادوگر بڑا نامور نامدار تھا اُسکے پاس دس دس آدمی کا روان بھیجے منجملہ ساحرون کے دو جوان
ایسے سحر مین مشہور و مشتہر تھے جنکا سحر ماہ کے دل مین بھی جا ہوا تھا قید ماہ کی مناسب آیندہ کہے ہے کہ یہ ظاہر
و آشکار ماہ سے دودھ دوہا کرتا تھا اور خم پر سوار ہو کے سفر کو جاتا تھا اور دھوپ کو گرمی وغیرہ موٹا کپڑا
دکھلا کے خریدار کو ناپ دیتا اور بیچ ڈالتا تھا یہ تو نقدی روپیہ وغیرہ اُس سے لیکے لنبا ہوتا وہ جب واقف ہوتا
تو دونون ہاتھون سے منہ پیٹتا رہجاتا تھا ایسے ہی لاکھون جادوگری مین استاد یگانہ تھا ایسا ویسا ردی
نہ تھا قولہ چون بر ایشان آمد این پیغام شاہ + کز شما شاہ ست اکنون چارہ خواہ + از پی آنکہ دو درویش
آمدند + بر شہ و بر قصرش موکب زدند + نیست با ایشان بغیر یک عصا + کہ ہمیگردد بامرش اژدہا + شاہ و
لشکر جملہ بیچارہ شدند + زین دو کس جملہ بافغان آمدند + چارہ می باید بندہ در اپیش شما + شاہ ازان ارسال
فرمودست ما + چارہ سازید اندر دفع شان + گنجہا بخشد عوض شہ بکران + آن دو ساحر را چو این پیغام داد +
ترس و مہری در دل ہر دو فتاد + عرق جنسیت چو جنبیدن گرفت + سر بزانو بر نہادند از شگفت + چون
دبیرستان صوفی زانوست + حل مشکل را دو زانو جادوست + المعنی الغرض جب ان دونون کے پاس پیغام شاہ کا آیا

کہا کہ ہمیشہ سب لوگ تو بادشاہ سے چارہ جو ہوتے ہین اسوقت مین بادشاہ تمسے چارہ خواہ ہی اس سبب سے کہ دو فقیر اُسکے یہان آئے ہین کہ اُنھون نے بادشاہ اور اُسکے قصر کو گھیرا ہی سواے ایک عصا کے اُنکے پاس کچھ نہین ہی کہ وہ اُنکے حکم سے اژدہا ہوجاتا ہی اس سبب سے بادشاہ کو کچھ بن پڑتا ہی نہ لشکر کو صرف دو آدمیون سے فریاد و فغان مین ہین اب بادشاہ نے بندہ کو تمھارے پاس اس غرض سے بھیجا ہی کہ کوئی تدبیر اُنکے دفع کی کرو جسکے عوض مین گنج بیکران پاؤ گے جب اُن دونون ساحرون کو یہ پیغام سنایا تو دونون کے دل مین امید و بیم پیدا ہوئی اور رگ جنسیت کی ہلنے لگی اور حیرانی سے سر بزانو ہوکے سوچنے لگے اب شعر آیندہ مقولہ انکا ہی جیسے صوفی کا مشورت خانہ زانو ہی جب اُسکو مشکل پیش آتی ہی زانو پر سر رکھتا ہی زانو گویا حل مشکلات مین جادو ہی الخلاف شرح بحر العلوم مین جنسیت کو جنسیت لکھا ہی جسکا کچھ پتا نہین چلتا کہ جنسیت کیسی اور کس سے

جانا اُن دونون جادوگرون کا اپنے باپ کی قبر پر اور اسکی روان سے حال حضرت موسی کا پوچھنا

قولہ بعد ازان گفتند ای مادر بیا + گور بابا کو تو ما را رہنما + بردشان بر گور او بنمود راہ + پس سہ روزہ داشتند از بہر شاہ

بعد ازان گفتند ای بابا بما + شاہ پیغامی فرستاد از وجا + کہ دو مرد او را بہ تنگ آوردہ اند + آبرویش پیش لشکر بردہ اند + نیست با ایشان سلاح و لشکری + جز عصا و در عصا شور و شرے + تو جہان راستان در رفتہ + گرچہ در صورت بخاکی خفتہ + آن اگر سحر ست ما را دہ خبر + ور خدائی باشد ای جان پدر + ہم خبر دہ تا کہ ما سجدہ کنیم + خویش را بر کیمیای ما زنیم + نا امیدانیم امیدی رسد + در شب دیجور خورشیدی رسد + از ضلال آئیم در راہ رشد + راندگانیم و کرم ما را کشد + المعنی دجا الفتح ہوا ترس واندوہ بعد تامل کے ان کو بابا کر کہا کہ ای ماد را اور ہمکو ہمارے باپ کی قبر بتا وہ انکو قبر پر لیگئی اور رہنما ہوئی اُنھون نے تین روزے نذر بادشاہ کے رکھے پھر کہا کہ ای بابا بادشاہ نے نہایت خائف وہراسان ہوکے پیغام بھیجا ہی کہ دو آدمیون نے اُسکو از بس تنگ کیا ہی اور اُسکی آبرو لشکر کے سامنے کھودی ہی نہ اُنکے پاس ہتیار ہین نہ انکے ساتھ لشکر صرف ایک عصا ہی اور عصا کیسا جسمین شور و شر بھرے ہین تو عالم راستان مین داخل ہوا ہی اگرچہ بظاہر خاک مین سوتا ہی اگر وہ جادو ہی جب اور اگر وہ خدا کیطرف سے حب تو ای جان ہمارے باپ کی ہمکو خبردار کردے تاہم اُسکو سجدہ کرین اور اس کیمیا پر اپنے مس کو لگا کے نا قص سے کامل کرین ہم نا امید ہو رہے ہین ہمکو امید پہونچے اور اس اندھیری شب تیرہ مین خورشید ملے ہم گمراہی کو چھوڑین راہ ہدایت کی پائین ہم راندہ و مردود ہو رہے ہین شاید کرم اُسکا ہمکو کھینچے

جواب کہنا ساحر مردہ کا اپنے فرزندون سے

قولہ گفت شان در خواب کای اولاد من + نیست ممکن ظاہر این را دم زدن + فاش مطلق گفتنم دستور نیست +

لیک راز از پیش چشم دور نیست + لیک بنمایم شمارا آیتے + تا شوید آگہ ز سر کینتے + یک نشانی وانمایم با شما +
تا شوید اشمارا این خفا + نور چشمانم چو آنجا میروید + از مقام خواب شان آگہ شوید + آن زمان کہ خفتہ باشد آن حکیم +
آن عصا گیرید بگذارید بیم + گر بدزدید آن عصا شان ساحرست + چارۂ ساحر شمارا حاضرست + ورنہ ہان اینست
ہان آن ایزدیست + او رسول ذوالجلال و مہتدیست + گر جہان فرعون گیرد شرق و غرب + سرنگون آید ز حق
در گاہ حرب + این نشان راست دادم جان باب + بر نویس اللہ اعلم بالصواب + جان بابا چون بخسپد
ساحرے + سحر و مکرش را نباشد رہبری + چونکہ چوپان خفت گرگ ایمن شود + چونکہ خفت او جہد آن ساکن شود +
لیک حیوانی کہ چوپانش خدا ست + گرگ را آنجا امید و رہ کجاست + جادوئی کہ حق کند حق ست و راست + جادوی
خواندن مر آن حق را خطا است + جان بابا این نشان قاطع ست + گر بمیرد نیز حقش رافع ست + المعنی جب
ان دونون نے اسکی قبر پر جاکر کے اسکی روح سے استمداد کی تو خواب میں اسنے انسے کہا کہ اے اولاد میری
اس بھید کا ظاہر بیان کرنا ممکن نہیں مجھکو یہ اجازت نہیں کہ فاش مطلق بتا سکوں لیکن یہ بھید میری
آنکھوں کے سامنے دور نہیں مگر میں تمکو ایک نشانی بتاتا ہوں تو تم اس کنیت کے بھید سے آگاہ ہو جاؤ
اکثر عرب میں لوگوں سے نام مشترک ہوتے ہیں اور اس اشتراک کا شک کنیت سے رفع ہوتا ہے اور کنیت کی
لفظ اب اور ابن اور اخ مرد کیواسطے اور ام اور بنت اور اخت عورت کے لیے جیسے ابو تراب اور ابن سینا
واخ العداوت اور ام الخبائث وبنت الکرم واخت ہارون ہیں تمکو ایک نشانی بتاتا ہوں تا تم پر یہ راز پوشیدہ
ظاہر ہو جائے پس اے میرے نور چشمو جو تم وہاں جاتے ہو تو اول انکی خوابگاہ سے آگاہ ہونا جسوقت اس حکیم کو
سوتا پاؤ اسوقت اسکا عصا بیدھڑک اٹھا لو ہرگز مت ڈرو اگر تمنے وہ عصا انکا چرا لیا تو وہ بیشک ساحر ہے
پس تمہارے پاس علاج ساحر کا موجود اور اگر نہ چرا سکو تو خبردار ہو جاؤ وہ ایزدی ہے یعنے اللہ والا اور
رسول حضرت ذوالجلال کا اور ہدایت یافتہ اس صورت میں فرعون اگر شرق سے غرب تک ملک جہان کا
لیلے جسوقت لڑیگا اسکے حق سے کہ وہ حق پر ہے اوندھا ہی گریگا اے جان باپ کی یہ ٹھیک نشان میں نے
تمکو بتائے ہیں انکو لکھ لو آگے اللہ صواب کو خوب جانتا ہے پھر تمثیلاً کہتا ہے کہ اے جان بابا جب ساحر سو جاتا ہے
تو اسکے سحر و مکر کا بھی کوئی رہبر نہیں ہوتا کہ فلانے پر جا جیسے چوپان کے سوجانے سے گرگ بیخنت ہو جاتا ہے
اور جب یہ سو جاتا ہے تو اسکی جہد و کوشش ساکن ہو جاتی ہے یعنے گرگ کی سونے سے چوپان کے لیکن جس حیوان کا
چوپان خدا ہے وہان گرگ کو امید ہی کب ہے اور راہ ہی کہاں ہے تو جادو کہ حق کرے وہی حق اور درست ہے پھر جادوگری
حق پر پھونکنا خطا ہے اے جان بابا یہ نشان قطعی ہے جو میں نے تمکو بتایا اب شخص سوتا اسکا اگر مر بھی جاوے
تب بھی پست نہیں ہوتا خدا اسکو بلند ہی رکھتا ہے

تشبیہ کرنا قرآن مجید کا عصاے موسی سے اور وفات مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب موسی علیہ السلام سے اور قاصدان تغیر قرآن کو اُن دونون جادوگر بچون سے جنہون نے حضرت موسی کو خفتہ پاکر قصد عصا چورانے کا کیا تھا

قولہ مصطفے را وعدہ کرد الطاف حق + گر بمیری تو نمیرد این سبق + من کتاب و معجزت را رافعم + بیش و کم کن را ز قرآن مانعم + کس نتاند بیش و کم کردن درو + تو بہ از من حافظے دیگر مجو + رونقت را روز افزون میکنم + نام تو بر زر و بر نقرہ زنم + منبر و محراب سازم بہر تو + وز محبت قہر من شد قہر تو + نام تو از ترس پنہان میکنند + چون نماز آرند پنہان میشوند + خفیہ میگویند نامت را کنون + خفیہ ہم بانگ نماز ای ذو فنون + از ہراس و ترس کفار لعین + دینت پنہان میشود زیر زمین + من منارہ پر کنم آفاق را + کور گردانم دو چشم عاق را + چاکران شہرہا گیرند جاہ + دین تو گیرد ز ماہی تا بماہ + تا قیامت باقیش داریم ما + تو مترس از نسخ دین ای مصطفے + ای رسول ما تو جادو نیستی + صادقی ہم خرقہ موسیستی + ہست قرآن مر ترا ہمچون عصا + کفرہا را درکشد چون اژدہا + تو اگر در زیر خاکے خفتہ + چون عصایش دان تو آنچہ گفتہ + گرچہ باشی خفتہ تو در زیر خاک + چون عصا آلہ بود آن گفت پاک + قاصدان را بر عصایت دست نی + تو بخسپ ای شہ مبارک خفتنے + تن بخفتہ نور جان بر آسمان + بہر پیکار تو زہ کردہ کمان + فلسفی و آنچہ پوزش میکند + قوس نورت تیر دوزش میکند + آنچنان کرد و از آن افزون کہ گفت + او بخفت و بخت و اقبالش نخفت + یعنی حضرت مصطفے سے الطاف حق نے وعدہ کیا کہ اگر تو مر جائیگا تو یہ سبق جو تو نے مخلوق کو پڑھایا ہے یہ نہین مریگا مین تیری کتاب و تیرے معجزون کا رافع و بلند کنندہ ہون اور جو تغیر تحریف کرنے والے ہین اُنکا قرآن سے باز دارندہ کوئی اُسمین کم و بیش نہین کر سکیگا تو بہتر مجھ سے کوئی حافظ اسکا مت ڈھونڈھ تو تیری رونق روز بروز بڑھاؤنگا اور تیرے نام کا سکہ زر و نقرہ پر لگاؤنگا تیرے واسطے منبر و محراب بناؤنگا تو میرا محبوب ہے جسپر تو قہر کریگا مین قہر کرونگا میرا تیرا قہر ایک ہی ہے بالفعل کفار کے خوف سے نام تیرا تیرے محب چھپ چھپکے لیتے ہین اور چھپ چھپکے نماز کرتے ہین خفیہ ہی تیرا نام لیتے ہین اور خفیہ ہی بانگ نماز کہتے ہین دین تیرا ہراس و خوف کفار لعین سے زیر زمین چھپتا ہے بالاے زمین ٹھکانا نہین پاتا مین اسکو ایسا بالا کرونگا کہ تمام آفاق اسکا منارہ بنا دونگا اور ان محروم و عاق کردہ کو کور و نابینا کرونگا شہرون مین جو لوگ چاکریان کرتے ہین واسطے حصول جاہ کے کرتے ہین تیرے دین کا رتبہ ماہی سے ماہ تک کرونگا مین قیامت تک اسکو باقی رکھونگا تو اے مصطفے اسکے منسوخ ہونے کا اندیشہ مت کر تو تو ہمارا رسول ہے اگر تجھکو جادوگر کہتے ہین کہنے دے تو جادوگر نہین ہے تو صادق ہے اور ہم خرقہ یعنے ہم لباس موسی کا ہے اُسکو بھی تو جادوگر کہتے تھے موسی کے پاس عصا تھا

تیرا عصا قرآن ہی کہ ساحرے کفر دم بھر مین نگل جاے جیسے وہ اژدہے نگل گیا تھا تو اگر زیر خاک سو جائیگا تو
قرآن کو مثل عصا کے جانیو جیسے موسی سو گئے تھے اور ساحر بچے عصا چرانے آئے تھے کہ یہ ذکر قریب آتا ہی
اگرچہ تو زیر خاک سو جائیگا مگر تیرا جو وہ کلام پاک ہی عصا کی طرح آلہ حفاظت کا بنے گا جو لوگ قصد تیرے
عصا کا کرینگے کہ چوری کریں ہرگز قابو نہ پاوینگے تو ای شاہ بڑی مبارک و فرخی سے سو جیسا کہ سونا چاہیے
گو تن تیرا خفتہ ہی لیکن نور جان کا آسمان مین کمان چڑھائے طیارہ فاسقی اور جو کچھ پونہچنے دشمن اسکا کرتا ہی
اور مخالف قرآن کے ہی تیرے نور کی کمان اخود ہمکو تیر دوز کر رہی ہی کہ اسکے فورتے خود مغلوب ہوتا ہی
اور وہ غالب چنانچہ الطاف حق نے ویسا ہی کیا جیسا کہ کہا بلکہ اس سے بڑھکے کہ آنحضرت تو سو رہے
مگر بخت و اقبال ویسے ہی بیدار رہے الخلافت شرح بحر العلوم مین آگیا ہو دلکھا ہی میری دانست مین آلہ ہو
ایسے ہی آنچنان کردہ کو آنچنان کرد

بقیہ قصہ موسی علیہ السلام

قولہ جان بابا چونکہ ساحر خواب شد + کار او بیرونق و بی آب شد + ہر دو از گورش روان گشتند تفت + تا بمصر
از بہر آن پیکار زفت + چون بمصر از بہر آن کار آمدند + طالب موسی و جای او شدند + اتفاق افتاد کان
روز ورود + موسی اندر زیر نخلی خفتہ بود + پس نشان دادندشان مردم عیان + کش بنخلستان بجو پیدا این زمان
آمدند آن ہر دو تا خرمابنان + خفتہ بود او لیک بیدار جہان + بہر نازش بستہ بود او چشم سر + عرش و فرشش
جملہ در پیش نظر + ای بسا بیدار چشم و خفتہ دل + خود چہ بیند چشم اہل آب و گل + وانکہ دل بیدار دارد چشم سر
گر بخسپد بر گشاید صد بصر + گر تو اہل دل نہ بیدار باش + طالب دل باش و در پیکار باش + ور دلت بیدار
شد می خسپ خوش + نیست غایب ناظرت از ہفت و شش + گفت پیغمبر کہ خسپد چشم من + لیک کی خسپد دلم اندر
وسن + شاہ بیدار ست و حارس خفتہ گیر + جان فدای خفتگان دل بصیر + وصف بیداری دل ای معنوی +
در نگنجد در ہزاران مثنوی + چون بدیدندش کہ خفتہ ست او دراز + بہر دزدی عصا کردند ساز + ساحران قصد عصا
کردند زود + کز پسش باید شدن آنگہ ربود + اندکی چون پیشتر کردند ساز + اندر آمد آن عصا در اہتزاز + آنچنان
بر خود بلرزید آن عصا + کان دو بر جا خشک گشتند از وجا + بعد از ان شد اژدہا و حملہ کرد + ہر دو آن بگریختند و روی
زرد + رو در افتادن گرفتند از نہیب + غلط غلطان منہزم اندر نشیب + پس یقین شان شد کہ ہست از آسمان +
زانکہ می دیدند حد ساحران + المعنی وسن بروزن حسن خواب و غنودگی و جا بالفتح واو ترس پھر رجوع فرمایا حکایت ساحر
مردہ کی طرف یعنے اُسنے کہا کہ ای جان بابا خوب جان لو کہ جب ساحر سو جاتا ہی اسکا سحر و کام بیرونق و بی آب
ہو جاتا ہی یہ سنکے دونون اُسکی گور سے مصر کیطرف اُس لڑائی سطبر کیواسطے گرم رو ہوے جب مصر مین اس کام ۱۸

کے لیے آئے حضرت موسی اور اُنکی جگہ کی جستجو کرنے لگے اتفاق سے یہ ہر دو ساحر مدین وارد ہوئے حضرت
موسی ایک نخل کے نیچے سوتے تھے لوگون نے اُنکو پتا بتا دیا کہ اسوقت اُنکو نخلستان مین ڈھونڈھو وہ دونو
ان خرمانیون کے پاس آئے تو دیکھا کہ یہ سوتے تھے اور سوتے کیا تھے جہان سے بیدار و اسطے خواب ناز کے
چشم سر تو بند کر لی تھین لیکن عرش و فرش سب پیش نظر تھے آپ مقولات میرا بار ہے کہ ہین امی منا طلب بہت
چشم بیدار خفتہ دل ہین پھران آب وگل والون کی چشم کو کیا سوجھے اور جسکا دل بیدار ہے اگر اسکی چشم سر سو جاوے
تب بھی سیکڑون دیدہ و بینا ئیان اُسپر کھلی ہوئی ہین پس تو اگر اہل دل نہین ہے تو بیدار رہ اور طالب دل کا ہو
اسی کام مین لگا رہ اور جو تیرا دل بیدار ہو گیا تو فراغت سے سو کہ جو تیرا انتظار ہے تجھ سے غائب نہین ہے بلکہ
سے نہ شش سے ہر طرف سے موجود و حاضر رہتے ہین آسمان شش شش جہت آنحضرت نے فرمایا کہ قال اللہ
تواب و عنود گی مین میری آنکھین سو جاتی ہین دل میرا کب سوتا ہے جیسے کہ حدیث شریف ہے تنام عینانی
ولا ینام قلبی یہ ایسا ہی ہے جیسے بادشاہ جو دل ہے وہ بیدار ہے اور چوکیدار ہے جو آنکھین ہین سوتا ہے ایسے خفتہ لوگونبر
جنکا دل بعید ہے جان قربان کرنے کی ہے آپ فرماتے ہین اس معنوی وصف بیداری دل کا کیا کرتا ہے
آیا اس مثنوی مین سما جاویگا سو ایسا نہین ایسے ایسے ہزارون مثنویون مین بھی تو نہین سمائیگا کیونکہ وہ
بیان حال ساحرون کی طرف جب اُنھون نے حضرت موسی کو دیکھا کہ پاؤن پھیلائے سوتے ہین تو عصا
چرانے کی تدبیر کی اور فوراً یہ قصد کیا کہ اُنکے پیچھے سے جائین اور جھٹ پٹ عصا اُٹھا لیجائین جب
ذرا آگے بڑھنے کا سامان کیا عصا ہوا کی طرح جنبش مین آیا اور کانپنے لگا یہ دونون دیکھکر خوف سے
وہین خشک ہو کے رہ گئے پھر ایک اژدہا بنکے اُنپر حملہ کیا دونون کے منھ زرد ہو گئے اور بھاگے اور ایسے
کہ ہیبت کے مارے گرتے تھے اور اُٹھتے تھے اور بھاگتے تھے لوٹ پوٹ ہوتے ایک گڑھے مین جا پڑے
مبر اُنکو یقین ہو گیا کہ یہ سمانی ہے خدا کی طرف سے ہے جادو اسواسطے کہ جدھر جادو گرون کی تو دیکھتے
رہے تھے جو اُنکے باپ نے بتا دی تھی کہ سوتے جادو گر کیا جادو نہین چلتا انتہی کلام شرح بحر العلوم مین
در پی کار بصورت بیکار لکھا ہے کہ مشبہہ ہوتا ہے قولہ کا متحان کردیم بار اکی امتحان تو اگر نبود حسد
مجرم شاہیم ما را عذر خواہ ای تو خاص الخاص درگاہ اکہ عفو کرد و در زمان نیکو شدند پیش موسی
بر زمین سر برزدند ورگذار از ما کہ ما کردیم بد ای ترا سلطان و فضل بعید گفت موسی عفو کردم ای کرام
گشت بر دوزخ تن و جان تان حرام من شما را خود ندیدم ای دو یار اعجمی سازید خود را زاعتذار ہمچنان
بیگانہ شکل و آشنا در نبرد آئید پیش پادشاہ انچہ باشد مر شما را از فنون جمع آرید از بہرون وازورد لنا
بس زمین را بوسہ دادند و شدند انتظار وقت فرصت می زدند بس ان دبیر انہین رو علم سحر آموختن

نیست ممنوع و حرام گشتن مد بعد ازان اطلاق تپ شان شد پدید کارشان تا نزع و جان کندن رسید پس فرستادند مردی در زمان سوی موسی از برای عذر آن * المعنی بعد معاینہ اس کیفیت کے دونون ساحر نادم ہوئے کہ ہمنے جو تمھارا امتحان کیا یہ ہمارے لائق کب تھا مگر حسد نے ہمسے یہ بات کرائی کہ ہم بھی جادو مین مشہور ہین اور تمکو بھی جادوگر بتایا تھا ہم خدا کے مجرم ہین تم اے خاص الخاص درگاہ خدا کے ہماری عذر خواہی کرو حضرت موسی نے عفو کیا دیکھو دم بھر مین وہ نیک ہو گئے پس حضرت موسی کے سامنے سجدے کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہماری برائی سے درگذر کرو کہ ہمنے بہت برا کیا تمکو خدا تعالی نے مفضل والطاف بیشمار عطا کیا ہو موسی نے کہا مین نے معاف کیا اور تمھارا جان و تن آتش دوزخ پر حرام ہو گیا اے دو یار و اب مین تمھارا خود ندیم ہون تم اپنی زبانکو عذر خواہی سے گونگا کرلو یعنے حرف عذر زبان پر مت لاؤ کیسے ہی بیگانے اور آشنا بنے ہوئے بادشاہ کے روبرو میری لڑائی مین آؤ وہ تو جانے بیگانے ہین مین جانون آشنا ہین اور جو فنون تمکو آتے ہین ظاہری و باطنی وہ بھی جمع کرکے لاؤ پس انھون نے زمین خدمت چومی اور گئے اور انتظار وقت فرصت کے رہتے تھے اب مقولہ انکا ہی بس ایسا علم سحر کہنا کہ آخر کو ذریعہ نجات و وسیلہ خلاص کا ہو جائے ممنوع و حرام و خوار نہین ہی بعد اسکے انکو دست اور تپ شدید عارض ہوئی حتی کہ کام انکا نزع او ر جانکندن کو پہونچا پس حضرت موسی کے پاس فوراً ایک آدمی اسی کے عذر مین بھیجا الخلاف شرح بحر العلوم مین ندیم کو مدیم لکھا ہوا اور اس شعر پس ازین رو علم سحر الخ کے معنی مین مسئلے مباح و غیر مباح ورد و قدح شارحین کے لکھے ہین مین تو آتنا ہی جانتا ہون کہ یہ مثنوی مولانا روم کی ہی جو عارف کامل اور عالم فاضل تھے تمنیہ ہی نقد وہی نکتہ المصلی انکا مطلب تو ایک عجیب بات کے اظہار سے ہی کہ یہ اچھا جادو کہ جادو کرنے کو آئے جو حرام ہو اسمین ایسی بات پیدا ہو گئی کہ وہ جادو وسیلہ نجات و ذریعہ خلاص کا ہو گیا مسئلے سے کچھ غرض نہین ہی

جمع ہونا ساحرون کا مداین سے فرعون کے پاس اور خلعت پانا اور چھاتی ٹھونکنا اپنے غالب ہونے پر دشمن سے کہ اس کام کو ہمارے ذمہ لکھدے

قولہ تا بہ فرعون آمدند آن ساحران * داد شان تشریفہای بیکران * وعدہاشان کرد و هم پیشین بداد * بردگان و اسپان و نقد و جنس و زاد * بعد ازان شان گفت هان ای سابقان * گر فزون آئید اندر امتحان * بر فشانم بر شما چندین عطا * که بدرد پردهٔ جود و سخا * پس بگفتندش باقبال تو شاه * غالب آئیم و شود کارش تباه * ما درین فن صفدریم و پهلوان * کس ندارد پای ما اندر جهان * ذکر موسی بند خاطرها شدست * کاین حکایتهاست که پیشین بدست * ذکر موسی بهر روپوشیست لیک * نور موسی نقد تست ای یار نیک * موسی و فرعون در هستی تست * باید این دو خصم را در خویش جست * تا قیامت هست از موسی نتاج * نور دیگر نیست دیگر شد سراج * این سفال و این فتیله دیگرست *

لیک نورش نیست دیگر زان سرست + گر نظر در شیشه داری گم شوی + زانکه در شیشه ست اعداد دوی + ور نظر در نور داری وارهی + از دوی و اعداد جسم منتهی + از نظرگاه ست ای مغز وجود + اختلاف مومن و گبر و جهود + المعنی الحاصل وہ ساحر کہ بلائے تھے سب فرعون تک آ پہونچے اُسنے اُنکو خلعت بگیران دیے وعدے بھی کیے اور پیشگی بھی دیا گھوڑے ڈہیرے گھوڑے اور نقد و جنس اور زاد راہ دے کر کہا کہ خبردار ہو جاؤ ای شائقان سحر اگر تم امتحان مین غالب پڑے تو اتنی عطا تمپر ہوؤنگا کہ اب تک پردہ جود و سخا کا ڈھکا ہوا ہی کہ جود و سخا کتنی چیز ہی پھر پردہ اسکا پھٹ جائیگا سب جان لینگے کہ جود و سخا کی حد یہی ہی سب نے کہا کہ ای شاہ تیرے اقبال سے ہم غالب ہی ہونگے اور اُسکا کام خراب و تباہ ہوگا ہم اس فن کے صفدر اور پہلوان ہین جہان بھر مین ہمارا ہم پایہ نہین ہی آب مقولات مولانا رہ کے ہین کہ موسی کے ذکر مین سب کی خاطرین مقید ہو رہی ہین تماشے کی بات ہی کہ یہ حکایتین بھی اس قسم کی ہین جیسے اور حکایتین اگلے زمانہ مین ہوئی ہین مگر اصل یہ ہی کہ ذکر موسی تو واسطے روپوشی کے ہی تو ای یار لیک یہ نہین جانتا کہ نور موسی کا خود تیری ذات ہی تیرے وجود و ہستی مین موسی و فرعون دونون موجود ہین تو اپنے آپ مین ان دونون دشمنون کو ڈھونڈھو کہ وہ روح و نفس ہین اسلیے کہ موسی کے نور سے قیامت تک تجھکو نتیجے حاصل ہونگے بس اور کوئی نور نہین ہی ہی تو ایسا جیسے چراغ دم بھر کا اُجالا یہ چراغ اور بتی دوسری شی ہی لیکن نور اُسکا ضرور اسی سر سے ہی جس سے نور موسی کا ہی یہ بھی دوسرا نہین ہی پس تو شیشے مین جو چراغ رکھا ہی اُسکے نور کو دیکھ شیشہ کو مت دیکھ اگر شیشہ کو دیکھیگا بہک جائیگا دوئی اور اعداد جسم مین پڑیگا اور جو نظر نور پر رکھیگا تو انتہی دوئی و اعداد جسم سب سے خلاص پا جائیگا ساری اختلاف مومن اور گبر و جہود کے ای مغز و خلاصہ وجود کے نظرگاہ سے ہین کہ نظر بھکانے پر ہین پڑتی اور اصل کو نہین دیکھتی الخلاف شرح بحر العلوم مین ہر دکان دو گان مین واو نہین لکھی اور دکان سے کے بعد واو عطف فضول لکھی ہی گر کو کز ور نظر کو در نظر

اختلاف کرنا حیگونگی شکل فیل کا شب تار مین

قوله پیل اندر خانهٔ تاریک بود + عرضه را آورده بودندش هنود + از برای دیدنش مردم بسی + اندران ظلمت همیشد هر کسی + دیدنش با چشم چون ممکن نبود + اندران تاریکیش کف می بسود + آن یکی را کف بخرطوم اوفتاد + گفت همچو ناودانستش نهاد + آن یکی را دست برگوشش رسید + آن برو چون بادبیزن شد پدید + آن یکی را کف چو بر پایش بسود + گفت شکل پیل دیدم چون عمود + آن یکی بر پشت او بنهاد دست + گفت خود این پیل چون تختے بدست + همچنین هر یک بجزوی چون رسید + فهم آن میکرد هر جا می شنید + از نظرگه گفتشان شد مختلف + آن یکی دالش لقب داد آن الف + در کف هر کس اگر شمعے بدے + اختلاف از گفتشان بیرون شدی + چشم حس همچون کف دستست و بس *

نیست کف ابر همہ آن دسترس + جسم دریا دیگرست و کف دگر + کف بہل وز دیدۂ دریا نگر + المعنی ایک اندھیرے گھر مین ایک ہاتھی تھا کہ اُسکو ہنود بطور پیشکش کے لائے تھے اُسکے دیکھنے کو بہت لوگ جمع ہوئے اور ہر کوئی اُس اندھیری مین گھر کے اندر جاتا تھا لیکن آنکھ سے دیکھنا اُسکا ممکن نہ تھا اسلیے اس اندھیرے مین ہاتھ سے اُسکو ٹٹولتے تھے چنانچہ ایک کا ہاتھ اُسکی سونڈ پر پڑگیا اُسنے تو یہ جانا کہ اسکی ذات و نہاد مثل پرنالے کے ہے ایک کا ہاتھ کان تک پہونچا اُسکے خیال مین آیا کہ مثل پنکھے کے ہے ایک کا ہاتھ جو اُسکے پانون پر چھو گیا اُسنے کہا کہ ہاتھی بشکل ستون کے ہے ایک نے اُسکی پیٹھ پر ہاتھ رکھا اُسنے کہا کہ مثل تخت کے ہے ایسے ہی ہر ایک جس جزو کو اُسکے پہونچا وہ جہان کہین ہاتھی کا ذکر سنتا تھا اسی پر قیاس کرتا تھا اور سمجھتا تھا وجہ یہ تھی کہ تدارک کے موافق تو بات اُنکی تھی نہین مختلف تھی اسواسطے اُسکی ایک ذات نے اُنکو ہزار لقب بتائے اگر ہر کسی کے ہاتھ مین ایک شمع ہوتی تو اختلاف اسکی گفتگو سے نکل جاتا پس ایسے ہی تیری چشم حس ظاہر کی ہے جسکو مثل کف دست اُن لوگون کے کل پر دسترس نہین ہے اس بات کو سمجھ کہ جسم دریا کا اور ہے اور جھاگ دریا کی اور ہے تو جھاگون کو چھوڑ اور دریا کو دیکھ قولہ جنبش کفہا ز دریا روز و شب + کف ہمی بینی و دریا نی عجب + ما چو کشتیہا بہم بر میزنیم + تیرہ چشمیم و در آب روشنیم + ای تو در کشتی تن رفتہ بخواب + آب را دیدی نگر در آب آب + آب را آبیست کو میراندش + روح را روحیست کو میخواندش + موسی و عیسی کجا بد کافتاب + کشت موجودات را میداد آب + آدم و حوا کجا بود آن زمان + کہ خدا افگند این زہ در کمان + گر بگویم زان بلغزد پای تو + ور نگویم ہیچ ازان ای وای تو + ور بگویم در مثال صورتی + بر ہمان صورت بچفسی ای فتی + بستہ پائی چون گیاہ اندر زمین + سر بجنبانی ببادی بی یقین + لیک پایت نیست تا نقلی کنی + یا مگر پا را ازین گل بر کنی + چون کنی پا را حیاتت زین گلست + این حیاتت را روش بس مشکلست + چون حیات از حق بگیری ای روی + پس غنی گردی ز گل در دل روی + شیر خوارہ چون ز دایہ بگسلد + لوت خوارہ شد مر او را می ہلد + بستۂ شیر زمینی چون حبوب + جو فطام خویش از قوت القلوب + المعنی یہ جو ہمنے کہا کہ دریا کو دیکھ کف دریا کو مت دیکھ ظاہر کہ تو خود دیکھتا ہے رات دن کہ جنبش کف کی دریا سے ہے باوصف اس معاینہ شبانروزی کے کف کو دیکھتا ہے دریا کو نہین دیکھتا بڑا تعجب ہے ہم جسوقت ان کشتیون کو کہ عبارت اجسام سے ہے جیسی کف سے تھی تو لوٹ پوٹ کر دیتے ہین معلوم ہوتا ہے کہ ہم تو آب روشن مین بیٹھے ہوئے ہین ہم خود ہی تیرہ چشم ہین جو آب کو نہین دیکھتے کشتی کو دیکھتے ہین اور یہ جو کہا ہے کشتیون کو جب لوٹ پوٹ کرتے ہین یہ بھی ایک حال فقرا کا ہے کہ ہر وقت نہین ہوتا اسیواسطے جسوقت کہا ہے جو تو نہ چون توقیت کا ہے آمی مخاطب تو بھی اس کشتی تن مین ہے مگر بخواب رفتہ کر اہو ما فعل تو نے بھی پانی کو دیکھ لیا ہے نہین اس پانی کے پانی کو دیکھ اسلیے کہ اس پانی کے واسطے دوسرا پانی ہے

جس سے یہ پانی جاری ہی اور اس روح کیواسطے اور روح ہی جسکو وہ بُلا لیتا ہی یعنے نور خاص تو تو اسی موجودات
کو موجود جانتا ہی یہ تو خیال کر کہ موسی اور عیسی اُسوقت مین کہان تھے جسوقت مین آفتاب موجودات کو
پانی دیتا تھا یا آدم و حوا اسوقت مین کب تھے جب خدا نے یہ کمان چڑھائی ہی آفتاب بھی مراد ذات الٰہی
سے ہی قید موسی و عیسی کی برعایت آفتاب کے ہی کہ موسی کا معجزہ ید بیضا مثل آفتاب کے تھا اور عیسی زندہ آفتاب
کے پاس پہونچے اور آدم و حوا کی اس لحاظ سے کہ یہ انسان کے والدین ہین اب اگر مین ان کیفیتون کو
بیان کرون تو ڈرتا ہون تیرا پانوٴن نہ ڈگ جاے اور اگر نہین کہتا ہون تو تیرے حال پر افسوس آتا ہی
کہ تو ویسا ہی رہا جاتا ہی اور اگر مثال مین کوئی صورت بیان کرون تو خوف ہی ای جوان کہ تو اُسی صورت پر
چپک جاے تو گیاہ کیطرح زمین مین پابستہ ہی ذرا ہوا سے تیرا سر ہلتا ہی اور اُسکی طرف جھکا جاتا ہی اور
یقین نہین جو کسیکا کہنا مانے لیکن سر تو ذرا ہوا سے ہلتا ہی مگر پانوٴن نہین جو سیر الی اللہ کیطرف نقل کرے یا
پانوٴن کو اس گِل سے نکالے کہ گل مراد جسم خاکی سے ہی اور کیسے پانوٴن نکالے تو تو حیات اپنی اسی گل سے
جانتا ہی اسی سبب سے تن پروری مین مشغوف ہی پس ایسی حیات کی رفتار و روش اُدھر بہت مشکل ہی ہان
اگر اے روی حق سے حاصل کرے خلاف اپنے سمجھے ہوے کے تب تو اس سے غنی ہو جاے اور دل کیطرف
تیرا گذر ہو کہ ایک لطیفہ غیبی ہی اور یہ کچھ مشکل نہین دیکھ تو بچہ شیر خوار جب دایہ سے چھوٹتا ہی اور طعام لذیذ
کھاتا ہی کیسا شیر چھوڑ دیتا ہی تو بچہ سے بھی کم ہی کہ مقید شیر زمین کا ہی مثل حبوب کے تجھکو لازم ہی کہ قوت
قلوب سے اس قوت کا نظام ڈھونڈھ پھر دیکھ اس قوت سے کیسی نعمتین لذیذ پاتا ہی **قولہ** قوت حکمت
نور گشت نور ستیر + ای تو نور بی حجب را نا پذیر + تا پذیرا گردی ایجان نور را + تا ببینی بی حجب مستور را +
چون ستاره سیر بر گردون کنی + بلکه بی گردون سفر بیچون کنی + آنچنان کز نیست در هست آمدی + هین بگو
چون آمدی مست آمدی + راههای آمدن یادت نماند + لیک رمزی با تو میخواهیم خواند + هوش را بگذار آنگه
هوش دار + گوش را بر بند آنگه گوش دار + می نگویم زانکه تو خامی هنوز + در بهاری و ندیدستی تموز + این جهان همچون
درختست ای کرام + ما برو چون میوه های نیم خام + سخت گیرد خامها مر شاخ را + زانکه در خامی نشاید کاخ را +
چون بپخت و گشت شیرین لب گزان + سست گیرد شاخها را بعد ازان + چون ازان اقبال شیرین شد دهان +
سرد شد بر آدمی ملک جهان + سخت گیری و تعصب خامیست + تا جنینی کار خون آشامیست + چیز دیگر ماند
اما گفتنش + با تو روح القدس گوید نی منش + نی تو گوئی هم بگوش خویشتن + نی من و نی غیر من ای هم تو من +
همچو آن وقتیکه خواب اندر روی + تو ز پیش خود به پیش خود شوی + بشنوی از خویش و پنداری فلان + با تو
اندر خواب گفتست آن نهان + تو یکی تو نیستی ای خوش رفیق + بلکه گردونی و دریای عمیق + آن توئی زفتست کان نهصد تو است +

قلزم ست وغرقه گاه صد توست + خود چه جای حد بیداری و خواب + دم مزن والله اعلم بالصواب + دم مزن
تا بشنوی زان مه لقاء الصلا ای پاکبازان الصلاء + دم مزن تا بشنوی اسرار حال + از زبان پیر دان که قم تعال
دم مزن تا بشنوی زان دم زنان + آنچه ناید در بیان و در زبان + دم مزن تا بشنوی زان آفتاب + آنچه ناید
در کتاب و در خطاب + دم مزن تا دم زند بهر تو روح + آشنا بگذار در کشتی نوح + همچو کنعان کآشنا میکرد او
که نخواهم کشتی نوح عدو + یعنی تو قوت حکمت کا کھا کہ یہ نور ستیر کا ہی پوشیدہ شی کا دکھانے والا اسواسطے کہ
ابھی تو نور اسکے سحاب و عیان ہین اور تو انکو نہین مانتا جیسا کہ فرمایا ومن یوت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا
جو شخص کہ حکمت اسکو دیگئی ہی اسکو خیر کثیر دی گئی ہی پس جب تو قوت حکمت کا کھائیگا تو ای جان من اس نور کا
ماننے والا ہو جائیگا اور جو تجھسے مستور ہین وہ بیحجاب نظر آئینگے پھر تو ستارہ کیطرح آسمان پر سیر کریگا بلکہ بے
گردون کے سفر بیچون کریگا یعنے وہ سفر جسمین چون و چگون نہین ہی جیسا کہ تو نیست سے ہست مین اور
عدم سے وجود مین آیا ہی خبردار ہوتا تو کیسا است آیا ہی یہانتک کہ وہ راہین بھی جنسے آیا تھا تجھکو یاد نہین
لیکن ایک رمز اسکی تیرے سامنے مین بیان کرنا چاہتا ہون مگر جبکہ تو ہوش ظاہری کو چھوڑ دے اور باطنی
کو پیش کرے ایسے ہی ظاہری کے کان بند کرلے باطن کے کان لگائے پھر کہتے ہین نہین جانے دون
نہ کہون اسلیے کہ تو ابھی کچا ہی اور بہار ہی مین ہی گرمی نہین دیکھی ہی جیسے میوہ گرمی ندیدہ کچا ہوتا ہی گرمی
سے مراد شدت و شدائد عشق کی اور بہار عیش و لذائذ دنیا کے مابعد کے اشعار مثال ہین یعنے یہ جہان
ایسا ہی جیسے ای کرام ایک درخت اور ہم اس درخت پر گدر میوے کے مثل ہین کہ جب تک کچا ہوتا ہی شاخ کو
سخت ہو کے پکڑتا ہی جانتا ہی خامی مین کاخ کے لائق نہین ہون کہ کوئی گھر لیجائے اور جب پک گیا اور
شیرین ہوا ایسا کہ ہونٹھ کاٹنے لگا کہ یہ مبالغہ شیرینی کا ہی بعد اسکے شاخ کو سست پکڑتا ہی ایسا ہی حال آدمی کا
ہی کہ جب تک اودھر کے اقبال سے شیرین دہان نہین ہوتا تب تک اس جہان کو سخت لپٹتا ہی جہان شیرین دہان
ہوا بس یہ ملک جہان اسپر سرد و ناگوار ہو جاتا ہی بس اسکی سخت گیری اور اسکی خویشی و بندی بھی خامی ہی تو اگر
ایسا کرتا ہی تو تو جنین ہی اور جنین کا کام خون آشامی آب اسکے سوا اگر اور کوئی چیز تجھسے کہنے کی رہگئی ہی تو
وہ تجھسے روح القدس کہیگا مین اسکو نہین کہہ سکتا یہ ایک طنز ہی پھر کہتے ہین تو بھی تو اپنے کان مین آپ کہہ لیتا ہی
بلے میرے اور بے میرے غیر کے اسلیے کہ ای فلان جو تو ہی وہی مین ہون میرا تیرا ایک حال ہی جیسے
اسوقت مین کہ تو سوتا ہی اور اپنے ہی آپ سے نکل کے اپنے ہی سامنے ہوتا ہی اور اپنے ہی آپ سے
سنتا ہو جو کچھ سنتا ہی اور گمان کرتا ہی فلان نے مجھسے خواب مین پوشیدہ کہا ہی حالانکہ وہ تو ہی ہی
نہ دوسرا کوئی اسلیے کہ انسان مین جمیع حقیقتین مثالیہ کونیہ اسمائیہ در وجہ جمع ہین پس جب مشاہدہ کسی

چیز کا عالم رویا مین نظر آتا ہی وہ صورت اسی خواب دیکھنے والے کی ہوتی ہی جو دکھائی دیتی ہی اور بقدر استعداد خواب دیکھنے والے کے فیض بخش بھی ہوتی ہی تو ای رفیق خوش اپنی یکی سمجھتا ہی کہ مین ایک ہون تو ایک نہین ہی بلکہ تو ایک گردون ہی جسپر کرورون ستارے ہین اور دریاے عمیق جسکی تھاہ نہین آز رفت محکم وسطبر کو کہتے ہین فرماتے ہین تو وہ سطبر و تعدار ہی کہ تیرے نوسو تین ہین نوسو سے مبالغہ تعداد تنوون کا ہی نہ عدد معین اور تو وہ قلزم ہی کہ غرقگاہ سیکڑون نوکا ہی کہ تیری ذات مین بھری ہین جیسے کہ اوپر جامع جمیع حقائق کونیہ وغیرہ کہا گیا اور اسکے ساتھ مین کچھ حد خواب وبیداری کی نہین ہی کہ خواب ہی مین ایسا ہی جیسا کہ ذکر خوابکا شروع کیا تھا اب آگے دم مت مار اللہ ہی اسکے صواب کو خوب جاننے والا ہی تو خاموش ہو تو خود اُس مہ لقا سے الصلا سُنے کہ آؤ ای پاکباز و تمکو صلا انعام واحسان کی ہی اور خاموش ہو تو اسرار حال کے سُنے اور زبان بیزبان تجھسے تم تعال کہے یعنے اُٹھو اور آ پھر کہتے ہین خاموش ہو تو وہان کے جو دم زن ہین اُنسے وہ باتین سنے جو بیان وزبان مین نہ سمائین پھر فرماتے ہین خاموش ہو تو اُس آفتاب سے وہ باتین سُنے جو کتاب وخطاب دونون سے جدا ہین خاموش ہو تو تیرے حق مین روح گویا ہوئے کہ شناوری چھوڑ دے اور کشتی نوح مین آ دوسرے مصرعہ مین آ امر علحدہ صیغہ ہی شنا علحدہ اور یہ شنا اسوقت مین کنعان کرتا تھا اور کہتا تھا کہ مین نوح دشمن کی کشتی نہین چاہتا ہون الخلاف شرح بحر العلوم مین اکرام کو الکرام لکھا ہی

سرکشی کرنا کنعان پسر نوح علیہ السلام کا نصیحت سے

قولہ ہین بیا در کشتی بابا نشین + تا نگردی غرق طوفان ای مہین + گفت نی آشنا آموختم + من بجز شمع تو شمع افروختم + ہین مکن کین موج طوفان بلاست + دست وپای آشنا امروز لاست + باد قہر است و بلا و شمع کش + جز کہ شمع حق نمی پاید خمش + گفت نی رفتم بران کوہ بلند + عاصمست آنکہ مرا از ہر گزند + ہین مکن کہ کوہ کاہ ستا این زمان + جز حبیب خویش را ندہد امان + گفت من کی پند تو بشنودہ ام + کہ طمع کردی کہ من زین دودہ ام + خوش نیاید گفت تو ہرگز مرا + من بریم از تو در ہر دو سرا + ہین مکن بابا کہ روز ناز نیست + مر خدا را خویشی وانباز نیست + تا کنون کردی و ایندم نازکیست + اندرین درگاہ گیرا ناز کیست + لم یلد لم یولد است او از قدم + نی پدر دارد نہ فرزند و نہ عم + ناز فرزندان کجا خواہد کشید + ناز بابایان کجا خواہد شنید + نیستم مولود پیرا کم بتاز + نیستم والد جوانا کم بناز + نیستم شوہر نیم من شہوتی + ناز را بگذار اینجا ای ستی + جز خضوع و بندگی و اضطرار اندرین حضرت ندارد اعتبار + المعنی فرماتے ہین حضرت نوح نے اپنے بیٹے سے کہا کہ خبردار ہو آ بابا کی کشتی مین بیٹھ جا تو ای ذلیل وخوار طوفان مین ڈوبنے سے بچ جائے جیسا کہ قرآن مجید مین ہی یا بنی ارکب معنا ولا تکن مع الکافرین ای میرے بیٹے سوار ہو کشتی مین میرے ساتھ اور مت ہو کافرون کے ساتھ

کہا نہین نہین مین نے پیرنا سیکھ لیا ہی اور تمھاری شمع کے سوا اور شمع روشن کرلی ہی کہا خبردار ایسی باتین مت کر
یہ موج طوفان بلا کی ہی اسمین ہاتھ پانؤن پیرنے والے کے نفی ولا ہین یہ ہوا قہر و بلا کی ہی اور شمع کُش سواے
شمع حق کے کہ وہ کسی سے خاموش نہین ہوتی کہا نہین مین اس کوہ بلند پر چلا کہ وہ میرا عاصم و نگہبان
ہر گزند سے ہی کما جاء فی القرآن ساوی الی جبل یعصمنی الی الماء یعنے پناہ لونگا مین پہاڑ سے وہ میری نگہبانی
کریگا پانی سے کہا خبردار یہ بات مت کہہ کہ یہ وقت مین کوہ کاہ ہی خدا تعالی سوا اپنے دوست کے
کسیکو امن نہ دیگا جیسا کہ کلام شریف مین ہی لا عاصم الیوم من امر اللہ الا من رحم آج کوئی پناہ دینے والا حکم
خدا سے نہین ہی مگر وہی جسپر وہ رحم کرے کہا برسین ہوئین تمکو نصیحت کرتے مین نے تمھاری نصیحت کب
سُنی ہی جو تمکو امید ہوئی کہ مین دین دودہ یعنے خاندان دین سے ہون مجھکو تمھاری بات کبھی خوش نہین آئی
مین دونون جہان مین تمسے بیزار ہون کہا خبردار ای بابا ایسا مت کر کہ یہ دن ناز کا نہین ہی خدا کی کسی سے
اپنایت و شرکت نہین ہی اب تک تونے ناز کیے اور ابھی نازکی ہی چلی جاتی ہی اسکی درگاہ مین جو ماخوذ کرنے
والی ہی ناز کیسا اور کیا ہی جو باپ بیٹا کسیکا ہوا ہو نہ ہی وہ ناز کو جانتا ہی وہ تو لم یلد و لم یولد ہی قدیم سے نہ اسکا
باپ نہ کوئی بیٹا نہ اسکو کسیکا غم پھر ناز فرزندون کا وہ کیسے اُٹھائیگا اور ناز باپون کا کب سنیگا اُسکا تو قول ہی
کہ مین مولود نہین ہون جو بوڑھے باپ کی قدر جانون ای پیر پیری طرف بہت سامت دوڑ نہ مین والد ہون
جو بیٹے کا ناز اُٹھاؤن پس ای جوان اترائے مت نہ مین کسیکا شوہر ہون نہ شہوتی ہون تو نازکو الگ کھ
ای ستی ستی بمعنی زن باکرہ و نیک تیرے یہان سواے عجز و بندگی و اضطرار کے کوئی چیز معتبر نہین ہی
الخلاف شرح بحر العلوم مین بابا کو باآ کہو کہ قولہ گفت بابا سالہا این گفتۂ + باز میگوئی بجہل آشفتۂ + چند
از بینا گفتہ باہر کسی + تا جواب سرد بشنودی بسی + این دم سرد تو در گوشم نرفت + خاصہ اکنون کہ شدم دانا
و زفت + گفت بابا چہ زیان دارد اگر + بشنوی یکبار تو پند پدر + ہمچنین میگفت او پند لطیف + ہمچنین میگفت
او دفع عنیف + نی پدر از نصح کنعان سیر شد + نی دمی در گوش آن ادبیر شد + اندرین گفتن بدند و موج تیز +
بر سر کنعان زد و شد ریز ریز + نوح گفت ای پادشاہ بردبار + مر مرا خر مُرد و سیلت برد بار + وعدہ کردی مر مرا تو
بارہا + کہ بیابد اہلت از طوفان رہا + دل نہادم بر امیدت ای حلیم + پس چرا بربود سیل از من گلیم + گفت او ز
اہل و خویشانت نبود + خود ندیدی تو سپیدی او کبود + چونکہ دندان ترا کرم اوفتاد + نیست دندان برکنش ای
اوستاد + تا کہ باقی تن نگردد زار ازو + گرچہ بود آن تو شو بیزار ازو + گفت بیزارم ز غیر ذات تو + غیر نبود آنکہ او شد
مات تو + تو ہمی دانی کہ چونم با تو من + بیست چندانم کہ با باران چمن + زندہ از تو شاد از تو عائلی + مغتذی بی واسطہ
بی حائلی + متصل نی منفصل نی ای کمال + بلکہ بی چون و چگون و اعتلال + ماہیانیم و تو دریای حیات +

زنده ایم او لطف ای نیکو صفات + تو نگنجی در کنار فکرتے + فی المعلولی قرین نا علتے + پیش ازین طوفان بعد از این
مرا + تو مخاطب بوده در ماجرا + با تو می گفتم نه با ایشان سخن + ای سخن بخش تو نو و آن کہن + المعنی پھر کنعان نے
کہا ای بابا تو نے برسون یہ باتین کہین اور لوٹ کے پھر انھین کو کہتا ہی تجھکو جہل نے دیوانہ کر دیا کتنی ہی دفعہ
لوگون سے تو نے یہ باتین کہین اور جواب سرد و ناگوار سُنے ایسے ہی میرے کان مین بھی تیرے دم سرد نے
کچھ جگہ نہ پکڑی اب خاص اسوقت مین کہ مین دانا و جوان ہون کیسے جگہ پائیگا کہا بابا اسمین تیرا کیا بگڑتا ہی
جو تو ایک دفعہ میری نصیحت مان لے غرض ایسی ہی وہ لطیف باتین نصیحت کی کہتے تھے اور وہ ستیزندہ
سخت و درشت اُنکو رفع کرتا تھا نہ باپ کا نصیحت کنعان سے دل بھرتا تھا نہ کسی کلام نے انکے اُس بدبخت
کے کان مین اثر کیا وہ دونون اسی گفتگو مین تھے کہ ایک موج تیز اُٹھی اور کنعان کے سر پہ گری جس سے وہ
چور چور ہو گیا جیسا کہ قرآن شریف مین ہی و حال بینہما الموج فکان من المغرقین اور حائل ہوئی ان دونون مین
موج بس ڈوبے ہو دن مین داخل ہوا اسی حال مین حضرت نوح نے ندا کی کہ ای بادشاہ حلیم میرا وہ مال ہوا گدھا
مر گیا اور اسباب میرا تیرا اہلا بہا لیگیا یہ میرا بیٹا اور میرے اہل سے تھا جیسا آیہ کریمہ سے واضح و نادی نوح
ربہ فقال رب ان ابنی من اہلی وان وعدک الحق وانت احکم الحاکمین اور پکارا نوح نے اپنے رب کو پھر کہا
ای رب میرے میرا بیٹا بیشک میرے اہل سے ہی اور وعدہ تیرا سچا ہی اور سب حاکمون کا بڑا حاکم تو ہی ہی تو نے
مجھسے بارہا وعدہ کیا کہ تیرے اہل کو طوفان سے بچا دونگا مجھکو تو ای حلیم تیرے اس وعدہ پر امید تھی پھر
سیل مجھسے میرا کلیم کیسے چھین لیگیا حکم ہوا ہمارا وعدہ تیرے اہل و خویش کی نسبت تھا تو نے تو خود اس
سیاہ دل سے ذرا سفیدی مہر و محبت کی نہ دیکھی پھر وہ کیسے تیرا اہل تھا جیسا کہ فرمایا یا نوح انہ لیس من
اہلک انہ عمل غیر صالح ای نوح وہ پسر تیرے اہل سے نہین ہی اُسکے عمل بد ہین مثلاً آدمی کے منھ مین دانت
کیسے کام کی چیز ہین جب اُنہین کیڑے پڑ جائین تو اُنکا اکھیڑنا ہی بہتر ہی وہ دانت نہین ہین تو باقی
اور جسم اُس سے ایذا نہ پائے گو وہ بھی تیری ہی ملک سے ہین مگر تو اُنسے بیزار ہو حضرت نوح نے کہا بار خدایا
بیشک وہ غیر تھا مین اس سے اور جو تیری ذات سے غیر ہی سب سے بیزار ہوا اور جو تیرا امات و مطیع ہی
وہی میرا اہل و خویش ہی وہ غیر نہین ہی تو خوب جانتا ہی کہ مین تیرے ساتھ کیسا ہون ایسا ہون جیسے چمن باران
کے ساتھ کہ ساری شگفتگی و شادابی چمن کی باران سے ہی ایسے ہی مین بھی تجھسے زندہ ہون و تجھی
سے سر سبز و خندان اور ایک فقیر محتاج تجھی سے غذا پانے والا بے واسطہ اور بے کسی حائل کے
اور یہ پرورش تیری نہ متصل ہی نہ منفصل کمال ہی اسلیے کہ اتصال و انفصال صفت ناقص کی ہی نہ کامل
کی بلکہ بیچون و بیچگون کسی کے چون و چگون کو اسمین دخل نہین اور احتمال کمی بیشی سے جدا کمال

واعتدال است نہ یہ عدل کے ہی آپکی نیک صفات ہم سب تیرے ہی دریا کی مچھلیاں ہیں تیرے ہی لطف سے
زندہ ہیں تو وہ گنج نہیں ہے کہ کسی کی فکر تجھکو بغل میں دبالے نہ تو کسی معلول کا ہمنشین ہے نہ علت کا دونوں سے
پاک ہے قبل اس طوفان سے بھی میرا خطاب و سوال تجھی سے تھا اور بعد اسکے بھی تجھی سے ہے ہر ماجرا میرا تجھی سے
ہے تو ہی میرا مخاطب ہے میں اپنی بات تجھی سے اے سخن بخش کہتا رہا نہ انسے چنانچہ جو سخن کہ میں کہ گیا وہ بھی اور جو نیا ہے
وہ بھی دونوں تیری ہی ملک و عطا ہیں قولہ ٭ کہ عاشق روز و شب گوید سخن ٭ گاہ با اطلال و گاہی با دمن ٭
روی در اطلال کردہ دائما ٭ او کرا میگوید این مدحت کرا ٭ شکر طوفان را کنون بگماشتی ٭ واسطہ اطلال را برداشتی ٭
زانکہ اطلال لئیم و بد بدند ٭ نی ندائی نی صدائی میزدند ٭ من چنان اطلال خواہم در خطاب ٭ کز صدا چون کوہ واگوید
جواب ٭ تا مثنی بشنوم من نام تو ٭ عاشقم بر نام جان آرام تو ٭ ہر نبی زان دوست دارد کوہ را ٭ تا مثنی بشنود
نام ترا ٭ آن کہ پست مثال سنگلاخ ٭ موش را شاید نہ ما را در مناخ ٭ من نگویم او نگردد یار من ٭ بی صدا ماند دم
گفتار من ٭ با زمین آن بہ کہ ہموارش کنی ٭ نیست ہمدم با قدم یارش کنی ٭ گفت ای نوح ار تو خواہی جملہ را ٭ حشر گردانم
بر آرم از ثری ٭ بہر کنعانی دل تو نشکنم ٭ لیک از احوال آگہ کنم ٭ گفت نی نی راضیم کہ تو مرا ٭ ہم کنی غرقہ اگر باید ترا ٭
ہر زمانم غرقہ میکن من خوشم ٭ حکم تو جان است چون جان میکشم ٭ ننگرم کس را وگر ہم بنگرم ٭ او بہانہ باشد و تو منظرم ٭
عاشق صنع توام در شکر و صبر ٭ عاشق مصنوع کی باشم چو گبر ٭ عاشق صنع خدا با فر بود ٭ عاشق مصنوع او کافر بود ٭
درمیان این دو فرقی بس خفی ست ٭ خود شناسد آنکہ در رویت صفی ست ٭ المعنی اطلال بالفتح نشانہای سرای کہنہ
و ویران مناخ بفتح جای خواب و آسایش یعنی میں تو ہمیشہ تجھی سے سخن کرتا رہا اور تیرا ہی نام لیا کیا نہ وہ کہ
عاشق اطلال و ما دمن کا ہوں اطلال مراد بتوں سے کہ قوم نوح کے کئی بت تھے یعوق بصورت اسپ و
یغوث بصورت شیر نسر بصورت کرگس ود بصورت مرد سواع بصورت زن کہ یہ انکی پرستش کرتے تھے اور
رات دن اپنے مقصود کی تمنا و انکی مدح و ثنا کرتے تھے میں نے تو ان اطلال سے کبھی سخن نہیں کیا
نہ ان ما دمن سے کہ اپنے سوا اور کو نہیں سمجھتے تھے میں حیران تھا کہ یہ اطلال کیطرف متوجہ ہو کے ہمیشہ کسکی مدح
و ثنا کرتے ہیں اور مخاطبہ انکا کس سے ہے شکر ہے کہ تو نے طوفان انپر تعین کیا اور واسطہ اطلال کا کھو دیا
اسواسطے کہ وہ اطلال نہایت بد تھے کہ نہ ندا کرتے تھے نہ صدا اندا یہ کہ کسی کو آپ پکارین صدا یہ کہ کسیکی
ندا کا جواب دین اور میں ایسے اطلال سے خطاب کرنا چاہتا ہوں کہ عندالخطاب کوہ کیطرح صدا سے
مجھکو جواب دے تو تیرے نام کا مثنی اُس سے سنوں یعنے جیسے میں نے کہا ویسے ہی وہ کہے کہ میں تیرے
نام جان آرام کا عاشق ہوں بار بار سننا چاہتا ہوں ہر نبی نے کوہ کو دوست و عزیز جو رکھا ہے سو وجہ یہ ہے
کہ تا مثنی تیرے نام کا سُنے اور جو کوہ پست مثل سنگلاخ کے ہے وہ موش کے لائق ہے کہ اُسکے کسی سوراخ میں

گنجس ہے نہ ہماری خوابگاہ کے قابل ہین ایسے کو وہ سے جو کلام کرتا ہون کہ وہ میرا یار نہین ہوتا یعنے
جواب نہین دیتا میری گفتار کے وقت بے صدا ہوتا پس ایسے کو خاک برابر ہی کر دینا بہتر ہو اسلیے
کہ یہ ہمدم نہین ہو کہ ہمارا اُسکا ایک دم ہو ایسے کا پامال ہی ہونا اچھا ہو اللہ تعالی نے فرمایا ای نوح
اگر تو چاہے تو ہم سب کو ابھی محشور کرتے ہین اور ابھی تحت الثری سے نکالتے ہین ہم اونی کنعان
کے واسطے تیری دلشکنی نہین کرتے بلکہ اُسکے حال سے تجھے آگاہ کرتے ہین حضرت نوح نے کہا
نہین نہین ہین تیری رضا پر راضی ہون اگر تیری مرضی ہو تو مجھکو بھی غرق کر دے بلکہ ہر وقت مجھکو غرق
کر مین خوش ہون حکم تیرا میری جان ہو مین اُسکو مثل جان کے سمیٹونگا اول تو مین کسیکو دیکھونگا ہی
نہین اگر دیکھونگا بھی تو وہ ایک بہانہ ہو مگر اصل منظر میرا تو ہی ہوگا مین صبر و شکر اور ہر حال مین مشغول
تیری صنع کا ہون مین گبر کی طرح عاشق مصنوع کا کب ہون اسواسطے کہ جو عاشق صنع خدا کا ہو وہ
نہایت فرخ و با فر ہو اور جو عاشق مصنوع کا ہو کافر ہو یہ بوجہ کہ عاشق صنع کا درحقیقت عاشق صانع
کا ہو مقید مصنوع کا نہین اور عاشق مصنوع کا اُسیکا مقید ہو نہ صانع کا فرماتے ہین کہ ان دونون
یعنے صنع اور مصنوع کے عشق مین نہایت ہی فرق پوشیدہ اور خفی ہو اور اُسکو وہی جانتا ہو جو تیرے
نزدیک برگزیدہ اور صفی ہو الخلاف شرح بحر العلوم مین شیخ اکوتری لکھا ہے

توفیق درمیان ان دونون حدیثون کے الرضا بالکفر کفر راضی ہونا کفر پر کفر ہو من لم یرض
بقضائی فلیطلب ربا سوائی جو کوئی راضی نہو میری قضا پر تو چاہیے کہ ڈھونڈھے کوئی رب سوا میرے

قولہ ؎ دی سوالی کرد سائل مر مرا ✣ زانکہ عاشق بود او بر ماجرا ✣ گفت نکتہ الرضا بالکفر کفر ✣ این پیمبر گفت گفت
اوست مہر ✣ باز فرمود او کہ اندر ہر قضا ✣ مر مسلمان را رضا باید رضا ✣ نی قضای حق بود کفر و نفاق ✣ گر برین راضی
شوم باشد شقاق ✣ ور نیم راضی بود آن ہم زیان ✣ پس چہ چارہ باشدم اندر میان ✣ گفتمش این کفر مقضی
نی قضاست ✣ ہست آثار قضا این کفر راست ✣ پس قضا را خواجہ از مقضی بدان ✣ تا شکالت حل شود اندر
جہان ✣ راضیم بر کفر زان رو کہ قضاست ✣ نی از ان رو کہ نزاع و کفر ماست ✣ کفر از روی قضا خود کفر نیست ✣
حق را کافر مخوان اینجا مایست ✣ کفر جہلست و قضای کفر علم ✣ ہر دو یک کی باشد آخر حلم و علم ✣ زشتی خط زشتی
نقاش نیست ✣ بلکہ از وی زشت را بنمودنیست ✣ قوت نقاش باشد آنکہ او ✣ ہم تواند زشت کردن ہم نکو ✣
گر کشایم بحث این را من بساز ✣ تا سوال و تا جواب آید دراز ✣ ذوق نکتہ عشق از من میرود ✣ نقش خدمت
نقش دیگر میشود ✣ المعنی شقاق ایک طرف اختیار کرنا اور مخالفت و دشمنی کرنا مقضی ادا کیا ہوا اور
تمام کیا ہوا فرماتے ہین کل مجھسے ایک سائل نے سوال کیا اس سبب سے کہ وہ اس ماجرا پر عاشق تھا

کہا کہ یہ نکتہ جو ہی کہ الرضا بالکفر کفر آنحضرت نے فرمایا ہی اور انکا فرمودہ مہر ہو یعنے سب کا مانا ہوا اور سند اور یون بھی فرمایا ہی کہ ہر قضا مین مسلمان کو راضی برضا ہونا چاہیے آب بتاؤ کفر و نفاق کیا قضاے حق نہین ہی کہ اسپر راضی ہون تو مخالفت اور دشمنی ٹھہرے اور اگر راضی نہون تب بھی نقصان کی بات ہی اسواسطے کہ خدا کہتا ہی جو میری قضا پر راضی نہو تو میرے سوا اور کوئی رب اپنا ڈھونڈھ لے پھر کیا کرین ان دونون مین کچھ بن نہین آتا بڑی حیرانی ہی تب اس سے کہا کہ یہ کفر مقضے یعنے قضا والیکا ہی نہ قضا کا اور آثار قضا کے گویا ملت اسکی ہین جو خالی حکمت سے نہین کہ تو نہین جانتا اسی سبب سے تو اسنے راضی نہین ہوتا اپنی مرضی پر راضی ہوتا ہی یہی کفر ہی بس ای خواجہ تو قضا کو مقضی سے جان تو ساری مشکلین تیری جان مین آسان ہون کوئی اشکال باقی نرہے ہم اس کفر پر بھی راضی ہین جو قضا سے ہی بدون نزاع اور ہمارے کفر کے اسلیے کہ جو کفر از روے قضا کے ہی وہ کفر ہی کب ہی اگر حق تعالی معوذ باللہ کافر ہو تو وہ کفر قضا بھی کفر ہو پس تو ایسے موقع پر مت اڑے اسلیے کہ جہل کفر ہی اور قضا کفر علم پھر جہل و علم دونون ایک کب ہین جیسے حلم و ظلم ایک نہین یعنے تحمل و خشم کہ ایک نقطہ مین کیا سے کیا ہو جاتا ہی مثلاً اگر کسی خط مین تو زشتی دیکھے تو یہ مت جان کہ نقاش کی زشتی ہی بلکہ وہ زشت قصداً اسکی نمایش ہی اس بات کی کہ مجھکو قوت زشت و خوب دونون طرح نمود کی ہی آب فرماتے ہین کہ اگر اس بحث کو ہم کھولین اور بسامان و سامان بیان کرین تا طول طویل سوال و جواب پیدا ہون تو ہو سکتا ہی لیکن مزہ نکتہ عشق کا جس سے ہم لذت پا رہے ہین یہ جاتا ہی اور جس خدمت پر ہم مامور ہین اُسکے نقش کا نقشہ بدلا جاتا ہے

اس بیان مین کہ حیرت مانع بحث و فکرت کی ہی

قولہ آن یکی مرد دو مو آمد شتاب + پیش یک آئینہ دار مستطاب + گفت از ریشم سفیدی کن جدا + کہ عروس نو گزیدم ای فتی + ریش او ببرید و کل پیشش نہاد + کہ تو بگزین چون مرا کاری فتاد + این سوال و این جوابست ای گزین کہ سر این ہا ندارد درد دین + این یکی زد سیلیے مر زید را + حملہ کرد او ہم برای کید را + گفت سیلی زن سوالی می کنم پس جوابم گو و آنگہ میزنم + بر قفای تو زدم آمد طراق + یک سوالی دارم اینجا در رفاق + این سوال از تو ہمی پرسم بگو + حل کن اشکال مرا ای نیکخو + این طراق از دست من بود ست یا + از قفاگاہ تو ای فخر کیا + گفت از درد این فراغت نیستم + کہ درین فکر و تامل بیستم + تو کہ بیدردی ہمی اندیش این + نیست صاحب درد را این فکر ہین + در بندن را نباشد فکر غیر + خواہ در مسجد برو خواہی بدیر + غفلت و بیدردیت فکر آورد + در خیالت نکتہ بکر آورد + جز غم دین نیست صاحب درد را + مر شناسد مر را و کرد را + حکم حق را بر سر و رو می نہد + حفظ فکر خویش یک سو می نہد + المعنی مستطاب خوش آمدہ و پاکیزہ ایک شخص دو مویہ یعنی کھچڑی داڑھی والا ایک حجام خوش مزاج کے پاس

آیا اور کہا کہ مین نے ایک نوعروس کی ہی تو میری داڑھی سے سفید بال مین ڈال اُسنے کُل داڑھی مونڈ کے
اُسکے سامنے رکھدی کہ لے تو اب ہمین سے بین مجھکو اور کام ہی مین اپنا کام کر دن بس یہی حال سوال
جواب کا ہی جو اوپر ہمنے کہا ہی ای شخص گزیدہ کہ جو مرد دین کا ہی وہ سوال وجواب کا عاشق نہین نہ اُسکا اُسکو
خیال و پروا اب دوسری مثال ہی کہ ایک شخص نے زید کے سیلی ماری زید نے بھی اسکی بد اندیشی سے اسپر حملہ
کیا ای سیلی مارنے والے نے زید سے کہا کہ مین ایک بات تجھسے پوچھتا ہون اسکا جواب مجھکو دے لے پھر
مارنا یہ زنم مین تمی زائد ہی اور زن ام میم ضمیر منصوب منفصل اور وہ سوال یہ ہی کہ مینے جو تیری گردن پر مارا
اور ایک آواز طراق کی نکلی اس آواز سے اس موقع پہ مجھکو ایک سوال اپنے رفیقون مین تھا وہی سوال
ای نیکخو تجھسے کرتا ہون تو میری مشکل کو حل کر یعنے یہ آواز طراق کی میرے ہاتھ سے ہوئی ای فخر کیا یا تیرے
قفا گاہ سے اُسنے کہا کہ درد کے مارے مجھکو ایسی فراغت کہان کہ مین اس طراق کی فکر و تامل مین پڑون
اور سوچون بس اب مقولات مولانا رہ کے ہین ایسے ہی تو بیدرد ہی تو تجھی ان سوال وجواب کو سوچتا رہ اور حیران
ہوجا کہ صاحب درد کو یہ فکر نہین ہی ظاہر ہی درمندون کو سوا اپنے درد کے فکر غیر کی نہین ہوتی
چاہے کوئی مسجد کو جاے چاہے کوئی بتخانہ کو ساری فکرین تیری تیری غفلات و بیدردی پیدا کرتی ہی
اور تیرے خیال مین نئے نئے نکتے جاتی ہی اور جو صاحب درد ہی اُسکو سواے غم دین کے اور کچھ نہین ہی
وہ مرد وکرد کو خوب پہچانتا ہی حکم حق کو وہ سر و رو پر رکھتا ہی اور اپنی فکر کی حفظ ایک کنارے الگ
رکھدیتا ہی الخلاف شرح بحر العلوم مین کل کو کُل لکھا ہے

اسکا بیان کہ درمیان صحابہ کے کوئی حافظ نہ تھا

قولہ در صحابہ کم بُدی حافظ کسی ٭ گرچہ شوقی بود جان شان را بسی ٭ زانکہ چون مغزش در آگند و رسید ٭ پوستها
شد بس رقیق و واکفید ٭ مغز علم افزود کم شد پوستش ٭ زانکہ عاشق را بسوزد دوستش ٭ قشر جوز و فستق و
بادام ہم ٭ مغز چون آگندشان شد پوست کم ٭ وصف مطلوبی چو ضد طالبی ست ٭ وحی برق نور سوزان نبی ست
چون تجلی کرد اوصاف قدیم ٭ پس بسوزد وصف حادث را گلیم ٭ ربع قرآن ہر کرا محفوظ بود ٭ جل فینا از صحابہ
می شنود ٭ جمع صورت با چنین معنی ژرف ٭ نیست ممکن جز ز سلطانی شگرف ٭ در چنین مستی مراعات ادب
خود نباشد ور بود باشد عجب ٭ اندر استغنا مراعات نیاز ٭ جمع ضدین ست چون گرد و دراز ٭ جمع ضدین از
نیاز افتاد و نانہ ٭ باز در وقت تحیر امتیاز ٭ چون عصا معشوق عمیان میشود ٭ کور خود صندوق قرآن میشود
گفت کوران خود صنادیق اند پُر ٭ از حروف مصحف و ذکر و نذر ٭ باز صندوقی پُر از قرآن بہ است ٭ زانکہ صندوقی
بود خالی بدست ٭ باز صندوقی کہ خالی شد ز بار ٭ بہ ز صندوقی کہ پُر موش ست و مار ٭ حاصل اندر وصل چون افتاد مرد

گشت دلاله پیش مرو سرد + چون بمطلوبت رسیدی ای ملیح + شد طلبگاری علم اکنون قبیح + چون شدی بر بامهای آسمان سرد باشد جستجوی نردبان + جز برای یاری و تعلیم غیر + سرد باشد راه خیر از بعد خیر + آینه روشن که شد صاف و جلی جهل باشد بر نهادن صیقلی + پیش سلطان خوش نشسته در قبول + جهل باشد جستن نامه رسول + المعنی قشر مینهدی بکل او پوست فستق معرب پستہ یعنی اما لہ یعنی بفہم کا صحابہ مین بہت کم ہوتا تھا جو کوئی حافظ ہو اور یہ نہین کہ انکی جان کو قرآن سے شوق نہو شوق از حد مگر وجہ یہ تھی کہ انھون نے اسکے مغز کو خوب کوریدا تھا اور نہایت پہونچے تھے اس سبب سے پوست انکے سامنے باریک ہو کے پھٹ گیا تھا جب مغز علم کا بڑھتا ہے تو پوست کم ہو جاتا ہے جیسے عاشق کو معشوق جلا جلا کے گھٹا دیتا ہے دیکھو چھلکا جوز اور پستہ اور بادام کا جب مغز اسمین بھرتا اٹھتا ہے پوست کم ہو جاتا ہے ظاہر ہے کہ وصف مطلوب کا ضد وصف طالب کا ہے وہ بدرجہ اعلیٰ یہ بدرجہ ادنیٰ اس سبب سے وہ وحی جو برق نور کی ہے جلانے والی قرآن کی ہے ورنہ تضاد مین اتحاد کیسے ہو پھر حاجت قرآن کی نہین رہتی شعر مابعد اسکی تفسیر ہے کہ جب اوصاف قدیم تجلی کرتے ہین تو حادث کے وصف کی کملی جل جاتی ہے اسمین بھی صفت قدیم کی ہو جاتی ہے جس کسی کو صحابہ سے چوتھائی قرآن بھی یاد تھا انکو صحابہ جل فینا یعنے بزرگ ہین ہم مین کہتے تھے کسواسطے جسکو ایسے معنی ژرف و عمیق حاصل ہوا اور وہ صورت کے ساتھ بھی جمع رہے یہ ہر کسی کا کام نہین سوا سلطان شگرف و نادر یعنے عارف کامل کے کیسے ہو سکتا ہے کہ ایسی مستی و وجد مین مراعات ادب یعنے شرع کی مرعی رکھے یہ نہین ہو سکتا بس اگر ہو تو تعجب ہے جیسے کوئی استغناء الا مراتب نیاز کے بجا لائے یہ اجتماع ضدین ہے کب ممکن ہے اور کیسے ہو سکے ناز و نیاز دونون باہم ضد ہین اول تو یہ جمع ہو نہین سکتے اور انکے ساتھ تحیر پھر کیسے امتیاز ہو کہ ناز کیا ہے اور نیاز کیا ہے دیکھو جب عصا معشوق اندھون کا ہو جاتا ہے یعنے انکو نور بصر نہین ہوتا تو اندھا صندوق قرآن کا بنتا ہے غرض یہ کہ جو معانی و اسرار قرآن سے اندھا ہے وہ الفاظ و نظم قرآن کا حافظ ہوتا ہے بس یہ صاحب اسرار معانی قرآنی اس حافظ الفاظ زبانی سے بہت بہتر ہے جیسا کہ کہا ہے اندھے صندوق ہین حروف و الفاظ قرآن اور ذکر نذر سے بھرے ہوئے نذر ترس و بیم آپ فرماتے ہین کہ نہین پھر بھی وہ صندوق جسمین قرآن بھرا ہے آخر اس صندوق سے جو خالی کسیکے ہاتھ مین ہے بہتر ہے اور پھر بھی یہ ثابت ہے کہ ایک صندوق تو خالی از بار ہے یعنے بار سے تو خالی ہے لیکن موش و مار اسمین بھرے ہین تو ایسے صندوق سے وہ خالی ہی اچھا ہے آپ فرماتے ہین کہ حاصل ان سب کا یہ ہے کہ آدمی اپنے معشوق کے وصل کی خاطر کشتیان اور دلالہ لگاتا ہے اور خاطر خوشامد انکی کرتا ہے اور جب وصل ہو جاتا ہے تو وہ کشتیان اسکے سامنے سرد و ناگوار ہو جاتی ہین و دلالہ عبادات ہے طاعت و عبادت سے ایسے ہی ای ملیح جب تو اپنے مطلوب کو پہونچ گیا اور فائز المقصود ہوا پھر طلب و تلاش علم حصول مطلوب کی مذموم و قبیح

ازاجزا

ہو جاتی ہی مثلاً جب آسمان کے بام پر پہونچ گیا تو پھر سیڑھی آسمان پر چڑھنے کو کیون مانگیگا ہان اثناء ضرورۃ کہ غیر کی مدد و تعلیم کیواسطے جو کچھ کہیے وہ ٹھیک لیکن خود پر وہ راہ خیر کہ جس سے خیر کو پہونچا ہی بعد حصول خیر کے سرد ہو جاتی ہی جیسے ایک آئینہ روشن و صاف و جلی ہی پھر اُسکو کسی صیقل پر رگھنا محض جہل و نادانی ہی ایسے ہی بادشاہ کے سامنے تو خوش و خرم درجۂ قبول مین بیٹھا ہو اور معہذا نامہ اور قاصد کا خواستگار ہو کیسی جہالت ہو الخلاف شرح بحر العلوم مین موش و مار کو ہوش لکھا ہی

بیان اسکا کہ طلب الدلیل عند حضور المدلول قبیح والاشتغال بالعلم بعد الوصول الی المعلوم مذموم ڈھونڈھنا دلیل کا بعد سامنے ہونے مدلول کے قبیح ہی اور مشغول ہونا علم مین بعد وصول معلوم کے مذموم ہی

قولہ آن یکی را یار پیش خود نشاند ۔ نامہ بیرون کرد و پیش یار خواند ۔ بیتہا در نامہ و مدح و ثنا ۔ زاری و مسکینی بس لابہا ۔ گریہ و افغان و درد و حزن خویش ۔ خواری و بیزاری با اہل و خویش ۔ دوری و رنجوری ہجران دوست ۔ ذکر پیغام و رسول از مغز و پوست ۔ ہمچنان میخواند با معشوق خود ۔ تا کہ بیرون شد ز حد و از عدد ۔ گفت معشوق این اگر بہر منست ۔ گاہ وصل این عمر ضائع کردن ست ۔ من بہ پیش حاضر و تو نامہ خوان ۔ ہست این بارے نشان عاشقان ۔ گفت اینجا حاضری اما ولیک ۔ من نمی یابم نصیب خویش نیک ۔ انچہ میدیدم ز تو پارینہ سال ۔ نیست این دم گرچہ می بینم وصال ۔ من ازین چشمۂ زلالی خوردہ ام ۔ دیدہ و دل زاب تازہ کردہ ام ۔ چشمہ می بینم ولیکن آب نی ۔ راہ آبم را مگر زد رہزنی ۔ گفت پس من نیستم معشوق تو ۔ من بلبلغا رو مرادت در تتو ۔ عاشقی تو بر من و بر حالتے ۔ حالت اندر دست نبود ای فتی ۔ پس نیم کلی مطلوب تو من ۔ جزو مقصودم ترا اندر زمن ۔ خانۂ معشوقم و معشوق نی ۔ عشق بر نقد ست و بر صندوق نی ۔ ہا المعنی بلتغا رو قتو ہر دو نام شہر ایک عاشق کو معشوق نے اپنے سامنے بٹھایا اُسنے ایک نامہ نکالا اور یار کے سامنے پڑھنا شروع کیا کہ جسمین اُسکی مدح و ثنا تھی اور اپنی زاری و مسکینی اور بڑی خوشامدین اور گریہ اور افغان اور حزن و درد اور خواری اور بیزاری خویش و اقربا سے اور دوری و رنجوری ہجر دوست سے اور ذکر پیغام و قاصد کا غرض ہر طرح کا مغز و پوست ایسے ہی اپنے معشوق کے سامنے پڑھتا تھا یہانتک کہ حد و شمار سے گذر آیہ سُنکے معشوق نے کہا کہ اگر یہ بیان تیرا میرے واسطے ہی تو اب وصل کا وقت ہی اسمین ایسی باتین کرنا عمر ضائع کرنا ہی عجب حال ہی مین تیرے سامنے موجود اور تو میرے آگے نامہ پڑھتا ہی بھلا عاشقون کے یہی نشان ہین کہا ایجان تو تو بیشک موجود ہی مگر مین تو اپنا اچھا حصہ نہین پاتا پارسال جو کیفیت تجھسے دیکھتا تھا وہ اسوقت تجھ مین نہین پاتا اگرچہ وصال حاصل ہی مین نے تو اُس چشمہ سے آب زلال پیا ہی اور دیدہ اور دل کو اُس آب سے تازہ کیا ہی

آب مین چشمہ تو دیکھتا ہون وہ آب نہین دیکھتا پانی کی راہ میری کسی راہزن نے ماروی کہا بس ہین تیرا
معشوق نہین ہون ہین بلغار مین اور تیری مراد فتو مین پھر کہان مین کہان تیری مراد تو عاشق میرا نہین
میری حالت کا ہی اور حالت کسی کے قبضہ مین نہین ہوتی پس ہین تیرا اسطلوب کلی نہین ہون ہاین تیرا زمانہ
مین جزو مقصود ہون تین خانہ تیرے معشوق کا ہون معشوق نہین ہون تیرا عشق نقد پر ہی صندوق پر
نہین ہی الخلاف شرح بحر العلوم مین ایجاب کو اینجا لکھا ہو **قولہ** ہست معشوق آنکہ او یکتو بود + مبتدا و منتہات
او بود + چون بیابیش نباشی منتظر + ہم ہویدا او بود ہم نیز سر + میر احوالست نی موقوف حال + بندۂ این ماہ باشد
ماہ و سال + چون بگوید حال را فرمان کند + چون بخواہد جسمہا را جان کند + منتہا نبود کہ موقوفست او + منتظر بنشستہ باشد
حال جو + کیمیای حال باشد دست او + دوست جنباند شود مست او + گر بخواہد مرگ ہم شیرین شود + خار و نشتر
نرگس و نسرین شود + او بود سلطان حال اندر روش + نی چو تو محروم از حال و کشش + آنکہ او موقوف حالست
آدمیست + کہ گہی افزون دگاہی در کمیست + لیک صافی فارغست از وقت و حال + صوفی ابن الوقت
باشد در مثال + حالہا موقوف فکر و رای او + زندہ از نفخ مسیح آسای او + عاشق حالی نہ عاشق بر منی + بر امید حال
بر من مے تنی + آنکہ گہہ ناقص گہی کامل بود + نیست معبود خلیل آفل بود + آنکہ آفل باشد و گہ آن و این + نیست دلبر
لا احب الآفلین + آنکہ او گاہی خوش و گہ ناخوش ست + یک زمانی آب و یکدم آتش ست + برج مہ باشد
ولیکن ماہ نی + نقش بت باشد ولی آگاہ نی + **المعنی** آپ مقولات مولانا رہ گئے ہین کہتے ہین اس عاشق
نے اپنے معشوق کو دوسرے حال پر پایا ایسا معشوق کس کام کا معشوق وہی ہی جو ایک حال پر ہو کہ تیرا
مبتدا و منتہا ہو اور تیرے عشق مین فتور نہ آئے اور ایسا کہ جب تو اسکو پائے تو معرض انتظار مین نہ پڑے کہ
منتظر دیدار کے بیٹھے ہین کب بر آمد ہو بلکہ ظاہر اور پوشیدہ دونون حال مین پیش نظر وہ بادشاہ احوال کا ہو
جسنے کیفیتین تغیر ہوتی ہین اسکا حال کسی حال پر موقوف نہین بلکہ جملہ حال اسپر موقوف چنانچہ ماہ و سال جنمین
تغیرات ہوتے ہین اس ماہ کے غلام ہین جسوقت حال سے کہدے فوراً بجا آوری فرمان کی کرتے اور جب
چاہے جسمون کو کہ کثیف ہین جانون لطیف سے بدل دے وہ منتہی نہین ہی اسواسطے کہ موقوف ہی یعنے
ہمیشہ یکسان نہ مثل حسن او حسینون کے کہ منتہی ہی نہ منتظر کسی حال کا کہ اسکے انتظار مین ہو اسکا تو ہاتھ خود کیمیا ہی
حال کا کہ ذرا ہلاتے ہی مس اسکا مست ہو جاتا ہی اور زر پالیتا ہی اگر وہ چاہے تو مرگ جیسی تلخ چیز شیرین ہو جائے
اور خار و نشتر سب نرگس و نسرین بنجائین وہ ہر روش و طور مین سلطان حال کا ہی نہ تیری طرح کہ حال و کشش دونون
سے محروم یعنے نہ اسکی کشش تیرے حق مین نہ تجھ مین حال اسکے شوق کا پس جو موقوف حال و تغیر کا ہو آدمی ہی
کہ کبھی بڑھ جاتا ہی کبھی گھٹ جاتا ہی لیکن جو صوفی صافی ہی یعنے ابو الوقت وہ وقت و حال دونون سے

نجنت ہی بخلاف صوفی ابن الوقت کے کہ یہ مقید وقت وحال کا ہی اور جملہ حال اُسکی فکر و رائے پر موقوف و ٹھہرے ہوے اور اُسکی نفخ سے جو مثل دم مسیح کے ہی زندہ و آتیج ہوکہ صوفی ابو الوقت کے حال و وقت دونون تابع ہوتے ہین کہ جسوقت ہو سکے وقت اُسکی فوراً تعمیل کرتا ہی چنانچہ انبیا اور بعض اولیا اور ابن الوقت تابع وقت وحال کا ہی کہ مناسب وقت کے مُنہ سے نکالتا ہی اور حال کبھی اسپر غلبہ کرتا ہی کہ یہ حال اکثر اولیا کا ہی یہ لوگ عاشق حال کے ہین نہ کسی مین کے اور اگر مین پر پورتے ہین یعنے عاشق ہوتے ہین تو وہ عشق بھی اُنکا بامید حال ہی ہوتا ہی اور جو کبھی ناقص کبھی کامل ہو وہ معبود خلیل کا نہین ہی اس سبب سے کہ ڈوبنے والا ہی یعنے شعر مین مین مراد معشوق ظاہری سے کہ جو منی و خودی سے بھرے ہوتے ہین اور خلیل دوست خالص اور جو آفل ہی اور متغیر الاحوال وہ دلبر نہین ہی لا احب الآفلین سے ہی جیسے خلیل نے کہا تھا اور جو کبھی خوش ہی کبھی ناخوش ہی مثلاً آفتاب و ایسے ہی کبھی آب کبھی آتش اسکے عاشق نہین وہی مین یعنے معشوق ظاہری ہی تو برج ماہ کا لیکن خود ماہ نہین ہی اور ہی تو نقش بت مگر آپ سے آگاہ نہین کہ مین کون قولہ ہست صوفی صفا جون ابن وقت + وقت را ہمچون پدر بگرفتہ سخت + لیک صافی غرق عشق ذو الجلال + این کس نے فارغ از اوقات وحال + غرقہ نوری کہ او لم یولدست + لم یلد لم یولد آن ایزدست + رو چنین عشقی گزین گر زندۂ + ورنہ وقت مختلف را بندۂ + منگر اندر نقش زشت و خوب خویش + بنگر اندر عشق و بر مطلوب خویش + منگر این را کہ حقیری یا ضعیف + بنگر اندر همت خود ای شریف + تو بہر حالی کہ باشی می طلب + آب می جو دائما ای خشک لب + کان لب خشکت گواہی میدہد کو در آخر بر سر منبع رود + خشکی لب ہست پیغامی ز آب + کہ بمات آرد یقین این اضطراب + کاین طلبکاری مبارک جنبشی ست این طلب در راہ حق مانع کشی ست + این طلب مفتاح مطلوبات تست + این سپاہ نصرت و رایات تست + این طلب ہمچون خروسی در صیاح + میزند نعرہ کہ می آید صباح + گرچہ آلت نیستت تو می طلب + نیست آلت حاجت اندر راہ رب + ہر کرا بینی طلبگار ای پسر + یار او شو پیش او انداز سر + کز جوار طالبان طالب شوی + وز ظلال غالبان غالب شوی + گر یکی موری سلیمانی بجست + منگر اندر جستن او سست سست + ہر چہ داری تو ز مال و پیشہ + نی طلب بود اول و اندیشہ + گر یکی گنجی بیابد نادرست + و رباستد از طلب ہم نا درست + ہر کہ خیری جُست جستا یافت او + چون بجد اندر طلب بشتافت او + چون نہادی در طلب پای ای پسر + یافتی و شد میسر بی خطر + ہین مباش ای خواجہ یکدم بی طلب + تا بیابی ہرچہ خواہی ای عجب + عاقبت جویندہ یابندہ بود + چونکہ در خدمت شتابندہ بود + در طلب چالاک شو دان فتح باب ہی طلب واللہ اعلم بالصواب + المعنی فرماتے ہین جو صوفی صفا والا ابن وقت ہی لہذا وقت کو ایسا سخت پکڑے ہوے ہی جیسے بیٹا باپ کو کہ مقتضیات اُسکے ہرگز نہین چھوڑتا مگر جو صافی ہی وہ حضرت ذو الجلال کے عشق مین غرق ہی تو اُسکا ابن نہین نہ اوقات کا نہ حال کا سب سے نجنت و فارغ اور سب کو طے کیا ہوا

تو وہ اُس نور مین غرق ہی جو لم یولد ہی کسی سے نہ جنا گیا اور لم یلد و لم یولد کی صفت خاص اسکی ہلکہ وہ نور یزدانی ہی
کہ نہ کسیکو اُسنے جنا نہ کسی سے جنا گیا پس اگر تو زندون مین دم مارتا ہی تو جا ایسے عشق کو اختیار کر جو حیات جاودانی
حاصل ہو نہین تو وقت مختلف کا بندہ ہی جو کبھی کچھ ہی کبھی کچھ ہی تو اپنے نقش زشت و خوب کو چاہے زشت ہی چاہے
خوب اصلا خیال مت کر عشق اور اپنے مطلوب کیطرف دھیان رکھ نہ اس بات کو دیکھ کہ مین حقیر و ضعیف ہون میرے
مناسب اُسکا عشق کب ہی تو تو شریف و اشرف المخلوقات سے ہی اپنی ہمت کو غور کر پست ہمت نہو تو جس حال مین ہی
مگر اُسکو ڈھونڈھے جا اور تشنہ لب ہوکے ہمیشہ پانی کی جستجو رکھ پس جب تو تشنہ لب بنیگا تو یہی تشنہ لبی تیرے لیے
گواہ بنیگی کہ آخر ضرور تو سر چشمہ پر پہونچیگا اور سیراب ہوگا جان لے کہ یہ خشک لبی تیری یہی پیغام ہی خود آب کیطرف سے
تجھکو کہ بیقین یہ اضطراب تیرا تجھکو ہمارے پاس لائیگا کسواسطے کہ یہ طلبگاری بڑی مبارک ایک جنبش ہی جو
دل کو مطلوب کیطرف ہلائے جاتی ہی قرار پر نہین چھوڑتی اور راہ حق کے جو مانع ہین اُنکی کشندہ یہی طلب کنجی جملہ
مطلوبات کی ہی اسی سے سارے مطلوب حاصل ہوتے ہین اور سپاہ و رایات نصرت کے یہ طلب وہ ہی جو مثل
مرغ صبح کے نعرہ مار مارکے کہہ رہی ہی کہ اب کوئی دم مین خوب و جمیل آتا ہی جو آفتاب ہی یہان مراد آفتاب حقیقی ہی
اگر تیرے پاس ساز و سامان نہین ہی تو نہو خدا کی راہ مین حاجت کسی ساز و سامان کی نہین ہی تو آ ہی پیر جسکو
طلبگار اُسکا پائے اُسکا یار بن اور اسکے سامنے ادب سے سر جھکائے رہ اسواسطے کہ طالبون کے قرب سے
آدمی طالب ہوجاتا ہی اور غالبون کے سایہ سے غالب اگر کسی مور نے طلب سلیمانی کی کی تو اُسکو مور حقیر سمجھکے
اُسکی طلب مین سست نظر مت کر تیرے پاس جو کچھ مال ہی اور جو پیشہ چاہتا ہی کیا اسمین پہلے سے
طلب و فکر نہ تھی اسی طلب و فکر سے تو پایا اگر مور کو طلب سلیمانی کی ہی اور وہ پائے تو کیا عجب ہان
یہ تو ہی کہ اگر خزانہ کسی کو ملجائے تو نادر ہی لیکن اگر طلب سے باز رہے اور نہ کرے تو قاصر ہی ٹھہریگا اسواسطے
کہ جسنے جس چیز کو ڈھونڈھا بیشک اُسکو پایا بشرطیکہ جدا ور طلب ہو اور اُسکے ساتھ جستجو اور کوشش کرے
خوب سمجھ لے کہ جہان تونے کسی چیز کی طلب مین پاؤن رکھا بس اُسکو پالیا اور میسر ہوگئی بیخوف و خطر کچھ احتمال
نہین خبردار ایخواجہ دم بھر بے طلب مت رہ تو جو کچھ چاہے وہ پائے جیسا کہ کہا ہی آخر جوئندہ یابندہ ہی مگر مدت
مین کاہل نہو شتابندہ ہو پس طلب مین چالاک ہو اور اسی سے کشود باب مقصود کی ڈھونڈھ اور زیادہ کیا کہون
آگے اللہ خوب جانتا ہی اچھی طرح

حکایت اُس شخص کی کہ حضرت داؤد کے وقت مین رات دن دعا کرتا تھا اور خدا سے
رزق حلال مانگتا تھا بغیر کسب کے

قولہ آن یکی در عہد داؤد نبی ۔ نزد ہر دانا و پیش ہر غبی ۔ این دعا میکرد دائم کای خدا ۔ ثروتی بے رنج روزی کن مرا

چون مرا تو آفریدی کاہلی + زخم خواری سست جنبی منبلی + بر خران پشت ریش بی مراد + بار اسپان و استران نتوان نہاد
کاہلم چون آفریدی ای ملی + روزیم دہ ہم ز راہ کاہلی + کاہلم من سایہ خسپم در وجود + خفتم اندر سایۂ احسان و جود + کاہلان
سایہ خسپان را مگر + روزیی بنہادۂ نوع دگر + ہر کرا پا ہست جوید روزیی + ہر کرا پا نیست کن دلسوزیی + رزق را میران
بسوی این حزین + ابر را باران بسوی ہر زمین + چون زمین را پا نباشد جود تو + ابر را راند بسوی او دو تو + طفل را
چون پا نباشد مادرش + آید و ریزد وظیفہ بر سرش + روزیی خواہم بناگہ بی تعب + کہ ندارم من ز کوشش جز طلب +
مدتی بسیار میکرد این دعا + روز تا شب شب ہمہ شب تا ضحی + خلق میخندید بر گفتار او + بر طمع خامی و بر بیگار او + کہ چہ
میگوید عجب ای سست ریش + یا کسی دادست بنگ بیہشیش + راہ روزی کسب و رنج ست و تعب + ہر کرا این
نادرشت و رشت عجب + ہر کرا او پیشہ داد و طلب + ما ز رہ کسب تعب با رنج و تب + اطلبوا الارزاق من اسبابہا
ادخلوا الاوطان من ابوابہا + شاہ و سلطان و رسول حق کنون + ہست داؤد نبی ذو فنون + ہست فرمان اوج
از وحش و طیر + در ہمہ روی زمین او ہست سیر + با چنان عزی و نازی کاندروست + کہ گزیدستش عنایتہای دوست
معجزاتش بیشمار و بیعدد + موج بخشایش ہد اندر مدد + المعنی ملی بالضم توانگر منبل بالفتح کاہل و سست فرماتے

ہین ایک شخص حضرت داؤدؑ کے عہد مین ہر دانا و نادان کے سامنے یہ دعا کرتا تھا ہمیشہ کہ اے خدا مجھکو مالداری
بے رنج کے عطا فرما اسلیے کہ تو نے مجھکو زخم خوار اور سست حرکت اور کاہل پیدا کیا ہے پھر جو گدھے پشت ریش
و بیمراد ہین انپر تو بوجھ گھوڑون اور اونٹون کا نہین لادنا چاہیے جب مجھکو تو نے اے توانگر و غنی کاہل پیدا کیا ہے
تو مجھکو روزی بھی اسی کاہلی کی راہ سے دے یعنی کاہل ہون اور وجود مین آرام طلب سایہ خسپ
اور وہ سایہ بھی تیرے ہی احسان و جود کا تو نے جو کاہلون اور سایہ خسپون کی عادت آرام طلبی کی کی ہے تو انکی
روزی کی صورت بھی دوسری قسم پر کی ہے جسکے پانؤن ہین وہ دوڑ جھپٹ کے اپنی روزی ڈھونڈھ لیتا ہے
اور جسکے پانؤن نہین ہین انکی دلسوزی تو کر تو رزق کو مجھ غمگین کیطرف دوڑاتا رہ جیسا ابر کا باران ہر زمین
کیطرف دوڑاتا ہے اسلیے کہ زمین سے چہ پانؤن نہین ہین تو جود تیرا ابر کو دوتہا کر کے اسکی طرف دوڑاتا ہے
ایسے ہی بچہ کے پانؤن نہین ہوتے خود ماں اسکی اسکا راتب پہونچانے اسکے سر پر آتی ہے مین بھی ایسی ہی
روزی بے رنج و تعب چاہتا ہون کہ یکایک مجھکو ملتی رہے مین سوائے طلب کے اور کسی قسم کی کوشش
نہین رکھتا الحاصل بہت مدت یہ دعا کرتا رہا دن رات اور صبح شام مخلوق اسکی باتون پر ہنستی تھی اور
نیز اسکی طمع خام اور لڑائی پر کہ خدا سے لڑتا ہے اور تعجب سے کہتے کہ یہ احمق سست ریش کیا بکتا ہے یا اسکو
کسی نے بھنگ بیہوشی کی دیدی ہے روزی ملنے کی راہ تو کسب و رنج و تعب ہے بے اسکے غیر ممکن اور اگر
بے اسکے ہو تو عجب ہے اسنے ہر کسیکو ایک پیشہ بتا دیا ہے اور طلب رزق کی دیدی ہے اور کہدیا کہ اسی کسب سے

تعب اور رنج و تب سے روزی کو ڈھونڈھو یہی اسباب اُسکے ملنے کے ہین جیسے گھرون مین آنے کی راہ دروازے
ہین تمامی شاہ و سلطان اور خود رسول حق جواب ہین یعنے داؤد نبی کہ ہنر مند ہین جنکے فرمان ہین وحش و طیر ہین
اور جنکی تمامی زمین سیرگاہ ہے خواہ باعتبار رسالت خواہ بلحاظ سلطنت اور کیسے عزت اور کیسے نازواے
خدا کے نزدیک کہ جنکو اللہ کی عنایتون نے چھالیا ہے اور سب سے مستثنیٰ کیا ہے معجزات اُنکے بے گنتی بیشمار موج
رحمت الٰہی کی جنکی مدد در مدد کہ ایک آئی دوسری آئی تیسری آئی اور علیٰ ہذا قولہ ہیچکس را خود ز آدم تا کنون +
کی بدست آواز ہمچون ارغنون + کو بہر وعظے بمیراند دویست + آدمی را صوت خوبش کرو نیست + شیر و آہو جمع
گردد آن زمان + سوی تذکیرش مغفل این ازان + کوہ و مرغان ہم رسائل با دمش + ہر دو اندر وقت دعوت
محرمش + این وصد چندان مراو را معجزات + نور رویش بے جہات و در جہات + با ہمہ تمکین خدا روزی او + کردہ باشد
بستہ اندر جستجو + بی زرہ بافی و رنجی روزیش + می نیاید با ہمہ پیروزیش + اینچنین مخذول واپس ماندہ + خانہ کندہ دون گردون
راندہ + اینچنین مدبر ہمیخواہد کہ او + گنج باید تارو و پایش فرو + زاحمقی خواہد کہ بے بخشش زود + بی تجارت پر کند دامن ز سود + اینچنین
گنجی نباید در جہان + کہ بر آید بر فلک بی نردبان + این ہمی گفتش تبسخر ز برگیر + کہ رسیدش روزی و آمد بشیر + زان ہمی خندیدہ
ما را ہم بدہ + زانچہ یابی ہدیہ ای سالار دہ + او ازین تشنیع مردم و ز فسوس + کم نمیکرد از دعا و چاپلوس + تا کہ شد
مشہور در شہر و شہیر + کو ز انبان تہی جوید پنیر + شد مثل در خام طمعی آن گدا + او ازین خواہش نمی آمد جدا + کم نمیکرد
از دعا و ابتہال + کرد اجابت مستعان ذوالجلال + گر گران و گر شتابندہ بود + عاقبت جویندہ یابندہ بود +
المعنی ارغنون ارغن ارغون ہر یک مخفف ارغنون نام ساز وضع کردہ افلاطون تذکیر وعظ کہنا مغفل
غفلت کنندہ رسائل ہمراہان و ہم زبانان شہیر بفتح مشہور ابتہال تضرع و زاری یہ آشعار ابھی حضرت کی صفت
مین ہین جو لوگ کہتے تھے کہ حضرت آدم کے وقت سے اب تک کسیکی ایسی آواز مثل ارغنون کے ہوئی ہے جسکے
سوز و درد سے آدمیون کا یہ حال کہ وعظ کے وقت سیکڑون مرجاتے ہین پھر کسکی آواز ایسی ہے جو آدمی کو
نیست کرے ہنگام وعظ اونکے شیر و آہو اکٹھے ہوتے ہین اسوقت مین باوصف مخالفت کے شیر سے آہو
آہو سے شیر دونون غافل و بیخبر ہوتے ہین پہاڑ و مرغ سب اُنکے دم کے ہم رسائل ہوتے ہین اور ہمزبان یعنے
جو وہ کہتے ہین وہی کوہ و مرغ کہتے ہین اور جب وہ دعوت دین کی کرتے ہین یہ اُنکے محرم ہوتے ہین فی الجملہ
یہ جو بیان کیا گیا یہ اور ایسے ایسے سو گنے تو اُنکے معجزات اور اُنکے سوا نور اُنکی صورت کا جو بے جہات ہے اور در جہات
بے جہات اس سبب سے کہ وہ نور نور الٰہی سے ہے جو بے جہت ہے اور در جہات اس وجہ سے کہ دنیا مین ہر جو شش جہت
ہے پھر اُنکی خدا تعالیٰ نے باوصف اس رتبہ کے روزی جستجو سے متعلق کی ہے تو اور کیا چنانچہ بے زرہ بافی اور رنج
روزی کے اُنکو بھی روزی نہین ملتی تھی باوجود اُنکی پیروزی کے اور یہ مخذول پس ماندہ خانہ برباد پا چیز فلک کا

نکالا ہوا بدبخت چاہے کہ کہین خزانہ پالون اور میرا پانوٗن اُسمین گھس جاے اور حماقت سے چاہتا ہے کہ بدون کسی رنج کے جھٹ پٹ بے تجارت دامن سود سے بھرلون ایسا خزانہ تو جہان مین نہین ہے بھلا بے نردبان کون آسمان پر چڑھ سکتا ہے کوئی منسخرے کہتا کہ لے یہ زر ہے کہ یہ تیری روزی ہے اور تیرے واسطے بشارت ہے تو بہت خوش ہوتا اور ہنسکے کہتا لا مجھی کو دیدے اور جو کچھ تحفہ سر دار وہ سے پایا کرے ہماوبھی دیا کریگا اس تمسخر و استہزا سے اپنی دعا و خوشامد مین کمی نہین کرتا تھا یہان تک کہ شہر مین معروف و مشہور ہو گیا کہ فلان خالی انبان سے پنیر ڈھونڈھتا ہے انبان مراد غلہ دان وغیرہ سے غرض یہ کہ تمام شہر مین خام طمعی مین مثل ہو گیا خام طمعون کو اُس سے مثال دیتے تھے لیکن وہ اس خواہش سے جدا نہین ہوتا تھا جیسی دعا وزاری کیا کرتا تھا ویسی ہی کرتا رہا زمانہ گھٹا آخر اُسکی دعا حضرت مستعان ذوالجلال نے قبول کی شعر بعد مقولہ مولانا رحمہ کا ہے کہ اگر گران ہے یعنے بھاری کہ ہل نہین سکتا یا شتابندہ مگر ہو گئے ہے بندہ بیشک یا بندہ ہو گا

دوڑتا گاو کا گھر مین اُس دعا کرنے والے بزاری کے کسواسطے کہ دعا کنندہ عین سوال ہے حق تعالیٰ سے پس الحاح سائل کا اُسکے سوال سے بہتر ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یحب الملحین فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ دوست رکھتا ہے الحاح کرنیوالونکو

قولہ تاکہ روزی ناگہان در چاشتگاہ ٭ این دعا میکرد بازاری و آہ ٭ ناگہان در خانہ اش گاوی دوید ٭ شاخ زد و بشکست دربند و کلید ٭ گاو گستاخ اندران خانہ بجست ٭ مرد برجست و قوائمہاش بست ٭ پس گلوی گاو ببرید از زبان ٭ بی توقف بی تامل بی امان ٭ چون سرش ببرید شد سوی قصاب ٭ تا اہابش برکند او هم شتاب ٭ ای تقاضا گرد درون ہمچون جنین ٭ چون تقاضا ہے اتمام دین ٭ سہل گردان رہ نما توفیق دہ ٭ یا تقاضا را بہل بر ما منہ ٭ چون ز مفلس زر تقاضا میکنی ٭ زر ببخشش در سرای شاہ غنی ٭ بی تو نظم و قافیہ شام و سحر ٭ زہرہ کی دارد کہ آید در نظر ٭ نظم تجنیس و قوافی ای علیم ٭ بندۂ امر تو اند از ترس و بیم ٭ چون مسبح کردہ ہر چیز را ٭ ذات بی تمیز و باتمیز را ٭ ہر یکی تسبیح بر نوع دگر ٭ گوید و از حال آن این بی خبر ٭ آدمی منکر ز تسبیح جماد ٭ وان جماد اندر عبادات اوستاد ٭ المعنی

اہاب بکسر پوست حیوان فرماتے ہین ایک دن ایسا اتفاق ہوا کہ یہ دوپہر کیوقت بہ آہ و زاری دعا کر رہا تھا کہ ناگاہ اُسکے خانہ کیطرف ایک گاے دوڑ کے آئی اور سینگ مار کے کواڑ توڑ دیئے کہ دروازہ کھلگیا گویا وہ سینگ کشود در کا کلید تھا جب گاے گھر کے اندر گھس آئی اُسنے جھپٹ کے اُسکے ہاتھ پانوٗن باندھے اور فوراً اُسکا گلا کاٹ ڈالا ذرا توقف و تامل نہ کیا اور مطلق امان ندی جب سر کاٹ چکا تو قصاب کے پاس گیا کہ جلدی سے اسکا پوست اُدھیڑ دے اب مقولات مولانا رحمہ کے ہین فرماتے ہین کہ اے تقاضا گر باطن کے تو ہے مثل جنین کے جو اپنے خروج کیواسطے تقاضا سخت درد زہ کا ماں پر رکھتا ہے تقاضا اتمام دین کا

اگر راہی کیسے کرتا ہی اتمام دین سے مراد عبادت کامل یا عشق ہوا واسطے کہ راہ مشکل کو کوئی رہنما نہ مددگار رہا تو اس
راہ کو سہل کردے اور رہنما و مددگار ہو یا تقاضا چھوڑ دے یہ تکلیف ہمپر مت رکھ خوب جانتا ہی کہ ہم مفلس ہین
پھر مفلس سے تقاضا زر کا کیسا تو اہی بادشاہ غنی اول اُسکو خفیہ زر دیدے پھر تقاضا کرتا وہ دے سکے
ایک ذراسی بات ہی کہ یہ نظم و قوافی کہ صبح و شام ہم باندھتے رہتے ہین انکا یہ زہرہ کب ہی جو کسی کے
قطعہ مین آئین علی ہذا نظم تجنیس و قوافی اے علیم سب تیرے بندہ حکم کے ہین تیرے ترس و بیم سے مقدور کیا جو
خلاف امر کر سکین اور کسیکو نظر آئین تو تو نے ہر کسی کو مسبح اور تسبیح خوان بنایا ہی چاہے کوئی بے تمیز فاسق
سے ہو چاہے با تمیز سے او ہر ایک کی تسبیح دوسری قسم کی کہ سب اپنی اپنی تسبیح کرتے ہین اور ایک دوسرے
کے حال سے بیخبر آدمی جماد کی تسبیح کا منکر ہی اور حال یہ کہ وہ جماد اپنی اپنی عبادت مین اُستاد قوله
بلکہ ہفتاد و دو ملت ہر یکی + بیخبر از یکدگر و اندر شکی ، چون دو ناطق را ز حال ہمدگر + نیست آگہ چون بود دیوار
و در + چون من از تسبیح ناطق غافلم + چون بداند سبحۂ صامت دلم + ہست سنی را یکی تسبیح خاص + ہست جبری را
ضد آن در مناص + سنی از تسبیح جبری بیخبر + جبری از تسبیح سنی بی اثر + این ہمیگوید کہ او ضالست و گم + بیخبر از حال او وز
امر قم + وان ہمیگوید کہ این را چہ خبر + جنگ شان افگند یزدان از قدر + گوہر ہر یک ہویدا میکند + جنس از ناجنس
پیدا میکند + قہر را از لطف داند ہر کسی + خواہ نادان خواہ دانا یا خسی + لیک لطفی قہر در پنہان شدہ ، یا کہ قہری
در دل لطف آمدہ + کم کسی داند مگر ربانئی + کش بود در دل محک جانئی + باقیان زین دو گمانی می برند +
سوی لانہ خود بیک پر می پرند + المعنی فرماتے ہین جمادات ہی پر کیا موقوف تہتر فرقے جو اہل اسلام کے
ہین ہر ایک ہر ایک سے بیخبر اور شک مین پھر جب ناطق ناطق کا حال نہین جانتا تو در و دیوار سے کیسے آگاہ
ہو ظاہر کہ ہر گاہ ہم تسبیح ناطق سے غافل ہین تو صامت کی تسبیح ہمارا دل کیا جانے اب دیکھو سنی کی تو
ایک تسبیح خاص جدا ہی اور جبری جدھر کو بھاگتا ہی اُسکی گریزگاہ جدا اگر سنی تسبیح جبری سے بیخبر ہی اور جبری سنی
کی تسبیح سے بے اثر یہ تو کہتا ہی کہ وہ گمراہ اور بہکا ہوا ہی اور اُسکے حال اور امر قم سے بیخبر کہ یہ بھی اُسی کے
امر کا اٹھایا ہوا ہی اور وہ کہتا ہی کہ اسکو کیا خبر دونون مین حضرت یزدان نے قضا و قدر سے لڑائی ڈال
دی اس صورت مین گوہر و اصل ہر ایک کی ظاہر کرتا ہی اور ناجنس سے جنس کو پیدا کرتا ہی کہ یہ مضل ہی یہ مہتدی
قہر و لطف مین تو دانا ہو یا نادان یا ناچیز ناچیز سب تمیز کر سکتے ہین کہ یہ قہر ہی یہ لطف ہی لیکن جس لطف مین
قہر چھپا ہی یا جس قہر مین لطف پوشیدہ اسکو کوئی نہین جانتا مگر وہی جو ربانی ہی کسواسطے کہ وہ اپنے دل مین
کسوٹی کیا کسوٹی کی ایک عمدہ جان ہی بس جو لوگ باقی ہین یعنے عاشق حیات جاودانی والے ان
دونون کے جھگڑون سے جدا ہین اور ایک پر سے جو توحید ہی اُڑ کے اپنے آشیانہ کو پہونچے ہین جس آشیانہ سے یہان آئے تھے

اس بیان مین کہ علم کے دو پر ہین اور گمان کا ایک پر ہے

قولہ مرغ یک پر زود افتد سرنگون + باز برپرد دو گامی یا فزون ‹ می فتد می خیزد آن مرغ گمان + با یکی پر بر امید آشیان ‹ چون ز ظن وارست علمش رو نمود + شد دو پر آن مرغ و پرہا واگشود + بعد ازان یمشی سویا مستقیم + نی علی وجہہ مکبا او سقیم + با دو پر بر می پرد چون جبرئیل + بی گمان و بی مگر بی قال و قیل + گر ہمہ عالم بگویندش توی + بر رہ یزدان و دین مستوی + او نگردد گرم تر از گفت شان + جان طاق او نگردد جفت شان ‹ ور ہمہ گویند او را گمرہی + کوہ پنداری و تو برگ کہی + او نیفتد در گمان از طعن شان + او نگردد دردمند از طعن شان + بلکہ گر دریا و کوہ آید بگفت + گویدش با گمرہی یار ہی و جفت + ہیچ یک ذرہ نیاید در خیال + مطمئن و موقن و بی احتیال + المعنی فرماتے ہین کہ مرغ ایک پر یعنے ایک بازو والا جلدی اوندھا گرتا ہے پھر گر کے دو ایک قدم یا زیادہ اُڑتا ہے پھر گرتا ہے پھر اُٹھتا ہے اس امید پر کہ آشیانہ تک پہونچ جاؤن اور یہ مرغ یک پر گمان ہے جب آدمی اس ظن سے چھوٹ گیا اور علم نے اسکو اپنی صورت دکھائی تو وہ دو پر ہوگیا اور پر پرواز کے لیے کھولے پھر تو برابر سیدھی راہ چلا جاتا ہے جیسے کہ فرمایا سویا علی صراط مستقیم یعنے برابر صراط مستقیم پر چلا جائیگا نہ ایسا جیسا کہ کہا ہے علی وجہہ مکبا یعنے اگر گر پڑے اوندھے منہ یا جیسے بیمار کہ چل نہین سکتا بلکہ وہ دونون پرون سے مثل جبرئیل کے اُڑتا ہے اب گمان و مکر اور قال و قیل یعنے بحث و تکرار سب سے پاک ہے اب اُسکا یہ حال کہ اگر تمام جہان اُسکو کہے کہ وہ شخص تو ہی ہے جو راہ یزدان پر ہے اور دین راست پر تو اُنکی جان جو ان لوگون سے طاق وہ ہے ابھی جفت انکی نہوگی یعنے کبھی خوش نہوگی اور جو سب یہ کہین کہ تو گمراہ ہے ہر چند آپکو کوہ جانتا ہے مگر برگ کاہ بھی نہین تو اس طعن و بدگوئی سے بھی انکی وہ دردمند نہوگا طعن ضرب نیزہ بلکہ اگر کوہ و دریا گفت و کلام مین آجائین اور قوت مکالمہ کی پاکر اُس سے کہین کہ تو یار و جفت گمراہی کا ہے وہ ذرہ بھر ان سب کے خیال مین نہ پڑیگا اور بخوبی مطمئن اور بایقین اور بے احتیال ہی رہیگا کیونکہ علم الیقین سے بہرہ یاب ہو چکا ہے

رنجور ہونا آدمی کا بوہم تعظیم خلق اور رغبت مشتریون کی اسکی طرف اور حکایت کودکون کے معلم کی

قولہ کودکان مکتبی از اوستاد + رنج دیدند و ملال و اجتہاد + مشورت کردند در تعویق کار + تا معلم در فتد در اضطرار + چون نمی آید ورا رنجوری + کہ بگیرد چند روز او دوری + تا رہیم از حبس و از تنگی کار + ہست او چون کوہ خارا برقرار + آن یکی زیرک ترین تدبیر کرد + کہ بگوید اوستا چونی تو زرد + خیر باشد رنگ تو برجای نیست + این اثر یا از ہوا یا از تبیست + اندکی اندر خیال افتد ازین + تو برادر ہم مدد کن اینچنین + چون در آئی از در مکتب بگو + خیر باشد اوستا احوال تو + آن خیالش اندکی افزون شود + کز خیالی عاقلی مجنون شود + آن سوم وان چارم و پنجم چنین + در پی ما غم نمایند و حنین + تا چو سی کودک تواتر این خبر + متفق گویند یابد مستقر + ہر یکی گفتش کہ شاباش ای زکی + باد بختت بر عنایت متکی +

متفق گشتند در عہد وثیق ÷ کہ نگرو اند سخن را یک رفیق ۔ بعد ازان سوگند داد او جملہ را ÷ تا کہ غماز سے نگوید ماجرا
یعنی مکتب کے لڑکون نے جو استاد سے ملال و رنج اور اجتہاد و محنت سا دیکھا تو باہم خود مشورہ کیا کہ کسی طرح
معلم اضطراب مین پڑ جاوے جو متوحش و درنگ اس کام مین پڑ کے کام بند ہو جاوے یہ معلم تو کبھی بیمار بھی نہین ہوتا
کہ چند روز کو تو ہمسے الگ ہو جاوے تو ہم قید اور اسکے تنگ کرنے سے چھوٹ جائین یہ تو کوہ خارا کی طرح
ہر وقت جما ہی رہتا ہے انمین ایک زیرک تر تھا اُسنے یہ تدبیر کی کہ مین کہونگا اے استاد تم زرد کیون ہو گئے ہو خیر ہے
خیر ہو تمہارا رنگ کیون اُڑا ہوا ہے ضرور یا تو ہوا کا خلل ہے یا کسی تپ کا میرے کہنے سے کچھ تھوڑا اس خیال مین
پڑ جائیگا پھر دوسرے سے کہا اے بھائی تو اسی کی مدد کیجیو یعنے دروازہ سے مکتب مین گھستے ہی کہنا خیر ہے اے
استاد تمہارا کیا حال ہے تیرے کہنے سے وہ خیال تھوڑے سے بہت ہو جائیگا کسواسطے کہ خیال ہی سے
عاقل دیوانے ہو جاتے ہین پھر تیسرا اور چوتھا پانچوان ہمارے کہنے کے بعد غم و نالہ ظاہر کرین پس جب تیس
لڑکے متواتر متفق یہ خبر کہینگے تو ضرور یہی جم جائیگی ہر لڑکے نے اسکو شاباش کر کے کہا کہ کیا کہنا ہے اے ذکی
تو نے خوب سوچا خدا کرے تیرا نصیب اسکی عنایت پر ہمیشہ متکی رہے پھر سبنے باہم کر عہد مضبوط کیا کہ کوئی
رفیق اس عہد سے بدلے نہین متفق ہو کے ایسا ہی کرین بعد اسکے اُسنے لڑکون کو قسم دی کہ تا کوئی چغلی نہ کھاوے

اس بیان مین کہ عقلین مخلوق کی اصل فطرت مین متفاوت ہین اور معتزلہ کے نزدیک مساوی ہین اور تفاوت عقلون کا بسبب علم کے ہے

قولہ ای آن کودک بتجربہ پدید از ہمہ عقل او در پیش میرفت از رمہ ÷ آن تفاوت ہست در عقل بشر ÷ کہ میان شاہدان
اندر صور ÷ زین قبل فرمود احمد در مقال ۔ در زبان پنہان بود حسن رجال ۔ اختلاف عقلہا در اصل بود ÷ بر وفاق
سنیان باید شنود ۔ بہ خلاف قول اہل اعتزال ÷ کہ عقول از اصل دارند اعتدال ÷ تجربہ و تعلیم بیش و کم کند ÷ تا یکی را
از یکی اعلم کند ۔ باطل ست این زانکہ رای کودکی ÷ کہ ندارد تجربہ در مسلکی ÷ بگذرد زاندیشہ مردان کار را عاجز آید
کارشان در اضطرار ÷ بر دمید اندیشہ زان طفل خرد ÷ پیر باصد تجربہ بوئی نبرد ÷ خود فزون آن بہ کہ آن فطرت ست ÷
تا ز افزونی کہ جہد و فکرت ست ÷ تو بگو داده خدا بہتر بود ۔ یا کہ لنگی راہوارانہ رود ÷ المعنی فرماتے ہین دیکھو اُس
لڑکے کی سب کی راے پر غالب پڑی کہ عقل اُسکی پیشوا اس کام کی عقلون کی بھی آدمی کی عقل مین ایسا
فرق ہے جیسے معشوقون کی صورتون مین ہوتا ہے کوئی کم کوئی زیادہ اسی سبب سے حضرت احمد نے فرمایا ہے کہ
آدمی اپنی زبان مین چھپا ہوتا ہے حسن و قبح اُسکا جبھی معلوم ہوتا ہے کہ جب وہ کچھ زبان سے کہتا ہے جس اختلاف
عقلون کا اصل ہی سے چلا آتا ہے اسی کے موافق قول سنیون کا ہے اسی کو سننا ماننا چاہیے برخلاف قول
معتزلہ کے وہ کہتے ہین کہ عقلین اصل مین سب کی برابر ہین لیکن تجربہ و تعلیم سے کم و بیش ہوتی ہین اسی سبب سے

ایک دوسرا ایک دوسرے سے اعلم و داناتر ہوجاتا ہے مولانا فرماتے ہین یہ قول باطل ہے اگر برابر ہوتین اور تجربہ سے کم و بیش ہوتین تو اس لڑکے کی راے ایسی کیون ہوتی جو کم سن ہے اور ناتجربہ کار جسکی فکر مردان کار سے بڑھ گئی کہ اُسنے اپنے معاملہ مین ایسی بات سوچی کہ تجربہ کار بھی نسوچ سکتے اور اضطرار مین پڑکے عاجز ہوتے ایسا اندیشہ اس طفل خرد سے پیدا ہوا کہ بوڑھے نے باوصف سیکڑون تجربون کے اسکی بو بھی نسونگھی اور جو تعلیم و تجربہ سے بڑھتا ہے تو وہ افزونی بھی وہی اچھی جو بمقتضاے اصل فطرت کے ہے نہ وہ افزونی کہ جہد و فکر سے ہے اسلیے کہ وہبی کو کسبی کب پہونچ سکتا ہے تو ہی بتا جو چال کہ خداداد ہے وہ اچھی یا لنگڑا اچھی چال ہوالون کیطرح چلے وہ اچھا الخلاف شرح بحر العلوم مین کم سنی کو مسکی کی شکل لکھا ہے مین نے توہکو کم سنی سمجھا ہے سو لکھدیا ہے

وہم مین ڈالنا لڑکون کا استاد کو مکر سے

قولہ روز گشتہ و آمدند آن کودکان ✦ بر ہمین فکرت بمکتب شادمان ✦ جملہ استادند بیرون منتظر ✦ تا درآید اول آن یار مصر ✦ زانکہ منبع او بدست این راے را ✦ سر امام آمد ہمیشہ پای را ✦ ای مقلد تو مجو بیشی بران ✦ کو بود منبع ز نور آسمان ✦ او درآمد گفت استا را سلام ✦ خیر باشد رنگ رویت زرد فام ✦ گفت استا نیست رنجی مر مرا ✦ تو برو بنشین مگو یاوہ ہلا ✦ نفی کرد اما غبار وہم بد ✦ اندکی اندر دلش ناگاہ زد ✦ اندر آمد دیگری گفت اینچنین ✦ اندکی آن وہم افزون شد برین ✦ ہمچنین تا وہم او قوت گرفت ✦ ماند اندر حال خود بس در شگفت ✦ المعنی مصر بضم کسی کام پر کھڑا ہونے والا فرماتے ہین جب دن ہوا لڑکے اسی فکر مین خوش خوش مکتب کو آئے اور سب باہر منتظر کھڑے ہوے تو وہ پہلا یار جو اس کام پر کھڑا ہوا ہے آجاے اس سبب سے کہ یہ چشمہ نکالا ہوا اُسیکی راے کا تھا جیسے ہمیشہ پائون کا امام سر ہے آپ فرماتے ہین اے مقلد تو بیشی امام پر مت ڈھونڈھ کہ وہ چشمہ نور آسمان کا ہے اور تیرے پانون گھستے بس وہی لڑکا آیا استاد کو سلام کر کے بولا خیر ہے تمھارا رنگ رو کیون زرد ہے اُستاد نے جھڑک کے کہا جا اپنی جگہ بیٹھ بیہودہ مت بک مجھکو کوئی رنج نہین ہے اگرچہ اُسکے قول کی نفی تو کی لیکن غبار وہم بد کا بھی قدرے دل پر پڑا پھر دوسرا آیا اُسنے بھی ایسے ہی کہا اب اسکا کہنا اُس وہم پر اور بڑھا غرض ایسی ہی یہانتک نوبت پہونچی کہ وہ وہم خوب قوت پکڑ گیا اب تو استاد اپنے حال مین متعجب و حیران ہوے کہ یہ کیا بات ہے ہلا کلمہ تنبیہ و زجر کا ہے

رنجور ہونا فرعون کا بسبب وہم کے تعظیم مخلوق سے

قولہ سجدہ خلق از زن و از طفل و مرد ✦ زد دل فرعون را رنجور کرد ✦ گفتن ہر یک خداوند و ملک ✦ آنچنان کرد او ز وہمی منہتک ✦ کہ بدعوی الٰہی شد دلیر ✦ اژدہا گشت و نمیشد ہیچ سیر ✦ عقل جزوی آفتش وہمست و ظن ✦ زانکہ در ظلمات شد او را وطن

برزمین گر نیم گز راهی بود + آدمی بی وهم ایمن میرود + بر سر دیوار عالی گر روی + گر دو گز عرضش بود کژ میشوی + بلکه می افتی ز لرز دل بوهم + ترس وهمی را نکو بنگر بفهم + یعنی فرماتے ہین دیکھو اسی وہم ہی سے دل فرعون کا رنجور ہوا جب مخلوق کیا زن اور کیا مرد اور کیا بچے سجدہ کرنے لگے بس اس وہم سے کہ مین ایسا ہی ہون دل اسکا رنجور ہو گیا ہر طرف سے خدا وند و ملک سن سن کے ایسا وہم مین منہلک ہوا کہ دعوی خدائی پر دلیر ہو گیا اور دلیر بھی اسقدر کہ اژدہا بنگیا اس دعوی سے سیر ہی نہین ہوتا تھا اب فرماتے ہین ایک تو اسکی عقل جزوی ذرا سی نہ کلی اسپر آفت وہم و ظن کی اور خود اس عقل کا ظلمت مین وطن پھر ایسی عقل کو نیک و بد کیا سوجھے ظلمت سے مراد جسم دیکھو یہ وہم ایسی چیز ہو کہ اگر زمین پر آدھ گز راہ ہو تو آدمی اسپر بخوبی چل سکتا ہو اور نڈر ہو کے پھر سکتا ہو اور اگر کوئی دیوار بلند ہو اور دو گز اسکا عرض تب بھی اسپر نہ چل سکیگا ٹیڑھا ہو ہو جائیگا بلکہ وہم سے ایسا دل کانپنے لگیگا کہ گر ہی پڑیگا بس اب تو وہم کے خوف کو اچھی طرح غور کرکے سمجھ لے بخلاف شرح بحر العلوم مین ترس وہمی بعطف لکھا ہو میری دانست مین عطف صحیح نہین ہو اسواسطے کہ وہ ترس وہم ہی کا ہو نہ ترس علیحدہ

بیمار ہو جانا اُستاد معلم کا وہم و خیال سے

قوله گشت استا سخت سست از وهم و بیم + بر جهید و می کشانید او گلیم + خشمگین با زن که مهر او سست + من بدین حالم نپرسید و نجست + خود مرا آگه نکرد از رنگ من + قصد دارد تا رهد از ننگ من + او بحسن و جلوه خود مست گشت + بیخبر کز بام من افتاد طشت + آمد و در را بتندی بر گشاد + کودکان اندر پی آن اوستاد + گفت زن خیر است چون زود آمدی + که مبادا ذات نیکت را بدی + گفت کوری رنگ و حال من ببین + از غمم بیگانگان اندر حنین + تو درون خانه از بغض و نفاق + می نه بینی حال من از احتراق + گفت زن ای خواجه عیبی نیست + وهم و ظن لاش بی معنیست + گفت ای غر تو هنوزی در لجاج + می نه بینی در تغیر و ارتجاج + گر تو کور و کر شدی ما را چه جرم + ما درین رنجیم و در اندوه گرم + گفت ای خواجه بیارم آینه + تا بدانی که ندارم من گنه + گفت رو نه رو چه تو چه آئینه ات + دائما در بغض و کینی و عنت + جامه خواب مرا زو گستران + تا بخسپم که سر من شد گران + زن توقف کرد مردش بانگ زد + کای عدو زو تر ترا این می سزد + یعنی احتراق سوختہ ہونا لاش مخفف لاشی غر بالضم زن فاحشہ لجاج بفتح اول ستیزہ ارتجاج بالکسر لرزیدن گرم بالضم اندوہ عنت بفتحتین گناہ و فساد آگے اصل وہ وہم ایسا قوی ہوا کہ اُستاد وہم و خوف سے نہایت سُست ہو گیا اور فوراً اُٹھ کے کمل اوڑھ لیا اب جورو پر نہایت خفا کہ اسکو مجھسے ذرا محبت نہین ہو کہ مین اس حال کو پہونچا اُسنے پہلے مجھسے نہ کہا اور میرے تغیر سے مجھکو آگاہ نکیا وہ تو چاہتی ہو کہ کسیطرح میرے ننگ سے چھوٹ جاے اُسے کیا پروا وہ اپنے حسن و جلوہ مین مست ہو میری اُسکو کیا خبر یہانتک کہ اب بظاہر بلا

ہوگیا ایسا کہ لوگون نے پہچانا القصہ مکتب سے گھر کو آیا اور مارے غصہ کے بڑے زور سے دروازہ کھولا اور لڑکے جو ان اُستاد کے تھے پیچھے پیچھے عورت نے دیکھکے کہا خیر ہی آج تم کیسے جلدی چلے آئے اللہ تعالیٰ تمھاری ذات کو ہر بُرائی سے محفوظ رکھے کہا کیا تو اندھی ہی میرا حال نہین دیکھتی ہان تجھکو میرا غم ہی کیا تو تو غیرون کے غم مین غمزدہ ہو رہی ہو تو گھر مین موجود اور وہ جو تیرے دل مین بغض و نفاق ہی اسکے مارے میرا حال کب دیکھتی ہی کہ مین احتراق مین مبتلا ہون عورت نے کہا اے خواجہ تجھکو کچھ رنج و بیماری نہین ہی تیرا توہم و گمان محض لاشئ اور بیمعنی ہی کہا اے فاحشہ تو ابھی تک اسی ستیز و لجاج مین ہی نہ میرے تغیر حال کو دیکھتی ہی نہ کانپنے کو بس اگر تو اندھی بہری ہوگئی ہی تو میری کیا خطا مگر مین تو اس رنج و اندوہ سخت مین آلودہ ہون عورت نے کہا اے خواجہ مین آئینہ لاؤن تو اپنی صورت دیکھ تو جانے کہ میرا کوئی گناہ نہین کہا جا چلی جا تو کیا اور تیرا آئینہ کیا تو ہمیشہ مجھسے بغض و کینہ اور فساد ہی کرتی چلی آئی ہی جا میرا بچھونا بچھا دے تاکہ مین سو رہون کہ میرا سر بھاری ہو رہا ہی عورت نے ذرا توقف کیا یہ بیساختہ اسپر چلا پڑا کہ اے دشمن جلدی بچھا اسوقت بھی یہ باتین تیرے لائق و زیبا ہین الخلاف شرح مین سخت و سست بواو عطف ایسے ہی ظن و لاش مین واو لکھا ہی میری دانست مین دونون نہین چاہئین تامل

	بستر پر پڑ جانا اُستاد کا اور کراہنا رنجوری کے وہم سے	

قولہ جامہ خواب آورد و گسترد آن عجوز * گفت امکان نی و باطن پُر زسوز * گر بگویم متہم دارد مرا * ور نگویم جد شود این ماجرا * فال بد رنجور گرداند ہمی * آدمی را کہ نبودستش غمی * قول پیغمبر قبولہ یفرضوا * ان تمارضتم لدینا تمرضوا * گر بگویم او خیالی بر زند * فعل دارد زن کہ خلوت میکند * مر مرا از خانہ بیرون میکند * بہر فسقی فعل و افسون میکند * جامہ خواب افگند و استاد اوفتاد * آہ آہ و نالہ از وی می بزاد * کودکان آنجا نشستند و نہان * درس میخوانند با صد اندہان * کاین ہمہ کردیم و ما زندانییم * بد بنائی بود و ما بد بانییم * ہین و گر اندیشہ باید بنود * تا ازین محنت فرج یابیم زود * یعنی جب یہ عورت پر چلایا تو ناچار اُس بڑھیا نے بچھونا لا کے بچھا دیا اور دل مین کہا کہ مجھکو بولنے تو دیتا نہین مگر کیا کرون دل میرا جل رہا ہی اگر کہتی ہون تو مجھکو تہمت لگائیگا اور اگر نہین کہتی ہون تو خوف کرتی ہون کہ یہ معاملہ کہین ہزل سے جد نہو جاوے یعنی سچ مچ بیمار ہو جاوے اسلیے کہ فال بد رنجوری کی رنجور کر دیتی ہی کہ اچھا چنگا بیغم ہوا اور بیمار بنے جیسا کہ حضرت پیغمبر کا قول ہی جسکا ماننا ہمپر فرض ہی کہ اگر زبردستی بیمار بنوگے تو ہمارے نزدیک بھی بیمار ہو جاوگے بس اگر کہتی ہون تو فوراً یہی خیال کریگا کہ یہ فعل اسکا خلوت کیواسطے ہی خاص مجھکو اسی غرض کے لیے گھر سے نکالتی ہی کہ بدکاری مین مشغول ہو یہ سارے فعل و افسون اسیواسطے ہین مجبور ہو کے اُسنے بچھونا بچھا دیا اب اُستاد اسپر پڑ گئے آہ آہ اور نالے اُسنے پیدا ہونے لگے لڑکے سب وہین بیٹھے اور بڑے اندوہ کے ساتھ دل ہی دل مین

سبق پڑھنے لگے اور اندوہ یہ کہ سب کچھ تو ہمنے کیا مگر رہے ویسے ہی قید ہی یہ بنیاد اچھی نہ تھی بڑی بنیاد ہمنے ڈالی خبردار ہو کوئی اور تدبیر نکالنا چاہیے تو اس محنت سے کشود حاصل ہو

دوسری بار وہم مین ڈالنا اُستاد کو کہ اُسکو قرآن پڑھنے سے درد سر بڑھتا ہی اور صداع ہوتا ہی

قولہ گفت آن کودکی کہ ای قوم پسند + درس خوانید و کنید آوا بلند + چون ہمی خوانند گفت ای کودکان + بانگ ما استاد را دارد زیان + درد سر افزاید استا را ز بانگ + ارزد این کو درد یابد بہر دانگ + گفت استا راست میگوید روید + درد سر افزون شدم بیرون شوید + سجدہ کردند و بگفتند ای کریم + دور بادا از تو رنجوری و بیم + پس برون جستند سوی خانہا + ہمچو مرغان در ہوای دانہا + المعنی پھر اُسی لڑکے نے کہا کہ ای قوم پسند خوب زور سے چلا چلا کے سبق پڑھو جب وہ چلانے لگے تو کہا ای لڑکو یہ آواز ہماری استاد کو نقصان پہونچائیگی کہ اُستاد کا درد سر بڑھائیگی پھر کب لائق ہو کہ ایک ایک وانگ ہم تمسے پاوے اور اُسکے واسطے ایسا درد اُٹھاوے اُستاد نے سُنکے کہا سچ کہتا ہی جاؤ نکل جاؤ میرا درد سر بھی بڑھ گیا سبنے اُسکو سجدہ کرکے کہا ای کریم خدا تجھسے رنجوری و بیم دور رکھے تو نے خوب چھوڑا یا پس وہان سے نکل کے اپنے اپنے گھرون کو چلے گئے جیسے مرغ دانہ کے شوق مین ادھر اُدھر اُڑتے پھرتے ہین

خلاص پانا لڑکون کا مکتب سے بسبب اس مکر کے اور پوچھنا مادر ونکا

قولہ مادران شان خشمگین گشتند و گفت + روز کتاب و شما با لہو جفت + وقت تحصیل ست اکنون و شما + میگریزید از کتاب و اوستا + عذر آوردند کای مادر تو بایست + این گنہ از ما و از تقصیر نیست + از قضای آسمان استاد ما + گشت رنجور و سقیم و مبتلا + مادران گفتند مکر ست و دروغ + صد دروغ آرید بہر طمع دوغ + ما صباح آئیم پیش اوستا + تا ببینیم اصل این مکر شما + کودکان گفتند بسم اللہ روید + بر دروغ و صدق ما واقف شوید + المعنی جب یہ چھٹی کے وقت سے پہلے گھرون کو گئے اُنکی مادرون نے نہایت غصہ سے انسے کہا کہ مکتب مین پڑھنے کا دن ہی اور تم لہو و بازی مین لپٹے ہوے ہو یہ وقت تو تحصیل و سبق کا ہی اور تم اُستاد و کتاب دونون سے بھاگے ہوے ہو سبنے کہا ای مادر تو ٹھیر یہ گناہ ہمسے اور ہماری کوتاہی سے نہین ہی بلکہ اُستاد ہمارے قضاے آسمانی سے رنجور و سقیم اور مبتلا ہو گئے ہین اُنکی مادرون نے کہا کہ یہ سب تمھارا مکر و دروغ ہی تم وہ ہو کہ مٹھے کے لالچ سے سیکڑون مکر بناتے ہو ہم صبح استاد کے پاس آئینگے تا اس مکر کی اصل کو دریافت کرین سبنے کہا کہ بسم اللہ جاؤ اور دیکھو تو ہمنے جھوٹ کہا یا سچ کہا

عیادت معلم کو جانا مادرون کا علی الصباح

قولہ بامداد ان آمدند آن مادران + خفتہ استا ہمچو بیمار گران + ہم عرق کردہ ز بسیاری لحاف + سر ببستہ رو کشیدہ در سجاف +

آه آهی میکند آهسته او + جملگان گشتند هم لاحول گو + خیر باشد اوستاد این درد سر + جان تو ما را نبوده زین خبر + گفت من هم بیخبر بودم ازان + آگهم کردند این مادرغران + من بدم غافل بشغل قال و قیل + بود در باطن چنین رنجی ثقیل + چون بجد مشغول باشد آدمی + او ز دید رنج خود باشد عمی + از زنان مصر یوسف شد سمر + جمله از مشغولی خود بیخبر + پاره پاره کرده ساعدهای خویش + روح واله که نه پس بیند نه پیش + ای بسا مرد شجاع اندر حراب + که ببرد دست یا پایش ضراب + او همان دست آورد در گیر و دار + بر گمان آنکه هست او بر قرار + خود ببیند دست رفته در ضرر + خون ازو بسیار رفته بیخبر + المعنی سجاف بکسر جو سنجاف مشهور ہی کہ فتح اور نون اسکا غلط ہی غر بفتح سفیدی پیشانی الغرض صبح کو مادرین لڑکون کی آئین دیکھا تو استاد پڑے ہین ایسے کہ جیسے کوئی بڑا بھاری بیمار ہوئے بہت لحاف اوڑھے پسینے مین تر سر باندھے منہہ سجاف مین چھپائے آہستہ آہستہ آہ آہ کرتے ہین سب باہم لاحول کہنے لگین کہ ہم کس خیال سے آئے تھے جو لڑکون کی تصدیق تکذیب کا تھا خدا کرے ای استاد یہ درد سر تمھارا خیر کی گھڑی کا ہو تمھاری جان کی قسم ہمکو خبر نہ تھی استاد نے کہا مین بھی بیخبر تھا مجھکو لڑکون نے جو اپنی مادرون کی پیشانی کے نور و روشنی ہین آگاہ کیا ہی مین اپنے پڑھنے پڑھانے کے شغل مین غافل تھا اپنے باطن سے خبر نہین کہ ایسا بھاری رنج اسمین بھرا ہی معمول ہی کہ جب کسی کام مین آدمی بجد مشغول ہوتا ہی تو اپنے رنج کی دید و غور سے اندھا ہوتا ہی جیسے زنان مصر کہ حضرت یوسف کی کیفیت سے جہان مین مشہور و افسانہ بنے اور یہ جملہ ایسی مشغول کہ اپنے حال سے محض بیخبر انھون نے اپنے پہونچے ٹکڑے ٹکڑے کیے لیکن روح انکی ایسی فریفتہ اور بیخود جسکو آگے پیچھے کی خبر نہین ای مخاطب اکثر ہوتا ہی کہ کسی مرد شجاع کا کوئی باہم ضرب لگانے والا لڑائی مین ہاتھ یا پانون کاٹ ڈالتا ہی وہ اسی ہاتھ پانون کو اس مقابلہ گیر و دار مین لاتا ہی اس گمان پر کہ وہ برقرار ہی ایسا بجد مصروف ہوتا ہی وہ نہین دیکھتا کہ میرا ہاتھ ضرر مین پڑ گیا اور خون اس سے بہت بہا ہی وہ اس سے بیخبر ہوتا ہی

اس بیان مین کہ تن آدمی کا روح کیواسطے ایسا ہی جیسے لباس چنانچہ ہاتھ اسکی آستین ہی اور پانون اسکا موزہ

قولہ تا ندانی کہ تن آمد چون لباس + رو بجو لابس لباسی را ملیس + روح را توحید الله خوشتر است + غیر ظاهر دست و پای دیگرست + دست و پا در خواب بینی ایتلاف + آن حقیقت دان مدانش از گزاف + آن توئی که بی بدن داری بدن + پس مترس از جسم جان بیرون شدن + روح دارد بی بدن بس کار و بار + مرغ باشد در قفس بس بیقرار + باش تا مرغ از قفس آید برون + تا ببینی هفت چرخ او را زبون + یک حکایت گویمت گر بشنوی + در حقیقت بر حقیقت بگروی + المعنی ایتلاف میخنگی باهم گر فرماتے ہین کہ تن کو جو لباس روح کا بنایا ہی تو ہرگز اس

بات کو مت جان اور آئین کر یہ دم مت ہو تو جا لباس والے کو ڈھونڈھ لباس کو مت جاننا یعنے اُسکی تعظیم و توقیر نہ کر روح کو تو اللہ کی توحید ہی خوش آتی ہو اُسکے ان ظاہری ہاتھ پاؤن کے سوا دوسرے ہاتھ پاؤن ہین تو اپنے خواب کو نہین خیال کرتا کیسے ہاتھ پاؤن بہم آمیختہ دیکھتا ہو اور یہ ظاہری ہاتھ پاؤن تو یہین پڑے ہوتے ہین بس اُنھین کو حقیقت جان اور گزاف و بیہودہ مت سمجھ تو تو وہ ہو کہ تیرا بے بدن کے بدن ہو پھر اس سے کیون ڈرتا ہو کہ اگر جان بدن سے نکل جائیگی تو بدن چھوٹ جائیگا روح تیری بے بدن کے بہت ہی بہت کاروبار رکھتی ہو کسیوقت اُسکو فراغت نہین جیسے مرغ در قفس قفس مین بیقرار رہتا ہو گھبرا رہ تو مرغ قفس سے چھوٹے تو دیکھیگا کہ ہفت چرخ با این حشمت و عظمت کیسے اُس سے دبے لپٹے ہوئے ہین اب مین تجھسے ایک نقل بیان کرون تا تو در حقیقت حقیقت کا گرو ہوجاے الخلاف شرح بحر العلوم مین نا ندائی کو نا ندائی اور بلیس کو بلیس لکھا ہو مگر نسخہ مین بلیس بھی لکھدیا ہو جو ٹھیک نہین معلوم ہوتا

حکایت زاہد خلوت نشین در کوہ کی اور بیان لذت انقطاع و خلوت اور داخل ہونا اس منقبت حدیث قدسی انا جلیس من ذکرنی و انیس من استانس بی یعنی ہمنشین اُسکا ہون جو میری یاد کرتا ہو اور انیس اُسکا ہون جو مجھسے اُنس ڈھونڈھے شعر گر با ہمہ چون بی منی بی ہمہ + ور بی ہمہ چو با منی با ہمہ

قولہ بود درویشی بکہساری مقیم + خلوت او را بود ہمخواب و ندیم + چون ز خالق میرسید او را شمول + بود از انفاس مرد و زن ملول + ہمچنانکہ سہل شد ما را حضر + سہل شد ہم قوم دیگر را سفر + آنچنانکہ عاشقی بر سروری + عاشق ست آن خواجہ بر آہنگری + ہر کسی را بہر کاری ساختند + میل آن را در دلش انداختند + دست و پای بی میل جنبان کی شود + خار و خس بی آب و بادی کی رود + گر ببینی میل خود سوی سما + پر دولت بر گشا ہمچون ہما + ور ببینی میل خود سوی زمین + نوحہ میکن ہیچ منشین از چنین + عاقلان خود نوحہ ہا پیشین کنند + جاہلان آخر بسر بر میزنند + ز ابتدای کار آخر را ببین + تا نباشی تو پشیمان یوم دین + المعنی فرماتے ہین کہ ایک زاہد پہاڑون مین رہتا تھا اور خلوت کے سوا نہ کوئی اُسکی ہمخواب تھی نہ کوئی اُسکا ندیم حاصل یہ کہ سوتا تھا تو خلوت کے ساتھ سوتا تھا اور جاگتا تو وہی خلوت اُسکی ہمنشین تھی اور جو کہ خالق سے اُسکو شمول حاصل ہوتا تھا یعنے خالق اُسکا جلیس و انیس ہوتا تھا جیسا کہ حدیث قدسی مرقوم الصدر سے ظاہر لہذا اُسکو تنہائی خوش تھی مرد و زن کی آمیزش و انفاس سے ملول ہوتا تھا اب مقولات مولانا رحمہ کے ہین کہتے ہین کہ سارا کارخانہ دین و دنیا کا میل و رغبت پر ہو جیسے کہ زاہد کو رغبت خلوت و تنہائی کی تھی وہ اُسیر خوش و سہل تھی ورنہ تنہائی وحشت انگیز شی ہو کسکو خوش آتی ہو یا ہمکو رغبت حضر کی ہو ہمکو حضر سہل ہو دوسرے لوگ ہین کہ اُنکو رغبت سفر کی ہو اُنکو سفر سہل ہو یا جیسے تو عاشق سروری پر ہو ایسے ہی ایک خواجہ آہنگری پر عاشق ہو وہ اس محنت ہی مین خوش ہو بس قضا و قدر نے ہر کسیکو ایک کام کیواسطے بنایا ہو اور اسکی رغبت اُسکے دل مین ڈالدی ہو کہ اسی رغبت سے ہاتھ پاؤن اُسکی طرف ہلتے ہین خیال تو کر

اختیار و حس مین ذرات خود جنبش کہان ہی آب و باد وغیرہ کب چل سکتے ہین پس تو دیکھ کہ تیرا میل کس طرف ہی اگر آسمان کیطرف جو عالم علوی ہی تب تو پر دولت کے کھول دے مثل ہما کے کہ ہو وقت ہین تو وہ ہی کہ تیرے سایہ سے بادشاہ ہو جائین اور جو میل اپنا زمین کیطرف پائے جو عالم سفلی ہی تو نوحہ کر زارہ کسیوقت نوحہ کرنے سے مت رہ اسلیے عقلمند جو ہوتے کہ پیچھے کرنا ہی وہ پہلے کر لیتے ہین اور جاہل جو نہین کرتے آخر مین وہ اپنا سر پیٹتے ہین تو ابتداے کار سے انتہاے کار کو دیکھ تو قیامت کے دن پشیمان نہووے

عاقبت کار دیکھنا زرگر کا اور موافق عاقبت اندیشی کے بات ترازو مانگنے والے سے کہنا

قوله آن یکی آمد به پیش زرگری + که ترازو ده که برسنجم زری + گفت رو خواجه مرا غربال نیست + گفت میزان ده برین تسخر مایست + گفت جاروبی ندارم در دکان + گفت بس بس این مضاحک را بمان + من ترازوئی که میخواهم بده + خویشتن را کر مکن هر سو مجه + گفت بشنیدم سخن کر نیستم + تا نه پنداری که بی‌معنیستم + این شنیدم لیک پیری مرتعش + دست لرزان جسم تو نا منتعش + فهم کردم لیک پیری ناتوان + دستت از ضعفست لرزان هر زمان + وان زر تو هم قراضه خورد مرد + دست لرزد پس بریزد زر خرد + پس بگوئی خواجه جاروبی بیار + تا بجویم زر خود را از غبار + چون بروبی خاک را جمع آوری + گوئیم غربال خواهم ای جری + من ز اول دیدم آخر را تمام + جای دیگر رو ازینجا والسلام + هر که اول بین بود اعمی بود + هر که آخر بین چه با معنی بود + هر که اول بنگرد پایان کار + اندر آخر او نگردد شرمسار + حکم چون بر عاقبت اندیشیست + پادشاهی بنده درویشیست + عاقبت بینان بوند اهل رشاد + دیگر والله اعلم بالسداد + این سخن پایان ندارد باز گوی + قصهٔ آن مرد زاهد باز گوی + کن تمام اکنون حدیث شیخ فرد + کاندران کهسار بودش خواب خورد + المعنی ایک شخص زرگر کے پاس گیا کہ مجھکو ترازو دے زر تولنے کو چاہیے ہی دیدے کہا ایخواجہ جا میرے پاس چلنی نہین ہی کہا مجھکو ترازو دے اس تمسخر پر مت اڑ کہا میری دکان پر جاروب بھی نہین ہی کہا بس بس یہ مضحکے چھوڑ مین جو ترازو مانگتا ہون وہ دیدے آپکو بہرا مت بنا ہر طرف کو ثابت پھر زرگر نے کہا مین بہرا نہین ہون یہ اسواسطے ہی کہ تو یہ گمان نہ کرے کہ مین بیمعنی ہون یہ جو کچھ تو نے کہا وہ تو مین نے سنا لیکن تو پیر مرتعش ہی یعنے رعشہ والا تیرے ہاتھ کانپتے ہین اور جسم تیرا بے عیش و ناخوش ہین ملے پہلے ہی سمجھ لیا اگرچہ پیر ناتوان ہی تیرے تو ہاتھ ضعف سے ہر وقت کانپتے ہین اور وہ بھی جو تولیگا قراضہ اور ریزہ ریزہ اگر تو نے تولا اور ہاتھ کانپنے سے وہ زر خرد بکھر گیا تو کہیگا ایخواجہ جاروب دے تا مین غبار سے اپنے زر کو ڈھونڈھ لون پھر جب خاک جھاڑ کے جمع کریگا تو چلنی مانگیگا خاک سے جدا کرنے کو اسلیے مین نے آخر تک سب پر نظر و غور کر لی صرف اول ہی کو نہین دیکھا تو یہان سے اور کہین جا اور میرا سلام ہے بس جو کوئی اول بین ہی وہ اندھا ہی اور جو آخر بین ہین کیسے بامعنی ہین جو شخص پہلے ہی انجام کار کو سوچ

لیتا ہی آخر مین شرمسار نہین ہوتا کا جرم جب حکم عاقبت بینی پر ہو تو بادشاہی غلام درویشی کی ہی بدین معنی کہ جو اول مین بادشاہ ہین وہ بعد مرگ درویش کیطرح دنیا سے جاینگے اور جو اول مین درویش صفت ہین وہ بادشاہ وہان بھی بادشاہ ہونگے غرض جو اہل رشاد ہین وہی عاقبت بین ہین تو خوب غور سے دیکھ لے آگے اللہ خوب جانتا ہی راستی و درستی اب گریز ہی کہ اس بات کی کچھ حد نہین تو راز کا بیان کر اور اُس مرد زاہد کا قصہ پھر کہہ پس اُس شیخ فرد کی بات تمام کر جسکا اس کہسار مین خواب و خور د تھا

بقیہ قصہ اُس زاہد کوہی کا جسنے عہد کیا تھا کہ میوہ درخت کا نہ توڑونگا نہ جھاڑونگا اور کسی سے صراحۃً اور کنایۃً نہ جھاڑنے کو کہونگا تا مین کھاؤن مگر جو کہ ہوا سے گرا ہوا ہو

قولہ اندران کُہ بود اشجار ثمار + سیب و امرود و انار بیشمار + قوت آن درویش بود آن میوہا + غیر آن چیزے نخوردی دائما + گفت آن درویش یارب با تو من + عہد کردم کہ نچینم در زمن + خود نچینم میوہ را در کل حین + نیز غیری را نگویم کہ بچین + جز ازان میوہ کہ باد انداز دش + من نچینم از درخت منتعش + مدتی بر نذر خود بودش وفا + تا درآمد امتحانات خدا + زین سبب فرمود استثنا کنید + گر خدا خواہد بہ پیمان بر زنید + زانکہ حکم کار در دست منست + اختیار جملگان پست منست + ہر زمان دل را دہم میل دگر + ہر زمان بر دل نہم داغ جگر + کل اصباح لنا شان جدید + کل شئ عن مرادی لا یحید + در حدیث آمد کہ دل ہمچون پریست + در بیابانی اسیر صرصریست + باد پر را ہر طرف راند گزاف + گہ چپ و گہ راست با صد اختلاف + در حدیث دیگر این دل وان چنان + کآب جوشان ز آتش اندر قارغان + ہر زمان دل را دگر رائی بود + آن نہ از وی لیک از جائی بود + پس چرا ایمن شوی بر رای دل + عہد بندی تا شوی آخر خجل + اینہم از تاثیر حکمت و قدر + چاہ می بینی و نتوانی حذر + نیست خود از مرغ پران این عجب + کو نہ بیند دام وافتد در عطب + این عجب کہ دام بیند با وتد + گر بخواہد ور نخواہد می فتد + چشم باز و گوش باز و دام پیش + سوی دامی می پرد با پر خویش + المعنی قارغان دیگ مسی یا کڑھائی عطب ہلاکی فرماتے ہین اُس پہاڑ مین درخت بیشمار ہر قسم میوہ کے تھے کیا سیب اور کیا امرود اور کیا انار پس قوت اُس درویش کا انھین میوون سے تھا سوا میوون کے اور کچھ نہین کھاتا تھا ہمیشہ میوے ہی کھاتا تھا ایک دن اُسنے کہا کہ اے رب میرے مین نے تیرے ساتھ عہد کیا ہی کہ مین کسی وقت مین میوہ اپنے ہاتھ سے نہ توڑونگا خود بھی کسی وقت مین نہ توڑونگا اور نہ غیر سے کہونگا کہ تو توڑ دے سوا اُس میوے کے جسکو ہوا گرا دے مین کسی درخت بلند خوش حیش سے نہ توڑونگا پس ایک مدت اس نذر کو اپنی وفا کرتا رہا یہان تک کہ وقت امتحانات خدا کا آیا اب مقولات مولانا رح کے ہین کہ خدا تعالے نے اسی سبب سے فرمایا ہی کہ ہر کام مین استثنا کرو یعنے انشاء اللہ کہو کیلیے کہ اگر خدا چاہیگا تو اپنے پیمان پر قائم ہونگے اور فرماتا ہی کہ حکم ہر کام کا میرے ہاتھ اختیار مین ہی اور سب کے

اختیار میرے اختیار سے پست ہین جیسا کہ فرمایا ولا تقولن لشیء انی فاعل ذلک غدا الا ان یشاء اللہ مت کہو تم کہ کل کو
ہم ایسا کرینگے مگر یہ کہ اللہ چاہے مین ہر وقت دل کو میل و رغبت دوسری دیتا ہون اور ہر وقت دل پر داغ
جگر کار کھتا ہون معنی شعر عربی کے ہر صبح ہماری ایک شان نئی ہے اور کوئی چیز میری مراد سے جدا نہین جیسا کہ
قرآن مجید مین ہے کل یوم ہو فی شان اور حدیث مین بھی آیا ہے کہ دل آدمی کا ایسا ہے جیسے ایک پر کہ جنگل مین
باد صرصر کا اسیر ہے کہ وہ اس پر کو بیہودہ اڑائے اڑائے پھرتی ہے کبھی الٹا کرتی ہے کبھی سیدھا سیکڑون
اختلاف کے ساتھ اور حدیث یہ ہے مثل القلب کریشة بارض فلاة تقلبها الریاح ظهرا لبطن مثل قلب کی مثل پر کے
ہے زمین جنگل مین لوٹ پوٹ کرتی ہے اسکو ہوا الٹا سیدھا اور دوسری حدیث مین ہے کہ اس دل کو ایسا
جان جیسے پانی آگ سے کسی دیگ مسی یا کڑھائی مین کھولتا ہے قلب المومن اشد غلیانا من القدر قلب
مومن کا اشد ہے جوش مین دیگ سے ہر دم دل کی دوسری راے ہوتی ہے اور یہ راے اسکی اس سے
نہین ہے بلکہ دوسری جگہ سے ہے پھر تو دل کی راے پر کیسے بخت ہوتا ہے اور عہد کرتا ہے کہ آخر شرمندہ ہوگا
لیکن تو کیا کرے یہ بھی تو تاثیر حکم و قدر سے ہے کہ کنواں دیکھتا ہے اور بچتا نہین مرغ پران سے تو کچھ عجب نہین ہے
کہ وہ دام نہ دیکھے اور ہلاکی مین جا پڑے تعجب تو یہ ہے کہ دام تو مینخون سمیت دیکھتا ہے اور چاہتا ہے
جب اور نہین چاہتا جب خواہی نخواہی اسمین گرتا ہے تب وہ حال ہے کہ آنکھین کھلی ہین اور کان بھی کھلے اور
دام سامنے موجود اور اپنے پرون آپ دھر ہی اڑا چلا جاتا ہے الخلاف شرح بحر العلوم مین کل حین کو مین لکھا ہے

تشبیہ بند دام کی قضا سے کہ بظاہر چھپا ہے اور اثر مین برملا

قولہ بنگر اندر دلق مہتر زادۂ + سر برہنہ در بلا افتادۂ + ہر ہوای نابکاری سوختہ + اثر شہ املاک خود بفروختہ
خوار گشتہ درمیان قوم خویش + مرہمش نایاب و دل ریش و مریش + خان و مان رفتہ شدہ بدنام و خوار +
کام دشمن میرود او بار وار + زاہدی بیند بگوید ای کیا + ہمتی میدار از بہر خدا + کاندرین ادبار زشت افتادہ ام
مال و زر و نعمت از کف دادہ ام + ہمتی تا بو کہ من زین وارہم + زین گل تیرہ بود کہ بر جہم + این دعا میخواہد او از
عام و خاص + الخلاص الخلاص الخلاص + دست باز و پا ئی باز و بند نی + نی موکل بر سرش نی آہنی + از کدامی
بند می جوئی خلاص + وز کدامی قید میخواہی مناص + بند تقدیر و قضای مختفی + کان نہ بیند آن بجز ذات
صفی + گرچہ پیدا نیست آن در مکمن ست + بدتر از زندان بند آہن ست + یعنی فرماتے ہین دیکھ اور غور کر
کسی مہتر زادہ دلق پوش کو کہ اکثر ایسے پائیگا اور سر برہنہ در بلا افتادہ کو شوق نابکار چیزون مین جلا ہوا کہ
اسباب و املاک سب بیچا اور کھویا اپنی قوم مین خوار و ذلیل مرہم نایاب دل ریش و مریش ای سر تا پا
زخمی خان و مان سے چھوٹا ہوا بدنام و خوار دشمن کا مقصد روان ہے وہ بوجھ ڈھو رہا ہے اگر کسی زاہد کو

دیکھتا ہی تو کہتا ہی ای صاحب خدا کیواسطے میرے حق مین دعا کرو کہ مین اس ادبار زشت مین پڑا ہوا ہون
مال و زر اور نعمت سب اپنے ہاتھ سے کھویا ہی میرے لیے دعا کرو تو شاید ایسا ہو کہ مین اُس سے
چھوٹ جاؤن اور اس اندھن مین جو اندھا ہون نکل جاؤن آب ہر خاص و عام سے یہی دعا ہی کہ الخلاص
الخلاص الخلاص تکرار واسطے مزید مبالغہ کے ہی یعنے خلاص ہی خلاص چاہتا ہی آب فرماتے ہین دیکھو
ہاتھ کھلے ہین پانؤن کھلے ہین کوئی قید و بند نہین نہ کوئی موکل سر پر تعین نہ کوئی بند و زنجیر آہنی پھر
وہ کونسی بند ہی جس سے خلاص چاہتا ہی اور کونسی قید جس سے گریزگاہ ڈھونڈھتا ہی ہان یہ بند تقدیر کی
ہی اور قضا پوشیدہ کی پھر اسکو کون دیکھے سوائے کسی برگزیدہ کے اگرچہ یہ بند ظاہر نہین ہی پوشیدہ ہی
اور اپنے مکمن مین لیکن ہر زندان و بند آہن سے بدتر ہی کہ اسکا پھنسا ہوا خدا ہی چھڑائے تو چھوٹے
الخلاق شرح بحر العلوم مین اقمشہ کو اقشہ اور ریش مریش کو جو شل ہرج مرج کے ہی دل ریش از مریش او
الخلاص مین دو جگہ واو عطف حالانکہ بجائے واو ضمہ اعرابی میری دانست مین چاہیے کہ مصرعہ
عربی کا ہی قولہ زانکہ آہنگر مر آنرا بشکند ۰ حفرہ گر ہم خشت زندان بر کند + این عجب این بند پنہان گران
عاجز از تکسیر آن آہنگران + دیدن آن بند احمد را رسد + بر گلوی بستہ حبل من مسد ۰ دید بر پشت عیال بولہب
تنگ ہیزم گفت حمال الحطب + حبل و ہیزم را جز او چشمی ندید + کہ پدید آید برو ہر نا پدید + باقیانش حملہ تاویلے
کنند + کاین ز بیہوشیست و ایشان ہوشمند ۰ لیک از تاثیر آن پشتش دو تو + گشتہ و نالان شدہ او پیش او
کہ دعای و ہمتی تا وا رہم + تا ازین بند نہان بیرون جہم + آنکہ داند این علامتہا پدید ۰ چون نداند او شقی را
از سعید + داند و پوشد بامر ذو الجلال + کہ نداند کشف رازِ حق حلال + این سخن پایان ندارد آن فقیر +
از مجاعت شد زبون و تن اسیر + المعنی یعنے یہ جو کہا تھا کہ یہ بند ہر بند و زندان سے بدتر ہی اس سبب سے
کہ یہ وہ بند ہی جسکو کوئی آہنگر نہین توڑ سکتا نہ کوئی سرنگ نکالنے والا اس زندان سے ایک اینٹ
اُکھیڑ سکتا ہی یہ عجب بند سخت پوشیدہ ہی جسکے توڑنے سے آہنگر عاجز ہین ایسے بند کو دیکھنا حضرت
احمد صلعم کا حق ہی کہ وہ گلے پر بندھی رسّی چھال خرما سے دیکھتے ہین کما فی القرآن سیصلی نارا ذات لہب
وامراتہ حمالۃ الحطب فی جیدہا حبل من مسد قریب داخل ہوگا آگ مین ابولہب اور اُسکی عورت اور وہ
آگ ایسی کہ صاحب شعلون کی ہی اس حال مین کہ اُٹھانے والے ایندھن کی ہی اور اُس حال مین کہ گردن
مین اُسکی رسی پوست خرما کی ہوگی اس سبب سے کہ عورت ابی لہب کی کانٹے اُنکے دروازہ پر کہ پانؤن
مین چبھین ڈال دیتی تھی بس اس رسی کو ہمیشہ اُسکے گلے مین بندھی ہوئی دیکھتے ہین اس بند قضا کی دید
انھین کو ہی انھین نے اس عورت بولہب کی پشت پر گٹھا ہیزم کا دیکھکے حمالۃ الحطب فرمایا تھا آخر اُسی

حالت و ہیئت سے ایندھن نار ذات لہب کی ہوئی آنکی حبل و ہیزم کو سوا اُنکے کسیکی آنکھ نے نہ دیکھا نہ کسیکی ایسی آنکھ تھی جس پر نا پدید پدید ہو باقی لوگ جو اُنکے بعد ہوے وہ حمالۃ الحطب مین تاویلین کرتے ہین کوئی اُس سے مراد سخن چینی سے لیتا ہی کوئی ترکیب نحوی کے موافق اعراب مین اختلاف کر کے اپنے معنی نکالتا ہی اسکا یہ سبب ہی کہ یہ لوگ اس عالم ظاہر کے ہوشیار اور عالم باطن کے بیہوش ہین پھر کیسے تاویلین نکرین اور جو ہوشمند ہین وہ خوب سمجھے ہوے ہین پھر رجوع ہی طرف اُسی ذکر صدر کے جو حتی زادہ کے لفظ سے مصدر کیا ہی کہ وہ اہل قضاے نہانی کی تاثیر سے کبڑا ہو رہا ہی اور کسی زاہد کے سامنے نالان ہی کہ کچھ دعا کر ہمت ایسی کر جس سے مین چھوٹ جاؤن اور اس بند نہان سے نکل جاؤن مگر جو شخص کہ ایسی علامتین ظاہر دیکھ رہا ہی وہ نیکبخت و بدبخت کو کیسے نہ پہچانیگا لیکن باوصف پہچاننے کے چھپاتا ہی کہ حکم حضرت ذو الجلال کا اُسکو یون ہی ہی اور اس راز کا ظاہر کرنا خدا کی طرف سے اسپر حلال نہین غرض اس بات کی تو انتہا نہین اور

وہ فقیر زاہد کو بھی بھوک سے عاجز او رتن اسکا جوع مین اسیر ہی اُسکا حال کہ

مضطر ہونا اُس فقیر نذر کنندہ کا ساتھ توڑنے امرود کے درخت سے اور گوشمال حق تعالی کی بے مہلت سے

قولہ پنج روز آن باد امرودی نریخت + ز آتش جوعش صبوری میگریخت + بر سر شاخی مرودی چند دید + باز صبری کرد و خود را واکشید + باد آمد شاخ را سرزیر کرد + طمع را بر خوردن او چیر کرد + جوع و ضعف و قوت جذب قضا + کرد زاہد را ز نذرش بیوفا + چونکہ از امرودبن میوہ شکست + گشت اندر عہد و نذر خویش سست + ہم دران دم گوشمال حق رسید + چشم او بکشاد و گوش او کشید + مخلصان ہستند دائم در خطر + امتحانہا ہست در رہ ای پسر + یا مکن نذری کہ نتوانی وفا + با خطر نشین و بیرون جہ بلا + نذر را باید وفا در راہ حق + لیک حق تا خود کرا دہ سبق + قوت آن کو کہ پایان آوریم + عاجزیم و ناتوان و مضطریم + گر نہ فضلت دستگیر ما شود + وای بر ما زانکہ رسوائی بود + نذر ما را با وفا پیوستہ دار + عہد ما را از کرم دار استوار + باز گشتم سوی قصہ کان فقیر + عہد چون بشکست در دم شد اسیر + غیرت حق گوشمالش داد زود + زانکہ فرمودست اوفوا بالعقود + المعنی فرماتے ہین پانچ دن ہو گئے کہ ہوا نے کوئی امرود نہ گرایا اسکا یہ حال کہ اُسکی صبوری آتش جوع سے بھاگنے لگی اُسمین ایک شاخ پر چند امرود دیکھے دل تو چاہا توڑ لون پھر صبر کیا اور آپ کو روک لیا اتفاقا ہوا آئی اور اُسنے شاخ کا سر جھکا دیا اور اُسکی طبیعت کو اُنکے کھانے پر دلیر کیا اسکو بھوک تو تھی ہی اور ضعف بھی اور ادھر کشش قضا کی کہ امتحان منظور تھا سب نے جمع ہو کے زاہد کو اُسکی نذر سے بیوفا کر دیا جبھی اُسنے درخت سے امرود توڑا اور اپنے عہد و نذر مین سست ہوا اُسیوقت گوشمال حق کی پہونچی اور آنکھین اُسکی کھول دین اور کان کھینچے کہ یہ

کیا کیا آپ مقولات مولانا رہ کے کہ اسی سبب سے جو اخلاص والے ہین ہمیشہ ڈرتے رہتے ہین اور جانتے ہین
اسی پیر کہ اس راہ مین بڑے امتحان ہین یا تو ایسی نذر مت کرے جسکو وفا نکر سکے کہ ہرگز رخطا کی ہو خبر دار
اس راہ پر مت بیٹھو اس سے الگ ہی رہ حق سے جو نذر و عہد کرے اُسکو وفا کر لیکن کیا معلوم اس وفا کا عقل
کسکو سبق دے کہ سب اسی سے ہو ہماری قوت ایسی کہان کہ ہم اپنے عہد کو حد پر پہونچائین ہم تو عاجز و ناتوان
و مضطر ہین اگر تیرا افضل ہمارا دستگیر نہو تو افسوس ہے کہ ہماری رسوائی ہے تو ہی ہماری نذر کو وفا سے ملا ہوا رکھ
اور تو ہی ہمارے عہد کو استوار رکھ اب ہم پھر قصۂ فقیر کیطرف لوٹے جسنے عہد توڑا اور فوراً اسیر ہوا غیرت حق
نے جلدی اُسکو گوشمالی دی اسواسطے کہ اُسنے فرمایا ہے اوفوا بالعقود وفا کرو عقود کو اور عقود عام ہے چاہے
باللہ ہو چاہے بالعبد پھر جب اُسنے تاکید وفا کی فرمائی اور اسکو کوئی توڑے تو کیسے غیرت اُسکی گوشمالی نکرے گی

متہم ہونا اُس شیخ کا چورون سے اور کاٹا جانا ہاتھ اُسکا

قولہ جمعی از دزدان بُدند آنجا مگر ✦ درمیان آوردہ بُد سیم و زر ✦ اتفاقاً دزد چندی تاختند ✦ اندران کہسار منزل
ساختند ✦ بُد از دزدان بُدند انجا و بیش ✦ بخش میکردند مسروقات خویش ✦ شحنہ را غمازِ آگہ کردہ بود ✦ مردم
شحنہ در افتاد ندز ود ✦ ہم بد انجا پای چپ و دست راست ✦ جملہ ببریدند و غوغائی نخاست ✦ دست زاہد
ہم بریدہ شد غلط ✦ پاش را میخواست ہم کردن سقط ✦ در زمان آمد سواری بس گزین ✦ بانگ بر زد بر عوان
کای سگ ببین ✦ این فلان شیخست و ابدال خدا ✦ دست او را تو چرا کردی جدا ✦ آن عوان بدرید جامہ
تیز رفت ✦ پیش شحنہ داد آگاہیش تفت ✦ شحنہ آمد پا برہنہ عذر خواہ ✦ کہ ندانستم خدا بر من گواہ ✦ ہین بحل
کن مرا زین کار زشت ✦ ای کریم و سرور اہل بہشت ✦ گفت میدانم سبب این نیش را ✦ می شناسم من گناہ
خویش را ✦ من شکستم حرمت ایمان او ✦ پس یمینم برد داورشان او ✦ من شکستم عہد و دانستم بدست ✦ تا رسید آن
شومی جرأت بدست ✦ دست ما و پای ما و مغز و پوست ✦ باد ای والی فدای حکم دوست ✦ المعنی کہتے ہین
شاید ایک گروہ چورون کا وہان تھا اور بہت سیم و زر اُنکے پاس تھا اتفاقاً چند چور اُس جماعت سے
بھاگے اور اس کہسار مین آگھسے تخمیناً بیس آدمی سے زیادہ وہان تھے اور اپنے مسروقات کو بانٹ
رہے تھے کوتوال کو غماز نے خبر کردی تھی یکایک کوتوال کے آدمی آپڑے اور وہین سب کے اُلٹے
پانؤن اور سیدھے ہاتھ کاٹ ڈالے اس سبب سے بڑا شور و غوغا برپا ہوا انھین مین زاہد کا ہاتھ
بھی غلطی سے کاٹ ڈالا پانؤن کاٹنا چاہتے تھے کہ یکایک ایک سوار از بس برگزیدہ نمود ہوا اور سپاہی
سے للکار کے کہا کہ اے سگ دیکھ یہ فلان شیخ اور ابدال خدا کا ہے تو نے اسکا ہاتھ کیون کاٹ ڈالا
یہ سُنکے اس سپاہی نے کپڑے پھاڑ ڈالے اور دوڑتا کوتوال کے پاس گیا اور یہ خبر گرم اُسکو سنائی

کوتوال ننگے پاؤن عذر کرتا آیا کہ ای شیخ خدا گواہ ہی مین نے تجھکو نہین جانا کیسا بُرا کام مجھسے ہوا تو مجھکو معاف
کردے تو کریم کرم والا اور سردار بہشت کا ہی کہا مین سبب اس نیش کا خوب جانتا ہون اور اپنے گناہ کو
پہچانتا ہون مین نے عزت اُسکے پیان کی توڑی اور اُسکی حرمت نہ کی اسواسطے اُسکے عدل نے میرا داہنا
ہاتھ کھو دیا مین نے اُسکا عہد توڑا حالانکہ جانتا تھا کہ یہ بد ہی اسی سبب سے نحوست اُس جرأت کی میرے
ہاتھ کو پہونچی میرا ہاتھ اور پانوُن اور مغز و پوست جو کچھ ہی ای حاکم سب حکم دوست پر فدا ہی یہ ہاتھ گیا خیر تھا الخلاف
شرح مین داد اُنکا ہیش کو دار دلکھا ہی قولہ قسم من بود این تا گردم حلال + تو ندانستی ترا نبود وبال + آنکہ او دانست
او فرا مزو ہست + با خدا سامان پیچیدن کی ہست + ای بسا مرغان ز معدہ در مغص + بر کنار بام محبوس قفص + ای بسا
مرغ پرندہ دانہ جو + کہ برید حلق او ہم حلق او + ای بسا ماہی در آب دور دست + گشتہ از حرص گلو ما خوذ شست +
ای بسا مستور در پردہ بُدہ + شومی فرج و گلو رسوا شدہ + ای بسا قاضی حبر نیکخو + از گلوی رشوتی او زرد رو + ای بسا
حاجی بحج رفتہ بعشق + وقت باز آمد شدہ او یار فسق + بلکہ در ہاروت و ماروت این شراب + از عروج چرخ شان شد
سدّ باب + بایزید از بہر این کرد احتراز + دید در خود کاہلی اندر نماز + از سبب اندیشہ کرد آن ذو لباب + دید علت خوردن
بسیار آب + گفت تا سالی نخواہم خورد آب + آنچنان کرد و خدایش داد تاب + این کمینہ جہد او بہر دین + گشت او
سلطان و قطب العارفین + چون بریدہ شد برای حلق دست + مرد زاہد را در شکوہ بہ بست + اینچنین باشد چو یک در
بستہ شد صد در دیگر بر و شکستہ شد + المعنی قسم بالکسر بہرہ ونخش مغص بفتح پیچش ناف و درد و درد شکم زاہد کہتا ہی کہ
ہاتھ کاٹا جانا میرا نصیب و حصہ تھا تیرا کیا گناہ اور جو تجھسے یہ فعل ظہور مین آیا وہ مین نے تجھکو حلال کیا کہ تو نے
جان کے نہین کیا اور جو جانتا تھا وہی حکم جاری کرنے والا کہ خدا ہی پھر خدا سے سامان اُلجھنے کا کسکو ہی
اب مقولات مولانا م کے ہین فرماتے ہین کہ یہ معدہ وغیرہ بُری چیز ہین انہین کی خوبی سے زاہد کا ہاتھ کٹا اور اسکے
سوا یہ دیکھو سیکڑون مرغ کہ معدہ کے درد و پیچش کے مارے ہوے ہین اُسیکے سبب سے بالاخانون پر محبوس پنجرون
مین لٹک رہے ہین قید بام کی بدینوجہ کہ خوش آواز پرندون کو اونچے پر لٹکاتے ہین تا کوئی آواز انکی سُنے
اور بہت مرغ پرندہ دانہ جو کہ اُنکے حلق انھین کے حلق نے کاٹے اور ہزارون مچھلیان ایسے دریاؤن کی جنمین
کسیکا قابو نہ چلے گلو ہی کی حرص سے شست مین پھنسین اکثر عورتین مستورہ پردہ نشین اسی حلق و فرج کی
بدولت رسوا و فضیحت ہوئین کتنے ہی قاضی و دانشمند بڑے عالم اپنی حلق رشوتی کے سبب سے زرد رو ہوے
بہت حاجی کہ بڑے عشق سے حج کو گئے جب لوٹ کے آئے فسق و فجور مین پڑے یہ کبھی پیٹ کا سبب
ہی اور یہی کیا ہاروت و ماروت تو فرشتے تھے یہ سراب اُنکے عروج فلک کا بھی سد باب ہوگیا بایزید نے
اس سے اسیوجہ سے احتراز کیا کہ نماز مین کاہلی لاتا تھا اور جو انھون نے فکر کی کہ وجہ کاہلی کی کیا ہی تو

اور ذو الباب کو یہ معلوم ہوا کہ پانی بہت پیا جاتا ہو اور پانی مولد سردی اور سردی باعث کاہلی بایزید نے
پانی چھوڑ دیا اور عہد کیا کہ سال بھر پانی نہین پیونگا اور ایسا ہی کیا کہ خدا نے اُنکو اسکے تحمل کی تاب دی
یہ اُنکی ایک ادنی جہد دین کے واسطے تھی جب تو سلطان اور قطب العارفین ہوئے اور جو زاہد کا ہاتھ
حلق کے واسطے کاٹا گیا تو اُسکے شکوہ کا بھی دروازہ بند ہو گیا خدا سے بھی اور کوتوال سے بھی اور یہ ایسا ہوا
کہ ایک دروازہ بند ہوا اور سو دروازے کُھل گئے چنانچہ اسکی کیفیت حکایت مابعد مین آتی ہو

کرامت شیخ اقطع کا بیان کہ خلوت مین زنبیل دونون ہاتھ سے بنتا تھا

قولہ شیخ اقطع گشت نامش پیش خلق + کرد معروفش بدین القاب خلق + گر تو نام اولش خواہی بدان + ہین برو بو الخیر تیناتیش خوان + در عریش او را یکی زائر بیافت + کو بہر دو دست خود زنبیل بافت + گفت او را ای عدو جان خویش + در عریشم آمدی سر کردہ پیش + ای چرا کردی شتاب اندر سباق + گفت از افراط مہر و اشتیاق + پس تبسم کرد و گفت اکنون بیا + لیک مخفی دار این را ای کیا + تا نمیرم من مگو این با کسی + نی قرینے نی حبیبے نی خسی + بعد از ان قوم دگر از روزنش + مطلع گشتند بر بافیدنش + گفت حکمت را تو دانی کردگار + من کنم پنہان تو کردی آشکار + آمد الہامش کہ یک چندی بُدند + کہ درین غم بر تو منکر میشدند + کہ مگر سالوس بود او در طریق + کہ خدا رسواش کرد اندر فریق + من نخواہم کان رمہ کافر شوند + وز ضلالت در گمان بد روند + این کرامت را بکردیم آشکار + کہ دہیمت دست اندر وقت کار + تا کہ این بیچارگان بدگمان + رو نگردند از جناب آسمان + من تر ابی این کرامتہا ز پیش + خود تسلی دادمی از ذات خویش + این کرامت بہر ایشان دادمست + وین چراغ از بہر این بنہادمست + تو ازان بگذشتۂ کز مرگ تن + ترسی از تفریق اجزای بدن + وہم تفریق از سر پای تو رفت + دفع وہم اندر سر سیدت نیک رفت + المعنی یعنے بعد ہاتھ کٹ جانے کے مخلوق کے سامنے
اُنکا نام اقطع ہوا اور اُنکی حلق نے اُنکو اس القاب سے مشہور کیا اور اگر تو چاہے کہ پہلا نام اُنکا جاری کرون
تو خبردار ہو ابو الخیر تیناتی اُنکو کہہ نام اول تھا ایک روز اُنکے جھونپڑے مین اُنکو زائر نے اس حال سے پایا
کہ دونون ہاتھون سے زنبیل اپنی بنتے تھے شیخ نے زائر سے کہا کہ ای دشمن اپنی جان کے میرے جھونپڑے
مین سر جھکائے چلا آیا ایسی شتابی اس سبقت مین کہ میرے بلانے سے پہلے چلا آیا کیسے کی کہا بخیال تمہاری
محبت اور بسبب فرط اشتیاق کے پس مسکرا کر کہا آ لیکن اسکو جو تو نے دیکھا چھپائے رکھنا کسی سے کبھو
مت جب تک مین مر نہ جاؤن نہین کسی سے مت کہ چھپائے رہنا ہے کیسا ہی کوئی ہمنشین یا دوست ہو یا کوئی
ناچیز آدمی سب سے مخفی کر بعد اسکے اس عریش یعنے جھونپڑے کے روزنون سے اور لوگون نے بھی اسکو بنتے
دیکھا شیخ نے کہا ای کردگار مین چھپاتا ہون یہ ظاہر ہوتا ہو اسکو تو تو ہی جانے کہ اسمین کیا حکمت ہے پس اُسکو

الہام ہوا کہ چند لوگ اس غم مین جو قطع ید سے تجھکو پہونچا ہی ایسے ہین کہ تیرے منکر ہوے ہین اور کہتے ہین کہ شاید
رہ طریق مین مکار و سالوس تھا کہ خدا نے اُسکو اس طرح رسوا کیا اور مین نہین چاہتا کہ وہ گلہ کا گلہ کافر ہو جاے اور گمراہی
سے گمان بد مین پڑین لہذا یہ کرامت ہمنے ظاہر کی کہ کام کیوقت ہم تجھکو ہاتھ دینگے تا یہ بیچارے بد گمان جناب
آسمان سے رد نہون یہ تو تجھکو معلوم کہ مین تجھکو بے کرامتون کے پہلے ہی سے بذات خود دلاسا دیتا رہا ہون
یہ کرامت تو مین نے تجھکو ان منکرون کے واسطے دی ہی اور یہ چراغ تجھ مین ان لوگون کے واسطے رکھا ہی
تو تو اس بات سے علیحدہ اور نکلا ہوا ہی بوجہ مرگ تن کے کہ آپ کو فنا کر چکا کہ تجھکو خوف جدائی اجزاے بدنکا
ہو اس صفت سے تو بری ہو چکا تفریق کا وہم تو تیرے سراپا سے جاتا رہا مطلق باقی نہین اور وہم کا رفع از سر نو
تجھکو پہونچا اور جھاڑ کے خوب صاف کر دیا

سبب جرأت ساحران فرعون بقطع دست و پای خود

قوله ساحران را نی که فرعون لعین + کرد تہدید و سیاست بر زمین + که ببرم دست و پاتان از خلاف + پس در آویزم
ندارمتان معاف + او چنان پنداشت کایشان درہمان + وہم و تخویفند و وسواس و گمان + که بود شان لرزه
و تخویف و ترس + از توہمہا و تحذیرات نفس + او ندانست کایشان رسته اند + بر دریچه نور دل بنشسته اند + سایۀ
خود را ز خود دانسته اند + چابک و چست و کش و برجسته اند + هاون گردون اگر صد بار شان + خرد کوبد اندرین گلزارشان
+ اصل آن ترکیب را چون دیده اند + از فروع وهم کم ترسیده اند + این جهان خوابست اندر ظن مایست
گر رود در خواب دستی باک نیست + گر بخواب اندر سرت ببرید گاز + هم سرت بر جاست هم عمرت دراز + گر به بینی
خواب در خود را دو نیم + تندرستی چون بخیزی بی سقیم + حاصل اندر خواب نقصان بدن + نیست باکی از دو صد پاره
شدن + این جهان را که بصورت قائمست + گفت پیغمبر که حلم نائمست + از ره تقلید تو کردی قبول + سالکان این
دیده پیدا بی رسول + روز در خواب بگو این خواب نیست + سایه فرعست اصل جز مہتاب نیست + المعنی فرماتے ہین
ساحرون کو نہین فرعون لعین نے دھمکایا اور ڈرایا تھا زمین پر کہ تمہارے ہاتھ پانوٴن کاٹونگا کہ تمنے خلاف
مرضی میرے کیا اور سولی دونگا کما جاء فی القرآن لاقطعن ایدیکم وارجلکم من خلاف ثم لاصلبنکم اجمعین
ضرور کاٹونگا مین ہاتھ پانوٴن تمہارے خلاف سے کہ تمنے بدون مرضی و اجازت میری ایمان موسی پر
قبول کیا اور ضرور سولی دونگا تم سب کو اسنے ویسی ہی جانا کہ یہ اسی وہم و خوف و گمان مین ہین جیسے
مجھسے تھے کہ کانپتے تھے اور ڈرا اونکو ڈراتے تھے اور ترس و توہم اپنے سمجھا نفس کے بہت تھے اور یہ نہین
جانتا تھا کہ اب وہ جملہ توہمات اور خوف و وسواس سب سے چھوٹ گئے اور ایمان لانے سے اس رتبہ کو
پہونچے کہ دریچہ نور دل پہ بیٹھے ہین آپنے سایہ کو آپ سے جانا ہی اور اس سایہ سے جست چالاک اور خوش

نکل گئے ہیں سایہ مراد جسم ہے کہ اصل روح ہے وہ جانتے ہین کہ یہ ہاتھ پاؤن کاٹے جاینگے اور سولی دیجائیگی تو
ہمارے لیے دوسرے جسم موجود ہین اسکے ہم محتاج نہین آب یہ بھید جو اُنپر کھلا ہے تو ایسے خوش ہین کہ ہادن کردون
کی اس گلزار جہان ہین اگر انکو سو دفعہ کوٹ کوٹ کے چور چور کردے لیکن اب اُنھون نے جو اصل اس
ترکیب جسمانی کی دیکھ لی ہے لہذا وہم کتنی ہی شاخین نکالے وہ ہرگز نہین ڈرتے یہ جہان ایک خواب ہے
اسمین ذرا وہم و شکایت کر پھر اگر خواب مین کسیکا ہاتھ کٹ کے اُڑ جاے تو کیا غم ہوتا ہے مثلاً تیرا سر خواب
مین شمع کیطرح کسی مقراض نے کاٹا تو تیرا کیا بگڑتا ہے وہی سر تیرا برقرار ہے اور عمر تیری دراز بالفرض اگر خواب مین
تو دو ٹکرے ہوجائے کچھ خوف کی بات نہین جب اُٹھیگا تندرست و بی سقم اُٹھیگا آپ فرماتے ہین حاصل یہ کہ
خواب مین کیسا ہی نقصان بدن کا ہوجاے حتی کہ سیکڑون ٹکرے کچھ خوف کی بات نہین یہ جہان جسکو تو
بصورت قائم دیکھ رہا ہے حضرت پیغمبر نے فرمایا ہے کہ یہ جہان سوتے کی خواب ہے چنانچہ تو نے بھی از روے تقلید
کے قول آنحضرت کو مانا ہے لیکن سالکون نے اسکو ظاہر اپنی آنکھون سے دیکھا ہے بدون تیری ہی تقلید رسول
کے غرض جب تک تو زندہ اس جہان مین ہے خوب جان لے کہ خواب مین ہون اسلیے کہ اصل وہ جہان ہے
کہ دونون کا ایسا حال ہے جیسے سایہ اور مہتاب کہ مہتاب اصل ہے اور سایہ فرع الخلاف شرح مین فروع کو
فروغ باک کو پاک لکھا ہے قولہ خواب بیداریست آن دان ای عضد + گو بہ بیند خفتہ کو در خواب شد + او گمان برد
کاینم خفتہ ام + بیخبر زان کوست در خواب دوم + کوزہ گر گر کوزۂ را بشکند + چون بخواہد باز خود قائم کند + کور را
ہر گام باشد ترس چاہ + با ہزاران ترس می آید براہ + مرد بینا دید عرض راہ را + پس بداند او مغاک و چاہ را
پا و زانوش نلرزد ہر دمی + رو ترش کی دارد او از ہر غمی + خیز فرعونا کہ ما آن نیستیم + کہ بہر بانگے ز غولے بیستیم
خرقۂ ما را بدرد و زندہ ہست + ورنہ خود ما را برہنہ تن بہست + بی لباس این خواب را اندر کنار + خوش بگیرم ای عدو
نابکار + خوشتر از تجرید از تن و ز مزاج + نیست ای فرعون بی الہام کج + المعنی یعنے اس خواب سے بیداری اپنی
اسکو جان ای عضد کہ سوتے مین جو کچھ سوتا آدمی دیکھتا ہے اور جانتا ہے کہ مین سوتا ہون وہ تو گمان کرتا ہے
کہ مین اسوقت سوتا ہون اور اس سے بیخبر کہ اب وہ دوسرے خواب مین ہے پہلی بگاڑ کے دوسری قائم کی ہے
جیسے کوزہ گر اگر کسی کوزہ کو توڑ ڈالے اور جب چاہے پھر قائم کر لے آندھے کو قدم قدم پر چاہ کا خوف ہوتا ہے
ہزارون خوف سے راہ پر آتا ہے اور جو بینا ہے راہ کی چوڑائی دیکھتا ہے وہ چاہ و مغاک کو خوب جانتا ہے
اُسکا نہ پاؤن کانپے نہ زانو کانپے کسیوقت نہ وہ کسی غم سے ترشرو ہوئے پس ایسے ہی یہ ساحر جب تک
نابینا تھے اب جو بینا ہوگئے لہذا فرعون سے کہا آے فرعون جا اٹھ جا اب ہم وہ نہین ہین کہ کسی
غول کی آواز پر ٹھہر رہین اور رک جائین تو ہمارے خرقہ کو پھاڑ ڈال ہمارا سینے والا موجود ہے وہ سی دیگا

اور اگر نہ سیکھا تو ہمکو ڈھونڈنگا بدن ہی خوش ہے تو تھوڑی دیر کو خواب کے وقت کپڑے اتار ڈالنے سے کیسی خوب
خوش معلوم ہوتی ہے پس جب یہ دنیا خواب ہے تو ہم بھی اسکو بیخبر ہو کے اور دشمن خدا کے آغوش میں ہوں جیسے
آج فرعون اپنے تن و مزاج سے تجرید حاصل کرنا اور جدا ہو جانا اسکے برابر کوئی اچھی بات نہیں ہے نہ کہ

تجھسا بے الہام بیہودہ مغز

حکایت خچر کی اونٹ کے سامنے کہ میں اکثر منہ کے بل گرتا ہوں تو نہیں گرتا کہ بہت کم

قوله گفت استر با شتر ای خوش رفیق ÷ در فراز و شیب و در راه عمیق ÷ تو نیائی در سر و خوش میروی ÷ من همی آیم
بسر در چون غوی ÷ من همی افتم برو در هر دمی ÷ خواه در خشکی و خواه اندر نمی ÷ این سبب را باز گو با من ز چیست ÷ تا بدانم
من که چون باید زیست ÷ گفت از چشم تو چشم من یقین ÷ هست روشن تر بسی و دوربین ÷ بعد از آن هم
از بلندی ها نظر ÷ زین سبب در رو نیفتم ای صنم ÷ خویش بر آیم بر سر کوه بلند ÷ آخر عقبه ببینم هوشمند ÷ پس همه پستی و
بالائی راه ÷ دیده ام را وا نماید هم اله ÷ هر قدم من از سر بینش نهم ÷ از عثار و او فتادن وا رهم ÷ تو نبینی پیش خود
یک دو سه گام ÷ دانه بینی و نه بینی رنج دام ÷ یستوی الاعمی لدیکم والبصیر ÷ فی المقام والنزول والمسیر ÷ چون جنین اندر رحم
حق جان دهد ÷ جذب اجزا در مزاج او نهد ÷ از خورش او جذب اجزا میکند ÷ تار و پود جسم خود را می تند ÷ تا چهل سال
مجذب جزوها حق حریصش کرده باشد در نما ÷ جذب اجزا روح را تعلیم کرد ÷ چون نداند جذب اجزا شاه فرد ÷ جالب
این ذره ها خورشید بود ÷ بی غذا اجزات را اندر ربود ÷ آن زمانی که درآئی تو ز خواب ÷ هوش و حس رفته را خواهد شتاب
تا بدانی کان از و غائب نشد ÷ باز آید چونکه فرماید که عد ÷ المعنی عقبہ بفتحتین راہ دشوار گذار عثار بکسر سر کے بل گرنا

ایک خچر نے اونٹ سے کہا اے رفیق کیا سبب ہے کہ نشیب و فراز اور راہ عمیق میں تو اوندھا نہیں خوب چلا
جاتا ہے میں سر کے بل گمراہ کے مانند گرتا ہوں میں ہر وقت منہ کے بل گرتا ہوں خواہ خشکی ہو خواہ تری یا تو مجھکو
اسکا سبب کیا ہے تو مجھکو طریقہ گذران کا معلوم ہو جائے اسی راہ پر چلوں اونٹ نے کہا میری آنکھ اور تیری آنکھ
سے فرق ہے میری آنکھ یقیناً تیری آنکھ سے روشن تر ہے اور بیشک دوربین تر اسکے بعد یہ بات کہ میں اونچے
سے ہر شی کو دیکھتا ہوں اس سبب سے منہ کے بل نہیں گرتا کہ اس شی کے سامنے ہی موجود ہوں اور حاضر
ہوں خوش بخوش اونچے پہاڑوں پر چڑھ جاتا ہوں اور جو راہیں دشوار گذار ہیں اسکا آخر اپنی ہوشمندی سے
دیکھ لیتا ہوں پس تمام اونچ نیچ راہ کی میری آنکھوں کو اللہ تعالی دکھا دیتا ہے میں ہر قدم از روے بینش
کے رکھتا ہوں لہذا سر کے بل گرنے اور ویسے گرنے دونوں سے بچا رہتا ہوں تو کیا قدم بھی اپنے آگے
دیکھتا ہے یا دو درجہ دو تین قدم اور کہتے ہیں ایسا کہ دانہ دیکھتا ہے اور رنج دام کا نہیں دیکھتا پس سمجھا ہے
نزدیک اندھے اور انکھیارے ایک ہیں جنکو مقام اور سیر اور منازل سوجھتے ہیں سو جو اللہ تعالی جب جنین کو

رحم مین جان بخشتا ہی تو اسکے مزاج مین قوت جذب اجزا کی رکھ دیتا ہی کہ جو خورش یہ کھاتا ہی اُسکے اجزا کو جذب کر کے تار و پود اپنے جسم کا بناتا ہی اور جسم کو بڑھاتا ہی چالیس برس تک اللہ تعالی حر بیس جذب اجزا کار گھکر نما کا کام لیتا ہی روح کہ جذب اجزا کا اُسی نے سکھایا اسلیے کہ وہ ایک شاہ فرد و مجرد ہی جز نفخت فیہ من روحی کا وہ جذب کو کیا جانے جامع ان ذرون یعنے مخلوق کا وہ خورشید ہی جو عبارت اُسکی ذات سے ہی کہ بے غذا بھی تیرے اجزا کو چلا پھرا سکتا ہی دیکھ تو جب تو سو جاتا ہی ہوش حواس تیرے سب از جا رفتہ ہوتے ہین جہان تو خواب سے جاگا اور تو نے ہوش وحس رفتہ کو چاہا فوراً اُسکو بلاتا ہی ایسا کہ تو جانے کہ اُس سے غائب ہی نہین ہوے تھے ایسے شتابی حاضر آتے ہین جہان فرمایا عابس فوراً لوٹ پڑتے دیر ہی نہین ہوتی

اجتماع خر عزیر علیہ السلام کا بعد مرنے کے حکم خدا سے اور مرکب ہونا سامنے انکی آنکھون کے

قولہ ہین عزیرا در نگر اندر خرت + کہ بپوسیدست و ریزیدہ بر تت + پیش تو گرد آوریم اجزاش را + آن سر و دم و دو گوش و پایش را + دست نی و جزو بر ہم می نہم + پارہ ہارا اجتماعی میدہم + درنگر در صنعت پارہ زنی + کو ہمی دوزد کہن بی سوزنی + ریسمان نی سوزنی وقت رفو + زانچنان دوزد کہ پیدا نیست درز + چشم بکشا حشر را پیدا ببین + تا نمانہ شبہات در یوم دین + تا ببینی جامعیم را تمام + تا نلرزی وقت مردن ز اہتمام + ہمچنانکہ وقت خفتن ایمنی + از فوات جملہ حسہای دنی + بر حواس خود نلرزی وقت خواب + گرچہ میگردد پریشان و خراب + المعنی خر زمانہ فتح موزہ سینا عزیر نام پیغمبر علیہ السلام کہ انھون نے بیت المقدس کی آبادی پر بعد خرابی کے تعجب کیا تھا اللہ تعالی نے اُنکو مارا اور سو برس اُسی جگہ پڑا رکھا حالت جوانی مین مارا تھا اُسی بدن سے پھر زندہ کیا اور کھانا انکا ویسے ہی بدستور رکھا رہا نہ بگڑا نہ تھا مگر گدھا مر کے سڑ گل گیا تھا اُسکے اجزا البتہ پریشان ہو گئے تھے اُسکی نسبت اللہ تعالی فرماتا ہی کہ خبردار ہو اے عزیرا در خور کر اپنے گدھے کیطرف جو گلا سڑا بکھرا ہوا تیرے پاس پڑا ہی اب ہم تیرے سامنے اُسکے اجزا جمع کرتے ہین یعنے سر و دم اور دونون کان ہاتھ پانون اور جزو سب جمع کر کے اُن ٹکڑون کو اجتماع دیتے ہین دیکھ تو صنعت ٹکڑے جوڑنے والے کی کہ کیسے پرانے ٹکڑے بے سوزن کے سیتا ہی نہ تو سینے کے وقت ڈورا ہی نہ سوئی ہی اور سیتا ایسا ہی کہ کہین درز و سیون معلوم نہین اب تو آنکھین کھول اور کیفیت حشر کی برملا دیکھ لے تا تجھکو شبہہ روز قیامت کے پیدا ہونے مین نہ رہے اور میری جامعیت کو دیکھ لے کیسا جمع کرنے والا ہون تا مرنے کیوقت اپنے اہتمام بگڑنے کے خیال سے نہ ڈرے کہ میرے جسم کا اہتمام بگڑ جائیگا جیسا کہ سونے کے وقت فوت ہونے حواس سے بخنتہ ہوتا ہی کہ سب جو ہوتے مین جو تو ہوا لانکہ یہ حواس دنی ہین اور تجھکو ان حواسون کا ڈر نہین ہوتا اگرچہ پریشان و خراب ہوجاتے ہین الخلاف شرح مین پڑکو ذکر لکھا ہی

نہ رونا شیخ کا اپنے فرزند کے مرنے پر

قولہ ٭ بود شیخی رہنمائی پیش ازین ٭ آسمانی شمع بر روی زمین ٭ چون پیمبر در میان امتان ٭ در گشای روضۂ دار الجنان ٭ گفت پیغمبر کہ شیخ رفتہ پیش ٭ چون نبی باشد میان قوم خویش ٭ یک صباحی گفتش اہل بیت او ٭ سخت دل چونی بگو ای نیک خو ٭ ما ز ہجر و مرگ فرزندان تو ٭ نوحہ میداریم با پشت دوتو ٭ تو نمی گریی نمی زاری چرا ٭ یا کہ رحمت نیست در دل ای کیا ٭ چون ترا رحمت نباشد در درون ٭ پس چہ امیدست ما از تو کنون ٭ ما بامید توایم ای پیشوا ٭ کہ بنگذاری تو ما را در فنا ٭ چون بیاراید روز حشر تخت ٭ خود شفیع ما توئی آن روز سخت ٭ در چنان روز و شب بی زینہار ٭ ما باکرام توایم امیدوار ٭ دست ما و دامن تست آن زمان ٭ کہ نماند ہیچ مجرم را امان ٭ گفت پیغمبر کہ روز رستخیز ٭ کی گذارم مجرمان را اشک ریز ٭ من شفیع عاصیان باشم بجان ٭ تا رہانمشان ز اشکنجہ گران ٭ عاصیان و اہل کبائر را بجہد ٭ وا رہانم از عتاب نقض عہد ٭ صالحان امتم خود فارغند ٭ از شفاعتہای من روز گزند ٭ بلکہ ایشان را شفاعتہا بود ٭ گفتشان چون حکم نافذ میرود ٭ ہیچ وازر وزر غیری بر نداشت ٭ من نیم وازر خدایم برفراشت ٭ المعنی فرماتے ہین کہ اگلے زمانہ مین ایک شیخ رہنما ایسا تھا کہ گویا ایک آسمانی شمع زمین پر روشن تھی ایسا تھا جیسے امتون مین پیغمبر کہ ہدایت سے لوگون کے لیے دروازہ روضۂ جنان کا کھولتا تھا چنانچہ حضرت پیغمبر نے بھی فرمایا کہ اگلے جو شیخ گذرے ہین ایسے تھے جیسے نبی اپنی قومون مین ہوتے ہین کما فی الحدیث الشیخ فی قومہ کالنبی فی امتہ شیخ اپنی قوم مین ایسا ہے جیسے نبی اپنی امت مین ایک صبح اُسکے اہلبیت مین سے کسی نے کہا کہ تم ہو تو بڑے نیکخو مگر سخت دل کیون ہو ہم تو تمہارے فرزندون کے مرگ و ہجر مین نوحے رکھتے ہین اور بار غم سے دوتا ہین تو نہ روتا ہو نہ زاری کرتا ہو یہ کس سبب سے ہو یا کہ تیرے دل مین ای صاحب رحم ہی نہین ہو پھر جب تیرے دل مین رحم نہین ہی تو ہم تجھسے کیا امید رکھین ہم تو تیری ہی امید پر ای پیشوا ہین کہ تو ہمکو رنج و عنا مین نہ چھوڑیگا حشر کے دن جو رب العالمین تخت آرا ہوگا اُس سخت دن کا شفیع ہمارا تو ہی ہوگا ہم ایسے روز و شب بے پناہ مین تیرے ہی لطف و کرم کے امیدوار ہین پس اُسوقت مین ہمارا ہاتھ ہوگا اور تیرا دامن جسوقت مین کسی مجرم کو امن نہ رہیگی حضرت پیغمبر نے فرمایا ہو کہ قیامت کے دن مین کسی مجرم کو ہرگز روتا آنسو بہاتا نہ چھوڑونگا جیسا کہ حدیث مین ہے ثم استشفع عند ربی حد الی فرح واخرجہم من النار وادخلہم الجنۃ حتی لایبقی الامن حبسہ القرآن پس شفاعت کرونگا مین پھر حد کیجائیگی میرے واسطے ایک حد اسواسطے نکالنے دوزخیون کے سو مین اپنی حد سے نکل جاؤنگا اور نکالونگا انکو دوزخ سے اور داخل کرونگا جنت مین یہانتک کہ کوئی دوزخ مین باقی نہ رہیگا مگر وہ جسکو قرآن نے مقید کیا ہی جیسے مشرک یا کفار جنہیں قید تا ابید دوزخ کی ہے مین دل و جان سے شفیع

گنہگاروں کا ہونگا تا انکو شکنجۂ عذاب سے چھڑاؤں تو عاصی و اہل کبائر ہیں انکے چھڑانے اور عتاب سے بچاتے ہیں کہ انھوں نے اپنے قول توڑے ہیں کوشش و جہد کرونگا اسلئے کہ صالح تو میری امت کے خود فارغ ہیں میری شفاعتوں سے اور اُس روز گزند سے بے گزند بلکہ انکو خود شفاعتیں ملینگی اور انکی بات حکم نافذ کے مثل جاری ہوگی اُس دن ہیں کہ کوئی بوجھ والا بوجھ غیر کا نہ اُٹھائیگا سب بوجھ اُٹھانیوالے ہونگے سوائے میرے کہ مجھکو خدا نے افراشتہ کیا ہے الخ اف شرح بحر العلوم میں سخت ذل جون نے لکھا ہے جونی کہ او رمانہ بجر کو مانہ بجر قولہ آنکہ بی وزرست شیخست ای جوان + در قبول حق چو اندر کف کمان شیخ کہ بود پیر یعنے موسفید + معنی این موبدان ای نا امید + ہست آن موی سیہ ہستی تو + تا ز ہستیش نماند تار مو + چونکہ ہستیش نماند پیر اوست + گر سیہ مو باشد او خود یا دو موست + ہست آن موی سیہ وصف بشر نیست آن مو موی ریش و موی سر + مہد در عیسی بر آرد صد نفیر + کہ جوان ناگشتہ ما شیخیم و پیر + گر رہید از بعض اوصاف بشر + شیخ نبود کہل باشد ای پسر + در یکی موی سیہ کان وصف ماست + نیست بر ز شیخ و مقبول خداست + چون بود موی سپید ار با خودست + او نہ پیرست و نہ خاص ایزدست + ور سر موی ز وصفش باقیست + او نہ از عرش خدا آفاقیست + ما ہمہ امید واران توایم + ریزہ چین خوان احسان توایم + لیک با اینجملہ چون بی شفقتی + بہر فرزندان چرا بی رافتی + یا مگر خود دل نمی سوزد ترا + بازگو ای شیخ ما را ماجرا + المعنی پس معلوم ہوا کہ اُس دن کوئی بلا وزر نہیں مگر ہاں شیخ جو قبول امر حق میں ایسا ہے جیسے ہاتھ کی کمان جاہے جیسے لچاؤ جھکاؤ شیخ اسکو کہتے ہیں پر کو جسکے مو سفید ہوں اب اس مو کے معنی ای نا امید جان اور سمجھ کہ وہ جو مو سیاہ تیرے ہیں وہی تیری ہستی ہے سارے پندار و غرور و خودی و منی اُسی سیاہ موی میں ہوتی ہے لاجرم اس ہستی کی ہستی کا ایک تار مو ہرگز نہ رہنے پائے پس جبکہ اس ہستی کی ہستی نہ رہی تو پھر وہی پیر ہے چاہے اُسکے بال بالکل سیاہ ہیں چاہے دو موی ہے وہ جو موی سیاہ ہیں وہی وصف بشری ہے کہ وہ مو نہ موے ریش ہے نہ موے سر دیکھ تو حضرت عیسی جب مہد میں تھے سیکڑوں آواز کرتے تھے کہ ہم جوان ناگشتہ شیخ و پیر ہیں کما جاء فی القرآن انی عبد اللہ اتانی الکتاب وجعلنی نبیا وجعلنی مبارکا اینما کنت واوصانی بالصلوۃ والزکوۃ ما دمت حیا یعنے میں بندہ اللہ کا ہوں کہ دی ہے مجھکو کتاب اور ٹھہرایا مجھکو نبی اور کیا مجھکو جہاں کہیں میں ہوں برکت والا اور وصیت کی مجھکو ساتھ صلوۃ و زکوۃ کے جب تک میں زندہ ہوں کہ یہ باتیں ایسے وقت میں ہوئیں کہ اصلا وقت کلام کا نہ تھا اور جو بعض اوصاف بشر سے چھوٹ گیا ہے بعض میں ہے تو ای پسر وہ شیخ نہیں ہے دو مویہ ہے جسکو ادھیڑ کہتے ہیں اور اگر ایک بھی موے سیہ جو ہمارا وصف ہے جسکو ہستی ٹھہرایا ہے اگر اُسکے منہ پر نہیں ہے تو وہی شیخ و مقبول خدا کا ہے اور جو مو سپید ہے اور اپنی خودی میں گرفتار نہ وہ پیر ہے نہ وہ خاص ایزد کا ہے اگر ایک سر مو اس

وصف

وصف سے آمین باقی ہوده عرش خدا سے نہین ہر آفاقی ہوا اے دنیا والا آدمی پھر رجوع اس حکایت
کیطرف ہی جو شروع کی تھی وہی اہلبیت کہتی ہی کہ ہم سب تیرے امیدوار ہین اور ریزہ چین خوان احسان
تیرے کے ہین مگر باوصف ان سب باتون کے تو کیسا بے شفقت ہوا اور فرزندون کے حق مین بے رافت
یا تیرا دل ہمپر نہین جلتا بس ای شیخ بتا تو یہ کیا ماجرا ہی انخلاف شرح بحر العلوم مین بجای آن نا امید بجاے
بے نا امید اور جوانان گسته بجاے جوان ناگشته بر روگو برروے لکھا ہی

عذر شیخ بہر ناگریستن بر مرگ فرزندان

قوله شیخ گفت او را مپندار ای رفیق + که ندارم رحم و مهر و دل شفیق + بر همه کفار ما را رحمت است + گرچه
جان جمله کافر نعمت است + بر سگانم رحمت و بخشایش است + که چرا از سنگهاشان مالش است + آن سگی که
می گزد گویم دعا + کای ازین خو وارهانش ای خدا + این سگان را هم درین اندیشه دار + که نباشند از خلائق
سنگسار + زان بیاورد اولیا را بر زمین + تا کندشان رحمة للعالمین + خلق را خواند سوی درگاه خاص + حق را
خواند که وافر کن خلاص + جهد بنماید ازین سو بهر پند + چون نشد گوید خدایا در مبند + رحمت جزوی بود مر عام را
رحمت کلی بود همام را + رحمت جزوش قرین گشته بکل + رحمت دریاست هادی سبل + رحمت جزوی بکل پیوسته شد
رحمت کل را تو هادی بین بود + تا که جزوست او ندارد کار بحر + هر غدیری را کند اشباه بحر + چون نداند راه یم
ره کی برد سوی دریا خلق را + چون آورد متصل گردد بحر آنگاه او + ره برد تا بحر همچون سیل و جو + ور کند دعوت
بتقلیدی بود + نه از عیان و وحی تاییدی بود + گفت پس چون رحم داری بر همه + همچو چوپانی بگرد این رمه
چون نداری نوحه فرزند خویش + چونکه فصاد اجل شان زد بنیش + چون گواه رحم اشک دیده هاست + دیده تو
بی نم و گریه چراست + المعنی شیخ نے بجواب سوال اپنی اہلیہ کے کہا کہ یہ مت گمان کر کہ مجھکو رحم و محبت
اور میرا دل شفیق نہین ہی مین تو کفار پر بھی رحمت کرتا ہون اگرچہ جانین انکی کافر نعمت ہین یعنے
دین کی نعمت سے منکر تھے تو کتون پر بھی رحمت و بخشایش ہی جو لوگون کو پتھرون سے مارتے دیکھتا
ہون کہ کیون انکو مارتے ہین اگر کتا کسیکو کاٹ کھاتا ہی اسکے حق مین دعا کرتا ہون کہ خدایا یہ عادت بد
اسکی اس سے چھڑا دے مین ان کتون کی ہر وقت بھی فکر و اندیشہ رکھتا ہون کہ خلائق سے سنگسار
نہون آپ بمقولات حضرت مولانا رح کے ہین کہ خدا تعالی اولیا کو اسواسطے زمین پر لایا ہی کہ انکو
رحمة للعالمین بنائے جیسے آنحضرت صلعم رحمة للعالمین تھے اسلیے کہ اولیا بھی انکے نائب و پیرو ہین
تا شکل انکے مخلوق پر رحمت کرین انکو درگاہ خاص حق تعالی کیطرف بلاتے ہین اور خدا سے دعا کرین کہ انہین
خلوص و صدق بڑھائے اپنی طرف سے انکی ہدایت و نصیحت مین کوشش کرین جو نہو سکے دعا کرین

کہ خدایا اپر در دارزو رحمت وہدایت کا بند مت کر کھولدے یہ رحمت جو عالم مین درمیان عام مخلوق کے ہر اس رحمت کے مقابل جو انکے ہمام اور رحمت للعالمین کو انسے ہوتی ہو جزوی ہی اور انکی رحمت کلی اسلیے کہ اسکی رحمت ہمقرین خدا کے ہی جو کل ہی اور ایک دریا ہی جو ہادی راہون کی ہی جب رحمت جزوی کل سے ملگئی اور جا لگی تو رحمت کل کا جو ہادی ہی تو اسکا بیننده ہوجائیگا اور جب تک جو کوئی جزو ہی وہ دریا کا کام نہین دیکھتا اس سببسے وہ ہر تالاب کو تشابہ بحر کے کر دیتا ہی ظاہر ہو جو راہ دریا کی نہین جانتا ہی اور خود ہی دریا کی طرف نہین جاسکتا پھر مخلوق کو دریا کے پاس کیسے لاسکے لیکن جب متصل بحر سے ہو جاے تو اسوقت راہ بحر کا ضرور لیجاے جیسے سیل نہر کا دریا کی جستجو کرتا ہی اور جسوقت مین کہ دریا تک نہین پہونچا ہی دعوت مخلوق کی کریگا تو وہ تقلیدی ہوگی نہ عیان اور وحی۔ و تایید سے یعنے نہ آنکھ کی دیکھی نہ حکم الہی سے جو وحی ہی سُنی نہ اُسکو ہمیشگی حرج آیندہ رجوع ہو پھر اصلی۔ کرکیطرف یعنے انھی اہل خانہ شیخ نے کہا جب سب پر رحم رکھتا ہی اور ایسا ہی جیسے گلہ کے گرد چوپان تو اپنے فرزندون کے واسطے نوحہ وزاری کیون نہین کرتا جب کبھی فصاد اجل نے انکے نشتر مارا تو غیر نہین ہوا اور تیرا ایک آنسو نہ بہا جو رحم کے گواہ ہین پھر اگر رحم ہی تو تیری آنکھیں بے نم و بے گریہ کے کیون ہین **قولہ شیخ** وا نازان عتابش گرم شد۔ در سخن یکبارہ بی آزرم شد۔ رو بزن آورد و گفتش ای عجوز۔ خود نباشد فصل دی ہمچون تموز۔ جملہ گر مردند ایشان در حی اند۔ غائب و پنہان ز چشم دل کی اند من چو بینم شان معین پیش خویش۔ از چہ رو رو را کنم ہمچون تو ریش۔ گرچہ بیرونند از دور زمان۔ با منند و گرد من بازی کنان۔ گریہ از ہجران بود یا از فراق۔ با عزیزانم وصالست و عناق۔ خلق اندر خواب می بینندشان من بہ بیداری ہمی بینم عیان۔ زین جہان خود را دمی پنہان کنم۔ برگ حس را از درخت افشان کنم۔ حس اسیر عقل باشد ای فلان۔ عقل اسیر روح باشد ہم بدان۔ دست بستہ عقل را جان باز کرد۔ کارہای بستہ را ہم ساز کرد۔ حسہا و اندیشہ بر آب صفا۔ ہمچو خس بگرفتہ روی آب را۔ دست عقل آن خس بیک سو می برد۔ آب پیدا شود پیش خرد۔ خس بس انبوہ بود بر جو چون حباب۔ خس چو یکسو رفت پیدا گشت آب۔ چونکہ دست عقل نکشاید خدا۔ خس فزاید از ہوا بر آب ما۔ آب را ہر دم کند پوشیدہ او۔ از ہوا خندان و گریان عقل تو چونکہ تقوی بست دو دست ہوا۔ حق گشاید ہر دو دست عقل را۔ پس حواس چیرہ محکوم تو شد۔ چون خرد سالار و مخدوم تو شد۔ حس را بیخواب خواب اندر کند۔ تا کہ غیبیہا ز جان سر بر زند۔ ہم بہ بیداری ببیند خوابہا ہم ز گردون بر گشاید بابہا۔ **المعنی** جب اہل خانہ نے شیخ کو بچون پر نہ رونے کے معاملہ مین عتاب کیا تو شیخ بھی اُسپر گرم و بیمروت ہوا اور اسکی طرف مُنہ کر کے کہا ای عجوز دی مین تموز کب ہوتا ہی جو تو نے خیال کیا یعنے غیر ممکن بات مجھسے چاہتی ہی جتنے جو مر گئے ہین سب میرے گرد ہین ہین اور زندہ میری چشم دل سے

وہ غائب و پنہان ہی کب ہین جب انکو بعینہ مجسم اپنے سامنے دیکھتا ہون تو مثل تیر کے منھ پیٹھ پر پٹ کے کیون زخمی کرون اگرچہ وہ دور زمانہ سے باہر ہین لیکن میرے پاس ہین اور میرے گرد گھل رہے ہین رونا تو ہجر و فراق سے ہوتا ہے اور جب مین عزیزون سے وصل و عناق مین ہون یعنے بغلگیر ہو رہا ہون پھر کیون روؤن مخلوق تو اپنے عزیزون کو خواب مین دیکھتی ہے مین بیداری مین ظاہر و برملا دیکھتا ہون جب ذرا دیر کو جہان سے مین آپ کو چھپا لیتا ہون اور حواس کی پٹی چھاڑ ڈالتا ہون اب معقولات مولانا رح کے ہین کہ ای فلان یہ جان لے کہ حس تو اسیر عقل کی ہے اور عقل اسیر جان کی عقل کے ہاتھ بندھے ہوے ہین مراد عدم دسترس سے ہے جان کھولتی ہے اور اسکے مشکل کامون کو جان ہی راست و درست کر دیتی ہے حسین اور اندیشے ایسے ہین جیسے آب صاف پر گھاس کوڑہ کہ اُسکے مُنھ کو چھپا لئے ہوئے ہوتا ہے پس عقل کا ہاتھ اُسکو اتار کے جب ایک طرف کر دیتا ہے تو عقل کے نزدیک وہ آب صاف کھل جاتا ہے اسلیے کہ حس و اندیشون کا نہر پر مثل حباب کے بڑا انبوہ تھا جب یہ خس جو حس ہے ایک طرف ہو گئی آب ظاہر ہو گیا پس اگر عقل کے ہاتھ کو خدا نہ کھولے اور کشود نہ بخشے تو خس ہوا سے اڑ اڑ کے ہمارے آب پر نہایت ہی جمع ہو جاے ہوا سے مراد ہواے نفسانی اور ہمارے آب کو یہ ہوا چھپاتی ہی رہی یہ وہ ہوا ہے کہ اسی سے عقل تیری خندان اور گریان ہے یعنے جب خواہش نفسانی کے موافق ہوا خرم و خندان ہوئی اور جو خلاف اُسکے گریان البتہ تقوی جو ہوا کے دونون ہاتھ باندھ دیتا ہے تو اللہ تعالی عقل کے دونون ہاتھ کھول دیتا ہے تب یہ حواس جو اب تجھپر غالب ہو رہے ہین تیرے محکوم ہو جاتے ہین اور خرد تیری سالار و مخدوم ہوتی ہے تو خرد جس کو جو خواب کیوقت حاوی رہتی ہے بخواب کے خواب مین داخل کر دیتی ہے سب بیکار و یک کنار ہو جاتے ہین تو غیب کی باتین اور چیزین جان سے تجھپر ظہور کرین اور جیسے خواب مین عجیب و غریب چیزین دیکھتے ہین وہ بیداری مین دیکھے اور آسمان سے بھی اسپر دروازے کھول دیتے ہین الخلاف شرح بحر العلوم مین آزرم کو آزرم آنکش کو آنکس لکھا ہے

قصہ پڑھنا شیخ ضریر کا قرآن کو از روے مصحف کے اور وقت پڑھنے کے بینا ہو جانا بحکم خدا

قوله دید در ایام آن شیخ فقیر + مصحفے در خانہ پیر ضریر + پیش او مہمان شد او وقت تموز + ہر دو زاہد جمع گشتہ چند روز + گفت اینجا ای عجب مصحف چراست + چونکہ نابیناست این درویش راست + اندرین اندیشہ تشویشش فزود + کہ جز او نیست اینجا باش و بود + او ست تنہا مصحفے آویختہ + من نیم گستاخ یا آمیختہ + تا بپرسم نی خمش صبری کنم + تا بصبرے بر مرادی برزنم + صبر کرد و بود چندین در حرج + کشف شد کالصبر مفتاح الفرج + صبر نجست ای برادر صبر کن + تا شفا یابی تو زین رنج کہن + صبر سوی کشف ہر سربست + صبر تلخ آمد بر او شکر ست +

المعنی فرماتے ہین کہ اس شیخ فقیر نے اُنکے دونون ہین قرآن شریف ایک اندھے کے گھر مین دیکھا اور یہ اُسکے پاس گیا کہ وہ ایام تموز تھے اور یہ اور وہ دونون زاہد چند روز وہان اکٹھے رہے آس شیخ نے تعجب سے دل مین کہا کہ یہ فقیر تو سیح مچ کا اندھا ہی پھر یہ قرآن یہان کیون ہی اسی سوچ مین اُسکو بہت تشویش پیدا ہوئی کہ اس درویش کے سوا اور کسیکی بود باش یہان ہی نہین اکیلا وہ ہی اور مصحف لٹکا ہوا ہی کیسے پوچھون نہ مین ایسا گستاخ ہون نہ ایسی بڑی بیبری اس سے بات ہی بہتر یہ ہی چپ ہون صبر کرون تو صبر کے سبب سے مراد پر پہونچون آخر صبر کیا اور چند روز اس تنگی مین رہا آخر اسپر کھل گیا اسواسطے کہ صبر مفتاح الفرج ہی اے برادر صبر ایک خزانہ ہی تو صبر کر تو اس رنج کہن سے شفا پائے صبر ہر بھید کے کشف کی راہ بتاتا ہی صبر اگرچہ تلخ ہی لیکن پھل اُسکا شیرین ہی

صبر کرنا لقمان کا جو دیکھا کہ حضرت داؤد آہن سے زرہ کے حلقے درست کرتے ہین اور نہ پوچھنا اور صبر کرنا

قولہ رفت لقمان سوی داؤد از صفا ۔ دید کو میکرد زاہن حلقہا ۔ جملہ را باہمدگر در می فگند ۔ زاہن پولاد آن شاہ بلند ۔ صنعت زرّاد او کم دیدہ بود ۔ در عجب میماند وسواسش فزود ۔ کاینچہ شاید بود واپرسم ازو ۔ کہ چہ میسازی ز حلقہ تو بتو ۔ باز با خود گفت صبر اولی ترست ۔ صبر با مقصود زو تر رہبرست ۔ چون نپرسی زود تر کشفت شود ۔ مرغ صبر از جملہ پران تر بود ۔ ور بپرسی دیر تر حاصل شود ۔ سہل از بیصبریت مشکل شود ۔ چونکہ لقمان تن بزد اندر زمان ۔ شد تمام از صنعت داؤد آن ۔ پس زرہ سازید و پوشید او ۔ پیش لقمان حکیم صبر خو ۔ گفت این نیکو لباس ست ای فتا ۔ در مصاف و جنگ دفع زخم را ۔ گفت لقمان صبر نیز ہم نیست کو پناہ و دافع ہر جا غمیست ۔ صبر را باحق قرین کرد ای فلان ۔ آخر والعصر را آگہ بخوان ۔ صد ہزاران کیمیا حق آفرید ۔ کیمیائی ہمچو صبر آدم ندید ۔ المعنی زرّا در زرہ ساز ایک دن حضرت لقمان از روے صدق و صفا حضرت داؤد کیطرف گئے دیکھا کہ وہ لوہے کے حلقے بنا بنا کے ایک دوسرے مین ڈالتے تھے اُنھون نے صنعت زرہ گری کی نہین دیکھی تھی اُنکو دیکھ دیکھ کے تعجب و وسواس بڑھا کہ ان حلقون کا کیا ہوگا انسے پوچھون کہ ان تو بتو حلقون سے کیا بناتے ہو پھر دل مین کہا کہ صبر بہتر ہی صبر مقصود کیطرف جلدی رہبری کرتا ہی اسلیے کہ ہر بات نہ پوچھنے سے جلدی کھلجاتی ہی مرغ صبر کا جملہ پرندون سے پرندہ تر ہی اور اگر پوچھے تو دیر ہوتی ہی اور بے صبر کے سہل چیز مشکل ہوجاتی ہی بس جب لقمان نے صبر کیا اور خاموش رہے دم بھر مین وہ صنعت حضرت داؤد کے ہاتھ سے تمام ہوگئی پھر اُنھون نے اُن حلقون کی زرہ بنا کے سامنے پہنی اور کہا اے جوان یہ بھی ایک اچھا لباس ہی

تمام

جنگ و مصاف مین زخم بچانے کیواسطے لقمان نے کہا یہ تو ہی لیکین صبر بہت ہی اچھا ہمدم ہی ہر غم کی پناہ اور ہر غم کا ہر جگہ دافع ہی اللہ تعالی نے صبر کو قرین حق کا کیا ہی تواہی فلان آخر سورۂ والعصر کو پڑھ کہ تواصوا بالحق و تواصوا بالصبر یعنے وصیت کرتے ہین ساتھ حق کے اور وصیت کرتے ہین ساتھ صبر کے پس صبر کو موازنہ مین حق کے رکھا ہی لاکھون طرح کی کیمیا حق نے پیدا کی ہین مگر آدم نے صبر جیسی کوئی کیمیا نہ دیکھی الخلاف شرح بحر العلوم مین کہ یہ کوگرہ لکھا ہی

بقیۂ قصۂ اندھے کا اور قرآن پڑھنا اسکا

قولہ مرد مہمان صبر کرد و ناگہان ✦ کشف گشتش حال مشکل در زمان ✦ نیمشب آواز قرآن را شنید ✦ جست از خواب آن عجائب را بدید ✦ کہ ز مصحف کور میخواند درست ✦ گشت بی صبر و ز کور آن حال جست ✦ گفت چون در چشمہات نیست نور ✦ چون ہمی بینی ہمی خوانی سطور ✦ آنچہ میخوانی بر وافتادۂ ✦ دست را بر حرف او بنہادۂ ✦ اصبعت در سیر پیدا میکند ✦ کہ نظر بر حرف داری مستند ✦ گفت ای گشتہ ز جہل تن جدا ✦ این عجب میداری از صنع خدا ✦ من ز حق درخواستم کای مستعان ✦ بر قراءت من حریصم ہمچو جان ✦ نیستم حافظ مرا نوری بدہ ✦ در دو دیدہ وقت خواندن بی گرہ ✦ باز دہ دو دیدہ ام را آن زمان ✦ کہ بگیرم مصحف و خوانم عیان ✦ آمد از حضرت ندا کای مرد کار ✦ ای بہر رنجی بما امیدوار ✦ حسن ظن ہست و امیدی خوش ترا ✦ کہ ترا گوید بہر دم برترا ✦ ہر زمان کہ قصد خواندن باشدت ✦ یا ز مصحفہا قراءت بایدت ✦ من در آن دم وادہم چشم ترا ✦ تا فرو خوانی معظم جوہرا ✦ المعنی مرد مہمان نے جو صبر کیا ناگہان اسپر فوراً حال اُس مشکل کا کشف ہو گیا اور کھل گیا آدھی رات کو اُسنے آواز قرآن کی سُنی سوتے سے چونک پڑا اور وہ عجائب دیکھا کہ اندھا مصحف کو ٹھیک ٹھیک پڑھ رہا ہی اُسکا صبر جاتا رہا اور اندھے سے حال پوچھا کہ تیری آنکھون مین نور تو ہی نہین تو کیسے دیکھتا ہی اور کیسے سطرین پڑھتا ہی جو کچھ پڑھتا ہی اُسکی طرف متوجہ ہی اور ہاتھ کو ٹھیک حرف پر رکھے ہی انگلی تیری حرفون پر ایسی ٹھیک چلتی ہی کہ یہی ہمکو سند ہی کہ تو حروف دیکھتا ہی اندھے نے کہا ای شیخ تو تو جہل تن سے جدا ہی اسکو صنع الٰہی سے کیسے عجب جانتا ہی مین نے اللہ سے دعا کی کہ ای رب مستعان مجھکو دل و جان سے قراءت قرآن کی حرص ہی مین حافظ نہین ہون مجھکو نور دے اور پڑھنے کے وقت دونون آنکھین روشن کر دے بیگرہ وکرہ بفتح اول دکشرانی گرہ و نامرغوب اُسوقت میری آنکھین مجھکو پھیر دے کہ قرآن اُٹھاؤن اور ظاہر پڑھنے لگون تب حضرت عزت سے ندا آئی کہ ای مرد کار یعنے ہمارے کام کا آدمی ہی اور ہر رنج مین تو ہمسے امیدوار ہوتا ہی تجھکو ہمپر نہایت خوش گمانی ہی اور امید بھی تیری اچھی ہی کہ تجھکو ہر دم ہماری طرف کو کہتی ہی کہ بڑھو اور بڑھو جسوقت تجھکو قصد قرآن پڑھنے کا ہو یا مصحفون سے قراءت کا خواہان ہو اُسوقت مین تجھکو آنکھین دونگا تا تو اُس معظم جوہر کو پڑھ سکے جو ہر آمین الغرض اندھے جیسے سلطانیا و درویشیا مین

قولہ ہمچنان گردد ہر آنگاہی کہ من + وا کشایم مصحف اندر خواندن + آن خبیری کو نشد غافل ز کار + آن گرامی پادشاہ کردگار + باز بخشد بینشم آن شاہ فرد + در زمان ہمچون چراغ شب نورد + زین سبب نبود ولی را اعتراض + ہر چہ بستاند فرستد زا امتیاض + گر بسوزد باغت انگوری دہد + در میان ماتمت سوری دہد + آن شل بدست را دستی دہد + کان غمہا را دل مستی دہد + لا نسلم و اعتراض از ما برفت + چون عوض می آید از مفقود زفت + چونکہ بی آتش مرا گرمی رسد + راضیم گر آتشش ما را کشد + چونکہ بی شمعت ببخشد دیدنی + اینچنین کوریست چشم روشنی + بی چراغی چون دہد او روشنی + گر چراغت شد چہ افغان میکنی + المعنی اعتیاض عوض دینا اندھا کہتا ہی جیسا اُسنے مجھسے فرمایا تھا ویسا ہی ہوتا ہی جسوقت مین قرآن پڑھنے کو کھولتا ہون پس وہ خبیر جو کبھی اپنے کام سے غافل نہین اور وہ گرامی بادشاہ کردگار شاہ فرد فوراً مجھکو بینائی لوٹ کے دیتا ہی جیسے چراغ شب نورد کہ بجھنے کیوقت کبھی یہ معلوم ہوتا ہی کہ بجھ گیا اور اُسی حال مین وہ چمک اُٹھتا ہی علی ہذا بار بار اس قسم سبب سے ولی کو تو اعتراض ہوتا نہین اسواسطے جو چیز وہ لے لیتا ہی اُسکا عوض بھیجتا ہی اگر تیرے باغ کو جلا دے تو تجھکو پکے پکائے انگور دے اور اگر ماتم مین ڈالے تو اسی ماتم سے سرور و خوشی پیدا کر دے شل بے ہاتھ والے کو دست و قوت دیتا ہی اور فرط غم سے جو لوگ کان نکلے ہو گئے ہین اُنکے دلون کو انھین غمون مین مستی بخشتا ہی کہ وہ اسمین مست ہوتے ہین ہمسے تو لا نسلم و اعتراض سب گئے اور محو ہوئے جو ہمکو عوض ہوئے مقصود سے مل رہا ہی مثلاً جب بے آگ کے ہمکو گرمی پہونچے اور ہماری آگ کو وہ بجھا دے تو ہم راضی ہین ہمارا کیا بگڑتا ہی اور بنتا ہی اور جو بے آنکھون کے تجھکو روشنی بخشے تو کیا کہنا ایسی کوری جو بچشم روشنی ہی جب بے چراغ کے وہ روشنی دیتا ہی پھر اگر تیرا چراغ مر گیا تو کیون افغان کرتا ہی بگاڑ ہی کیا ہوا

قصہ اولیا کا کہ راضی احکام الٰہی پر تھا اور تبدیل حکم خوشامد نہین کرتا تھا

قولہ بشنو اکنون قصۂ آن رہروان + کہ ندارند اعتراضی در جہان + ز اولیا اہل دعا خود دیگرند + کہ ہمیدوزند گاہی میدرند + قوم دیگر می شناسم ز اولیا + کہ دہان شان بستہ باشد از دعا + از رضا کہ ہست رام آن کرام + جستن دفع قضا شان شد حرام + در قضا ذوقی ہمی بینند خاص + کفرشان آید طلب کردن خلاص + حسن ظنی بر دل ایشان کشود + کہ نپوشد از غمی جامہ کبود + ہر چہ آید پیش ایشان خوش بود + آب حیوان گردد ار آتش بود + زہر در حلقوم شان شکر بود + سنگ اندر راہ شان گوہر بود + جملگی یکسان بود شان نیک و بد + از چہ باشد این ز حسن ظن خود + کفر باشد نزد شان کردن دعا + کای اِلٰہ از ما بگردان این قضا + المعنی فرماتے ہین کہ اب قصہ اُن راہرون کا سُن جو جہان مین کسی قسم کا اعتراض نہین رکھتے اولیا مین ایک فریق اہل دعا ہین کہ وہ کبھی سیتے ہین اور کبھی پھاڑتے ہین کہ مراد دعا نیک و بد سے ہی اور ایک قوم اور ہین اولیا سے کہ

مین انکو سمجھاتا ہون کہ انکے منہ دعا سے بند ہین بس خدا کی رضا کہ ان بزرگون کی مطیع و رام ہے اُسی بات کا ڈھونڈھنا جسمین دفع قضا کا ہو اُنکے نزدیک حرام ہے وہ قضا مین ایسا ایک خاص مزہ پائے ہین کہ اُس سے نجات ڈھونڈھنے کو کفر جانتے ہین اُنکے حسن ظن نے اُنکے دل پر ایسا دروازہ کھول دیا ہے کہ ہرگز کسی غم سے سیاہ پوش نہین ہوتے جو اُنکے سامنے آتا ہے اُس سے خوش ہین اگر آگ ہو تو آبحیوان جانین زہر اُنکے حلق مین ہو شکر جانین پتھر اُنکی راہ مین ہو گوہر ہو جاوے جملہ نیک و بد جو کچھ ہے سب کو یکسان جانتے ہین اور یہ بات اُنہیں کس سبب سے ہے حسن ظن سے کہ کسیکو برا جانتے ہی نہین اُنکے نزدیک یہ دعا کرنا کہ اے معبود ہمسے اس قضا و حکم کو لوٹا دے کفر ہے

سوال بہلول کا ایک بزرگ سے اور جواب اُسکا

قولہ گفت بہلول آن یکی درویش را • چونی ای درویش واقف کن مرا • گفت چون باشد کسی کہ جاودان • بر مراد او رود کار جہان • سیل وجوہا بر مراد او روند • اختران زانسان کہ او خواہد شوند • زندگی و مرگ سرہنگان او • بر مراد او روانہ کو بکو • ہر کجا خواہد فرستد تعزیت • ہر کجا خواہد ببخشد تہنیت • سالکان راہ ہم بر کام او • ماندگان راہ ہم در دام او • ہیچ دندانی نجنبد در جہان • بی رضا و امر او فرمانروان • بی رضای او نیفتد ہیچ برگ • بیقینا از دنیا ہیچ مرگ • بی مراد او نجنبد ہیچ رگ • در جہان از اوج ثریا تا سمک • گفت ای شہ راست گفتی ہمچنین • در فر و سیمای تو پیدا ہست این • آن و صد چندانی ای صادق و لیک • شرح کن این را بیان کن نیک نیک • آنچنانکہ فاضل و مرد فضول • چون بگوش او رسد آرد قبول • آنچنانش شرح کن اندر کلام • کازان ہم بہرہ یابد جان عام • ناطق کامل چو خوان باشی بود • بر سر خوانش زہر آشی بود • کہ نماند ہیچ مہمان بینوا • ہر کسی یابد غذای خود جدا • ہمچو قرآن کہ بمعنی ہفت توست • خاص را ہم عام را مطعم در وست • گفت این باری یقین شد پیش عام • کہ جہان در امر یزدانست رام • ہیچ برگی در نیفتد از درخت • بی قضا و حکم آن سلطان بخت • از دہان لقمہ نشد سوی گلو • تا نگوید لقمہ را حق کادخلوا • میل و رغبت کان زمام آدمیست • جنبش آن رام امر آن غنی ست • در زمینہا و آسمانہا ذرہ • پر نجنباند نگردد پرہ • المعنی بہلول نے ایک درویش سے کہا کہ تیرا کیا حال ہے مجھکو خبردار کر کہا ایسا جیسے کسی شخص کی مراد پر ہمیشہ جہان چلتا ہو دریا نہرین جسب مراد اُسکے چلین ستارے وہ جیسا چاہے ویسے ہو جائین موت و حیات یہ دونون سرہنگ اُسکی مرضی موافق گلی گلی مین پھرتے ہون جہان چاہے وہان تعزیت بھیجدے جسکو چاہے مبارکباد بخشے سالک راہ خدا کے بھی اُسکے قدم پر چلین واماندے راہ کے اسکے جال مین پھنسے ہون کوئی ایک دانت جہان مین بیرضا اور امر اس فرمانروا کے نہ ہل سکے نہ بیرضا اُسکے کوئی پتا کسی درخت کا گرے نہ بیقضا اُسکے کسی کو

مرگ آوے نہ بے مراد اُسکے جہان مین اوج ثریا سے سمک تک کوئی رگ ہل سکے بہلول نے کہا اے بادشاہ تو نے سچ کہا ایسے ہی ہے اور تیری فرسیا سے یہ سب ظاہر بلکہ یہ سب اور ایسے سو چند اور اے صادق سب کچھ تو ہی لیکن اپنے اس بیان کی خوب اچھی شرح تو کر دے اور بیان بھی کر ایسا کہ فاضل اور فضول جسکے کان مین پہونچے وہ اُسکو مان لے اور ایسی شرح کر اُسکی اپنے کلام مین جس سے جان عالم بہرہ یاب ہو ظاہر ہے ناطق کامل جو خوان باش ہوتا ہے اُسکے خوان پر ہر قسم کا آش و طعام ہوتا ہے خوان باش کسر دار خوان تا کوئی مہمان بھوکا اور بینوا نر ہے ہر کوئی اپنی جدی غذا پائے جیسے قرآن جسمین سات سات کے معنی ہین خاص و عام سب کا طعام اسمین موجود درویش نے کہا بھلا یہ تو تمام کے نزدیک بھی یقین ہے کہ جہان حضرت ایزد کا رام و مطیع ہے کوئی پتا درخت کا بیرضا ے اُسکے اور بے حکم اس سلطان بخت کے نہین گر سکتا سلطان بخت یعنے چاہے جیسا جسکا نصیب کرے جیساکہ فرمایا وما تسقط من ورقة الا یعلمہا یعنے کوئی پتا درخت کا نہین ٹوٹتا ہے مگر وہ اُسکو جانتا ہے مقدور کیا ہے کہ دہن سے گلو تک لقمہ جا سکے جب تک حق تعالی لقمہ سے نہ کہدے خاوخانہ کے اے داخل ہو سیل و زنبت سے مراد ہوا و ہوس سے ہے کہ یہ انسان کے لگام بنی ہین اور اُسکو کھینچے کھینچے پھرتے ہین اُنکی جنبش و آرام بھی اُسی غنی بے پروا کے امر سے ہے دونون سے چاہے جسکو باد دے چاہے جسکو تیز کر دے ساری زمینون اور تمام آسمانون مین ایک ذرہ پر نہ ہلا سکے نہ کوئی پر و یعنے برگ کاہ لوٹ پوٹ ہو سکے الخلاف شرح بحر العلوم مین لفظ ہم خاص لکے بعد رہگیا ہے قولہ جز بفرمان قدیم نافذش + شرح نتوان کرد جلدی نیست گوش + کاشمر و برگ و زخلان را تمام + بے نہایت کی شود در نطق رام + اینقدر بشنو کہ چون کلی کار + می نگردد جز بامر کردگار + چون قضای حق رضای بندہ شد + حکم او را بندۂ خواہندہ شد + بی تکلف نی پی مزد و ثواب + بلکہ طبع او چنین شد مستطاب + زندگی خود نخواہد بہر خود + نی پی ذوق و حیات مستند + ہر کجا امر قدم را مسلکیست + زندگی و مردگی پیشش یکیست + بہر یزدان میزید نی بہر گنج + بہر یزدان میرد نز خوف و رنج + ہست ایمانش برای خواہ او + نی برای جنت و اشجار و جو + ترک کفرش ہم برای حق بود + نی زبیم آنکہ در آتش شود + اینچنین آمد ز اصل آن خوی او + نی ریاضت نی وجست و جوی او + آنگہان خندد کہ او بیند رضا + ہمچو حلوا و شکر او را قضا + بندۂ کش خو و خصلت این بود + نی جہان بر امر و فرمانش رود + پس چرا لابہ کند او با دعا + کہ بگردان ای خداوند این قضا + مرگ او و مرگ فرزندان او + بہر حق پیشش چو حلوا در گلو + نزع فرزندان بر آن با وفا + چون قطائف پیش شیخ بینوا + پس چرا گوید دعا الا مگر + در دعا بیند رضای داد گر + آن شفاعت وان دعا نز رحم خود + میکند آن بندۂ صاحب رشد + رحم خود را او ہمان دم سوختست + کہ چراغ عشق حق افروختست + دوزخ اوصاف او عشق ست و او + سوخت مر اوصاف او را مو بمو +

ہر طروقی این فرو قی کی شناخت * چون دقوقی کو درین دولت تاخت * یعنی طروق راہ روندہ آیسے ہی فروق فرق کنندہ قطائف لوزینہ ونان لوزینہ و سویان وہی درویش کہتا ہے تم ایسی جلدی اسکی شرح چاہتے ہو مگر شرح اسکی بدون فرمان قدیم ونافذ حق کے نہین کرنا چاہیے اور جلدی اچھی نہین جسکا یہ حال کہ مثل برگ درختون کے ہے پھر برگ درختون کے کون گن سکتا ہے اور جوشش بے نہایت ہے وہ نطق کی مطیع کب ہو سکتی ہے پس تو اتنا ہی سن لے کہ کوئی کام بدون امر کردگار کے نہین ہوتا اور جب قضائے حق رضا وخشنودی بندہ کی ہوئی اور اُسکے حکم کا بندہ خواہندہ ہو گیا تو بے تکلف اسمین مزدوری وثواب کو کچھ دخل نہین ہے بلکہ خود اُسکی طبیعت مستلذ ایسی ہو جاتی ہے کہ وہ بندہ زندگی اپنی اپنے واسطے اور مزہ لذت زندگی مستلذ کے واسطے کہ جسکو میٹھا دے چکا ہے نہین چاہتا جہان کہین امر حق کا مسلک ہے وہان اس بندہ کے سامنے اپنی زندگی ومردگی اس امر کے مقابل ایک ہے یہ خدا کے واسطے جیتا ہے نہ گنج کے واسطے ایسے ہی خدا کے واسطے مرتا ہے نہ خوف ورنج سے اسکا ایمان خواہش خدا کی ہے نہ جنت اور اُسکے میوون اور نہرون کیواسطے اُسنے جو کفر کو ترک کیا ہے وہ بھی اسیکے لیے ہے نہ آتش دوزخ مین داخل ہونے کے خوف سے غرض اُسکی اصل ہی سے ایسی خو ہے نہ کچھ ریاضت وجستجو سے یہ بات ہو وہ اُسوقت خرم وخندان ہوتا ہے جو خدا کی رضا وخشنودی دیکھتا ہے اُسکو قضا مثل حلوا وشکر کے ہے پس وہ بندہ جسکی ایسی خو وخصلت ہو کیسے نہین جہان اُسکے حکم مین چلیگا پھر کیون وہ خوشامد کرے یا دعا کہ ای خداوند اس حکم کو پھیر دے پس اُسکو اپنی موت اور فرزندون کی موت ایسی شیرین ہے جیسے کسی کی حلق مین حلوا ہو اُسکو نزع اپنے فرزندون کی ایسی جیسے لوزینہ یا سویان اور وہ کیون دعا کرے مگر اس خیال سے کہ اس حاکم دادگر کی رضا دعا مین ہے جیسے کہ فرمایا ادعونی استجب لکم مانگو مجھسے مین قبول کرونگا واسطے تمھارے اس رضامندی کی راہ سے تو مضائقہ نہین کریگا ورنہ وہ محتاج دعا کا کب ہے سو اس دعا کو بھی اورون کے حق مین شفاعت سمجھو نہ یہ کہ اپنے اوپر رحم کھا کے دعا کرے وہ صاحب رشد اورون کی ہدایت کو دعا کریگا اُسنے تو اپنے اوپر رحم کرنے کو اسیوقت پھونک دیا جس وقت کہ چراغ عشق کا جلایا اوصاف بشری جو کچھ اسمین تھے اُن اوصاف کا دوزخ اسکا عشق ہے اور اُسنے اُس دوزخ مین بال بال اُن اوصاف کا پھونک دیا ہر راہ چلنے والون نے جو اس راہ مین چلے ہین ایسا فارق ہین کب پہچانا ہے اور کون ایسا فارق ہوا ہے کسکو ایسی تمیز ملی ہان دقوقی البتہ وہ اس دولت مین ساعی وشتابندہ ہوا اور مثل اُسکے کون گذرا ہے

قصۂ دقوقی رحمۃ اللہ علیہ اور اُنکی کرامات کا

قولہ آن دقوقی داشت خوش دیباجۂ * عاشق وصاحب کرامت خواجۂ * بر زمین میشد چو مہ بر آسمان * شب روان را گشتہ زو روشن روان * در مقامی مسکنی کم ساختی * کم دو روز اندر دہی انداختی * گفت در یک خانہ باشم گر دو روز

مشق آن مسکن کند در من فروز + غرة المسکن احاذر بالنا + الفلی یا نفس سافر للغنا + لا اعود خلق قلبی بالمکان + کی یکیرانا
خالصا فی بالامتحان + روز اندر سیر بد شب در نماز + چشم اندر شاه باز او همچو باز + منقطع از خلق نی از بدخوئی
منفرد از مرد و زن نی از دوئی + نیک و بد را مهربان و مستقر + بهتر از ما در شهی تر از پدر + گفت پیغمبر شما را ای مهان
چون پدر هستم شفیق و مهربان + زان سبب که جمله اجزای منید + جزو را از کل چرا بر میکنید + جزو از کل قطع شد
بیکار شد + عضو از تن قطع شد مردار شد + تا نه پیوند د بکل بار دگر + مرده باشد نبودش از جان خبر + ور بجنبد
نیست مود او را سند + عضو نو برید هم جنبش کند + جزو ازین کل گر برد یکسو رود + این نه آن کلست کو ناقص شود
قطع و وصل او نیاید در مقال + چیز ناقص گفته شد بهر مثال + مر علی را بر مثال شیر خواند + شیر مثل او نباشد گرچه
راند + از مثال و مثل و فرق آن بران + جانب قصه دقوقی بازران + المعنی شب رو و بفتح را ذرر و اہل شب بیدار
یعنے دقوقی حال سلوک مین بہت اچھی صورت رکھتا تھا اور عجیب طریق کہ عاشق تھا اور صاحب کرامت اور جو آ
جیسے آسمان پر چاند پھرتا ہے اور سریع السیر یہ زمین پر مثل چاند کے پھرتا تھا اور کہین جمتا نہ تھا اور جو لوگ شب و
شب بیدار تھے انکی جانین اس سے روشن ہو گئی تھین ایک مقام مین سکن نہین کرتا تھا دو روز سے
بھی کم کسی گانون مین رہتا کہتا تھا کہ اگر مین ایک گھر دو روز رہونگا تو عشق اس مسکن کا میرے دل مین
فروغ پکڑیگا بس عزیز ہرنے مسکن سے مین بچتا ہون اس سے نقل کر اے نفس اور سفر کر واسطے غنا کے مین
اپنے دل کی خلقت کو مکان کے رہنے کی عادت نہین ڈالتا اگر ایسا ہوگا تو امتحان مین کب کھرا
اور خالص نکلیگا دن مین سیر و تماشا کرتا رات کو نماز مین ہوتا آنکھین وہ شاہ مین باز اور باز کیطرح
خود پرواز مین مخلوق سے منقطع لیکن نہ یہ کہ بدخوئی سے منفرد مرد و زن سے مگر نہ ایسا کہ دوئی سے
کہ آپکو اور کچھ سمجھتا اور ونکو اور کچھ جملہ پر مہربان اور جملہ کا جلسے قرار خواہ نیک ہو خواہ بد مہربانی مین بہتر مان سے
اور شیرین تر باپ سے شہی بمعنی شیرین تر گویا ترجمہ اشہی کا ہے آنحضرت نے فرمایا کہ اے سردارو مین تمھارے اوپر
مثل پدر کے شفیق و مہربان ہون اس سبب سے کہ تم سب میرے ہی اجزا ہو پھر جزو کو کل سے کیون جدا
کرتے ہو مینے مجھسے کیون دور بھاگتے ہو یہ بھی جانتے ہو کہ جب مین کل ہون تم جزو ہو تو جزو کل سے جدا
ہو کے بیکار نہین ہو جاتا جیسے عضو کہ تن سے جدا ہوا اور مردار ہوا اور جب تک پھر کل سے پیوند نہین
پاتا مردہ ہوتا ہے اسکو اپنی جان کی خبر نہین ہوتی اگر وہ جنبش کرے تو خود اسکی سند نہین کہ تازہ کٹا ہوا
عضو بھی تو جنبش کرتا ہے اسکی جنبش بھی ویسی ہے جو جزو کہ اس کل سے جدا ہوگا علحدہ کر دیا جائیگا اور ناقص
ہوگا مگر یہ کل ایسا نہین کہ کسی جزو کے نہونے سے ناقص ہو ے اسکا قطع اور وصل ایسا نہین جو گفتگو
مین سماے اور مین نے جو کچھ کہا مثال کے طور پر کہا کہ وہ ناقص ہے مثلاً حضرت علی کو شال کی راہ سے

کسیطرف شیر کہا کیس شیر مثل آنکے کب ہی گو اُسنے کہا اب فرماتے ہین کہ تو مثال و مثل اور اُنکے فرق سے الگ ہوا اور دقوقی کیطرف لوٹ چل

لوٹنا طرف قصۂ دقوقی رحمۃ اللہ علیہ کے

قولہ آنکہ در فتوی امام خلق بود + گوی تقوی از فرشتہ میربود + آنکہ اندر سیر مہ را مات کرد + ہم ز دینداری او دین رشک خورد + با چنین تقوی و اوراد و قیام + طالب خاصان حق بودی مدام + در سفر معظم مرادش آن بدے + کہ دمی با بندۂ خاصی زدی + این ہمی گفتی چو میرفتی براہ + کن قرین خاصگانم ای الہ + یا رب آنہا را کہ بشناسد دلم + بندہ و بستہ میانم مجملم + وانکہ نشناسم تو ای یزدان جان + بر من محجوب شان کن مہربان + حضرتش گفتی کہ ای صدر مہین + این چہ عشق ست و چہ استسقاست این + مہر من داری چہ میجوئی دگر + چون خدا با تست چہ جوئی بشر + او بگفتی یا رب ای دانای راز + تو گشودی در دلم راہ نیاز + در میان بحر اگر بنشستہ ام + طمع در آب سبو ہم بستہ ام + ہمچو داود نود نعجہ مراست + طمع در نعجہ حریفم ہم بخاست + حرص اندر عشق تو فخرست و جاہ + حرص اندر غیر تو ننگ و تباہ + شہوت و حرص نران پیشی بود + وآن حیزان ننگ و بدکیشی بود + حرص مردان از رہ پیشی بود + در مخنث حرص سوی پس رود + آن یکی حرص از کمال مردیست + آن دگر حرص افتضاح و سردیست + آہ سری ہست اینجا بس نہان + کہ سوی خضری شود موسی روان + ہمچو مستسقی کز آبش سیر نیست + بر ہر آنچہ یافتی باللہ مایست + بی نہایت حضرت است این بارگاہ + صدر را بگذار صدر تست راہ + المعنی وہ دقوقی علم و فتوی مین تو ایسا کہ امام خلق کا تھا اور تقوی مین گیند فرشتون سے لیجاتا اور فرشتون پر سابق تھا سیر مین تو ماہ کو مات کیا یعنے نہایت پھر نیوالا کہ ماہ بھی با این سریع السیری اُس سے ہارا تھا اور دین مین ایسا کامل کہ دین خود اسپر رشک کرتا تھا کہ مثل اسکے مین کامل ہوتا باوصف ایسے تقوی اور اوراد وظائف اور قیام نماز کے ہمیشہ خاصان خدا کا طالب بھی سفر مین بڑی مراد اُسکی یہی ہوتی تھی کہ ایک دم کو بھی کسی بندۂ خاص سے مل لیتا اور ملاقات ہو جاتی جب راہ چلتا تو یہی کہتا جاتا کہ ای معبود میرے مجھکو مصاحب اپنے خاص لوگون کا کر ای رب میرے وہ لوگ جنکو میرا دل پہچانتا ہی اُنکا مین میان بستہ اور خدمتگار اور محمل یعنے باربردارندہ گویا غلام اور بوجھ ڈھونے والا ہون محمل بضم بصیغہ فاعل باربردارندہ آور جنکو میرا دل نہین پہچانتا اور ہین اُنسے محجوب و پوشیدہ ہون اُنکو تو ای یزدان جان مجھپر مہربان کردے اسکے جواب مین حضرت رب العزت اُس سے کہتے کہ ای صدر نشین مہین یہ تیرا کیسا عشق مجھسے ہی اور یہ کیسا استسقا عشق کا تجھکو ہی کہ عشق سے تیری پیاس ہی نہین بجھتی تو تو میری محبت رکھتا ہی پھر اور کو کیا ڈھونڈھتا ہی جب خود خدا تیرے پاس ہی پھر بشر کی تلاش تجھکو کیون ہی تو وہ کہتا ای رب ای دانای راز تو ہی نے میرے دل پر یہ راہ نیاز کی کھولدی ہی کہ اگرچہ

خود دریا مین بیٹھا ہون دریا مراد عشق الٰہی سے ہی گر طمع مجھکو گھوڑون کے پانی مین کبھی ہی کہ اُنسے بھی کچھ پی لون گھوڑے مراد اور کاملون سے ہین حضرت داؤد کے مثل ہون کہ نوے بھیڑین انکے پاس تھین اور انکے حریف کے پاس ایک بھیڑ تھی انکو اُس ایک کی بھی طمع تھی واضح ہو کہ حضرت داؤد کی نوے بیبیان تھین اور اوریا جو انکا سالا تھا اُسکے ایک بی بی تھی اُسکو بھی یہ لینا چاہتے تھے آخر جب وہ مارا گیا تو اُنھون نے لے لی جیسا کہ قرآن مجید مین ہی اِنَّ ہٰذا اخی لہ تسع و تسعون نعجۃ ولی نعجۃ واحدۃ فقال اکفلنیہا وعزنی فی الخطاب یعنے بیشک یہ میرا بھائی ہی اُسکی ننانوے بھیڑین ہین اور میری ایک ہی ہی سو یہ کہتا ہی کہ وہ بھیڑ بھی میرے حوالہ کر دے اور بات مین وہ مجھکو دبائے لیتا ہی کہ میری بھیڑ لیلے حضرت داؤد نے کہا کہ اسنے ظلم کیا جو تیری ایک بھیڑ تجھسے مانگتا ہی باوصف اتنی بھیڑون کے مختصر بیان اسکا یہ ہی کہ اوریا کی عورت سے انکو عشق ہو گیا تھا آخر اسکو ایسے موقع لڑائی پر بھیجا کہ وہان وہ مارا گیا اور عورت اُسکی اُنھون نے کر لی حضرت رب العزت نے دو فرشتے بھیڑون پر باہم جھگڑتے ہوے اُنکے پاس بھیجے اور اُنھون نے اُنسے سوال کیا جو آیۂ کریمہ سے ظاہر اور بعد اُنکے جواب کے غائب ہو گئے حضرت داؤد متنبہ ہو کے استغفار و زاری مین مشغول ہوے تھے مولانا کے شعر مین نوے سے مراد کثرت ہی نہ عدد معین تا مخالفت آیۂ کریمہ سے نہو حرص تیرے عشق کی مخروماہ ہی اور غیر کے عشق کے ننگ و خواب ہی جو لوگ نر اور مرد ہین اُنکو خواہش و حرص بیشی کی ہوتی ہی کہ ہم سب سے آگے بڑھگے ہون اور ہر بات مین سب سے آگے اور جو حیز و نامرد ہین اُنکے ملک و حصہ مین ننگ و محتاجی ہی مردونکی حرص بیشی کی راہ سے ہوتی ہی کہ ہر دم قدم آگے کو بڑھا رہے اور مخنث مین اس بات کی حرص کہ پیچھے کو جاے وہ ایک حرص تو کمال مردانگی سے ہی اور وہ دوسری فضیحت و سردی سے ہی آپ مولانا رح بڑی حسرت و افسوس سے ایک آہ عاشقانہ کر کے فرماتے ہین کہ یہان ایک بڑا بھید چھپا ہوا ہی کہ خضر کے پیچھے جو صرف نبی تھے حضرت موسیٰ کو جو رسول اولوالعزم تھے دوڑایا چنانچہ حضرت خضر کے ساتھ انکو حکم سفر ہوا تھا اور پھر از خضر سے کہے گئے تھے اُنسے نہین کہتے تو مستسقی بن جیسے وہ پانی سے سیر نہین ہوتا اور جو کچھ تونے پا لیا ہی قسم ہی خدا کی اسپر مت ٹھہر جا اور بس مت کر یہ بارگاہ بڑی سبلے نہایت حضرت ہی یعنے جسکو تو حضرت سمجھا ہی حضرت نہین ہی حضرت بہت دور ہی ابھی تو راہ ہی ہی تو صدر راہکو مت سمجھ صدر کا خیال چھوڑ یہ راہ اسکی ہی تو اس راہ سے صدر جا نکر سیرمت ہو اسلیے کہ اس راہ کی انتہا نہین ہی

بھید ڈھونڈھنا موسیٰ کا خضر سے باوجود کمال شرافت رسالت کے

قولہ از کلیم حق بیاموز ای کریم ، بین چہ میگوید ز مشتاقی کلیم ، با چنین جاہ و چنین پیغمبری ، طالب خضرم ز خودبینی بری ، موسیا تو قوم خود را ہشتہ ، در پی آن نیکوی سرگشتہ ، کیقباد ہمی رستہ از خوف و رجا ، چند پوئی چند گردی تا کجا ،

آن تو بانست و تو و افقت برین ۞ آسمانا چند پیمائی زمین ۞ گفت موسی این ملامت کم کنید ۞ آفتاب و ماه را ره کم زنید ۞ میروم تا مجمع البحرین من ۞ تا شوم مسحوب سلطان زمن ۞ اجعل الخضر لامری سببا ۞ ذاک او امضی واسری حقبا ۞ سالها پرم بپر و بالها ۞ سالها چه بود هزاران سالها ۞ میروم یعنی نمی ارزد بدان ۞ عشق جانان کم بدان از عشق نان ۞ این سخن پایان ندارد ای عمو ۞ داستان آن دقوقی باز گو ۞ المعنی فرماتے ہین ای ہمراہ کریم تو کلیم حق سے مشتاقی کیکو دیکھ تو کیسے ایک مشتاق سے بیان کرتے ہین کہ با وصف ایسے مرتبہ اور ایسی پیغمبری کے طالب خضر کا ہوا اور حالانکہ خود بینی سے بری کہا اے موسی کہ وہ یوشعؑ ہین تو نے اپنی قوم کو چھوڑا اور اپنے کو واسطے اُس نیاب کے پریشان بنایا ہے تو تو خود کیقبا دہر خوف ورجا سے خلاص تشبیہ کیقباد سے بنظر اُسکی عیاشی و بیغمی کے ہے تم کو کہانتک خضر کی تلاش مین رہیگا اور کہانتک اُسکے پیچھے پھریگا تیری ملکیت جو ٹھہرتی یعنے نبوت و رسالت وہ تیری تیرے پاس اور تو اُسپر بخوبی واقف پھر اے آسمان کہانتک زمین ناپیگا اور پھرتا رہیگا موسی نے کہا ایسی ایسی ملامت مت کرو آفتاب و ماہ کے راہزن مت ہو کہ محال ہے ایسی ہی ملامت سے میرا باز رہنا محال ہین مجمع البحرین تک جاتا ہوں تا مسحوب سلطان زمن کا ہوں مجمع البحرین وہ جگہ جہان دریاے روم و فارس ملے ہین کہ اسی موقع پر خضر و حضرت موسی کی ملاقات ہوئی ہے شعر عربیہ کے معنی کر خضر کو میرے کام کیواسطے تا میرا مقصود مجھکو حاصل ہو نہین تو تیز کرونگا اور پھرونگا حقبون حقب بالضم و بفتحتین ہشتاد سال و روزگار او تقبیس ہے آیہ کریمہ سے قال موسی لفتاہ لا ابرح حتی ابلغ مجمع البحرین او امضی حقبا کہا موسی نے اپنے فتا سے کہ یوشع علیہ السلام تھے ہمیشہ پھرتا رہونگا جبتک مجمع البحرین پر نہ پہونچون چاہے مجھپر حقبے گذر جائین مین برسون پر و بال سے اس تمنا مین اُڑونگا اور برسون کیا چیز ہزارون برس پھرتا رہونگا مین پھرتا تو ہون لیکن یہ پھرنا میرا عشق جانان کے برابر ست جان کی ہوئی کے عشق مین نہین پھرتے ہین پھر عشق جانان کو عشق نان سے کم کیون جانتا ہے اب فرماتے ہین اس سخن کی تو اے عمو کچھ حد نہین ہے پھر دقوقی کی داستان بیان کر

لوٹنا طرف قصۂ دقوقی رحمۃ اللہ علیہ کے

قولہ آن دقوقی رحمۃ اللہ علیہ ۞ گفت سافرت مدی فی خافقیہ ۞ سالها رفتم سفر از عشق ماہ ۞ بیخبر از راہ و حیران در اله ۞ پا برہنہ رفتہ ام در خار و سنگ ۞ زانکہ من حیرانم و بیخویش و دنگ ۞ تو مبین این پا بپا را بر زمین ۞ زانکہ بر دل میرود عاشق یقین ۞ از رہ و منزل ز کوتاہ و دراز ۞ دل چہ داند کوست مست دلنواز ۞ این دراز و کوتہ اوصاف تنست ۞ رفتن ارواح دیگر رفتنست ۞ تو سفر کردی ز نطفہ تا بعقل ۞ نی بگامی بود و منزل نہ بنقل ۞ سیر جان بیچون بود در دور دیر ۞ جسم ما از جان بیاموزید سیر ۞ سیر جان هر کس ببیند جان من

لیک سیرم باشد در تن + سیر جسمانہ رہا کرد او کنون + میرود بیچون نہان در شکل چون + اب آگے اسکے گفت روزی
الخ اور تا بہ بینم قلزمی الخ یہ دو شعر ہین کہ قابل تصدیر حکایت بعد کے ہین لہذا مین نے تو اسکو انھین دونون
شعرون سے مصدر کیا خرابی و خوبی اس تغیر کی حوالہ انصاف نظر ناظرین کے ہی المعنی خافقین مشرق و مغرب تم
ابتدائے زمان و آنزمان فرماتے ہین کہ دقوقی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ مین نے ابتدائے زمانہ سے مشرق
مغرب مین سفر کیا ہی برسون سفر کو اپنے ماہ کے عشق سے کیا راہ سے بیخبر اور اللہ کی ذات مین حیران
کہ وہی ماہ ہی مین ننگے پانون خار و سنگ مین چلا اس سبب سے کہ مین حیران و بیخود ہون اور راہ مجھکو کچھ
معلوم و خبر نہین آب فرماتے ہین تو چلنے مین ان پانون کو زمین پر مت دیکھ اسلیے کہ عاشق پانون پر
نہین چلتا بیقین جان کہ دل پر چلتا ہی پھر راہ اور منزل سے چاہے دور دراز ہو چاہے کوتاہ دل کیا جانے
اسواسطے کہ وہ اپنے دلنواز کے شوق مین مست ہو رہا ہی یہ دراز و کوتہ تو اوصاف تن کے ہین روح کا
چلنا اور ہی چلنا ہی تو نے سفر کیا نطفہ سے عقل تک پھر یہ سفر تیرا کب کسی قدم اور منزل کے ساتھ تھا
جسکے ساتھ تو نے نقل کی ہی سیر جان کی بیچون ہوتی ہی چون و چرا کو اسمین داخل نہین وہ اپنے دور
دیر مین اس سے جدا ہی بلکہ جسم نے ہمارے اسی سے چلنا پھرنا سیکھا ہی سیر جان کی اے جان من ہر کوئی
نہین دیکھتا ہی سیر جسم کی سب ظاہر دیکھتے ہین جان بے جسمانہ سیر اب چھوڑ دے جسم پر اور وہی بیچون
اس شکل چون مین جو صورت جسمانی ہی پھرتی ہی

ظاہر ہونا ہفت مثال شمع کا ایک کنارہ دریا کے

قولہ گفت روزی میشدم مشتاق وار + تا بہ بینم در بشر انوار یار + تا بہ بینم قلزمی در قطرۂ + آفتابی درج اندر ذرۂ + چون رسیدم سوی یک ساحل بگام + بود بیگہ گشتہ روز و وقت شام + بعد ازان ناگہ چہ دیدم گو بیت تا بدانی سر آن افزونیت + ہفت شمع از دور دیدم ناگہان + اندران ساحل شتابیدم بدان + نور شعلہ ہر یکی شمعی ازان + بر شدہ خوش تا عیان آسمان + خیرہ گشتم خیرگی ہم خیرہ گشت + موج حیرت عقل را از سر گذشت + اینچنین چگونہ شمعہا افروختست + وین دو دیدہ خلق ازانہا دوختست + خلق جویان چراغی گشتہ بود + پیش آن شمعی کہ بر مہ می فزود + چشم بندی بد عجب بر دیدہ ہا + بندشان میکرد یہدی من یشاء + اب آگے بازمیدیدم الخ یہ شعر ہی کہ اسکو بھی بعد کی سرخی کا مین نے مصدر کیا ہی المعنی پھر قول دقوقی
کا ہی کہ ایک دن مین مشتاق کیطرح چلا جاتا تھا اس شوق مین کہ بشر مین انوار یار کے دیکھون اور
اسواسطے کہ دیکھون قطرہ مین قلزم کیسے بھرا ہوا ہی اور ذرہ آفتاب مین کیسے گھسا ہوا ہی جبکہ ایک
دریا کے کنارے موافق اپنے مقصد کے پہونچا تو شام تھی یعنی وقت تھا دن نہین رہا تھا پھر یکایک

مین نے کیا دیکھا یہ تجھسے بیان کرون تو تجھپر بھید اسکا ظاہر ہو کہ مین نے سات شمع دور سے یکایک اُس کنارہ
مین دیکھین چنانچہ اُنکو دیکھکر مین اُنکی طرف دوڑا اور وہ شمع ایسین کہ اُنسے ہر ایک کے نور و شعلہ سے
دات آسمان تک خوب بھرا ہوا تھا مین اُنکو دیکھ کے حیران و متحیر ہوگیا اور مین کیا خود حیرانی حیران ہوگئی اور
عقل کے سر سے موج حیرت کی تیر ہوگئی حیرت مین ڈوب گئی کہ الٰہی یہ کیسی شمعین روشن ہین اور یہ دونون
آنکھین مخلوق کی کیسے اندھے ہین اور عجب حال مخلوق کا ہی کہ ایسی شمع کو جو نور و فروغ مین ماہ سے
بڑھی ہوئی ہی چھوڑ کے ایک چراغ کشتہ کے طالب ہین گویا چشم بند لوگون کی آنکھون پر ہی اور یہ چشم بندی
من یشاء کا ہی اسی نے انکی آنکھون کو بند کیا ہی اسلیے کہ ہدایت اُسی کے اختیار مین ہی اختلاف یہان کمی بیشی
اشعار و شرح بحر العلوم مین ہی اور طولانی تقریر خارجی اور کثرت نسخون کی اور حل معانی سے غرض نہین

ایک مثال پر ہو جانا اُن ساتون کا

قولہ باز میدیدم کہ میشد ہفت یک ✦ نور او بشگافتی جیب فلک ✦ باز آن یکبار دیگر ہفت شد ✦ مستی و حیرانی
من زفت شد ✦ اتصالاتی میان شمعہا ✦ کہ نیاید بر زبان گفت ما ✦ آنکہ یک دیدن کند ادراک آن ✦ سالہا
نتوان نمودن از زبان ✦ آنکہ یک دم بیندش ادراک و ہوش ✦ سالہا نتوان نمودن آن بگوش ✦ چونکہ پایانے
ندارد رو الیک ✦ زانکہ لا احصی ثنا ما علیک ✦ پیشتر رفتم دوان کان شمعہا ✦ تا چہ چیزست از نشان کبریا
میشدم مدہوش و بیخویش و خراب ✦ تا بیفتادم ز تعجیل و شتاب ✦ ساعتی بیعقل و بیہش اندرین ✦ اوفتادم بر
سر خاک زمین ✦ باز با ہوش آمدم بر خاستم ✦ در روش گوئی نہ سر نہ پا ستم ✦ المعنی دقوقی کہتے ہین کہ پھر کیا
دیکھتا ہون کہ وہ ساتون شمع ایک نور ہوگئین اور وہ نور جو گریبان فلک کو پھاڑے فلک سے پار ہوا جاتا
تھا پھر وہ اکبارگی دوبارہ سات شمعین ہوگئین یہ دیکھ کے مستی و حیرانی میری از بس قوی و سطبر ہوگئی اب
اس جمع اور تفریق مین جیسے اتصال ان مین ہوتے تھے ہماری زبان ایسی کہان جسکے بیان مین وہ آجاوے
جو شخص کہ ایک دید اُسکی پاوے برسون زبان سے نہ بیان کر سکے اور اگر ادراک و ہوش اُسکو ایکدم دیکھ لین
تو برسون اُسکو اپنے کان مین نہ لا سکین ایسی افزونی اُسکی ہو اب فرماتے ہین کہ جب یہ کیفیت ایک بیحد شوکی
ہو تو پھر اپنی طرف کو کیون نہین لوٹتا یعنے جو ذکر شروع تھا اُسکی طرف اس سبب سے کہ ثنا ہماری کیسے آپ
احصا کر یگی جسکو آنحضرت نے فرمایا ہی لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک یعنی تیری ثنا مجھسے احصا
نہین کر سکتا جیسے کہ تو نے اپنی ثنا آپ کی ہی مین ان شمعون کو دیکھ کے دوڑا اور آگے بڑھا کہ یہ نشان آیات
کبریا سے کیا چیز ہی بس مین مدہوش اور بیخود اور مست چلا جاتا تھا کہ جلدی و شتابی کے مارے گر گیا تھوڑی دیر تو
اسی حال مین بیعقل و بیہوش خاک زمین پر پڑا رہا پھر ہوش مین آیا اور اُٹھا اور ایسا چلا کہ گویا اپنے حال مین نہ سر ہی ہون نہ پا ہون

معلوم ہونا اُن سات شمع کا نظر شیخ مین کہ وہ سات آدمی ہین

قولہ ہفت شمع اندر نظر شد ہفت مرد + نورشان میشد بسقف لاجورد + پیش آن انوار نور روز درد + از صلابت نورہا را می سترد + باز حیران گشتم اندر صنع رب + کاینچنین چون شد چگونست ای عجب + پیشتر رفتم کہ نیکو بنگرم + تا چہ حالست اینکہ میگردد سرم + المعنی یعنے پھر وہ ساتون شمع میری نظر مین سات مرد ہوگئے جنکا نور سقف لاجورد تک جاتا تھا اور وہ نور بھی ایسا جسکے سامنے نور انکا خواہ دن خواہ آفتاب کا گدلا اور تیرہ تھا اور رعب سختی سے پانوٗن جمائے ہوئے ہین اس کیفیت کو دیکھکر پھر حیران ہوگیا کہ ای پروردگار یہ تیری کیسی صنعت ہی اور یہ معاملہ ایسا کیون ہوا ہین اور آگے بڑھ گیا اس قصد سے کہ اچھی طرح دیکھون یہ حالت کیا ہی کہ میرے حواس چکر مین ہین اور سر گردش مین

پھر معلوم ہونا اُن ساتون مرد کا ہفت درخت

قولہ باز ہر یک مرد شد شکل درخت + چشم از سبزی ایشان نیکبخت + ز انبہی برگ پیدا نیست شاخ + برگ ہم گم گشتہ از میوہ فراخ + ہر درختی شاخ بر سدرہ زدہ + سدرہ چہ بود از خلا بیرون شدہ + بیخ ہر یک رفتہ در قعر زمین + زیرتر از گاو و ماہی بیقین + بیخ شان از شاخ خندان روی تر + عقل ازان اشکالہا زیر و زبر + میوہ کہ بر شگافیدی عیان + ہمچو آب از میوہ جستی نور آن + المعنی پھر وہ ہر مرد ایک ایک درخت ہوگیا اور ایسا سرسبز جسکی سبزی سے آنکھ نیکبخت ہوتی تھی ای نورانی جیسے کہ سبزی موید نور بصر کی ہی پتون کا ایسا انبوہ کہ شاخین چھپی ہوئین اور میوہ کی یہ کثرت کہ پتے بھی کمی ہوئے ہر درخت کی شاخ سدرہ سے لگی ہوئی اور سدرہ کیا ہی سارے خلا سے باہر نکلی ہوئی اور خلا کی حد نہین جڑ ہر ایک کی قعر زمین مین گھسی ہوئی کہ گاو و ماہی سے بھی زیادہ نیچے بیقین جڑین انکی شاخون سے زیادہ تر خندان روای تر و تازہ سبز و لطیف جسکی اشکال سے عقل لوٹ پوٹ ہوتی تھی جو میوہ کہ ظاہر اُسکا شگافتہ تر قیدہ تھا مثل پانی کے اس میوہ سے نور جھلکتا تھا الخلاف شرح بحر العلوم مین ز انبہی کو زان بھی لکھا ہی

پوشیدہ ہونا اُن درختون کا چشم خلق سے

قولہ این عجب تر کہ بر ایشان میگذشت + صد ہزاران خلق از صحرا و دشت + ز آرزوی سایہ جان میباختند + از گلیمی سایبان میساختند + سایۂ آنرا نمیدیدند ہیچ + صد تفو بر دیدہ ہای پیچ پیچ + ختم کردہ قہر حق بر دیدہ ہا + کہ نبیند ماہ را بیند سہا + ذرہ را بیند و خورشید نی + لیک از لطف و کرم نومید نی + کاروانہا بینوا وین میوہا + پختہ میریزد چہ سحرست ای خدا + سیب پوسیدہ ہمی چیدند خلق + درہم افتادہ بیغما خشک حلق + کہنہ ترک برگ و شگوفہ آن غصون + دمبدم یا لیت قومی یعلمون + بانگ می آید ز سوی ہر درخت + سوی ما آیید خلق شوربخت

بانگ می آمد ز غیرت هر شجر ۔ چشم شان بستیم کلا لا وزر + گر کسی میگفت شان کاینسو روید ۔ تا ازین اشجار مستسعد شوید ۔ جمله میگفتند کاین مسکین مست + از قضاء الله دیوانه شده ست + مغز این مسکین ز سودای دراز وز ریاضت گشت فاسد چون پیاز + او عجب می ماند یارب حال چیست ۔ خلق را این پرده و اضلال چیست + خلق گوناگون با صد رای و نقل ۔ یک قدم این سو نمی آرند نقل + عاقلان و زیرکان شان ز اتفاق گشته منکر زین چنین باغی و عاق + یا منم دیوانه و خیره شده + دیو بر من غالب و چیره شده ۔ چشم میمالم بهر لحظه که من + خواب می بینم خیال اندر زمن + خواب چه بود بر درختان میروم ۔ میوه هاشان میخورم چون نگروم + المعنی اور یہ شخص متعجب کہتا ہے کہ لاکھوں مخلوق ادھر صحرا و دشت سے آتی جاتی گذرتی ہے ان درختوں کے پاس ہو کے اور سایہ کی آرزو میں جان جانے کی نوبت پہونچتی ہے کہ گلیم وغیرہ کے سائبان بناتے ہیں مگر انکا سایہ کوئی نہیں دیکھتا دوسرا مصرعہ مولانا رح کا قول ہے کہ ایسی آنکھوں پر تھو تھو ہے سیکڑوں تفو اور تھوک اور اللہ تعالے کے قہر نے انکی آنکھوں پر مہر کر دی تا ماہ کو نہ دیکھیں سہا کو دیکھیں کہ ماہ کے مقابل کیسا ناچیز و بے نور ہے اور ذرہ کو دیکھیں خورشید کو نہ دیکھیں لیکن اسکے لطف و کرم سے ناامید نہیں ہوتا فولے کہ میوا ہیں انکے لیے یہ میوے ہیں کہ پکے پکے گرتے ہیں یہ کیسا سحر ہے ایسا کہ سیب پوسیدہ تو اسکے مخلوق بنیے ہیں اور ایسے انکی لوٹ میں پڑے ہیں کہ لوٹ کی محنت سے انکے حلق خشک ہو رہے ہیں اور ہر برگ و شگوفہ انکی ڈالیوں کا کہتا ہے کہ کاش ہماری قوم کو ہمارے حال سے آگاہی ہوتی اور ہماری طرف رجوع کرتی اور ہر درخت کیطرف سے آواز آتی ہے کہ ای خلق شوربخت ہماری طرف کیوں نہیں آتی آب سوچہ بلکہ وہ درخت پکارتے اور آگاہ کرتے ہیں اور کوئی ادھر نہیں جاتا غیرت درختوں پر آواز کرکے کہتی ہے کہ ہمیں نے انکی آنکھیں بند کر دی ہیں تم انکے بلانے سے باز آؤ یہ بچ نہیں رہینگے اگر ایسے لوگوں سے جو ان درختوں سے بھاگتے ہیں کوئی کہتا کہ ادھر کو چلو تا ان درختوں سے سعادت حاصل کرو تو سب یہی کہیں کہ یہ غریب ست قضاء الٰہی سے دیوانہ ہو گیا ہے دیوانگی میں بکتا ہے اسکو شبر الضبا سودا ہوا ہے جسکے سبب سے اور نیز شدت ریاضت سے مغز اسکا بالکل خراب ہو کے پیاز کیطرح پوست ہی پوست رہ گیا ہے یہ تو اسکو دیوانہ بتاتے ہیں اور وہ متعجب ہو کے کہتا ہے کہ الٰہی یہ حال کیا ہے اور مخلوق پر یہ پردہ گمراہی کا کیوں پڑا ہے طرح طرح کی مخلوق ہے جنکی سیکڑوں رائے اور سیکڑوں عقلیں اور ایک قدم اور طرف سے اس طرف نہیں رکھتے جو عاقل ہیں اور زیرک ہیں انمیں وہ بھی تو نفاق کے مارے منکر ہو گئے اور ایسے باغی اور گمراہ ہو گئے کہ ہرگز غور نہیں کرتے یا میں ہی انکے کہنے کے موافق دیوانہ اور حیران ہو گیا ہوں مجھ پر شیطان غالب و چیرہ ہو گیا ہے میں تو خواب آنکھیں مل ملکے دیکھتا ہوں ہر دم

نہین جانتا کہ زمانہ مین جو خیال خواب ہوتے ہین وہ دیکھتا ہون یا کیا ہی کچھ فرماتے ہین کہ خواب کیسی
ہوتی ہین تو درختون پر چڑھا ہوا ہون اور میوے کھاتا ہون پھر انکا گرویدہ اور شیفتہ کیسے نہون قولہ
باز چون می بنگرم در منکران + کہ ہمی گیرند ازین بستان کران + با کمال احتیاج و افتقار + زار روحی میرند جانسپار
ز اشتیاق و حرص یک برگ درخت + میزنند این بینوایان آہ سخت + در ہزیمت زین درخت و زین ثمار + این
خلائق صد ہزاران در ہزار + باز میگویم عجب من خود منم + دست بر شاخ خیالی در زدم + ہان بخوان ستیئس الرسل
ای عمو + تا بظنوا انہم قد کذبو + این قرات خوان تخفیف کذب + این بود کز خویش بیند محتجب + در گمان افتاد جان
انبیا + ز اتفاق منکری اشقیا + جاءہم بعد التشکک نصرنا + ترک شان گو بر درخت جان برآ + میخور و میوہ بدان
کش وزیست + ہر دم و ہر لحظہ سحر آموزیست + خلق گویان ای عجب این بانگ چیست + چونکہ صحرا از درخت
و بر تہیست + گیج گشتیم از دم سودائیان + کہ بنزدیک شما باغست و خوان + چشم میمالیم کہ اینجا باغ نیست + یا بیابانیست
یا مشکل رہیست + ای عجب چندین دراز این ماجرا + چون بود بیہودہ و ہزل و خطا + من ہمیگویم چو ایشان
ای عجب + این چنین مہری چرا زد صنع رب + زین تنازعہا محمد در عجب + در تعجب نیز ماندہ بولہب + زین عجب
تا آن عجب فرقیست ژرف + تا چہ خواہد کرد سلطان شگرف + ای وفوقی تیز رو تر ہین خموش + چند گوئی
چند چون محطنب گوش ۔ المعنی پھر جو دیکھتا ہون منکرون کو جو اس بستان سے کنارہ کش ہین تو
ایسا پاتا ہون کہ کمال حاجتمند اور نہایت ہی محتاج زار زار ہوا کہ مرے جان دینے والے ہین کہ اُس
درخت کے اشتیاق و حرص مین سخت آہین مار رہے ہین کہ ایک برگ ہی ہکو ملجاتا اور جنہون نے اس
درخت اور اس میوہ سے ہزیمت کی ہزارون لاکھ ہین پھر کہتا ہون مین عجب بیخود ہون ایک خیال کی
شاخ پکڑے ہوئے خبردار تو آیہ ستیئس الرسل قد کذبوا انکا تو پڑھ چنانچہ پوری آیت یہ ہی حتی اذا
استیئس الرسل فظنوا انہم قد کذبوا یہانتک کہ مایوس ہوئے رسول اور گمان کیا انھون نے کہ بیشک
ہم مکذوب ہوئے پھر شکایت کیا ہی اگر لاکھون ہزار اس درخت اور اس میوہ سے بھاگے انبیا و
رسل پر کیا کیا گذرا ہی جیسا کہ آیت سے مترشح ہی اور اس آیت مین کذبوا کی تخفیف پڑھ نہ تشدید کہ اسمین
کچھ حجاب نہین ہی صاف معنے ہین تکذیب کیے گئے وہ مگر جو محتجب ہی وہ بھی قرات تخفیف ذوال ہی اور محتجب
جان انبیا کی گمان مین پڑ گئی اتفاق منکری اشقیا سے کہ بالاتفاق سب ہمارے منکر ہو جاینگے
پھر بعد اس تشکک انبیا یا تابعین انبیا جیسا کہ اختلاف کذبوا مین ہی جاءہم نصرنا یعنے آئی نصرت ہماری
نازل ہوا تو انکا ترک کر اور درخت جان پر چڑھ اسلیے کہ اُس سے میوہ وہ کھاتا ہی جسکی قسمت مین ہی
اور جہان ہر دم ہر لحظہ سحر آموزی ہی جیسے مخلوق کہ رہی ہی جبکہ صحرا مین نہ پھل ہی نہ درخت ہی تو آوازہ

ان

گیا ہی اب مین کہاتنگ ان سودائیون سے بکون مین تو خود دیوانہ ہوگیا جو کہتے ہین کہ تمھارے نزدیک جو باغ ہی وہ کہان ہی ہم تو آنکھین ململکے دیکھتے ہین کوئی باغ نہین معلوم ہوتا یا تو بیابان ہی یا سخت مشکل راہ ہی لیکن مجھکو تعجب آتا ہی کہ ایسا طول طویل اجرا بیہودہ اور ہزل وخطا کیسے ہو جائیگا مگر انکی طرح مین بھی کہتا ہون کہ ایسی مہر کیون صنیع الٰہی نے لگائی جو کسیکو نہ سوجھے ان جھگڑون سے آنحضرتؐ آپکو تعجب مین تھے اور بولہب آپکو حضرت اس سبب سے کہ ابولہب معجزات وغیرہ دیکھتا ہی اور نہین مانتا اور ابولہب اس گمان بد مین کہ یہ سب جادو وجھوٹ ہی پھر کیسے جادو پر نازان ہین عجب چشم بندی سنکرون کیواسطے تھی لیکن حضرت کے تعجب اور ابولہب کے تعجب مین بڑا گہرا فرق ہی کہ آپ کا تعجب صحیح موافق دید کے اور اسکا تعجب غلط بمقتضاے تفاوت اب دیکھیے سلطان دانا وشگرف اسکے ساتھ کیا کریگا اب فرماتے ہین کہ دقوقی تو بڑا تیز رو ہی خبردار خموش ہو تو کہان تک کہیگا سنتا ہی کون ہی کان ہین کانون کا تو قحط ہی الخلاف شرح بحر العلوم مین زار روی کو زار روی نیم مردہ کو نیم غورہ اور اسیاس کو رسل کے ساتھ ملا دیا ہی اور میوہ کو رسیدہ لکھا ہی

	ایک درخت ہو جانا ان ساتون درختون کا اسکی نظر مین	

قولہ گفت راندم پیشتر من نیکبخت ❊ باز شد آن ہفت جملہ یک درخت ❊ ہفت میشد فرد میشد ہر دمے ❊ من چسان میگشتم از حیرت ہمی ❊ بعد ازان دیدم درختان در نماز ❊ صف کشیدہ چون جماعت کردہ ساز ❊ یک درخت از پیش مانند امام ❊ دیگران اندر پسِ او در قیام ❊ آن قیام وآن رکوع وآن سجود ❊ از درختان بس شگفتم می نمود ❊ یاد کردم قول حق را آنزمان ❊ گفت والنجم والشجر یسجدان ❊ این درختان را نہ زانو نی میان ❊ این چہ ترتیب نماز ست آنچنان ❊ آمد الہام خدا کامی با فروز ❊ می عجب داری ز کار ما ہنوز

المعنی یعنے پھر دقوقی نے کہا کہ اے نیکبخت مین جب اور آگے گیا پھر وہ ساتون جملہ ایک درخت ہو گئے اور یہی حال تھا کہ دم بھر مین سات ہو جاتے تھے اور دم بھر مین ایک مین انکو دیکھ کے کیسا حیرت مین ہو ہو جاتا تھا مین بعد مین نے ان درختون کو نماز مین دیکھا کہ جماعت کیطرح صف کشیدہ اچھی راستی درستی سے کھڑے ہین اور ایک انکے سامنے مثل امام کے ہی اور قیام مین اسکے پیچھے ہین پس وہ قیام اور وہ رکوع وسجود ان درختون سے مجھکو نہایت ہی عجیب معلوم ہوا مین نے اسوقت قول اللہ تعالیٰ کو یاد کیا کہ وہ جو قرآن شریف مین فرماتا ہی والنجم والشجر یسجدان درخت بلے تنہ والے جیسے کدو وغیرہ اور تنہ والے سب اسکو سجدہ کرتے ہین وہ یہ بات ہی لہذا مجھکو تعجب تھا اب خیال کرتا تھا کہ ان درختون کے نہ زانو ہین نہ کمر ہی پھر جیسی چاہیے ویسی ترتیب نماز کی کیسی ہی اسمین خدا کی

طرف سے الہام ہوا کہ با وصف نور و فروغ حاصل ہو جانے کے تو ابھی تک ہمارے کاموں میں متعجب ہی ہے کیسے جا بجا

پھر سات آدمی ہو جانا اُن ساتوں درخت کا

قولہ بعد دیرے گشتند آنہا ہفت مرد + جملہ در قعدہ پئے یزدان فرد + چشم می مالم کہ آن ہفت ارسلان +
تا کیانند و چہ دارند از جہان + چون بنزدیکی رسیدم من ز راہ + کردم ایشان را سلام از انتباہ + قوم
گفتندم جواب آن سلام + ای دقوقی مفخر و تاج کرام + گفتم آخر چون مرا بشناختند + پیش ازین بر من نظر
ننداختند + از ضمیر من بدانستند زود + یکدگر را بنگریدند از فرود + پاسخم دادند کای جان عزیز + چون
پوشیدہ ست آنہا بر تو نیز + ہر دلی کو در تحیر با خداست + کی شود پوشیدہ راز چپ و راست + گفتم از سوی
حقائق بشگفید + چون ز اسم و حرف رسمی واقفید + گفت اگر اسمی شود غیب از ولی + آن ز استغراق
دان نز جاہلی + (یعنی) ارسلان شیر کو کہتے ہیں کہ کچھ دیر بعد وہ پھر سات مرد ہو گئے اور سب قعدہ میں
یزدان پاک فرد کے تھے اب میں آنکھیں ملنے لگا کہ دیکھتا ہوں کہ وہ ساتوں شیر کون ہیں اور جہان سے
کیا صفت و رتبہ رکھتے ہیں آیا ولی ہیں قطب ہیں کون ہیں جب میں راہ سے کترا کے اُنکے نزدیک
پہونچا تو میں نے بمقتضائے انتباہ کہ قعدہ نماز کا ختم کر چکے ہیں اُنکو سلام کیا اُنھوں نے جواب
سلام کا دیکر کہا کہ علیک السلام اے دقوقی مفخر و تاج کرام میں نے اپنے دل میں کہا آخر کیا وجہ
کیسے اُنھوں نے مجھکو پہچان لیا قبل اس سے تو مجھکو دیکھا بھی نہیں ہوگا فوراً یہ میرے بھید دل سے
واقف ہو گئے اور ایک دوسرے کو دیکھنے لگے لفظ فرود زائدہ ہی پھر مجھکو جواب دیا کہ اے جان عزیز
جیسے تجھپر اوروں کا حال و اسم و رسم چھپا نہیں ہو ایسے ہی ہمپر بھی چھپا نہیں ہی معمول ہی جو ولی مقام
حیرت میں خدا کے ساتھ ہو اُس سے کہ اِدھر اُدھر کا چھپا نہیں رہتا میں نے کہا تم حقائق کیطرف سے
شگفتہ ہو یعنی حقائق اشیا سے واقف ہو جب تو نام اور حروف رسمی نام سے جنسے وہ نام مرکب
ہوا ہی واقف ہوا و میرا نام جان لیا کہا نہیں حقائق کے علاوہ ولی سے کوئی اسم پوشیدہ نہیں
ہو سکتا البتہ حالت استغراق میں نہ جاہلی سے قولہ بعد ازان گفتند ما را آرزوست + اقتدا کردن
بتو ای پاک دوست + گفتم آری لیک یک ساعت کہ من + مشکلاتی دارم از دور زمن + تا شود آن حل
بصحبتہای پاک + کہ بصحبت روید انباری ز خاک + دانہ پر مغز را خاک دژم + خلوتی و صحبتی کرد از کرم +
خویشتن در خاک کلی محو کرد + کہ نماندش رنگ و بوی سرخ و زرد + از پس آن محو قبض او نماند + پر گشاد و
بسط شد مرکب براند + پیش اصل خویش چون بیخویش شد + رفت صورت جلوۂ معنیش شد + سر چنین کردند
ہین فرمان تراست + تف دل از سر چنین کردن بخاست + ساعتی با آن گروہ مجتبی +

چون مراقب گشتم و از خود جدا ÷ اندر آن ساعت ز ساعت رست جان ÷ زانکه ساعت پیر گرداند جوان ÷ جملہ تلوینہا ز ساعت خاستست ÷ رست از تلوین که از ساعت برست ÷ چون ز ساعت ساعتی بیرون شوی ÷ چون نماند محرم بیچون شوی ÷ ساعت از بی ساعتی آگاه نیست ÷ زانکه آنسو بر تحیر راه نیست ÷ هر نفر را بر طویله خاص او ÷ بسته اند اندر جهان جستجو ÷ منتصب بر هر طویله رایضی ÷ جز بدستوری نیاید رافضی ÷ از هوس از یکی طویله گر رود ÷ در طویله دیگری اندر شود ÷ در زمان آخرجیان چست و خوش ÷ گوشهٔ افسار او گیرند کش ÷ حافظان را گر نبینی ای عیار ÷ اختیارت را ببین بی اختیار ÷ اختیاری میکنی و دست و پا ÷ بر گشا دستت چرا حبسی چرا ÷ روی در انکار حافظ برده ÷ نام تهدیدات نفسش کرده ÷ این سخن پایان ندارد تیز رو ÷ باین نماز آمد و قوفی پیش شو ÷ یعنی بعد گفتگو ندکوره کے سب نے دقوقی سے کہا کہ اے دوست پاک ہمکو آرزو ہی کہ تیری اقتدا کرین اسلیے کہ حدیث شریف ہی من صلی خلف تقی کانما صلی خلف نبی جسنے نماز پڑھی پیچھے متقی کے جو ترسندہ اور پرہیزگار کے معنی مین آیا ہی گویا نماز پڑھی اُسنے پیچھے نبی کے تم نے قبول کرکے کہا آر سے لیکن ایک ساعت کی مہلت ہو کہ مین جو مشکلین اس دور زمانہ سے رکھتا ہون وہ اس صحبت پاک مین آسان و حل کرلون اسلیے کہ صحبت پاک بڑی چیز ہی کہ صحبت کی برکت سے کیسے انبار خاک سے پیدا ہوتے ہین مثلاً تخم کا دانہ پر مغز بھرا ہوا اس خاک افسردہ مین ڈالا جاتا ہی یہ اپنے کرم سے اپنا خلوتی و صحبتی کرلیتی ہی اور دانہ بھی اسمین پڑکے ایسا اُس سے آمیختہ ہوتا ہی کہ آپکو بالکل محو کردیتا ہی نہ وہ اسکا رنگ رہتا ہی کہ سرخ تھا یا زرد نہ وہ بو جب دانہ آپکو ایسا محو کردیتا ہی تو اس فیض سے جو خاک کے اندر تھا چھوٹ جاتا ہی قبض نہین رہتا اب اُسکو بسط و کشاد حاصل ہوا اور اسی بسط و کشاد مین اُسکا قدم جا بجا ظاہر ہی جیسے اُسکو ترقیان جسم کے خاک سے نکل آنے کے بعد ہوتی ہین اور کیسے انبار و فائدے اس سلسلے حاصل ہوتے ہین ایسے ہی جسنے اپنی اصل کے سامنے آپ کو کھو دیا اُس سے صورت بیرنگی اور جلوہ معنی کا اُسکو ہو گیا تب نے یہ سُنکے سر سے اشارہ قبول کا کیا اور کہا آگاہ ہوا اسوقت حکم تیرے واسطے ہی جو تو کہیگا اُسکو مانینگے اور جب وہ اشارہ سر کا تھا جسکے کرتے ہی گرمی میرے دل کی بے اختیار بھڑکی ساعت بھر اُس گروہ برگزیدہ کے ساتھ ہوئین مراقب اور آپ سے جدا ہوا جیسا حضرت نظامی نے کیفیت مراقبہ مین کہا ہی شعر تن خویش در گوشہ بگذاشتہ ÷ بصحرای جان توشہ برداشتہ فوراً بمجرد مراقب ہونے کے اسی ساعت قید ساعت سے چھوٹ گیا اور نور مطلق و سیر بیچون مین داخل ہوا اسواسطے کہ قید ساعت کی جوان کو بوڑھا کرتی ہی یعنے جب تک قید ساعت و چون و چگون سے مطلق و چھٹیا نہوگا بیچون و بیچگون تک ہرگز رسائی نہ پائیگا ساری رنگا رنگیان ساعت و وقت کی کہ کبھی کچھ

ہوتا ہی کبھی کچھ اسی سے پیدا ہوتی ہین اور یہ بیرنگی و بیچونی کے ضد و خلاف نہین ہی جو ساعت سے چھوٹا وہ رنگ بیرنگی سے چھوٹیگا یہ ساعت وہ چیز ہی کہ اگر ساعت بھر کو بھی تو اس سے الگ ہو جاوے تو چون و چگون جو تجھ مین لگی ہوئی ہی یہ سب جاتی رہے محرم بیچون کا ہو جاوے ساعت و بیساعتی کے لطف و خوبی سے آگاہ نہین اور کیسے ہو کہ اسکو تحیر کے اس پار راہ و دخل ہی نہین ملا ہی پھر کیسے جانے تحیر حیرت محمودہ جو معرفت ہی آور کیسے راہ پاتی کہ اس جہان جستجو مین ہر شخص کو طویلہ خاص پر باندھا ہی کہ وہ اسی کے مطلب اسیکا جوئیندہ ہوتا ہی اور طویلے بھی ایسے نہین بلکہ ہر ایک پر ایک جابر سوار و محافظ متعین کہ کوئی رافض اپنے طویلہ کو چھوڑنے پاوے رافض رفض سے ہی چھوڑ دینا ترک کرنا اگر ہوس سے کوئی ایک طویلہ سے نکل کے دوسرے طویلہ مین گھستا ہی فورًا محافظ تھان کے جسینی و جابکی سے بخشش انکی انکی پکڑتے ہین اور دوسرے طویلہ پر جانے نہین دیتے پس اگر تو حافظون کو ای عیار نہین دیکھتا تو اپنے اختیار کو دیکھ کیسا تو بے اختیار ہی جیسا کہ قرآن مجید مین ہی ان کل نفس لما علیہا حافظ یعنی نہین ہی ہر نفس پر مگر ایک حافظ ہی کہ وہ ملائکہ ہین ظاہر تو ایک امر اختیار کرتا ہی اور دست و پا اسمین کھولتا ہی پھر کیسے اسکو کر نہین لیتا کس سبب سے اور کسواسطے اسمین حبس و بیبس ہو کے رہجاتا ہی لیکن تو بالکل انکار حافظ مین حجود کا ہوا ہی اور اسکا نام رکھا ہی تہدیدات نفس کہ مین اپنے نفس کی تہدید کرتا ہون الخلاف شرح بحر العلوم مین روید انگوری لکھا ہی مین اسکو انباری جانتا ہون اسلیے کہ اشعار ما حقہ اسکے مناسب انبار کے ہین نہ مناسب انگور کے کلی کو گلی اور نجاست کو نجاست رست کو دست لکھا ہی شعر ما بعد دیگر

آگے جانا و قوفی کا واسطے امامت اس قوم کے

قولہ ای یگانہ بین دو گانہ بر گزار تا مزین گردد از تو رنگ کار ای امام چشم روشن کھلایا چشم روشن باید اندر پیشوا + در شریعت ہست مکروہ ای کیا + در امامت پیش کردن کور را + گرچہ حافظ باشد و چست و فقیہ + چشم روشن بہ اگر باشد سفیہ + کور را پرہیز نبود از قذر + چشم باشد اصل پرہیز و حذر + او پلیدی را نہ بیند در عبور + زانکہ اندر مغل و قوالش غیرت نور + کور ظاہر در نجاست ظاہر ست + کور باطن در نجاسات سرست + این نجاست ظاہر از آبی رود + وین نجاست باطن افزون میشود + جز باب چشم نتوان شستن آن + چون نجاسات بواطن شد عیان + چون نجس خواندست کافر را خدا + آن نجاست نیست بر ظاہر ورا + ظاہر کافر ملوث نیست زین + آن نجاست ہست از اطلاق این + این نجاست بویش آید بیست گام + وان نجاست بویش از ری تا بشام + بلکہ بویش آسمانہا بر رود + بر دماغ حور و رضوان بر شود + اینچہ میگویم بقدر فہم تست + مردم اندر حسرت فہم درست + فہم آبست و وجود و تن سبو

چون سبو بشکست ریزد آب ازو + این سبو را پنج سوراخ ست ژرف + اندرو نی آب ماند خود نه برف + امر غضوا غضوا ابصار کم + هم شنیدی راست ننهادی قدم + از دهانت نطق فهمت را برد + گوش چون ریگست فهمت را خورد + همچنین سوراخهای دیگرت + میکشاید آب فهم مضمرت + (المعنی سبو) قونوی سے کہا ای یگانہ جو دارہو اور دوگانہ ادا کر تو تیری برکت سے ہمارا وقت فریبا اور منور ہو آ تو امام چشم روشن کے افضل کہ یعنے احسان و اکرام کی آواز کر کہ تو چشم روشن ہی اور چشم روشن ہی کا پیشوا ہونا چاہیے دیکھ تو اگر کیا شریعت میں امامت اندھے کی نکروہ ہی اور اُسکا امام کرنا روا نہیں چاہیے کیسا ہی حسن حافظ ہوا اور کیسا ہی فقیہ ہو مگر بہتر چشم روشن ہو وہ کتنا ہی سفیہ ہو اسلیے کہ کور کی طہارت معتبر نہیں اسکو فاذورات سے پرہیز نہیں ہوتا کیونکہ اصل پرہیز و حذر کی آنکہ ہی کور اپنے چلنے پھرنے میں نجاست سے بچ نہیں سکتا کہ دیکھتا ہی نہیں کہ اُسکے قول و فعل میں نور نہیں جو ظاہر کا اندھا ہی وہ نجاست ظاہر میں ہی اور جو باطن کا اندھا ہی وہ نجاستوں سے آلودہ ہی یہ نجاست ظاہر تو پانی کے دھونے سے جاتی رہتی ہی اور نجاست باطن کی روز بروز بڑھتی ہی اسکو سوا آب چشم کے کوئی دھو نہیں سکتا جسوقت یہ اپنے اوپر عیان و برملا ہو جاے خدا ے تعالی نے جو کافر کو نجس کہا ہی جیسے انما المشرکون نجس بیشک مشرک لوگ نجس ہیں تو یہ نجاست ظاہر اُنمین نہیں ہی ظاہر کا فر کا آلودہ اس سے نہیں ہی بلکہ وہ نجاست اخلاق دین کی اُنمین ہی اس نجاست کی بو تو صد درجہ مشک ہی ندم جاتی ہی اور وہ نجاست جو کفر کی ہی اُسکی بو زمین سے شام تک پھیلی ہوئی ہی اور زمین و شام ہی کسکا آسمانون پر جاتی ہی اور حور و رضوان کے دماغ میں بھرتی ہی فرماتے ہیں باتین تو کچھ اور ہی ہین مگر مین تیرے فہم کے اندازہ موافق کہتا ہون اور اسی حسرت مین مرتا ہون کہ کوئی فہم درست نہین ملتا جس سے دل کھول کے کہون فہم ایسا ہی جیسے آب اور آدمی کا تن وہ جود مثل سبو کے جو آب فہم کی جگہ ہی لیکن جب گھڑا ثابت نہین شکستہ ہی تو پانی کیسے ٹھہرے بکھر ہی جائیگا پھر فہم کہان آو شکستہ ہونا اسکا یہ کہ اسمین پانچ سوراخ گہرے گہرے جنمین نہ پانی رہے نہ برف رہ سکے یہ امر جو غضوا غضوا ابصارہم ہی قرآن شریف سے اقتباس ہی اور قرآن شریف مین یون ہی قل للمؤمنین یغضوا من ابصارہم یعنے کہ اے محمد ایمان والون کو بند کرین وہ اپنی بینائیون کو نادیدنی سے یہ نازل ہوا اور تمنے سن لیا لیکن قدم اپنا سنبھال کے نہ رکھا کولسی نادیدنی سے آنکھ ہٹا کی منہ کے سوراخ کا یہ حال کہ تیری نطق تیری فہم کو کھو رہی ہی مزخرفات اور فواحش بکنے سے اور کان کے سوراخ مثل ریگ کے یہ جدا فہم کو کھانے جاتے ہین ایسے ہی اور سوراخ کہ جسقدر تیرے فہم کا آب جمع ہو سب کو یہ اس ہی بہار ہے ہین انھین نے ہر طرف سے اسکی بند کھولدی ہی الخ لائق شرح مین آزرہ کہ از رہی لکھا ہی قولہ گر زدریا آب بیرون کنی +

بیعوضی آن بحر را ماهون کنی + بیکاست ار نه بگویم حال را + ما خجل اعواض او ابدال او + کان عوضها وان بدلها بحر را از کجا آید ز بعد خرجها + صد هزاران جانور زو میچرند + ابرها هم از برونش می برند + باز دریا آن عوضها میکشد + از کجا دانند اصحاب رشد + قصه‌ها آغاز کردیم از شتاب + ماند بی مخلص درون این کتاب + ای ضیاء الحق حسام الدین راد + که فلاک وارکان چو تو شاهی نزاد + تو بنادر آمدی در جان و دل + ای دل و جان از قدوم تو خجل + چند کردم مدح قوم ما مضی + قصد من زانها تو بودی ز اقتضا + خانهٔ خود را شناسد خود دعا + تو بنام هر که خواهی کن ثنا + بهر کتمان مدیح از نامحل + حق نهادست این حکایات و مثل + گرچه آن مدح از تو هم آمد خجل + لیک بپذیرد خدا جهد المقل + حق پذیرد کسره دارد معاف + کز دو دیده کور دو قطره کفاف + مرغ و ماهی داند آن ابهام را + که ستودم مجمل این خوش نام را + تا برو آه حسودان کم وزد + تا خیالش را بدندان کم گزد + خود خیالش را کجا یابد حسود + در وثاق موش طوطی کی غنود + آن خیال او بود از احتیال + موی ابروی ویست آن نی هلال + المخلص بالضم وفتح لام خلاصه کرده شده و خالص کرده شده ما مضی گذشته چیزہا گذشته اقتضا تقاضا کرنا بتاکید مصدر فرماتے ہین کہ ہمنے جو کہا ہی فہم آب ہی اور وجود اسکا سبو پھر غور تو کر سبو کی اصل کیا ہی جب دریا کا یہ حال کہ اگر تو پانی اوسکا نکال دے اور عوض اسکا نہ دے تو دریا بھی سوکھ کے جنگل ہو جائیگا ویسے ہی حال آب فہم کا سمجھ لے کیا کرون بیوقت ہی ورنہ تجھ سے حال بیان کرتا اون مداخل کا جہان سے آمد عوض و بدلون کی ہوتی ہی یعنے بعد خرچون کے آب دریا کا پھر عوض و بدل اون خرچون کا کہان سے پاتا ہی جس سے لاکھون تو جانور پیتے ہین اور سوائے جانورون کے ابر بھی اسکے خارج سے لے بھاگتے ہین یعنے بخارات سے پھر وہ دریا عوض اٹھاتا ہی تو کہان سے اٹھاتا ہی لیکن اسکو سوائے اصحاب رشد کے کون جانے اب دوسری بات ہی تمہید ذکر آیندہ کی یعنے ہمنے جلدی کر کے قصے شروع کر دیے اس سبب سے دل اس کتاب کا بے مخلص رہگیا یعنے خلاصہ اور خالص باتون سے خالی کہ وہ مدح حسام الدین کی ہی چنانچہ فرمایا کہ ای ضیاء الحق حسام الدین راد ای جوانمرد تو وہ شخص ہی کہ افلاک نے جو آبای علوی کہلاتے ہین اور ارکان یعنے عناصر اربعہ نے جنسے ساری مخلوق مخلوق ہوئی تجھسا بادشاہ دونون نے کبھی نہ جنا گویا تو اپنی صفت مین عدیل ہی جو تو میرے جان و دل مین سمایا ہوا ہی یہ اکاکی در بات ہی میرا جان و دل اس قابل کب تھا اس سبب سے دونون شرمندہ اور خجل ہین ہرچند مین نے مدح قوم گذشتہ کی کی ہی لیکن ان سب مین میرے قصد کی خواہش و اقتضا تیری ہی مدح کی طرف رہی اسلیے کہ دعا و ثنا اپنا گھر خوب پہچانتی ہی کہ اصل دل و نیت کدھر کی ہی وہی اسکا گھر ہی پھر چاہے کسیکے نام پر کرتے رہو وہ اسی کی ہو گی جسکی نیت و خواہش ہی اب جو حکایت و مثل مین ہو تو حق تعالی نے نہین چاہا کہ ہر سست نامرد پر ظاہر ہو

ایسے لوگون کے چھپاؤ کے لیے یہ کیا ہو اگرچہ وہ مدح خود بھی تیرے لائق نہونیکے سبب سے تجھ سے شرمندہ ہو مگر تو قبول فرما کہ خداے تعالی بھی جہد مقل کو جو بعنی سعی اندک کے ہو قبول کر لیتا ہو اگر اسکے نام پر کوئی ایک ٹکڑا دیتا ہو وہ اُسکو بھی قبول کر لیتا ہو اور رونیوالے کو معاف رکھتا ہو کہ اس سے یہی ہو سکا کسواسطے اندھے کی اندھی آنکھون سے دو ہی قطرے کافی ہین یہ مبہم کہنا میرا سب پر ظاہر ہو حتی کہ مرغ و ماہی بھی جانتے ہین کہ مین نے گول گول تیرے نام خوش کی تعریف کی ہو سو اسواسطے کہ اگر حاسد اس صفت سے واقف ہو جائینگے تو ضرور حسد سے جل جلکے آہین مارینگے بس مین چاہتا ہون کہ تیرے نام خوش پر ہونٹ آہون کی نہ چلنے پائے اور اس سبب سے کہ اُسکے خیال کو دانتون سے نہ کاٹنے پائین غرض اُسکے نام و خیال پر حسودون کی آہین اور دندان خائی نہونے پائے پھر کہتے ہین کچھ غم نہین اُسکے خیال کو پا ہی کب سکتا ہو بھلا موش کے گھر مین طوطی کب سو سکتی ہو اسلیے کہ حسود کے خیال مکر و حیلہ کے ہین گو اُنکو مثل ہلال کے روشن جلنے گروہ ہین ایک موی ابروی کج جسکو ہلال جان رہا ہو الخلاف شرح بحر العلوم مین پذیرد کو نپذیرد اور قطرہ کو دو قطرہ لکھا ہو اور معنی جو لکھے ہین اُنکی نسبت تو مجھکو غرض نہین سب کے معنی لکھنا اور ربط دینا سہل نہین جلواے نغری ہو جسکا کھانا مشکل

آگے جانا دقوقی کا واسطے امامت اُس قوم کے

قوله مدح تو گویم برون از پنج هفت + بر نویس اکنون دقوقی پیش رفت + در تحیات و سلام الصالحین + مدح جمله انبیا آمد عجین + مدحها شد جملگی آمیخته + کوزه‌ها در یک لگن در ریخته + زانکه خود ممدوح جز یک بیش نیست + کیشها زین روی جز یک کیش نیست + دانکه هر مدحی بنور حق رود + بر صور و اشخاص عاریت بود + مدحها جز مستحق را کی کنند + لیک بر پنداشت گمره میشوند + همچو نوری تافته بر حائطی + حائط آن انوار را چون رابطی + لاجرم چون سایه سوی اصل راند + ضال مه گم کرد و ز استایش بماند + یا ز چاهی عکس ماهی وانمود + سر بچه در کرد و آنرا می ستود + در حقیقت مادح ماهست او + گرچه جهل او بعکسش کرد رو + مدح او مه راست نی آن عکس را + کفر شد چون آن غلط شد ماجرا + کز شقاوت گشت گمره آن دلیر + مه ببالا بود و آن پنداشت زیر + زین بتان خلقان پریشان میشوند + شهوتی رانده پشیمان میشوند + زانکه شهوت با خیالی رانده اند + وز حقیقت دورتر وامانده اند + با خیالی میل تو چون پر بود + تا بدان پر بر حقیقت بر شود + چون براندی شهوتی پرت بریخت + لنگ گشتی وان خیال از تو گریخت + پر نگهدار و چنین شهوت مران + تا پر میلت برد سوی جنان + خلق پندارند عشرت میکنند + بر خیالی پر خود بر میکنند + وامدار شرح این نکته شدم + مهلتم ده معسرم زان تن زدم + باز گردم زانکه قصه شد دراز + وقت تنگ و خلق موقوف نماز + المعنی فرماتے ہین مدح تیری مین ایسی کہون جو پنج حس اور ہفت افلاک سے

باہر ہو لیکن اب تو یہی لکھو کہ وقوفی نماز کے لیے آگے گیا تحیات مین جو السلام علینا و علی عباد اللہ الصالحین ہو یہ لفظ ایسا ہی کہ جملہ انبیا کی مدح اسمین خمیر ہو لفظ صالحین سب کو شامل ہو اسمین سب کی مدحین آمیختہ ہین گویا ایک لگن مین کوزے کے کوزے لوٹ دیے ہین اسلیے کہ جو ممدوح ہی وہ خود واحد احد ایک ہی ہو اور آبِ مدح سب کا ایک ہی ہو جتنے مذہب ہین سب مین سوا ایک مذہب کے مذہب نہین ہو ویسے چاہے کتنے مذہب ہون اور وجہ یہ ہو کہ ہر مدح نورِ حق کیطرف جاتی ہو اور جو صور و اشخاص کی مدح کرتے ہین عاریت ہو اسکی مدح کی کہ اصل وہ ہو اسلیے کہ گو مدح کسیکی ہو لیکن پہونچتی اسیکو ہو جو شایان اور مستحق اس مدح کا ہو مگر تو اپنے پندار و گمان کی بدولت گمراہی مین پڑا ہو اور جدا جانتا ہو یہ ایسا ہو جیسے کسی دیوار پر انوار ہین اور دیوار ان انوار کی رابطہ بس جب سایہ نے اس نور کو اپنی اصل کیطرف ہانکا جیسے کہ سایہ پیچھے نور آگے ہوتا ہو مثل راندہ اور رانندہ کے تو یہ گمراہ راہ گم کردہ اسکی تعریف و تحسین سے باز رہگیا ہر چند کہ وہی صورت و شخص ہی جو نور کے وقت مین تھے اور نور روح یا ایسا سمجھو کہ ایک چاہ سے عکس ماہ کا ظاہر ہوا اور کسی نے سر کنوئین مین جھکا لیا اور تعریف کرنا ہو تو وہ بحقیقت اوج ماہ کا ہو نہ عکس کا اگرچہ اسکی جہالت و نادانی عکس کیطرف متوجہ ہو رہی ہو اسکی مدح مدح ماہ کی ہو نہ عکس کی اگر اسمین غلطی کی اور مدح عکس ہی کی جانی تو کفر ہو گیا اسلیے کہ وہ اپنی بدنصیبی سے گمراہ اور اس بات پر دلیر ہو گیا کہ اوپر نہین دیکھتا نیچے ہی دیکھ رہا ہو کنوئین کے عکس کو نہ اصل ماہ کو جو اوپر ہو آن بتون سے جو ہر قسم مخلوق ہو مخلوق پریشان ہوتی ہو کہ چند روز کی خواہش اور شہوت رانی ایسی ہوتی ہو پھر آخر پشیمانی اور وجہ اسکی یہ کہ یہ شہوت رانی انکی خیال سے ہو جسکی کچھ اصل نہین اور جو حقیقت ہو اس سے بہت ہی بہت دور ہین خیال کیطرف تو تیری رغبت مثل پر کے ہونا چاہیے کہ اس رغبت کے پر و بال سے بلندی حقیقت پر چڑھ جاے اور جو تو نے اس خیال کے ساتھ شہوت رانی کی تو کیا گذرا جو کچھ اپنے پر تھے وہ بھی کھو دیے تو لنگڑا رہگیا اور خیال تیرے پاس سے لنبا ہوا آخر دار اپنے پر بچائے رہ اور ایسی شہوت رانی مت کر تو تیرے میل کے پر تجھکو جنت کیطرف لیجائین مخلوق تو یہ گمان کرتے ہین کہ ہم اس شہوت سے عشرت کر رہے ہین اور ہو یہ کہ ایک خیال کے گرفتار ہو کے پر اپنے نوچ رہے ہین اب فرماتے ہین کہ مین اسکو چھوڑتا ہون اور اسکی شرح کرنے کے واسطے تیرا قرضدار ہون ضرور ادا کرونگا مگر بالفعل مجھکو مہلت دے کہ مین تنگی و عسرت مین ہون لہذا بس کر کے اس قصہ کیطرف لوٹتا ہون جو شروع تھا اسواسطے کہ قصہ بہت دراز ہو گیا اور وقت تنگ ہو اور قوم نماز کے انتظار مین الخلاف شرح ضال

رہ گم کردہ کو مہ گم کردہ لنگ کو لیک

اقتدا کرنا قوم کا دقوقی کے پیچھے

پیش در شد آن توفی در نماز + قوم همچون اطلس آمد او طراز + اقتدا کردند آن شاهان قطار + در پی آن مقتدای نامدار
چونکه با تکبیرها مقرون شدند + همچو قربان از جهان بیرون شدند + معنی تکبیر اینست ای امیم + کای خدا پیش تو ما قربان شدیم +
وقت ذبح الله اکبر میکنی + همچنین در ذبح نفس کشتنی + گوئی الله اکبر و این شوم را + سر ببر تا وارهد جان از عنا
تن چو اسمعیل جان همچون خلیل + کرد جان تکبیر بر جسم نبیل + گشت کشته تن ز شهوتها و آز + شد به بسم الله بسمل در
نماز + چون قیامت پیش حق صفها زده + در حساب و در مناجات آمده + ایستاده پیش یزدان اشک ریز + بر مثال
راست خیز رستخیز + حق همیگوید چه آوردی مرا + اندرین مهلت که دادم من ترا + عمر خود را در چه پایان بردهٔ +
قوت و قوّت در چه فانی کردهٔ + گوهر دیده کجا فرسودهٔ + پنج حس را در کجا پالودهٔ + گوش و چشم و هوش و گوهرهای
عرش + خرج کردی چه خریدی تو ز فرش + المعنی اب فرماتے ہین کہ وہ توفی نماز کے لیے آگے ہوئے اس
قوم ایسی تھی جیسے اطلس سادہ اور یہ اُس اطلس کا طراز تو زیب و زینت اُن شاہون نے قطار باندھ کے
مقتدیون کیطرح اُس مقتدائے نامدار کی اقتدا کی جبکہ تکبیرون سے مقرون ہوئے تو ایسا حال ہوا جیسا
قربانیان ذبح ہوتی ہین اس جہان سے جنت کو چلی جاتی ہین اب فرماتے ہین اے امام یہی معنی تکبیر کے ہین
کہ اے خدا ہم تیرے سامنے قربان ہوگئے ذبح کے وقت تو گویا اللہ اکبر کہتا ہے ایسے ہی نفس کشتنی کے
ذبح مین اللہ اکبر کہو اور اس نحس کا سر کاٹ کے اسکے رنج سے اپنی جان کو چھڑا تن تیرا اسمعیل ہے جان تیری
خلیل سو اس جان نے اگر اس جسم فربہ پر تکبیر کہی ہے اور وہ شہوتون اور آز سے کشتہ ہوچکا ہے تو وہ بسم اللہ
سے نماز مین بسمل ہوگا جب قیامت کے دن خدا تعالے کے سامنے صفین باندھی جائینگی اور حساب
و مناجات مین پڑینگے اور سامنے اُسکے کھڑے ہونگے آنسو بہاتے ہوئے جیسے اور راست خیز رستخیز
کے سوائے پھر دن معذب کے اسوقت اللہ تعالی پوچھیگا کہ مین نے اتنی مہلت تجھکو دی تھی سو اسکے
لیے کیا لایا تونے عمر اپنی کس بات مین تمام کی اور قوت و قوّت کس کام مین لایا دو گوہر بے بہا آنکھون
کے ہمنے تجھکو دیے تھے تونے انکو کہان رگڑا اور پنج حس کو کہان صاف و پالودہ کیا گوش و چشم و ہوش
کیسے یہ ہمارے گوہر عرش کے تھے جو تجھکو دیے تھے تونے انکو خرچ کرکے فرش خاک سے کیا خریدا قولہ
دست و پا دادمت چون بیل و کلند + من بخشیدم ز خود آن کی شدند + همچنین پیغامهای دردناک + صد هزاران
آید از یزدان پاک + در قیام این گفتها دارد رجوع + وز خجالت شد دو تا اندر رکوع + قوت استادن از خجلت
نماند + در رکوع از شرم تسبیحی بخواند + باز فرمان میرسد بردار سر + از رکوع و پاسخ حق برشمر + سر برآرد از رکوع
آن شرمسار + باز اندر رو فتد آن خام کار + باز فرمان آیدش بردار سر + از سجود و واده از کرده خبر + سر برآرد او
دگره شرمسار + اندر افتد باز در رو همچو مار + باز گوید سر برآر و باز گو + که بخواهم جست از تو مو بمو +

قوت پا ایستادن بود ش + کز خطاب هیبتی بر جان زدش + پس فتنیند قعده زان بار گران + حضرتش گوید سخن گو با بیان + نعمتت دادم بگو شکرت چه بود + دادمت سرمایه هین بنمای سود + چون نه سرمایه بود و نه سود + شافعی باید که آرد عذر زود + یعنی اللہ تعالی فرمائیگا کہ مین نے تجھکو ہاتھ پانون جو کلند وبیل کی مثل ہین کہ عبارت آلات جوارح سے ہین دیئے اور میرے ہی بخشے ہوے ہین اگر مین نہ بخشتا تو آپ سے وہ کب ہو جاتے غرض ایسے ہی لاکھون پیغام دردناک یزدان پاک سے آئینگے اور قیام مین یہ باتین اس سے رجوع کرینگی یہ انسے ایسی ندامت اٹھائیگا کہ بار ندامت سے دُہرا ہو جائیگا کہ وہی رکوع ہی جب بار خجلت سے قوت کھڑے ہونے کی نرہی تو رکوع مین جھک کے تسبیح خوان ہوا پھر حکم آئیگا سر اٹھا رکوع سے اور اللہ تعالی کے سوالات کے جواب کہہ پھر یہ شرمسار خاکسار رکوع سے سر اُٹھا کے مُنھ کے بل گر پڑیگا پھر اُسکو حکم آئیگا سر اُٹھا سجدہ سے اور اپنے کیے ہوئے سے خبر دے دوسری بار یہ سر اٹھا کے اور شرمندہ ہو کے سانپ کیطرح پھر مُنھ کے بل گر پڑیگا پھر کہیگا سر اُٹھا اور بتا کہ مین تجھسے بال بال کی جستجو کرونگا اسوقت ہیبت حق سے قوت پاؤن پر کھڑے ہونے کی نہوگی بباعث اس بار گران ہیبت کے بیٹھیگا حضرت رب العزت سے خطاب ہوگا کہ خوب بیان کے ساتھ بات کہہ ہمنے تجھکو نعمت دی تو بتا اُسکا شکر کہان ہی ہمنے تجھکو سرمایہ دیا تو دکھا اُسکا سود کہان ہی جو تونے کمایا ہی جب نہ سود ہوگا نہ سرمایہ دونون ندارد تو لابد ضرورت کسی شافع کی ہوگی کہ وہ فوراً اُسکی طرف سے عذر کہے

بیان اشارت سلام کا جو سیدھے ہاتھ کی طرف ہوگا قیامت مین ہیبت محاسبہ حق تعالی سے اور انبیا سے استعانت کرنا اور شفاعت چاہنا

قولہ رو بدست راست آرد در سلام + سوی جانان انبیا و آن کرام + یعنی ای شاہان شفاعت کاین لئیم + سخت در گل ماندش پا ای کلیم + انبیا گویند روز چارہ رفت + چارہ آنجا بود و دست افزار زفت + مرغ بی ہنگامی ای بدبخت رو + ترک ما گو خون ما اندر شو + رو بگرداند بسوی دست چپ + در تبار و خویش گویندش کہ خپ + ہین جواب خویش گو با کردگار + ما کہ ایم ایخواجہ دست از ما بدار + نی ازین سو نی ازان سو چارہ شد + جان آن بیچارہ دل صدپارہ شد + از ہمہ نومید گردد آن دغا + پس برارد ہر دو دست اندر دعا + کز ہمہ نومید گشتم ایخدا + اول و آخر توئی و منتہا + ہست امیدی کہ عنایت در رسد + گر رود این رحل من مسند ہو نماز این خوش اشارتہا ببین + تا بدانی کین بخواہد شد یقین + بچہ بیرون آر از بیضہ نماز + سر مزن چون مرغ بی تعظیم و ساز + یعنی خسیل الفتح مکار و حیلہ گر و فریب دادن یعنی پھر سیدھے ہاتھ کیطرف سلام مین مُنھ کرتا ہی طرف ارواح انبیا و کرام کے کہ ای بادشاہو میری شفاعت کرو کہ مجھ لئیم کو ای کلیم اس کیچڑ سے کہ مین اندھا ہون نجات دلے انبیا کہینگے

یہ دن تدبیر و چارہ کا نہین ہو وہ دن گیا اور چارہ اور اُسکے ہتھیار سب دہ ہین گئے یعنے دنیا مین مدت
و سطبر اب تو تو ای بدنصیب بیوقت کام غاہی ہمسے غرض مت کر کیا ہمارا خون کرایا چاہتا ہی پھر یہ باتین
ہاتھ کیطرف منہ اپنی قوم و کنبہ کی جانب کریگا سب کہینگے کہ ای مکار حیلہ گر خبردار اپنا جواب کر دگار سے غرض کہ
ہم کون ہین جو ہمسے کہتا ہو بس ای خواجہ ہمسے الگ ہی رہ آب خیال کرونہ ادھر سے کوئی تدبیر ن پڑی
نہ اُدھر سے لہذا جان بیچارہ رہی اور دل صدپارہ ہوا آخر جب وہ وغا سب سے نومید ہوگا تو ہاتھ دعا کے
اُٹھائیگا کہ ای خدا مین سب سے نومید ہوا اور اول و آخر تو ہی ہی اور تجھی پر ہر شی کی منتہی مجھکو امید ہی کہ تیری
عنایت پہونچے اور وہ گلے کی رسی سے بچ جاے قس نماز مین اس قسم کے اشارے خوش ہین انپر غور رکھ
تو تو جانے کہ بالیقین یہ سب باتین ہونگی یہ نماز ایسی ہی جیسے انڈا اور یہ تعظیم و سامان اُسکا مثل بچہ کے پس
تو اس انڈے سے بچہ نکال اور تعظیم و ساز کے ساتھ بجا لا ورنہ بیہودہ مرغ کیطرح سر مت مار جیسے وہ چلاتا رہتا ہی
بانگ دیتا ہی بانگ کو جانتا نہین

سُننا وقوقی کا نماز مین شور اہل کشتی کا ڈوبتے وقت

قولہ آن وقوقی در امامت کرد ساز + اندران ساحل درآمد در نماز + وان جماعت درپی او در قیام + اینت
زیبا قوم بگزیدہ امام + ناگہان چشمش سوی دریا فتاد + چون شنید از سوی دریا داد داد + درمیان موج دید او
کشتیے + در قضا و در بلا و زشتیے + ہم شب و ہم ابر و ہم موج عظیم + آن سہ تاریکی و از غرقاب بیم + تند بادے
ہمچو عزرائیل خاست + موجہا آشوفت اندر چپ و راست + اہل کشتی از مہابت کاستہ + نعرہ و واویلیا
برخاستہ + دستہا در نوحہ بر سر میزدہ + کافر و ملحد ہمہ مخلص شدہ + با خدا با صد تضرع آنزمان + عہدہا و نذرہا
کردہ بیجان + سر برہنہ در سجود آنہا کہ ہیچ + روی شان قبلہ ندید از پیچ پیچ + گفتہ کہ بیفایدہ ہست این بندگی
و انزمان دیدہ دران صد زندگی + از ہمہ امید بریدہ تمام + دوستان و خال و عم بابا و مام + زاہد و فاسق شدہ
آندم متقی + ہمچو در ہنگام جان کندن شقی + نی زچپ شان چارہ بود و نی زراست + حیلہا چون مرد ہنگام
دعاست + در دعا ایشان و در زاری آہ + بر فلک زایشان شدہ دود سیاہ + دیو آندم از عداوت تیز بین
بانگ زد کای سگ پرستان لعین + مرگ و جبک ای اہل انکار و نفاق + عاقبت خواہد بدن این اتفاق
چشم تان تر باشد از بعد خلاص + کہ شوید از بہر شہوت دیو خاص + یادتان نایدکہ روزی در خطر + دست
تان بگرفت یزدان از قدر + اعنی جبک بالفتح درد و بلا و رنج فرماتے ہین کہ وقوقی اُس ساحل پر نماز
مین داخل ہوا اور اچھے طور پر امامت مین موافقت کی اور وہ جماعت پیچھے اُسکے قیام مین قائم ہوئی
بس کیا ہی اچھی قوم جو جماعت مین تھی اور کیا ہی چیدہ برگزیدہ امام ناگاہ اُسنے دریا سے جو آواز

واویلا کی سنی تو اسکی آنکھ دریا پر پڑی تو دیکھا کہ ایک کشتی موج دریا مین تھی اور بلا اور خرابی مین پڑی ہوئی ہی
آدھی رات اور بادل اور موج عظیم ان تینون تو اندھیریان مین ہی اور ڈوبنے کا ڈر اور ایک تند باد جو
مثل عزرائیل کے تھی اٹھی جسنے موجون کو ادھر ادھر سے جوشش و شورش مین ڈال دیا اہل کشتی ہیبت
کے مارے سوکھ گئے اور رنج سے اور واویلا کے شور مچائے توبہ کر کر کے سر پیٹتے تھے اور کافر و بے دین
اسوقت مین با اخلاص ہو گئے تھے سیکڑون عہد اور نذرین اسوقت خداتعالی کی بڑے عجز و زاری سے
مانگتے تھے ننگے سر سجدون مین وہ لوگ پڑے تھے کہ کبھی انھون نے بسبب اینچ پینچ دنیا کے قبلہ کا
منہ نہ کیا تھا وے ایسے تو کہا کرتے تھے کہ اس طاعت و بندگی سے کیا فائدہ ہی اور اسوقت بندگی مین سیکڑون
زندگیان دیکھتے تھے ہر ایک کی امید ایک دوسرے سے منقطع تھی خواہ دوست تھے خواہ فلان عم
خواہ مان باپ کہ اب کوئی دم مین تفرقہ کامل ہوا چاہتا ہی وہ ایسا وقت تھا کہ زاہد و فاسق سب متقی بنگئے تھے
جیسے جان کندن کے وقت شقی سعید بنا چاہتا ہی غرض انکو چپ و راست کسی طرف سے امید نہ تھی
نہ کچھ بن آتا تھا بس معمول ہی کہ جب حیلے نہین رہتے تو دعا کا وقت ہوتا ہی بنا برین سب دعا مین تھے
اور طرفہ یہ کہ اہل کشتی تو دعا و آہ و زاری مین تھے ایسے کہ جنکی آہ کا دود سیاہ فلک تک پہونچا شیطان
کو کہ اسکو عداوت تو بنی آدم سے ہی ہی کیا بن آئی اور یہ تیز بینی اسنے کی کہ کشتی والون کو اسنے للکارا
کہ ای لعین سگ پرستو اور ای اہل انکار و نفاق آخر کبھی نہ کبھی مرگ و جنگ کا اتفاق پڑیگا بس تمکو تمھاری بعد خلاص اس آفت
تیرہ مون مع اچھا کہ اس شوت کے ساتھ جو نذرین مانتے ہو اور عہد کرتے اور توبہ استغفار یہ تو خلوص نہین ہی بس
تم اسکے نزدیک خاص شیطان ہوگے تمکو ہرگز یاد ہوگا کہ کسی دن کسی محل خطر مین خداتعالی نے تمھاری
دستگیری کر کے پنجہ قدر سے بچا لیا ہو غرض اسکی یہ تھی کہ یہ لوگ بے توبہ کئے ڈوب جائین اور خدا سے
منحرف ہو جائین قولہ این ہمی آمد ندا از دیو لیک + این سخن را نشنود جز گوش نیک + راست فرمودست
با ما مصطفی + قطب و شاہنشاہ و دریای صفا + کانچہ جاہل دید خواہد عاقبت + عاقلان بینند ز اول مرتبت
کارہا زانجا ز اول غیب است و سر + عاقل اول دید و آخر آن مصر + اولش پوشیدہ باشد و آخر آن + عاقل و
جاہل نہ بیند در عیان + ور نہ بینی واقعہ غیبی عنود + حزم را سیلاب کی اندر ربود المعنی الحاصل یہ ندا
شیطان سے اسوقت آرہی تھی لیکن اسکو سوا گوش نیک کے سن کون سکتا ہی حضرت مصطفی صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نے کہ قطب و شہنشاہ اور دریا صفا کے تھے کیسی ٹھیک بات ہمسے فرمائی ہی کہ جاہل جو
کچھ نتیجہ کام کا انجام مین دیکھتا پاتا ہی عاقل اسکو پہلی ہی دفعہ سے دیکھ سوچ لیتے ہین جملہ کام غیب و
پوشیدہ سے شروع ہوتے ہین عاقل اسکو دیکھ لیتا ہی اور مصر جو جہالت پر اڑا ہوا ہو آخر اسکا دیکھتا ہی

انتہی نتیجہ اب اگر تو یہ کہے کہ جو بات غیب سے ہوتی ہو اُسکا نہ اول ظاہر ہوتا ہے کسی عاقل جاہل کو دکھائی دیتا ہو نہ آخر اُسکا ثبوت اُسکے فرماتے ہیں کہ آخر عنوہ اگرچہ اعتماد غیب کو تو دیکھتا نہیں ہو لیکن حزم واحتیاط تو مت چھوڑے کہ حزم ایسی شئی ہے جسکو سیلاب بھی نہیں بہا سکتا

تصویرات مرد حازم

قولہ حزم چہ بود بدگمانی در جہان + دمبدم دیدن بلای ناگہان + آنچنانکہ ناگہان شیری رسید + مرد را بربود و در بیشہ کشید + او چہ اندیشد دران بردن ببین + تو ہمان اندیش ای استاد دین + میکشد شیر قضا در بیشہ ہا + جان ما مشغول کار و پیشہ ہا + آنچنان کز فقر میترسند خلق + زیر آب شور رفتہ تا بحلق + گر بترسیدی ازان فقر آفرین + گنجہاشان کشف گشتی در زمین + جملہ شان از خوف غم در عین غم + در پی ہستی فتادہ در عدم + المعنی فرماتے ہیں حزم کیا چیز ہے بدگمانی ہے کہ جہان میں ہر وقت ہر قسم کی بدگمانی کرتا ہو اور دمبدم یہی سمجھے رہے کہ ایسا نہو کوئی بلا ناگہانی آجائے مثلاً یہ خیال کرنا کہ ناگہان جنگل سے شیر آیا اور فلان کو پھاڑ ڈالا اور کھینچ کے جنگل میں لیگیا پس ہم تجھ سے پوچھتے ہیں کہ ایسے خیال میں کیا کیا باتیں اور تجویزیں سوچیگا لاچار ہو استاد دین وہی اب بھی سوچ چارہ دیکھ تو یہ کیا غلط ہو کیسا شیر قضا کا جنگلون میں کھینچ کھینچ کے لیجا رہا ہو اور ہماری جانیں اپنے کام و پیشوں میں مشغول ہیں اور ساری مخلوق فقر و محتاجی سے ایسی ڈرتی ہو کہ گویا حلق تک آب شور میں ڈوبے ہوے ہیں یعنے از بس تلخکام اگر ایسے ہی اُس فقر آفرین سے ڈرتے تو سارے خزانے زمین کے اُنپر نہ کھل جاتے تمامی یہ لوگ غم سے تو ڈرتے ہیں کہ مبادا کدھری سے نہ آجاسے اور عین غم میں ہیں گویا ہستی کے لیے عدم کو دوڑتے ہیں

دعا و شفقت وقوقی خلاص اہل کشتی کشتی میں

قولہ چون وقوقی آن قیامت را بدید + رحم او جوشید و اشک او دوید + گفت یارب منگر اندر فعلشان + دستشان گیر ای شہ نیکو نشان + خوش سلامتشان بساحل باز بر + ای رسیدہ دست تو در بحر و بر + ای کریم و ای رحیم سرمدی + در گذار از بدسگالان این بدی + ای بدادہ رایگان صد چشم و گوش + بی ز رشوت بخش کردہ عقل و ہوش + پیش از استحقاق بخشیدہ عطا + دیدہ از ما جملہ کفران و خطا + ای عظیم از ما گناہان عظیم + تو توانی عفو کردن در حریم + ما ز حرص و آز خود را سوختیم + وین دعا را ہم ز تو آموختیم + حرمت آن کہ دعا آموختی + در چنین ظلمت چراغ افروختی + دستگیر و رہنما توفیق دہ + جرم بخش و عفو کن بگشا گرہ + المعنی جب وقوقی نے وہ قیامت اہل کشتی کی دیکھی اُسکا رحم جوش میں آیا

اور آنسو اُسکے بہنے لگے اور کہا کہ اے رب انکے فعل پر نظر مت کر انکی دستگیری کر تو بادشاہ نیک نشان ہے
انکو خوش بخوش اور سلامت کنارہ پر لگا دے کہ تیرا ہی تابو بحر و بر پر چلتا ہے تو کریم و رحیم سرمدی ہے یعنی
ہمیشہ ہمیشہ ان بدسگالون سے اس نے ہی کو میٹھ دے تو نے چشم و گوش سی شے کہ سارا لطف زندگی کا
اُسی سے ہے سیکڑون مفت دیے اور بے مزد و رشوت عقل و ہوش جیسی چیز عام تقسیم کی ہمارا کچھ استحقاق
نہ تھا استحقاق سے قبل ہمکو سب کچھ عطا کیا اور ہمسے ہمیشہ ناشکری و خطا دیکھی اے عظیم ہمارے گناہ ہین
جو گناہ عظیم ہین جنکو کوئی نہ بخشے ایسے فحش و منکر انکو تو بخش سکتا ہے ہمنے حرص و ہوا سے گویا آپکو
جلا دیا لیکن اب دعا بھی تو تجھی سے سیکھی ہے بس اُسی کرم کی برکت ہے کہ جس سے تو نے یہ دعا
سکھائی ہے گویا ایسے اندھا دھند مین یہ چراغ روشن کیا ہے ہمارا ہاتھ پکڑ راہ بتا توفیق یعنے اسباب حصول
مطلوب کے موافق کر دے اور گناہ بخش دے اور معاف کر اور گرہ یعنے مشکل جو ان پر پڑی ہے
آسان کر دے قولہ ہمچنین میرفت بر نطقش دعا ✚ آنزمان چون مادران باوفا ✚ اشک میرفت از دو
چشمش وان دعا ✚ بیخود از وی می برآمد بر سما ✚ آن دعای بیخودان خود دیگرست ✚ آن دعا زو
نیست گفت داورست ✚ آن دعا حق میکند چون او فناست ✚ آن دعا و آن اجابت از خدا ست
واسطہ مخلوق نی اندر میان ✚ بیخبر زان لابہ کردن جسم و جان ✚ بندگان حق رحیم و بردبار ✚ خوی حق
دارند در اصلاح کار ✚ مہربان بی رشوتان یاری گران ✚ در مقام سخت و در روز گران ✚ ہین بجو این قوم را
ای مبتلا ✚ ہین غنیمت دارشان پیش از بلا ✚ رست کشتی از دم آن پہلوان ✚ واہل کشتی را بجہد خود
گمان ✚ کہ مگر بازوی ایشان در حذر ✚ بر ہدف انداخت تیری از ہنر ✚ پا رہاند روبہان را در شکار
وان ز دم دانند روباہان غرار ✚ عشقہا بادم خود بازند کین ✚ میرہاند جان مارا از کمین ✚ از ضلالت بو
ہر دم دنند ✚ رقص گیرند در شادی بر جہند ✚ روبہا پارا نگہدار از کلوخ ✚ پا چو نبود دم چہ سود ای چشم شوخ
ما چو روباہان و پای ما کرام ✚ میرہاندمان ز صد گون انتقام ✚ حیلۂ باریک ما چون دم ماست ✚ عشقہا
بازیم بادم چپ و راست ✚ دم بجنبانیم ز استدلال و مکر ✚ تا کہ حیران گردد از ما زید و بکر ✚ طالب حیرانی
خلقان شدیم ✚ دست طمع اندر الوہیت زدیم ✚ تا بافسون مالک دنیا شویم ✚ این نمی بینیم ما کاندر
گوییم بد در گوی دور چہی ای قلتبان ✚ دست وادار از سبال دیگران ✚ چون بہ بستانی رسی زیبا و
خوش ✚ بعد از ان داماں خلقان درکش ✚ ای مقیم حبس چار و پنج و شش ✚ نغز جای دیگران را ہم بکش ✚
المعنی مولانا رح فرماتے ہین کہ جیسا ہمنے اوپر بیان کیا ایسی ہی دعا اُسوقت اُسکے نطق پر مثل مادران
مہربان باوفا کے جاری تھی آنسو اُسکے دو آنکھون سے بہتے تھے اور یہ دعا بے اختیار آسمان پر جا رہی

جاتی تھی فرماتے ہین دعا با خود اور ہی دعا بیخود اور ہی بس جو دعا بیخود ہی وہ گفت داعی کی نہین ہی خود واو کی ہی اسلیے کہ یہ داعی تو مقام فنا مین ہی کہ جو کچھ ہی نہین تو بس وہ دعا حق کرتا ہی اسوقت مین دعا و اجابت دونون حق سے ہین اسوقت اس دعا مین کچھ واسطہ مخلوق کا نہین ہوتا اور جسم و جان اس سے بیخبر ہوتے ہین جو خوشامد و زاری کرین ایسے ہی جو خاص بندے حق کے ہین اور مہربان و بردبار وہ اصلاح کار مخلوق مین عادت حق کی رکھتے ہین اور یہ لوگ مہربان بے رشوت مددگار ہوتے ہین جہان کہین کوئی مقام سخت انپر پڑتا ہی یا کوئی روز گران انپر آجاتا ہی تو بس تو خبردار ہو ای مبتلا اور اس قوم کو ڈھونڈھ اور خبردار قبل بلا مین پڑنے سے انکو غنیمت جان اب فرماتے ہین عجب معاملہ ہوا کہ وہ کشتی تو اس وقت فی پہلوان کے دم سے چھوٹی اور ہلاک سے بچی اہل کشتی کو یہ گمان ہوا کہ ہماری کوشش سے بچی کہ ہمارے بازو نے ایسے خوف کے موقع مین کیسا تیر اپنے ہنر کا نشانہ پر لگایا مولانا فرماتے ہین روباہون کو شکاری کے پنجہ سے پاؤن تو بچاتے ہین اور اس بچاؤ کو روباہین سبب ناآزمودہ کاری و عدم و تقفیت کے دم سے جانتی ہین یہ عاشق دم کی بنی ہین اس خیال سے کہ یہی ہماری جان شکاریون کی تاک گھات سے بچاتی ہی اور ایسی بھکی ہین کہ دم ہی کو چومتی چاٹتی ہین اور مارے خوشی کے ناچتی کودتی ہین اب کہتے ہین ای روباہ سنگ و کلوخ سے اپنے پاؤن کو بچا رہ اے شوخ چشم پاؤن ہونا چاہیے دم سے کیا فائدہ ہو یا نہو تو بس ہم بھی روباہ ہین اور کرام لوگ ہمارے پاؤن کہ وہ ہمکو سیکڑون طرح کے انتقام خدا سے بچاتے ہین اور جو انمین ایک حیلہ باریک ہمارا ہوتا ہی وہی ہماری دم کیطرح ہی جسکے ہم عاشق ہر طرح ہو رہے ہین کیسے ہم اپنے ہتھ لال دیکر پر دم ہلا رہے ہین اور نازان ہین کہ زید و بکر ہمکو دیکھ کے حیران ہون اے اچھے طالب حیرانی مخلوق کے ہم ہوئے کہ دست طمع کا الوہیت مین ڈالا کہ اس افسون سے مالک دنیا کے ہو جائین اور یہ نہین جانتے کہ ہم تو ایک گڑھے مین پڑے ہوئے ہین ملک دنیا کیسا پھر آگے فرماتے ہین جب تو کنوئین اور گڑھے مین پڑا ہی تو اورون کی مونچھون سے ہاتھ الگ کیون نہین رکھتا جیسے خوشامد کے وقت خوشامدی داڑھی مونچھون کی طرف ہاتھ لیجاتے ہین غور تو کر جب تو کسی بستان زیبا و خوش مین پہونچے جہان ہزارون سایے پھر مخلوق کا دامن سایہ کے لیے مت کھینچ آگے تو جو مقیم قید چار و پنج و شش کا ہی تجھکو لازم ہی تو اورون کی جان سے جو عمدہ چیزون کو دیکھے اسکو کھینچ اور حاصل کر چار سے مراد عناصر اربع اور پنج سے پنج حس اور شش سے شش جہت قولہ ای چو خر بندہ حریف کون خر بوسہ گاہے یا ختی بار اہبر چون مداوت بندگی و دست دست میل شاہی اد کجاست

خاستست ÷ در ہوای آنکہ گویندت زہی ÷ بستہ از بر گردن جانت رہی ÷ روبہا این دم حیلت را ہل وقف
کن دل بر خداوندان دل ÷ در پناہ شیر کم ناید کباب ÷ روبہا تو سوی جیفہ کم شتاب ÷ تو دلا منظور حق آنگہ
شوی ÷ کہ چہ جزوی سوی کل خود روی ÷ حق ہمیگوید نظرمان بر دلست ÷ نیست بر صورت کہ آن آب و گلست
تو ہمیگوئی مرا دل نیز ہست ÷ دل فراز عرش باشد نی بہ پست ÷ در گل تیرہ یقین ہم آب ہست ÷
لیک ازان آبت نشاید آبدست ÷ زانکہ گر آبست مغلوب گلست ÷ پس دل خود را مگو کاین ہم دلست ÷
آن دلی کز آسمانہا برترست ÷ آن دل ابدال یا پیغمبرست ÷ پاک گشتہ آن ز گل صافی شدہ ÷ در
فزونی آمدہ وافی شدہ ÷ ترک گل کردہ سوی بحر آمدہ ÷ رستہ از زندان گل بحری شدہ ÷ المعنی کون خر
احمق و بی تمیز کو کہتے ہین ای مثل خر بندہ کے حریف کون خر کے تو نے ایک بوسہ گاہ جو دم ہے مع
راہبر کے پائی ہی اسکو چوما چاٹا اگر تو کہتا ہی بندگی خدا یتعالی کی ہماری ÷ وہ دستگیری نہین کرتی پھر
کیسے بندگی کرین کیا کہنا ہی میل بادشاہی خوب تیرے دل مین اٹھتا ہی یہ کہان سے آیا بندگی کا
نہین اٹھتا اس شوق مین کہ کوئی ہمکو واہ واہ کہے اور تعریف کرے کیسی کوئی راہ تو نے اپنی
گردن جان کے ذمہ کر رکھی ہی اے روباہ اس حیلہ کی دم کو چھوڑ اور اپنا دل جو اہل دل ہین انپر
وقف کر دے اور یہ مت سمجھ کہ یہ میرا دل ہی تو ان شیرون کی پناہ مین ہو جا تو پھر تجھے کباب کی کمی
کب رہیگی اے روباہ تو اس مردار جیفہ دنیا کی طرف مت دوڑ تو اے دل اسوقت منظور نظر حق کا ہوگا
کہ مثل کل کا جزو ہی اسی کل کیطرف رجوع کرے اللہ تعالی فرماتا ہی کہ ہماری نظر دل پر ہوتی ہی نہ صورت
پر کہ صورت ایک ناچیز شی آب و گل سے ہی کما قال ان اللہ لا ینظر الی صورکم و اموالکم و لکن ینظر الی قلوبکم
و اعمالکم بیشک اللہ نہ تمھاری صورتین دیکھتا ہی نہ تمھارے مال لیکن تمھارے دلون اور عملون کو
دیکھتا ہی تو یہی کہتا ہی کہ میرا بھی دل ہی دل تو بالای عرش ہوتا ہی نہ پستی مین جو گل تیرہ ہی اے بے خبر
اسمین بھی پانی ضرور بالیقین ہوتا ہی لیکن اس پانی سے وضو نہین ہو سکتا اس سبب سے کہ گو
پانی اسمین ہی لیکن مغلوب گل کا ہی پھر تو اپنے ہی لتھڑے دل کو کیسے کہتا ہی کہ دل ہی ہان وہ
دل کہ آسمانون سے برتر ہی وہ دل ابدال یا پیغمبر کا ہی کہ وہ گل سے پاک ہو کے صافی ہو گیا اور
خدا کے فضل و فزونی سے تھا لہذا کافی وافی ہی اسلیے کہ گل کو چھوڑ کے بحر کیطرف آیا ہی اور زندان
گل سے نجات پائی اب وہ دل گلی نہین ہی بحری ہی قولہ آب ما محبوس گل ماندست ہین ÷ بحر رحمت جذب
کن ما را ز طین ÷ بحر گوید من ترا در خود کشم ÷ لیک میدانی کہ من آب خوشم ÷ لاف تو محروم میدارد ترا ÷
ترک آن پنداشت کن و ز من در آ ÷ آب گل خواہد کہ در دریا رود ÷ گل گرفتہ پای آب و امیکشد ÷

گر رہا نہ پای خود از دست گِل + گِل بماند خشک و او شد منتقل + آن کشیدن چیست از گِل آب را + جذب تو نقل
و شراب ناب را + ہمچنین ہر شہوتی اندر جہان + خواہ مال و خواہ جاہ و خواہ نان + خواہ باغ و مرکب و تیغ و
مجن + خواہ ملک و خانہ و فرزند و زن + ہر یکی زانہا ترا مستی کند + چون نیابی آن خمارت می‌کند + این خمار
غم دلیل آن شدست + کہ بدان مفقود مستی‌ات بدست + جز باندازہ ضرورت زین مگیر + تا نگردد غالب و بر تو امیر +
سرکشیدی تو کہ من صاحبدلم + حاجت غیری ندارم واصلم + آنچنانکہ آب در گِل سرکشد + کہ منم آب و چرا جویم مدد +
دل تو این آلودہ را پنداشتی + لاجرم دل ز اہل دل برداشتی + خود روا داری کہ آن دل باشد این + کہ
بود در عشق شیر و انگبین + لطف شیر و انگبین عکس دلست + ہر خوشی را آن خوش از دل حاصلست + پس بود دل
جوہر و عالم عرض + سایہ دل چون بود دل را غرض + المعنی فرماتے ہین خبردار ہوا ای بجز رحمت ہمارا آب بھی
محبوس گِل ہو گیا ہی تو اسکو مٹی سے جذب کر لے بجز کہتا ہی کہ مین تو تجھکو کھینچ لون لیکن تو تو اس مٹی مین ہی
کہ مین آب خوش ہون بس یہی لاف تیرا تجھکو محروم کر رہا ہی اس گمان و پندار کو ترک کر پھر مجھ مین آ اور
جو آب گِل ہی یعنی کیچڑ کا پانی وہ بھی چاہتا ہی کہ مین دریا مین جاؤن لیکن اُسکا پاؤن گِل گرفتہ اسکو کھینچتا ہی
اگر اُسنے پاؤن اپنا گِل سے چھڑا لیا تب تو گِل خشک ہو کے رہگئی وہ دریا کو چلا گیا اور یہ کشیدن یعنی گِل سے
آب کو نکال لینا کیا ہی تیرا جذب اور تیری کشش جو نقل و شراب بیطرف رہتی ہی اور اُسکی طرف کھنچا ہوا ہی اس
جذب کو اپنے آپ سے نکال لیتا ہی کشیدن نقل و شراب سے عام شرب و اکل مقصود ہی جسمین شراب و
گزک بھی داخل ہی اور ایسے نکال لینا جذب ہر خواہش کا جو جہان کی اشیا سے ہین انمین خواہ مال ہو
خواہ جان خواہ نان خواہ باغ و مرکب کہ جملہ زراعت و سواری کو شامل ہی خواہ تیغ و سپر کہ مراد تمامی
اسلحہ سے ہی خواہ ملک و مکان خواہ فرزند و زن کہ انمین سے ہر شی تجھکو مست کرنے والی ہی جسقدر
انکو پائیگا وہ خمار جو اُنکے جذب کا تجھکو ہو رہا ہی ہرگز نہین ٹوٹیگا یہ نہ جان کہ خمار مین شراب پینے سے
خمار جاتا رہتا ہی اس سے جسقدر تجھکو ملیگا اُسیقدر خمار تیری حرص کا بڑھیگا بس یہ خمار غم کا دلیل اس
بات کی ہی کہ اس سے جو مقصود تیرا مستی ہی یعنی خوشی ہمیشگی یہ مفقود ہی تجھکو چاہیے کہ اشیاء مذکورہ سے
بقدر اپنی ضرورت کے اختیار کر زیادہ مت لے تا تجھپر غالب و حاکم نہو جائین تجھکو یہ غرور و سرکشی کہ
مین صاحبدل ہون اور کسی غیر کی حاجت نہین خود بخود واصل ہون ایسا ہی جیسے آب در گِل سرکشی کرتا ہی
کہ مین آب ہون مین کیون کسی سے مدد کا طالب ہون تو نے اس دل آلودۂ گِل کو دل گمان کیا ہی
اسی سبب سے اہل دل سے دل اٹھا لیا ہی کہ انکا طالب نہین ہی اچھا ہم تجھی سے پوچھتے ہین کہ وہ
دل جو عاشق ہی ایسا ہی ہوتا ہی کہ شیر و شہد کے عشق مین آلودہ ہو دل ایسے لطف کی چیز ہی کہ شیر و

شہد کی حلاوت مین جو لطف دیکھتا ہی اس دل کے لطف کا عکس ہی کہ اسپر پڑا ہوا در اصل لطف وہ دل ہی
کہ ہر خوشی مین جو خوش چیز ہی وہ اس خوشی کو اس دل سے حاصل ہو بس جان لے کہ دل جوہر ہو اور سارا
جہان عرض پھر جو ایسے دل ہین انکو سایہ دل سے کیون غرض ہوگی کہ اصل کو فرع سے کیا مطلب ہی قولہ
آن دلی کو عاشق مالست و جاه + باز بون این گل و آب سیاه + با خیالاتی کہ در ظلمات او + می پرستد
شان برای گفتگو + دل نباشد غیر آن دریای نور + دل نظرگاه خدا و نگاه کور + نی دل اندر صد ہزاران
خاص و عام + در یکی باشد کدام ست آن کدام + ریزهٔ دل را بهل دل را بجو + تا شود آن ریزه چون کوهی
ازو + دل محیط ست اندرین خطهٔ وجود + زر همی افشاند از احسان و جود + از سلام حق سلامتها نثار + میکند بر اهل عالم
اختیار + هر کرا دامن درستست و معد + این نثار دل برانکس میرسد + دامن تو آن نیازست و حضور + هین منه
در دامن آن سنگ فجور + تا نه درّد دامنت آن سنگها + تا بدانی نقد را از رنگها + سنگ پر کردی تو دامن از جهان
هم ز سنگ سیم و زر چون کودکان + آن خیال سیم و زر چون زر نبود + دامن صدقت درید و غم فزود + کی
نماید کودکان را سنگ سنگ + تا نگیرد عقل دامنشان بچنگ + پیر عقل آمد نه آن موی چو شیر + مو نمی گنجد
در ینجا ای فقیر + المعنی جو دل کہ عاشق مال و جاه کا یا زبون و دبایا ہوا اس گل اور آب سیاه کا ہی یا وہ
خیالات کہ جنکی ظلمات مین انکو پوجتا ہی کہ یہ مجھسے گفتگو کرین وہ دل نہین ہی دل تو ایک دریاے
نور ہی سواے ایسے نورانی دل کے دل نہین ہی ذرا غور تو کرو جب دل نظرگاه خدا کا ہی تو کور کیسے
ہو سکتا ہی وہ دل نہین جو لاکھون خاص و عام مین ہی بلکہ انہین سے جو ایک مین ہوتا ہی وہ دل ہی
بس اسکو ڈھونڈھ کہ وہ دل کونسا ہی تکرار واسطے تاکید کے ہی یہ دل جو تیرا ہی یہ ایک ریزہ ناچیز ہی اسکو
چھوڑ اور جسکو دل کہتے ہین وہ ڈھونڈھ کہ وہ اور ہی شی ہی جب وہ ملجائیگا تو یہ ریزہ بھی اُس سے ایک
پہاڑ ہو جائیگا دل اس خطہ وجود مین بسبب عظمت و شوکت اپنی کے ایک محیط ہی اسی دریاے اعظم کہ
اپنے احسان و جود سے زر فشانی کرتا ہی اور سلام حق سے جو بمعنی برگزیدگی و بی عیبی کے ہی ہزارون
سلامت اہل عالم پر اپنے اختیار سے نثار کرتا ہی بس جس کسیکا دامن درست اور طیار ہی اسکو یہ
نثار دل کا پہونچتا ہی اور وہ دامن کیا ہی تیرا نیاز و حضور بس خبردار ہوجا اور ایسے دامن مین فجور جو ایک
سنگ ہی اسکو مت رکھ تا یہ سنگ فجور کے تیرے دامن کو نہ پھاڑ ڈالین جس سے تجھکو اصل و ذات شی اور
عیب و عار اُسکا معلوم ہوسے کہ یہ نقد ہی اور یہ رنگ رنگ کے بہت معنی لغت مین لکھے ہین منجملہ
اُنکے اکثر ملمع اور چھپانا ہین تو نے دامن کو جہان سے سنگ پر کیا یعنے سنگ بھر لیے اور نیز سنگ سیم و
زر سے مثل لڑکون کے یعنے جیسے لڑکے اپنے خیال مین پتھرون کو سیم و زر ٹھہرا لیتے ہین اب تیرے

خیال میں تو وہ سیم و زر ہوا اور سیم و زر وہ ہیں نہیں بحقیقت پتھر ہیں لا بد انھیں پتھروں نے تیرے دامن صدق کو کبھی پھاڑا اور تیرے لیے غم بھی بڑھایا جیسے لڑکون کو پتھر پتھر نہیں معلوم ہوتے سیم و زر سمجھتے ہیں تجھکو بھی یہ سیم و زر کہ بحقیقت پتھر ہی ہیں پتھر نہیں معلوم ہوتے ہان جب پتھر معلوم ہون کہ عقل تیرا دامن پکڑ کے اپنی طرف کھینچے اسواسطے کہ پیر عقل ہوجاتا ہے مو سیاہ ہوجاتا ہے مو سفید مجوشیر بس ہے فقیر یہ ایسی محکم تولی بات ہے جسمین ایک بال کی گنجایش نہیں خوب سمجھ لے

انکار کرنا اُس جماعت کا دعا و شفاعت وقوفی پر اور نا پیدا ہونا انکا پردہ غیب میں اور حیران ہونا وقوفی کا کہ یہ ہوا پر اُڑ گئے یا زمین پر چھپ گئے

قوله چون رسید آن کشتی و آمد بکام + شد نماز آن جماعت هم تمام + فجفجی افتاد شان باهمدگر + کین فضولی را که کرد از ما و شر + هر یکی با یکدگر گفتند سر + از پس پشت وقوفی مستتر + گفت هر یک من نکردستم کنون + این دعائی از برون نی از درون + گفت مانا کاین امام ما ز درد + بو الفضولانه مناجاتی بکرد + گفت آن دیگر که ای یار قرین + مر مرا هم مینماید اینچنین + او فضولی بوده است از انقباض + کرد بر مختار مطلق اعتراض + چون نگه کردم سپس تا بنگرم + که چه میگویند آن اهل کرم + یک ازیشانرا ندیدم در مقام + رفته بودند از مقام خود تمام + نی چپ و نی راست نی بالا و زیر + چشم تیز من نشد بر قوم چیر + دره ها بودند گوئی آب گشت + نی نشان پا و نی گردی بدشت + در جناب حق شدند اندر رمه + در کدامین روضه رفتند آن رمه + در تحیر مانده ام کین قوم را چون بپوشانید حق از چشم ما + آنچنان پنهان شدند از چشم او + مثل غوطه ماهیان در آبجو + یعنی فجفجی بالضم آهسته باتین کسی پر کرنا جب وہ کشتی اُس غرقاب سے بچی اور ادھر نماز اُس جماعت کی تمام ہوئی بعد نماز باہم فجفجے پڑ گئے یعنے ایک دوسرے سے کہنے لگا کہ یہ فضولی اور یہ شر ہمسے کسنے کیا وقوفی کے پس پشت تو یہ لوگ تھے ہی پوشیدہ ہر ایک چھپے چھپے کہ رہے تھے اور ہر ایک نے کہا کہ میں نے یہ کام نہیں کیا ہی یعنے دعا بچاؤ کشتی کی نہ ظاہر کی نہ باطن کی کہا شاید ہمارے امام نے درد کھا کے دعا کی اور بو الفضولان کیطرح مناجات فرمائی دوسرے نے کہا کہ ہان اے یار ندیم مجھکو بھی ویسا ہی معلوم ہوتا ہے اسلیے کہ اُسکو قبض اور گرفتگی تھی اُسی نے یہ فضولی کی اور مختار مطلق پر کہ جو چاہتا ہو وہ کرتا ہے اعتراض کیا یعنے حائل ہوا اور بیچ میں پڑ گیا اب وقوفی کہتا ہے کہ میں نے اپنے پیچھے نگاہ کی تا دیکھوں کہ یہ اہل کرم کیا کہ رہے ہیں لیکن میں نے اُنسے ایک کو بھی اپنے مقام پر جہاں کھڑے تھے نہ دیکھا سب اپنے اپنے مقام پر چلے گئے تھے نہ جانب دست پایا نہ چپ نہ زیر نہ بالا یہ حال دیکھ کے حیرت کے مارے گو آنکھیں میری تیز تھین خیرہ ہو گئین کہ یہ ... ذرّے تھے جو پانی ہو گئے کہ نہ انکے پاؤن کا نشان ہے نہ کہین جنگل ہین گرد

جو اُنسے اُڑتی ہوگیا قباب حق ہاین سب کے سب داخل ہو گئے یا رمہ کا رمہ کسی روضہ کو چلا گیا قباب بکسر جمع قبہ
بنا ے مدور مثل گنبد وغیرہ کے ہین حیرت ہین ہون کہ حق تعالی نے اس قوم کو ہماری آنکھ سے کیون
چھپا لیا پس ایسے یہ لوگ اسکی آنکھ سے چھپ گئے جیسے دریا مین مچھلیان غوطہ مار جاتی ہین الخلاف
شرح مین اندر ہمہ کو اندم لکھا ہی قولہ سالہا در حسرت ایشان بماند + عمرہا در شوق ایشان اشک راند +
تو نگوئی مرد حق را در نظر + کی درآید با خدا او کر بشر + خر ازین می خند دا اینجا ای فلان + کہ بشر دیدی تو
ایشان را نہ جان مہ کار ازین ویران شدست ای مرد خام + کہ بشر دیدی تو ایشان را چو عام + تو ہمان
دیدی کہ ابلیس لعین + گفت من از آتشم آدم ز طین + چشم ابلیسانہ را یکدم بہ بند + چند بینی صورت
آخر چند چند + ای دقوقی با دو چشم ہمچو جو + ہین مبر امید و ایشان را بجو + ہین بجو کہ رکن دولت جستن ست +
ہر کشادی در دل اندر بستن ست + از ہمہ کار جہان پرداختہ + کو و کو میگو بجان چون فاختہ + نیک بنگر اندرین
ای محتجب + کہ دعا را بست حق بر استجب + ہر کرا دل پاک شد از اعتدال + آن دعایش میرود تا ذو الجلال +
المعنی پس دقوقی برسون انکی حسرت مین رہا اور انکے شوق ہاین رویا کیا تو مرد حق کو دیکھے تو بشر مت کہہ
اور بشر کا ذکر خدا کے ساتھ مت لا کہ اسکی گنجایش کب ہی ایسے موقع پر تو ای فلان تجھپر گدھا بھی ہنستا ہی
اور کہتا ہی کہ تونے مرد حق کو بشر تو دیکھ لیا جان کو نہ دیکھا نہ جانا کہ وہ جان ہی انھین باتون سے تو ای مرد خام
کام تباہ ہوا ہی کہ تو نے مثل دیگر عام کے انکو بشر دیکھا سمجھا تو نے بھی وہ دیکھا جو ابلیس لعین نے دیکھا
کہ آپ کو آگ سے سمجھا جو عالی الاصل ہی اور آدم کو مٹی سے جو اسفل و پست ہی جیسا کہ کہا خلقتنی من نار و
خلقتہ من طین پیدا کیا تو نے مجھکو آگ سے اور پیدا کیا تو نے اُسکو مٹی سے تو آس ابلیسانہ آنکھ کو دم بھر
تو بند کر لے صورت کو کب تک دیکھتا رہیگا تکرار چند کی بنظر مبالغہ و تاکید کے ہی اے دقوقی تیری آنکھین
جو مثل جو کے اشک حسرت سے روان ہین اپنی امید قطع مت کر اور انکو ڈھونڈھ خبردار ڈھونڈھے چلا
کہ ڈھونڈھنا رکن دولت کا ہی اور جان لے کہ ہر کشاد دل لگانے مین ہی جب کسی چیز مین دل لگائیگا تو
کشود حاصل ہوگی سارے کامون سے جہان کے فرصت ہوگی یعنے دل کو خالی کر کے کو کو دل سے
فاختہ کیطرح کرتا پھر تو ای محتجب اچھی طرح غور تو کر کہ دعا کو حق تعالی نے استجب سے متعلق کیا ہی کما قال
عز و جل ادعونی استجب لکم لیکن دعا کے لیے دل پاک ہونا چاہیے پس جس کسیکا دل اعتدال سے پاک ہو
سکی
اُسکی دعا شک نہین کہ حضرت ذو الجلال تک جاتی ہی

پھر شرح حکایت طالب وزی حلال کی بیکسب سیج زمانہ داود علیہ السلام مین اور مستجاب ہونا دعا
قولہ یاد من آمد آن حکایت کان فقیر + روز و شب می کرد افغان و نفیر + از خدا میخواست روزی حلال +

بی شکال رنج و کرب و انتقال + پیش ازین گفتیم بعض از حال او + لیک تعویق آمد و شد رنج تو + هم
نگنجیدش کجا خواهد گریخت + چون از ابر فضل حق حکمت بریخت + صاحب گاوش بدید و گفت هین +
ای بظلمت گاو من گشته رهین + هین چرا کشتی بگو گاو مرا + ابله طرار انصاف اندر آ + گفت من روزی ز حق
میخواستم + قبله را از لابه می آراستم + سالها بود است کار من دعا + تا که بفرستاد گاوی را خدا + چون بدیدم
گاو را برخاستم + روزی من بود کش میخواستم + آن دعای کهنه ام شد مستجاب + روزی من بود کشتم نک
جواب + او بخشم آمد گریبانش گرفت + چند مشتی زد برویش ناشگفت + المعنی فرماتے ہین وہ حکایت
فقیر کی جو رات دن فریاد و فغان کرتا تھا اور خدا سے روزی حلال مانگتا تھا اس طور پر کہ نہ کوئی رنج
کسی مشکل کا اٹھاؤن نہ کسب کرون نہ کہین اپنی جگہ سے نقل کرون مجھکو یاد آگئی کہ سابق بعض حال اسکا
ہمنے بیان بھی کیا لیکن ایسی تعویق آگئی کہ وہ رنج تو ہوگئی یعنے نہایت ہی پوشیدہ پھر فرماتے ہین کہ کہان
بھاگ سکے جائیگی یعنی اسکو ضرور کہونگا کسواسطے کہ ابر فضل حق سے یہ حکمت مجھپر ٹپک چکی ہی پھر کیسے نہ کہون
چنانچہ فرمایا کہ جنگلی گاے اسنے گھر مین گھیر کے ذبح کر ڈالی تھی اسنے اس سے کہا کہ ای تیرے ظلم مین میری گای
پھنسی تو وہ شخص ہی بتا تونے میری گاے کیون مار ڈالی ای احمق چالاک انصاف تو کر اسنے کہا مین روزی
خدا سے مانگا کرتا تھا اور قبلہ کو اپنی خوشامد و زاری سے آراستہ کرتا تھا جو کہ دعا قبلہ دعا کے عجز و زاری
مانگتے ہین لہذا مبالغۃً کہتا ہی کہ مین نے ایسا عجز اور یہی زاریان کین کہ قبلہ کی بھی آرایش ہوگئی برسون ہوئین کہ دعا سے
میرا کام ہی سو خدا ے تعالی نے ایک گاے میرے واسطے بھیجی ہین سنے جو گاے کو دیکھا اٹھا
اسلیے کہ وہ روزی میری تھی جو مین مانگا کرتا تھا پس وہی دعا مدت کی میری مقبول ہوئی وہ روزی
میری تھی مین نے مار ڈالی سو یہ جواب اسکا ہی جو تو پوچھتا ہی وہ شخص سنکے غصہ مین بھر گیا اور گریبان
اسکا پکڑا اور چند گھونسے اسکے منہ پر بیصبر ہوکے مارے نشگفت شگفتن سے صبر کرنا الخلاف

شرح مین تتمہ جواب ہنوز کوتاہ بتا لکھا ہی

جانا دونون خصم کا سامنے داؤد علی نبینا وعلیہ السلام کے

قولہ میکشیدش تا بہ داؤد نبی + کہ بیا ای ظالم گیج غبی + حجت بارد رہا کن ای دغا + عقل در تن آور و
با خویش آ + اینچہ میگوئی دعا چہ بد مخند + بر سر و ریش من و خویش ای لوند + گفت من با حق دعاہا
کردہ ام + اندرین لابہ بسی خون خوردہ ام + من یقین دانم دعا شد مستجاب + سر بزن بر سنگ ای منکر
خطاب + گفت گرد آئید ہان ای مسلمین + ژاژ بینید و فشار این لعین + ای دغا تا چند خائی ژاژ را +
حجت قاطع بگو چہ بود دعا ہا ای مسلمانان دعا مال مرا + چون از آن او کند بہر خدا + گر چنین بودی ہمہ عالم بدین +